BROWN BOOK

THE BOOK WAS DRENCHED

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224658

UNIVERSAL
LIBRARY

٥٩١٥٤٣٦
ق ٥٩٠٥
U. 7965
OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY
قدر بلگرامی، غلام حسین
شواہد الحق

OUP— —2273—19—11-79—10,000 Copies.

OSMANIA UNIVERSIT LIBRRAY

Call No. ٤٩١٤ ٤٣٢ Accession No. U. 7905

Author ق ق

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

قد جعل الله لکل شیٔ قدرا

جریدہ فرہنگ علم عروض نامی ضیاء معقول وہوی فروع واصول را بخواہش مشتری مرکز احمد بشارت وفق عنایت

عیون العروض

تصنیف عمدۃ المحققین قدوۃ المدققین استادی مولوی حاجی منشی سید علی حسنین قدر بلگرامی ایدہ اللہ تعالیٰ

از افق مطبع وہ دل نما عید طبع شد

CHECKED 1969
Checked 1965

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ الْجِبَالَ اَوْتَادًا وَّجَعَلَ الْبَحْرَ مِدَادًا وَالسَّلَامُ الْوَافِرُ
عَلٰی نَبِیِّنَا الَّذِیْ صَارَ بِسَبَبِہٖ بَسِیْطُ الْاَرْضِ لِلْاَنَامِ فِرَاشًا وَّمِهَادًا
وَالثَّنَآءُ الْکَامِلُ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِہِ الَّذِیْنَ کَانُوْا لِلدِّیْنِ اَرْکَانًا وَّعِمَادًا

بعد اصل الاصول دائرۂ ناتمامی بندہ **غلام حسنین قدر** خلف سید خلف علی حسینی
واسطی بلگرامی صدر نشینان قصر سخن اور کاملان علم وفن کی خدمت مین عرض کرتا ہی۔ مدت مدید
سے مجھے خیال تھا کہ علم عروض مین ایسا ایک بسیط رسالہ مجتمع ہو جسکی تعریف مقدمہ کتاب مین
درج ہی۔ مگر فقدان اسباب سے دل کی دل ہی مین رہی جاتی تھی کہ ناگاہ ستارۂ عرش بلندنامی
سعید ازلی علامۂ فہامہ عزیزی سید علی بلگرامی نے میرے خیال بالقوہ کو عزم بالجزم اور میرے
عزم کو مرد میدانِ بالفعل بنایا پھر تو مین بھی تصنیف کی کمر ہمت کی زنجیر سے جکڑ کر میدان مین آیا۔
ممکن تھا کہ ہم بھی عزیز مذکور الصدر کے اوصاف شاعرانہ طور پر بیان کرتے ہمارا اندیشہ بھی ظہیر فاریابی
کے مثل قزل ارسلان کے قدمون تلے آسمان کی نوکر سیون کا زینہ لگا سکتا تھا۔ ؎

پرم از تو بر تر بال گزاف ٭ تو سیمرغ آری و من کوہ قاف ٭ لیکن اونکے حالات پر نظر انصاف ڈالنے سے کھل گیا کہ اگر راست براست بے کم و کاست سوانح عمری بطریق یادگار عزیز مسطور بیان لکھے جائین تو مبالغۂ شاعری آمیز اور اغراق طوفان خیز سے کئی کرسیان بلند ہونگے - جب سچ سے کام نکلے تو جھوٹ مین کیون نام نکلے - سچ تو یہ ہی کہ انکے جد امجد مولوی سید کرم حسین خان بہادر حکیم زمان اور عالم دوران تھے - شاہ اودھ نے سفارتًا دربار گورنری کلکتہ مین انکو اپنا قائم مقام بنایا تھا سید کرم حسین خان کے فرزند ارشد مولوی سید زین الدین حسین خان بہادر مدت دراز تک انگریزی سرکار مین ڈپٹی کلکٹر رہے اور اب پنشن پاکر نظام حیدرآباد کی سرکار مین وسادہ آرائے امارت ہین انکا علم باعمل اور خلق ضرب المثل ہے -

آمدم برسر مطلب - سید علی سنہ اٹھارہ سو باون عیسوی مین پیدا ہوئے آٹھ برس کے سن سے چودہ برس کی عمر تک درس عربی سے فراغ حاصل کیا - ہم تو جبھی کہتے تھے - کہ ؎ پارہ خواہد شد ازین دست گریبانے چند ٭ اٹھارہ سو چھیاسٹھ مین علم انگریزی سیکھنے پر کمر باندھی دو برس نکرے تھے کہ کیننگ کالج لکھنؤ مین شامل ہوگئے پھر اٹھارہ سو چوہتر مین (بی اے) درجے مین کامیاب ہوکر تین برس قانون ملکی پڑھا پھر سال بھر بعد (نیٹیو سول سروس) کے امتحان مین مکمل ہوگئے اور کل ضلع بہار مین نمبر اول ہوگئے - بعدہ (تامسن انسٹرکٹر شپ) پاکر روڑکی کے درجہ اول مین قدم رکھا ابھی پورے چھ مہینے نہ گزرے تھے کہ نقاد علما قدردان شرفا نواب مختار الملک سر سالار جنگ بہادر دام اقبالہ وزیر اعظم حیدرآباد دکن اپنے ساتھ لندن لیگئے - سید علی بتعہد نواب ممدوح الالقاب تین برس چھ مہینے وہی شہر جوہر جوہر مین پر توفشان جوہر ذاتی رہے - معدنیات کے مدرسۂ شاہی مین کوہ کنی کی اور (جیالوجی) کے فن مین تمغا پایا اور وہان کی اخیر سند جسکو زبان انگریزی مین (سوشیٹ رائل اسکول آف مینس) کہتے ہین ہاتھ لگی - اس نقاد و نقد علم و ہنر نے - علم کیمیا - علم حیوانات - علم نباتات - علم تجربات - اور فن نقشہ کشی مین ایسا نقشہ جمایا کہ اول درجے کی سند ہاتھون ہاتھ لے لی - لندن یونیورسٹی کا امتحان زبان لاتینی اور عربی

اور فرانسیسی مین دیکر درجۂ اول کی سند پائی - سال بھر کو یلا اور فلزات کی معدنون مین کام سیکھا اور چندے انگلستان کے (جیالاجیکل سروی) کے ساتھ کام کیا اور نام کیا - کمابیش دو سال تک لندن کی (والنٹیر) فوج مین بھی شریک رہے اور وہ قواعد سیکھی کہ اُستادون نے ہاتھ چوم لیے - ملک جرمن مین سفر کیا اور فرانس کو کھڑی سواری دیکھ لیا - یہ سیاح ممالک فضل و کمال - لاتینی - انگریزی - جرمنی - فرانسیسی - عربی - فارسی - اُردو - سنسکرت - بنگالی - ہندی - مرہٹی - تلنگی اور گجراتی زبانون کو ایسا بول سکتے ہین کہ پردے سے اصلی باشندے کا دھوکا ہو ؎ خدا کے فضل سے یوسف جمال کہلائے ٭ اب آگے چاہتے کیا ہو پیمبری ہو جاے ٭ اس بلا کے پُتلے اور آفت کے پرکالے نے مجموع اٹھارہ سال تک محض طالب العلمی کی - الآخر تحقیقات معدنیات کی غرض سے ملک دکن کو تشریف لیگئے بفحواے لَوْ کَانَ تَحْتُ الْجَبَلَیْنِ والی حیدرآباد نے اپنی قدردانی کی کسوٹی پر کس کر تعلقہ دار اول مقرر کیا انکی تنخواہ کا مرکز آخر پندرہ سو روپے ہین اَللّٰھُمَّ زِدْ وَلَا تَنْقُصْ -

مین انکی ذہانت اور مروت کا کیونکر قائل نہون سنہ بارہ سو ستاسی ہجری کے قریب انھون نے مجھسے علم عروض شروع کیا اور چند سبق مین مسائل مشکلہ حل کرنے لگے - مجھسا آزاد مشرب آدمی انکے دام خلق مین ایسا پھنسا کہ باوجود غیبت نگاہ و حدت مین انھین ہر وقت حاضر جانکر یہ قطعہ رٹا کرتا ہی ؎ جاے دارد کہ خویش را نازم ٭ کہ فلانی زپیروان من ست ٭ جاے دارد کہ خویش را نازی ٭ کہ ظہور تو در زمان من ست ٭ الغرض انکی فرمائش سے اس فقیر کے جمشید فکر نے ہزار خون جگر پیکر یہ جام جہان نما طیار کیا اور تاریخی نام **قواعد العروض** رکھدیا - سنہ ۱۲۸۷ ہجری

عرب فارس اور ہند تینون دیس کی سیر گھر بیٹھے کیجیے - جس ملک کا وزن درکار ہو میزان نظر مین تول لیجیے - باب کی جگہ لفظ قاعدہ لکھدیا - ایک مقدمہ اور اونیس قاعدون پر شمار عبور کے موافق یہ اسطوانہ مثلثہ قائم کیا - وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْہِ التُّکْلَانُ -

مقدمہ

عالم کی شائستہ قومون نے فن عروض کو علم ادب کا ایک جز جانا ہی اور اکثر قواعد صرفی و نحوی کی سلک مین اسکو بھی مدون کیا ہی- اوسپر یہ تماشا کہ ہمارے ہندوستانی احباب اس فن سے کوسون بھاگتے ہین جب گھیر گھار کر راہ پر لاؤ تو مولوی معنوی پر ہاتھ صاف کرنے کو آستینین چڑھاتے ہین کہ ؎ من ندانم فاعلاتن فاعلات + شعر میگویم بہ از آب حیات + اور نہین سمجھتے کہ یہ صرف بزرگون کا انکسار تھا- ذرا اونکی تصانیف تو دیکھیے کیا وہ بھی تمھاری طرح ٹھوکرین کھاتے ہین کیا اونکو بھی لوگ تمھارے مثل حسن و قبیح مین ناواقف پاتے ہین-

ہندوستان کا چھوٹے سے چھوٹا مقام کوئی ایسا نہو گا جسمین دو ایک شاعر موجود نہون- شاعرون کی یہ کثرت اور موجودات ہو کہ اب نیا تخلص بھی نسخہ کیمیا اور آب حیات ہی- اس مردہ دلی کی حالت مین بھی متخلص شعرا کا شمار کرنا قیامت مین ایک ایک نام کے ستر ستر ہزار مردون کا قبر سے اوبھرنا ہی اوسپر یہ قیامت کہ اونمین اکثر برائے نام موزون طبع ہین اور اپنے بیتہ مذاق سے لولے لنگڑے شعر گھڑا کرتے ہین- نہ اصول کے شناسا ہین نہ عروض سے ماہر ہین صرف فرقہ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ کے شاعر ہین- ہمکو باعتبار نظر اس نقص کے دو باعث دکھائی دیتے ہین-

اول- زبان اُردو مین عروض کی کوئی کتاب جامع اور بسیط اور مدلل حاضر نہین- نہ عربی کی اصول و فروع کا انحصار نہ فارسی وزنون کا شمار نہ اردو استعمال کا بیان نہ ریختہ کی تقطیع کا کوئی خاص قاعدہ- اُردو کی تہ فارسی پر اور فارسی کی عربی پر جما کر خیالی پلاو پکا لیا اور اوسمین بھی کنی رہگئی تو کیا فائدہ- زحافات بے موقع کی آگ بھڑکانا اوسپر خلیل سے لو لگانا کرامات ہی- ناجائز وزنون سے لوگون کے کان بھرنا اوسپر خفش کا ذکر کرنا یہ بھی کوئی بات ہی- عربی فارسی اوزان کا استعمال اونمین گڑھی ہوئی اُردو کی مثال واہ- نہ زحاف کا ٹھیک مقام نہ وزن کا صحیح نام سبحان اللہ ؎ وہ مثل ہی خود غلط انشا غلط املا غلط + رہی فارسی اوسکی یہ کیفیت ہی کہ تصانیف متقدمین مانند محقق طوسی و محمد بن قیس و سلمان ساوجی و عبدالرحمن جامی کے

سوا اور کوئی کتاب مستند دس زبان مین بھی موجود نہیں اور نہین بھی بعض ایسی دقیق جنکو شرح کی حاجت ہوئی - اگرچہ بندہ مولف شارح معیار الاشعار یعنی صاحب میزان الافکار کی مساعی جمیلہ کا مشکور ہی لیکن وہ شرح بھی بجاے خود ایک متن ہی باقی اونمین کمیاب بلکہ نایاب ہین - رہین اہل ہند کی چھوٹی چھوٹی فارسی کتابین وہ خود ناقص اور غلط ہین پھر اونکے ترجمۂ مکتبی کا کیا کہنا -

دوم - گنتی کی چند بحرین زبان اردو مین مروج ہین جنکے وقوف کو لوگ بڑی بڑی کتابون کی کچھ ضرورت نہین سمجھتے صرف ذوق کے بھروسے پر شعر کہجاتے ہین اور غلطی مین پڑکر جابجا رہجاتے ہین -

پس اس نا پرسانی کے عہد اور ناقدردانی کے زمانے اور بے رغبتی کی حالت مین ہمکو اسقدر بھی امید نتھی کہ کوئی خالی واہ واہ سے دل بڑھائے یا صلے کے عوض گلے سے پیش آئے یا آفرین کے بدلے نفرین ہی کہے -

مگر پہلی دقت کے رفع کرنے کو بمقتضاے ہمدردی ہمنے کمر ہمت چست باندھکر زبان اردو مین اس طول طویل کتاب کے سفید ورق مفت مین سیاہ کیے اور جو جو نقصان رہگئے یا آگئے تھے وہ سب دفع کر دیے -

رہی دوسری دقت یعنی عروض کی چندان ضرورت نہین وہ غلط فہمی کا ایک نمونہ ہے - یہ تو مسلم ہی کہ نثر کے مثل نظم بھی زبان کا ایک جز ہے - اگر قواعد نثر کی حاجت ہی تو نظم کے قاعدون کی بھی ویسکے مانند ضرورت ہے - علاوہ برین ہیات وزن کے اکتساب سے طبیعت کو جو ایک لذت مخصوص ملتی ہی اویسکو اصطلاحاً ذوق کہتے ہین - پس ظاہر ہی کہ طبایع انسانی مختلف ہین لہذا وہ لذت بھی مختلف ہونی چاہیے - شعر سے خاص غرض یہ ہی کہ سننے والون کو مزہ اور دیکھنے والون کو لطف حاصل ہو جب کہ ہر شخص کی طبیعت سے کماحقہٗ آگاہی مشکل ہی اور انسان مدنی الطبع ہی تو ضرور ہوا کہ شاعر خود تنکنا یہ نہو اور جملہ بحور اور سب اوزان اور اوسکی صلاح و فساد سے وقوف کامل رکھتا ہو کیونکہ اکثر مشاہدے مین گزرا ہی کہ ایک وزن کسیکو پسند ہی اور وہی

دوسرے کے ناپسند اور مذاق کے خلاف ہی لہذا شاعر کو سب پر عبور واجب ہی۔ تاکہ شعر مین تخئیل و نتیجۂ اثر پیدا ہو جائے اور پیرو کا قدم راہ راست سے نہ ڈگنے پائے پس ایسا وقوف بغیر علم عروض کے ناممکن ہی۔

اسکے سوا موزونیت کی دو قسمین ہین۔ ایک فطری جسکو ذوق کہتے ہین۔ دوم صناعی جو اکتساب فن سے حاصل ہوتی ہی۔ اور انمین علما کو بحثین ہین۔ ابن حجاج بغدادی اور بہاؤالدین سبکی وغیرہ قائل ہین کہ ادراک وزن ذوق سے بھی حاصل ہو سکتا ہی اور صاحب ذوق کو عروض کی چندان احتیاج نہین۔ اور ابوالفراس وغیرہ ناقل ہین کہ ذوق بغیر علم عروض کے نامفید ہی۔ محقق طوسی معیار الاشعار مین فرماتے ہین کہ تصور اول چار وجہون سے نامسلم ہی۔

اول۔ یہ کہ صاحب ذوق کو ادراک کامل نہین ہو سکتا۔ کیونکہ اوسکے پاس درک بدیہی کا آلہ موجود نہین اگر اندھے کے ہاتھ بٹیر بھی لگی تو اوسکو خود اعتبار نہین آتا۔

دوم۔ اوزان غیر متداول اور غیر بدیہی مین صاحب ذوق کی دال نہین گلتی بلکہ الفاظ کی صحت پر چھری پھر جاتی ہی اور معنی کا خون ہو جاتا ہی۔ نقل ہی کہ ایک صاحب ذوق سعدی کے اس قطعے کو بروزن۔ مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن۔ پڑھ رہے تھے یون ؎ دانی چہ گفت مرا آن بلبل سحری ✣ گر ذوق نیست ترا کثر طبع جانوری ✣ اشتر بشعر عرب در حالت است وطرب ✣ تو خود چہ آدمیی کز عشق بے خبری ✣ مرا۔ سحری۔ ترا۔ جانوری۔ عرب۔ طرب۔ آدمیی۔ بے خبری۔ ان آٹھون الفاظ کو زبان مبارک سے مشدد ادا کرتے تھے۔ ایک صاحب صناعت نے ہر چند سر دھنا کہ ظالم الفاظ کا گلا کیون گھونٹتا ہی ارے یہ قطعہ بحر بسیط مین ہی مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن۔ کے وزن پر کیون نہین پڑھتا۔ ایک نہین ہزار نہین وہ اپنی ہی دھن مین مست تھا۔ آخر بمشکل جواب دیا کہ ہان الفاظ تو اسطرح صحیح ہو جائینگے مگر اشعار کی موزونیت مین جو جا بجا سکتا پڑ جائیگا اسکا کیا علاج۔ ہای رے ذوق بے صناعت۔

سوم - اوزان متقارب التقطیع کا اختلاف اور حسن وقبح کی جانچ پرتال غیر صناعی سے غیر ممکن ہی مثلاً کسی نے ایک نظم بروزن - فاعلاتن مفاعلن مفعولن - کہی اور اوسمین ایک شعر یون منظوم ہوا

کما قال الجاهی ؎ وقتِ گل شد ہوائے گلشن دارم ✤ ذوقِ جامِ مدام روشن دارم ✤

اگر یہان لفظ وقت اور ذوق کی اضافت کو اشباع کرو تو یہ شعر وزن رباعی سے تلیگا بروزن مفعولن فاعلن مفاعیلن فع - پس اسکا فساد ظاہر ہی کہ ساری نظم تو بحر خفیف مین ہو اور ایک بیت وزن ترانہ مین یہ کیونکر ہو سکتا ہی - بدین صورت صاحب صناعت اضافات مذکورہ کو کبھی اشباع نکریگا اور صاحب ذوق دھوکا کھا جائیگا -

چہارم - نظم ونثر کی تمیز خود بغیر علم عروض کے اکثر مواقع پر مشکل بلکہ ممتنع ہی - صاحب ذوق ہرگز نہین پہچان سکتا کہ نثر ہی یا نظم مثلاً - وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ✤ یا جسطرح - مَنْ یَّسْتَرِی الْبَاذَنْجَانَ ✤ یا جیسے - بدان ملک الملوک کہ ہر دو جہان بامرش شد ندز ہیچ چیزے بگفتن کاف ونونے ✤ ایسے جملون کو صاحب ذوق کبھی موزون نہ سمجھیگا اور صاحب صناعت کبھی ناموزون نہ کہیگا کیونکہ اول بحر ہزج اور دوم بحر منسرح ہی اور سوم بحر مجتث - اصل تو یہ ہی کہ اگر کوئی مبدأ فطرت مین ذوق نرکھتا ہو تو اوسکو ملکۂ عروض سے موزونیت آسکتی ہی - محقق علیہ الرحمہ فرماتے ہین - کہ ایں معنی در خویشتن مشاہدہ کردہ ام - جیسے بعض آدمی گانے مین بے تالے اور بے سُرے ہوتے ہین مگر فن موسیقی کے قواعد سے اونکا تال اور سُر درست ہو سکتا ہی - الغرض موزونیت کے تار کھینچنے کو علم عروض اچھی جنتری ہی -

ہمکو اس جریدے کی تالیف مین ہر لحظہ یہی مدنظر ہی کہ مطالب نہایت بسط کے ساتھ قلمبند ہون اور بیان مین ایسی تنقیح وتوضیح رہے کہ اگر کوئی ابجد خوان عروض از بائے بسم اللہ تا تائے تمت اس کتاب کے زانوئے غور کی پیشانی رکھکر مطالعہ کرے تو جیسے کوئی آئینے مین اپنی صورت دیکھکر آپ کو پہچان لے یونہین اسکے مطالب بلا مدد اُستاد ذہن نشین ہو جائین - لیکن پھر بھی اگر کوئی سیفی خوان مبتدی بلا غور وتامل اس میدان مین گھسٹ نکلیگا تو اسکی دشوار گزار راہ ہوگی

طے کرنا لوہے کے چنے ہو جائینگے۔ کیونکہ ہم اکثر مقام پر رسائل مشہورہ مختصرہ سے راہ کاٹکر سیدھے نکل گئے ہین۔ اگرچہ ہمنے اختلاف کے موقعون پر دلائل و نظائر مستحکم سے سد سکندری اونچائی ہے تاکہ خطاؤن کے یاجوج ماجوج کا گزر نہونے پائے لیکن اوس سد کو دیوار قہقہہ نہ سمجھنا صاحب بصیرت اور منصف کا کام ہے۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ○۔

چونکہ ہماری غرض اصلی یہ ہے کہ خلیل کے کلیون سے یہ کتاب باہر نہ نکلنے پائے لہذا ضرور ہے کہ جہان کہین بندہ کسی اور مصنف سے علیحدہ چل نکلے وہان معیار الاشعار نصیر الدین طوسی یا مفتاح سکاکی سے اس تالیف کو ملا کر صحیح کو قسم سے ممیز کرنا سالک راستہ کے ذمہ ہے کہ یہ رسالے خلیل کے چربے ہین۔

جہان جہان اساتذہ کے اقوال مین اختلاف پڑا ہے وہان وہان ہمنے قوی قول کی طرفداری کی ہے اور ایسی منصفانہ رائے دی ہے کہ جھگڑا اوٹھ جائے اور تمام قصہ پاک ہو۔

جن مواقع پر اصول و فروع کی تعریفات مسلمہ کی تطبیق مین بڑی بڑی دقتین پیش آئین وہان اعمال کے گرم و سرد پانی کو ملا کر ایسا سمویا ہے کہ غلط دان کی گرد مطالب اصلی کے چہرے سے پاک ہو جائے۔

اشعار مثالیہ کثرت کے ساتھ دواوین اساتذہ سے جہان جہان کر جمع کیے اور صحیح صحیح مثالین چن لین اور بامزہ چہرے شعر بڑھ بڑھ نکالے کہ خوش مذاقون کے ہاتھ ذائقہ کو لون مرچ کا ہے اس تلاش مین جو جو مشکلین پیش آئین اونکا ذکر بیان بحور مین ہوگا۔

زحافات کے کوچون مین عمل کی وہ خاک چھانی کہ اصمیل تعریفات کے ریزے نکل آئے۔ اوزان پرکھنے کے قواعد ایسے سدھ اور صاف جانچ جانچ کر درج کیے کہ اصول وزن کانٹے مین تل گئے مقارب کے مجتلبات اور ترانے کا بیان موجود ہے مشک آنکہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید۔

بحور دائرہ منعکسہ کی مثال مین دیدہ ریزی اور اغلاط بحور عمل کی دقت مین موشگافی اور مستزاد کی تحقیق مین جان فشانی اور بحاشا پنگل کے بیان مین کوہ کنی اور فرہنگ اصطلاحات

عروض کی گرد آوری مین خوشہ چینی ہے ہر گلے را رنگ و بوے دیگر ست۔

جب محققین فن سے اتفاق یا اختلاف کیا ہی بے روے و رعایت سمجھا دیا ہی۔ پھر ایسی علمی اور عقلی بحث مین گفتگو کرنا نہ تو اساتذہ سے بے ادبی ہی نہ معاصرین سے کینہ وری ہے روے سخن کسیکی طرف ہو تو رو سیاہ ہ سودا نہین جنون نہین وحشت نہین مجھے ہ

آج تک اردو رسالے اکثرون نے نکالے مگر قواعد تقطیع مین تتبع فارسی کی سخت کوشی کی اور مثال اوزان مین بھی ریختہ کی خصوصیت سے فراموشی کی اور حروف تعلۂ اردو سے چشم پوشی کی۔ اسکے سوا کوئی ایسی کتاب اب تک زبان اردو مین میری نظر سے نگذری جسمین جملہ اوزان عربی مع مثال اور تمام وزنہاے فارسی کا استعمال اور کل اوزان اردو اور بحاشا کا شمار بالتفصیل نہ سہی تو بالاجمال یکجا مجتمع ہوا اور صحیح ہوا و مستحکم ہوا و بالتوضیح ہو۔

الحمد للہ و المنہ کہ ہم نے ان سب امور مین عرق ریزیان کر دکھائین۔ خدا جھوٹ نہ بلوائے تو یہ کتاب زبان اردو مین اس ایجاد کی پہلی اور سچی بسم اللہ ہی۔

قاعدۂ اول حالات تاریخی و بیان استخراج و تعریف علم عروض

از روے فطرت ہر علم کی ایجاد بے قاعدہ طور پر ہوا کرتی ہی اور عمل غیر مکمل سے اصول جزئیات مجتمع ہوتی رہتی ہی۔ پھر اہل تحریر قواعد و ضوابط و افراط و تفریط سے متواتر اوسکی آراستگی مین مشغول رہکر اصول کو باقاعدہ و مستحکم اور فروع کو صاف و مدلل اور مشکلات کو آسان و وسیع کر دیتے ہین اوسوقت اوسکا نام علم ہی۔ اسی بنا پر علم شعر کی ایجاد صرف ایک طبیعی ذوق پر ہوئی اور ذوقی تمیز سے دریافت ہوا کہ نثر سے اسکو امتیاز حاصل ہی۔ پہلے بغیر استعانت فن عروض جملہ اوزان و روانی اور استعمال بحور مذاق انسانی کے سانچے مین ڈھلتے تھے۔

چنانچہ صاحب زین القصص اور ابن اثیر مصنف کامل التواریخ وغیرہ ناقل ہین کہ جب ابناے آدم مین عناد پھیلا اور قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا تو حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام نے بطور مرثیہ چند اشعار تصنیف فرمائے۔ اکثر شعرا کے کلام مین اس شعر گوئی کی تلمیح پائی جاتی ہی مرزا صائب کہتے ہین

ع آنکہ اول شعر گفت آدم صفی اللہ بود ٭ طبع موزون حجت فرزندی آدم بود ٭ اور یہی بات خسرو دہلوی کے کلام سے بھی ثابت ہوتی ہے کما قال ع ماہمہ در اصل شاعر زادہ ایم ٭ دان ما بین مخنث نہ از خود دادہ ایم ٭ لیکن علامہ زمخشری اور فخر رازی اور نظام نیشاپوری اور صاحب معالم وغیرہ آدم صفی کی شعر گوئی کے قائل نہین اور کہتے ہین کہ انبیا شعر کہنے سے معصوم ہین - بلکہ صاحب معالم کا قول بروایت ابن عباس یہ ہے کہ جب ہابیل مقتول ہوئے تو ابوالبشر نے بطریق نثر زبان سریانی مین مرثیہ فرمایا اور شیث کو وصیت کی کہ اولاد نکے اخلاف تک ودیعت رہے - یہانتک کہ یعرب بن قحطان کو وراثت ہین وہ مرثیہ پونہچا جو کہ اولاد نوح علی نبینا وعلیہ السلام مین تھے - یعرب لسان سریانی وعربی دونون جانتے تھے انھون نے عربی زبان مین اون نثر کا ترجمہ منظوم کیا وہی اشعار لوگ آدم کی طرف منسوب کرتے ہین -

مؤلف عرض کرتا ہے کہ ماہیت شعر ایک طرز خاص کا کلام ہے اور کسی کلام مین ذاتی قبح نہین ہو سکتا پھر مانع عصمت کیون ہو - رہے معانی اگر انکی راہ سے ناجائز کہو تو ہمین شعر کی خصوصیت کیا ہے خبر و انشا وغیرہ مین نظم و نثر دونون یکسان ہین اور اگر ایسا نہوتا تو وہ انبیا جنکی عصمت دلائل قطعی سے ثابت ہے شعر کیون کہتے - علماے اہل کتاب وغیرہ اس امر پر متفق ہین کہ کئی زبور کتاب زبور ہین بزبان عبرانی موافق دستور زمان وزبان منظوم ہین چنانچہ زبور حبری کے باب اول مین یہ شعر موجود ہے ع اَشْرِیْہَا اَیْشْ اَشْرِیْ لُوْ حَاشَ بَعَصَتْ رِشَاعِیْم ٭ اَبْدِیْ سِیْرْ حَطَایِیْن مَعْصَاں لُوْ اَیْم شَب لِعِیْمْ لُوْ یَاشَاب ٭ یعنی وہ مبارک آدمی ہے جو کہ بدون کی صلاح پر نچلے اور خاطیون کی راہ پر نہ آئے اور اونکے پاس نہ کھڑا ہو اور مسخرون کی محفل مین نہ بیٹھے - اسی طرح مثنوی نشید الانشاد مصنفہ حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام تمام وکمال بزبان عبرانی منظوم ہے اسکے باب اول کا پہلا شعر یہ ہے ع یِشَاقِنِی مِن شِی قُوْتْ یِہُوْ اِی طُوْبِیْم دُدِیْخَا مِیَایِن ٭ زِیْ یَحْ شِیْخَاطُوْبِیْم شِیْمِیْن تُوْرَاقْ شِیْخَا اَلْکِن عَلَامُوْتْ اَہِبُوْخَا ٭ یعنی وہ مُنہ کے بوسون سے مجھکو چوے کیونکہ بہتر تجھ سے عشق کا نشاہ - جیسے تیرے لطیف عطرون کی خوشبو ویسا تیرا نام ہوا ہے عطر کے مانند ہے

جو پسند آجائے اسواسطے کواریان تجھپر فدا ہین - رہا جناب رسالتمآب صلعم کا شعر نہ کہنا یا اونکو تعلیم شعر نہونی جیسا کہ قرآن مجید سے ثابت ہی تو اسمین یہ تصریح نہین کہ خلاف عصمت یا مذموم ہی بہت مباح چیزین بعض اوقات مین کسی مصلحت سے مناسب نہین ہوتین ممکن ہی کہ اس باب خاص مین بھی ایسا ہی ہو مثلاً بالاتفاق لکھا پڑھا ہونا فضیلت اور وصف ہی لیکن جناب رسول خدا امی رہے پس اب یہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ لکھنا پڑھنا قادح عصمت یا بُری چیز ہی - یہی شعر کا حال سمجھو -

صاحب خزانۂ عامرہ فرماتے ہین کہ اونسٹھ مرد شاعر اور بارہ عورتین شاعرہ سب لکھتر آدمی جناب عرش آب رسول خدا صلعم کے مداح تھے - ایک بار کعب ابن زبیر نے حضرت کی مدح مین یہ شعر کہکر گزرانا ؎ اِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ یُسْتَضَاءُ بِہٖ ✤ مُھَنَّدٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ مَسْلُوْلُ ✤ بتحقیق کہ پیغمبر ایک نور ہی کہ اوس سے روشنی حاصل کی جاتی ہی تیز و بران ہی شمشیر ہای ہند سے اور کھنچی ہوئی تلوار ہی - حضرت نے سیوف الہند کے عوض سیوف اللہ بنایا - یہان سے ثابت ہوا کہ اصلاح شعر مسنون ہی -

علاوہ بریں روضۃ الاحباب اور صحیح بخاری مین مسطور ہی کہ غزوۂ اُحد مین ابوسفیان نے ایک ٹیکرے پر چڑھکر مسلمانون سے مخاطب ہوکر کہا ؎ اُعْلُ ھُبَلْ اُعْلُ ھُبَلْ ✤ بروزن دو مفتعلن - یعنی بلند رہ ای ہبل بلند رہ ای ہبل - ہبل ایک بت قریش کا نام تھا - سرور کائنات علیہ التحیات نے اوسکے جواب مین فرمایا ؎ اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلّ ✤ بروزن مستفعلن مفتعلن - یعنی خداوند عالم بلند تر اور بزرگ تر ہی - یہ دونون بحر رجز کے مربع ہین - پھر ابوسفیان نے کہا ؎ اَلْعُزّٰی لَنَا وَلَا عُزّٰی لَکُمْ ✤ بروزن مفعولن مفاعلن مستفعلن - یعنی عزیٰ ہماری مدد کریگا اور تمھاری مدد عزیٰ نکریگا - عزیٰ بھی ایک بت تھا - رسول مقبول نے جواب دیا ؎ اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ ✤ بروزن مستہ مستفعلن - یعنی خداوند عالم ہم سب کا مولیٰ ہی اور تمھارا کوئی مولیٰ نہین - یہ دونون وزن رجز مسدس مین ہین - ان مربعات و مسدسات سے بطریق سوال و جواب واقع ہین صاف صاف ظاہر ہی کہ رسول نے بھی شعر کہا

اور کیسا شعر کہ بالقصد اور اس سے یہ ثابت ہوا کہ شعر انبیا کی عصمت کا مانع نہین - الغرض شاعر اول یا حضرت آدم ہین یا یعرب بن قحطان -

ابن رشیق طبقات الشعرا مین بیان کرتے ہین کہ شعراے عرب کے چار گروہ ہین - اول جاہلین قدیم انمین سب سے پہلا شاعر مہلہل یعنی امرؤالقیس کو فی بن ربیعۂ مرۂ ثعلبی ہی اور خالویہ مہلہل کے عوض ابن خذام کو بتاتا ہی - ثعلب نے امالی مین ذکر کیا ہی کہ شعراے جاہلیت کا زمانہ زمانۂ اسلام سے چار سو برس پیشتر گزرا -

دوم مخضرم (گوش بریدہ سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا) وہ شاعر جنھون نے کچھ زمانۂ جاہلیت اور کچھ زمانۂ اسلام پایا - اس طبقے کے شاعر مشہور لبید اور حجدی ہین -

سوم اسلامیین محض - جو انقضاے زمان جاہلیت کے بعد پیدا ہوئے ہین -

چہارم محدثین یعنی شعراے نو پیدا شدہ - جو رواج اسلام کے بعد ہوئے -

جب شعر عربی کی انتہا ہوئی یعنی کمال کو پونہچا تو شعر پارسی کی ابتدا ہوئی - بقول بعض عضدالدولہ دیلمی کے عہد مین جو کہ سنہ تین سو باون ہجری مین فارس پر مسلط ہوا قصر شیرین سلامت تھا اوس قصر کے کتابے مین یہ شعر بزبان فارسی قدیم پایا گیا ؎ ہژیر ابہ کیہان انوشہ بزی + جہان رانگہبان و نوشہ بزی + ہژیر بضم ہاے ہوز و زاے فارسی و تحتانی بمعنی خوب و نیکو - انوشہ خوشحال و خرم - نوشہ بادشاہ نوجوان - یہان سے مستفاد ہوتا ہی کہ شعر پارسی کا وجود زمانۂ اسلام سے قبل ہی کہتے ہین کہ اوس زمانے سے قبل بہرام گور نے بھی یہ شعر کہا تھا ؎ منم آن پیل دمان و منم آن شیر یلہ + نام بہرام مرا و پدرم بو جبلہ + بقول بعض مصرع دوم یہ تبدیل ضمائر دلارام جنگی مجبوبۂ بہرام کا تصنیف ہی -

بعدہ بعد اسلام بقول صاحب خزانۂ عامرہ سنہ ایکسو ترانوے ۱۹۳ ہجری مین عباس مروزی نے مامون رشید کی مدح مین اشعار نظم کیے جسکا مطلع یہ ہی ؎ ای رسانیدہ بدولت فرق خود تا فرقدین + گستر انیدہ بجود و فضل در عالم یدین +

پھر سنہ دو سو اکاون ہجری کے قریب حکیم ابوحفص سغدی سمرقندی نے بحر رمل مین یہ شعر کہا۔

آہو کوہی در دشت چگونہ دودا ✤ چون ندارد یار بے یار چگونہ رودا ✤

پھر تو سنہ چار سو ہجری کے اوائل مین رودکی نے شعر فارسی کے کمال کا دروازہ کھولا اور پہلوان پایہ تخت سخن استاد فردوسی طوسی نے میدان جیت لیا بعدہ جب شعر فارسی کا سکہ بیٹھا تذکرون سے خوب ثابت ہی۔ الغرض زبان تازی مین شعراے مخضرم تک اور زبان عجمی مین عباس مروی کے زمانے سے پیشتر تک جاہلیت عروض مین شعر کہے گئے۔

زبان اُردو کی شاعری احاطۂ عروض سے باہر نہین ہی کیونکہ جب سنہ چار سو تیرہ ہجری مین محمود غزنوی نے قلعۂ کالنجر کو گھیرا تو وہان کے راے رایان مسمّی نندا نے بقولے بھاشا مین اور بقولے اردو مین ایک شعر اوسکو لکھ بھیجا وہ محاصرہ قلعہ سے دست بردار ہو گیا۔ مگر بقول جمہور اُردو کی شاعری سنہ سات سو ہجری کے قریب امیر خسرو دہلوی سے شروع ہوئی اور ولی اورنگ آبادی دکنی نے اوسکو ترقی دی جو کہ سنہ گیارہ سو تینتیس ہجری مین مر گیا۔ بہرصورت نندا اور خسرو کا زمانہ بعد زمانہ استخراج علم عروض ہی۔

سب سے پہلے عربی کا علم عروض جسنے استخراج کیا اوسکا نام خلیل ابن احمد بصری بن فراہید بن مالک بن نہم بن عبداللہ بن مالک بن مضر بن ازدی ہی۔ بقول ابن عماد شخص سنہ اکہتر ہجری مین بروز یکشنبہ پیدا ہوا اسکی تاریخ میلاد لفظ (یوم الاحد) سے نکلتی ہی۔

مشہور ہی کہ خلیل نہایت ذکی اور ذہین تھا۔ اوسنے کل حروف تہجی ایک شعر مین مضبوط کیے جو کہ بحر بسیط مین ہی۔ اگرچہ اکثر حروف مکرر لایا مگر کوئی حرف ایسا نہ چھوٹا جو شعر نہ امین نہو۔ کما قال ؎ صِفْ خُلُقَ خَوْدٍ کَمِثْلِ الشَّمْسِ اِذْ بَزَغَتْ ✤ یَحْظَی الضَّجِیْعُ بِھَا نَجْلَاءُ مِعْطَارُ ✤ باشباع۔ خود۔ بفتح خا۔ زن نازک۔ بزوغ بغین معجمہ آخر آفتاب کا نکلنا۔ خظوجاے حظی مضموم و مکسور و زاے منقوطہ شوہر سے عورت کا بہرہ مند ہونا۔ ضجیع ہمخواب۔ نجلاء بنون و جیم و لی فراخ چشم۔ معطار نہایت معطر عورت (ترجمہ) خوے زن نازک بیان کرو جو کہ

مثل آفتاب کے ہی جبکہ روشن ہو۔ بہرہ مند ہوتا ہی ہمخواب اوسکے ساتھ وہ فراخ چشم اور بہت عطر لگائے ہوئے ہی۔

روایت ہی کہ خلیل نے شہر مکہ مین علم عروض کو اسطرح ایجاد کیا کہ ایکدن وہ بازار صفارین یعنی ٹھٹھیرے بازار مین جاتا تھا کسی نے طشت پر ہتھوڑا مارا چونکہ فن موسیقی سے ماہر تھا جھنکار کے ساتھ مارے خوشی کے وہ اوچھل پڑا اور بے اختیار مُنہ سے نکل پڑا کہ وَاللّٰہِ یَظْھَرُ مِنْ ھٰذَا شَیْءٌ۔ یعنی بخدا اس سے کچھ چیز معلوم ہوتی ہی۔ پھر تو ایک موزونیت وہمی کا خیال اپنے دماغ مین گانٹھنے لگا چونکہ وزن صرفی فعل مشہور تھے اسلیے خلیل نے فاوعین ولام کے موافق انھین نقرات متتابع اور سکنات متناسب سے اوزان عروضی تراش لیے۔ قاضی جہان سیفی نے بدیع العروض مین استخراج عروض کو کوبۂ قصار یعنی دھوبی کی موگری سے بتایا ہی۔ مؤلف کو اسمین تامل ہی اسلیے کہ موگری کی آواز سے نقرہ نہین پیدا ہوسکتا ہی اور صدائے ظرف مسی یا آواز تار کے مثل وہ گھٹتی بڑھتی نہین بدین دلیل روایت اول صحیح ہی۔

علامہ صفدی غیث منسجم مین کہتے ہین کہ شعر یونانی کا وزن خاص ہی اونکے ہان بحور بھی مقرر ہین وہ لوگ ارکان کو ایدی وارجل کہتے ہین۔ ایدی کی اصل یدہی جسکے معنی دست اور ارجل رجل سے جسکے معنی پا اور یہ گھوڑے کی صفت ہی چونکہ خلیل وہ زبان جانتا تھا لہذا اوسکو یونانی عروض سے استخراج فن مین بہت مدد ملی اور اس تحقیق کی تصدیق خواجہ نصیر الدین طوسی علیہ الرحمہ کے بیان سے قریب ہی وہ فرماتے ہین کہ خلیل نے اسماے زحافات ابدان چارپا سے اخذ کیے۔ جو تغیرات کہ ارکان کے اوائل مین پائے اونکو اون بیماریون سے منسوب کیا جو چوپاؤن کے مقدم بدن مین عارض ہوتی ہین اور جو تغیرات کہ اواخر ارکان مین دیکھے اونکو اون علتون سے نامزد کیا جو چارپا کے اسفل بدن مین واقع ہوتی ہین۔ جبکہ چارپاؤن کی بیماریون سے تغیرات کے نام ٹھہرے تو گھوڑے کے دست وپا کے نامون کے مطابق یعنی ایدی وارجل یونانی سے خلیل کو استعانت ملنی بقول سعد الشارحین مفتی سعد اللہ

شارح معیار الاشعار کچھ تعجب نہین۔

غیث منسجم مین مذکور ہی کہ خلیل ایک بیت کی تقطیع کر رہا تھا پسر خلیل نے سنکر اپنے باپ کے ایک دوست کو خبر دی کہ اوسکو جنون ہوگیا ہی اور افاعیل تفاعیل بکتا ہی۔ جب دوست عیادت کو آیا اوسے بھلا چنگا پایا۔ خلیل اس حرکت سے منغص ہوا اور بیٹے سے مخاطب ہوکر یہ قطعہ کہا ؎

لَوْ كُنْتَ تَعْلَمُ مَا أَقُولُ عَذَرْتَنِي	أَوْ كُنْتَ أَجْهَلُ مَا تَقُولُ عَذَلْتُكَا
لَكِنْ جَهِلْتَ مَقَالَتِي فَعَذَلْتَنِي	وَعَلِمْتُ أَنَّكَ جَاهِلٌ فَعَذَرْتُكَا

اگر تو جانتا اوس چیز کو کہ مین کہہ رہا ہون تجھکو معذور رکھتا۔ اگر مین نہ جانتا جو کچھ کہ تو کہتا ہی تو مین تجھکو ملامت کرتا۔ لیکن تو میری بات نہ سمجھا پس ملامت کی مجھکو۔ مین سمجھگیا کہ تو جاہل ہی پس مین نے تجھکو معاف کیا۔

کہتے ہین خلیل نے تجویز کیا کہ ایک ترازو یا ایک مساب ایسا ایجاد کرے اپنی جاریہ کو تعلیم کرے کہ خرید فروخت مین بازاریون سے دھوکا نہ کھائے۔ اس تکلف مین ایک ستون سے عکر کھا کر سر کے بھل گرا اور اوسی صدمے سے شب یکشنبہ سنہ ایکسو ستر ہجری مین وہ رکن بیت علم و ہنر جہان سے اوٹھگیا اس بنا پر (لیل یوم الاحد) اوسکی تاریخ وفات ہوسکتی ہی۔ اس تحقیقات سے یہ فائدہ کہ عروض کا استخراج سنہ ایکسو ہجری کے بعد اور ایکسو ستر کے قبل ہوا اور اس حساب سے اس علم کی عمر فی زمانہ سوا گیارہ سو برس کے قریب ہوئی۔

اب ہم تاریخی حالات کو ختم کرکے علمی بحث شروع کرتے ہین۔

عروض بفتح اول وہ علم ہی جس سے احاطۂ اوزان اور تناسب و تخالف باہمی اور تصرفات پسندیدہ و ناپسندیدہ دریافت ہوتے ہین اور نظم و نثر کا وہ فرق جسمین اہل ذوق عاجز ہین اس صناعت سے معلوم ہوجاتا ہی۔ بعضون نے اس علم کی تعریف اس طرح کی ہی۔

اَلْعَرُوْضُ مَلَكَةٌ تَعْصِمُ مُرَاعَاتُهَا الْاِنْسَانَ اَنْ يَّضِلَّ فِيْ وَزْنِ الشِّعْرِ۔ یعنی عروض ایک قاعدۂ کلیہ ہی کہ اوسکی رعایت انسان کو وزن شعر مین گمراہی سے بچاتی ہی۔ سعد الشارحین نے

اس علم کی تعریف یون کی ہی۔ عِلْمٌ بِقَوَانِیْنَ یُعْرَفُ بِہِ الْوَزْنُ الصَّحِیْحُ لِلشِّعْرِ مِنَ الْمُنْکَسِرِ یعنی یہ اون قاعدون کا علم ہی کہ اوسکے سبب سے شعر کا وزن صحیح غیر موزون سے ممتاز ہوجاتا ہی علامہ صفدی نے اسکی تعریف مین شعر عربی کو مخصوص کردیا ہی بہ نیوجہ کہ اس فن کی ایجاد محض شعر عربی کے لیے ہوئی تھی اوسکے بعد عجمیون نے عرب کی پیروی کرکے شعر کہا پھر اب تخصیص کی کیا ضرورت ہی۔

اصل یہ ہی کہ فن عروض علم موسیقی سے پیدا ہوا ہی۔ جب تار پر مضراب لگائین تو اوسکو نقرہ کہتے ہین اوس سے جو جھنکار پیدا ہوا اوسکی جگہ حروف متحرک قائم کرلو اور جہان اوتد واز کو ٹھہرا وہان اوسکا نام سکنہ ہی پس بجاے سکنات حروف ساکن رکھلو۔ جیسے مفاعیلن کہنا منظور ہی تو پہلے دو بار بے فاصلہ جلد جلد مضراب لگانے سے متواتر دو نقرے یعنی متوالی دو متحرک جھنکارون کی جگہ سمجھے جائین گے اور آخر مین ایک ساکن وہ برابر مفا کے ہوگا۔ پھر ذرا فاصلے پر ایک نقرہ یعنی ایک متحرک پیدا ہوگا جسکے آخر خود بخود ایک ساکن ہوگا وہ برابر عی کے ہی۔ پھر ذرا فاصلہ دیکر ایک مضراب کا ایک نقرہ ایک سکنہ سمیت یعنی ایک متحرک مع یک ساکن پیدا ہوگا اوسکی جگہ لن سمجھو۔ اسی طرح کل اوزان نکل سکتے ہین۔ اہل موسیقی کا مدار تے اور نون یعنی تن تن پر ہی اور اہل عروض کا اعتبار فے اور عین اور لام اور نون یعنی فعلن پر الغرض وزن مقررہ اسکا موضوع لہ ہی۔ بدین غایت یہان وزن کا بیان ہوتا ہی

قاعدۂ دوم تعریف و اقسام وزن

وزن۔ ایک ہیات حرکات و سکنات کے نظام کی تتبع ہی جیسے لفظ تن تن اور لفظ بسمل فعلن بسکون اوسط کی حرکتون اور سکونون کے تابع یعنی برابر ہین۔ اگر وہ حرکات و سکنات تلفظ زبان کے سوا اور اعضاے انسانی سے نمودار ہون تو انکو اشارہ سمجھو۔ اس اشارے کو بھی اہل صناعت نے تلفظ مین داخل کرکے وزن شعر مین شمار کیا ہی جیسے ؎ مردے از خانہ برون آمد و گفتا کہ۔ اتنا کہکر سیلی دست کو دھمکانے کے طریق پر جنبش دی اوس سے یہ مطلب

کہ (بزن) یا جسطرح ؎ ہمنے کہا ادھر تو آؤ سنے کہا - اتنا پڑھکر دوبارا نکار کے طرز پر سر ہلا دیا
اوس سے یہ مراد کہ (نہین نہین) پس یہ بزن اور نہین نہین کے اشارے وزن شعر مین شامل ہوجائینگے -
اگر وہ حرکت وسکون آواز بلا حروف پر واقع ہون تو اوسکو ایقاع جانو - ایقاع مین حرکات و
سکنات کا اعتبار ضرور ہی اور حروف کا اعتبار ضروری نہین جیسے راگ گانے سے پیشتر گویّون
کا گُن گُنا کر آواز کو راگ کی دُھن مین تولنا - ایقاع موسیقی کا موضوع لہ ہی -
اگر وہ حرکات وسکنات آواز حروف دار پر وارد ہون تو اوسکو جز سمجھو -
اسکے سوا وزن شعر کی دو قسمین ہین - ایک حقیقی - دوسری مجازی حقیقی وہ جو اپنی اصل وضع کے
موافق ہو جیسے مستفعلن وغیرہ ارکان سالم کے ہموزن کوئی لفظ - مجازی وہ کہ حرف یا حرکت
نکال ڈالنے کے بعد یا کوئی حرف بڑھا دینے کے بعد رکن سالم کی دوسری ہیأت پیدا ہوجائے
جیسے مستفعلن سے فعلن یا تفاعلن سے مستفعلن یا مفاعیلن سے مفاعیلان اور انکے ہموزن
الفاظ - وزن حقیقی اور مجازی کا اجتماع ایک شعر مین حسب قرار دادِ اہل فن درست ہی مثلاً مستفعلن
مستفعلن فاعلات کے وزن پر ایک مصرع ہو اور مستفعلن مستفعلن فاعلن کے وزن پر دوسرا مصرع ہو
تو یہ جائز ہی - لیکن اگر ارکان کی تعداد مین کمی یا زیادتی کیجائیگی تو وزن نرہیگا اور وہ شعر ناموزون
کہلائیگا جسطرح ایک مصرع وزن مثمن مین کہو اور دوسرا مسدس مین تو یہ ناجائز ہی -
رضی استرآبادی نے وزن کو لفظ کا جز قرار دیا ہی اس صورت مین جو تغیر ایک مصرعیکے ایک رکن مین
قرار پائے وہ مصرع دوم کے بھی اوس رکن مین ہونا چاہیے اور یہ خلاف اعتبار جمہور ہی -
علامہ جرجانی کے نزدیک عدد حروف اور عدد حرکات وسکنات کا اعتبار دو مصرعون مین
بہ مقابل ضروری نہین جیسا کہ پیشتر مذکور ہوا -
منطقیون کے نزدیک وزن حد شعر مین معتبر نہین مگر ایقاع مسلمات سے ہی اور تخیل کو جس سے
کسی قسم کا اثر نفس پر ہو شعر کی فصول ذاتی مین شمار کرتے ہین جیسے اوزان خسروانی کچھ راگ
تھے کہ بیدا وغیرہ کا موجد تھا اونمین اکثر وزن نہ تھا مگر ایقاع موجود تھا جسکو ہندی مین دُھن

بضم اول کہتے ہین۔

الغرض اجزاے مذکورۂ بالا رکن کے حصّے اور ارکان خود شعر کے حصّے اور عروض شعر کی ترازو ہی اس لیے ضرور ہی کہ اس مقام پر اجزا کا بیان کیا جائے۔

قاعدۂ سوم اجزاے اولی

حرکات و سکنات تقطیعی کے باہم مرکب ہونے سے جو لفظ بنتا ہی اوسکا نام اصطلاح عروض مین جُز اور جزکی جمع اجزا ہی۔ اجزا تین ہین۔ سبب۔ وتد۔ فاصلہ۔ اور پھر ہر ایک کی دو قسمین ہونے سے کل چھ اجزا ہوجاتے ہین۔ ظاہر ہی کہ عربی و فارسی مین ابتدا بسکون متعذر ہی اور ایک حرف کا لفظ اصلی مفرد مفید معنی نادر الوقوع ہی۔ پس جسمین دو حرف ہون اوس کلمے کو سبب کہتے ہین۔ اگر اوسکا دوسرا حرف ساکن ہو تو سبب خفیف جیسے لَکْ اور رشد۔ اگر دوسرا بھی متحرک ہو تو سبب ثقیل جیسے اَدَا اور دلِ بکسر لام۔ فارسی مین سبب ثقیل غیر مرکب نہین ہوسکتا۔

جس کلمے مین تین حرف ہون اوسکو وتد کہتے ہین بیشک تینون حرف متحرک عربی مین تو غیر مرکب نادر اور فارسی مین عدیم الوقوع ہین۔ لیکن اول حرف متحرک ضرور ہوگا۔ پس اگر دوسرا حرف بھی متحرک ہو تو تیسرا ساکن ہوگا ایسے کلمے کو وتد مجموع کہتے ہین جیسے عَلیٰ اور شما۔ اگر دوسرا ساکن ہوگا تو تیسرا بوجہے متحرک اوسکو وتد مفروق کہتے ہین جیسے رَأْسِ اور مثلِ بکسر لام۔

اگر ایک سبب ثقیل کے بعد ایک سبب خفیف متوالی واقع ہو تو اوسکا نام فاصلہ صغری ہی۔ اسمین لامحالہ اول تین متحرک اور چوتھا حرف ساکن ہوگا جیسے جَبَلِنْ بکتابت نون تنوین اور دلِ ما بترکیب اضافی۔ اگر ایک سبب ثقیل کے بعد ایک وتد مجموع متوالی واقع ہو تو اوسکا نام فاصلہ کبری ہی۔ اسمین ضرور اول چار حرف متحرک اور پانچوان ساکن ہوگا جیسے سَمَکَتَنْ بتحریر نون تنوین اور بکفِ غم بترکیب اضافت مستعار۔

فواصل زبان تازی کے واسطے مخصوص ہین۔ خلیل نے اوزان عروضی کی بنا بطور وزن صرف رکھی اگرچہ حرکات کا اختلاف وزن عروضی مین خلاف صرف جائز رکھا۔ صرف مین تین

متحرک متوالی اور ایک ساکن آخر یا چار متحرک متوالی اور ایک ساکن آخر پائے گئے لہذا فواصل کو اوسنے اصلی مان لیا - رہی زبان فارسی اوسمین تین یا چار متحرک متوالی بلا ترکیب نہین ہوتے اسلیے اخفش نے فواصل سے انکار کیا اور دونون کو مرکب بتادیا - مگر حق یہ ہی کہ فاصلۂ صغریٰ اصول فاعیل مین پایا جاتا ہی جیسے متفاعلن مین متفا - اور فاصلۂ کبریٰ کا اصول مین نام ونشان نہین مگر فروع مین البتہ جیسے رکن مستفعلن سے فعلتن - بعضون نے اول کو فاصلہ بصاد مہملہ اور دوم کو فاصلہ بضاد معجمہ کہا اور اونمین سے صغریٰ اور کبریٰ کی قید اوڑادی -

اخفش کے سوا بعض عروضیان پارس کا قول ہی کہ ان اجزاے ثلثہ مین ہر ایک کی تین قسمین ہین سبب کی تیسری قسم سبب متوسط ہی جسمین ایک حرف متحرک ہو اور دو ساکن جیسے کاریا جان - اور وتد کی قسم سوم وتد کثرت ہی جسمین دو حرف متوالی متحرک ہون پھر دو متوالی ساکن جیسے نہان یا نہاد - فاصلے کی تیسری قسم فاصلۂ عظمیٰ ہی جسمین پانچ حروف متوالی متحرک ہون اور چھٹا ساکن جسطرح برخ صنم - لیکن یہ اقوال ضعیف ہین اس سبب سے کہ سبب متوسط دراصل وتد مفروق ہی اور نون غنہ خبر متبر - وتد کثرت مین درمیان مصرع بحالت تقطیع ایک وتد مجموع ہوگا اور اوسکا حرف بقیہ لفاظ آیندہ سے ملکر دوسرا نام پیدا کریگا جیسے ؎ ساقی مانہاد شیشہ بطاق + یہان (نہا) وتد مجموع ہی اور (وشی) بھی وتد مجموع - اب رہا فاصلۂ عظمیٰ وہ ایک سبب ثقیل اور ایک فاصلۂ صغریٰ ہی - ہان اگر وتد کثرت آخر مصراع واقع ہو تو وہ کسی رکن اصلی کا جز ہوگا - لہذا صاحب معیار المعجم فرماتے ہین کسے کہ چنین کردہ بر دقائق علم تقطیع وقوفے تمام نداشتہ یا از کیفیت استعمال دو ساکن وستہ ساکن کہ در اشعار افتد غافل بودہ وآنچہ در فاصلۂ عظمیٰ گفتہ ست خود جنونے بکمال وجہلے مفرط ست - یعنی جب دو ساکن متوالی واقع ہون تو دوسرے کو متحرک کرلیتے ہین اور جب تین ساکن متواتر درمیان مصراع واقع ہون تو تیسرے کو ساقط کرکے دوسرے ساکن کو متحرک کرتے ہین جیسا کہ قاعدۂ پانزدہم مین اسکا بیان ہم مفصل کرینگے - اور فاصلۂ عظمیٰ خود مرکب ہی جسطرح مؤلف نے صدر عبارت مین مذکور کیا - پس یہ تینون قسمین یعنی سبب متوسط اور وتد کثرت اور فاصلۂ عظمیٰ

محض فضول ہین۔

امثلۂ عربی مذکورۂ بالا کا مجموعہ یہ ہی لَہٗ اَرَعَلٰی رَاْسِ جَبَلٍ سَمَکَۃٌ۔ یعنی ندیدم بر قلۂ کوہ ماہی۔ اور مجموعۂ امثلۂ فارسی یہ ہی۔ شد دلِ شما مثلِ دلِ ما بکفِ غم۔ عروضیون نے ان اجزا کو اجزاے اولی کہا ہی اور ارکان ذیل کو اجزاے ثانیہ۔

قاعدۂ چہارم ارکان عروضی یعنی اجزاے ثانیہ

کم سے کم دو اجزاے اولی اور زیادہ سے زیادہ تین کے مرکب ہونے سے جو لفظ بنے اوسکا نام رکن ہی اور رکن کی جمع ارکان ہی۔

جب ایک وتد مجموع اوسکے بعد ایک سبب خفیف ہو تو رکن فَعُولُن بنجائیگا اور اگر یہ سبب خفیف مقدم ہو اور وتد مجموع مؤخر تو رکن مثل فَاعِلُن کے بنجائیگا۔ گویا ایک کے اولٹ پھیر سے دوسرا بنجاتا ہی۔ یہ دونون رکن خماسی ہین یعنی پنج حرفی اور دو دو اجزا سے مرکب ہین۔

چونکہ خلیل ابن احمد نے فن صرف کی تاسیس کی ہی اسواسطے ارکان کی بنا اون الفاظ پر رکھی جو کہ لفظ فعل سے مشتق تھے کیونکہ وزن صرفی بھی انھین تین حرفون سے بنا ہی۔

جب ایک وتد مجموع اوسکے بعد علی التوالی دو سبب خفیف ہون تو رکن مَفَاعِیلُن مرتب ہوگا اور اگر ان دونون سببون کو مقدم کرلو اور وتد مجموع کو موخر تو رکن مثل مُسْتَفْعِلُن کے بنیگا اور اگر وتد مجموع کو درمیان مین لاؤ اور ایک سبب خفیف کو ادھر اور ایک کو ادھر تو رکن مثل فَاعِلَاتُن کے بن جائیگا۔ یہان بھی باہمی تقدیم و تاخیر سے رکن دوسرے جامے مین چلا جاتا ہی۔ یعنی دوسرا رکن بنتا ہی۔ یہ تینون رکن سباعی ہین یعنی ہفت حرفی اور تین تین اجزا سے مرکب ہوئے ہین اور وتد مجموع کے شمول سے مجموعی کہلاتے ہین۔

جب ایک وتد مفروق اوسکے بعد دو سبب خفیف متوالی ہون تو رکن فَاعِلَاتُن طیار ہوگا اور اگر ان دونون اسباب کو مقدم کرو اور وتد مفروق کو مؤخر تو رکن مانند مَفْعُولَاتُ بتحریک آخر بنجائیگا اور اگر وتد مفروق کو درمیان مین لاؤ اور ایک سبب خفیف کو اوسکی دہنی طرف اور ایک کو اوسکی

بائین طرف تو رکن مش تفع لن کے مثل ہو جائیگا - یہان بھی آپس کے اولٹ پھیر سے رکن بدل جاتا ہی - یہ تینون رکن بھی سباعی ہین اور تین اجزا سے مرکب ہین مگر وتد مفروق کے میل سے مفروقی مشہور ہین -

جب ایک وتد مجموع اوسکے بعد ایک فاصلۂ صغریٰ ہو یا بقول اخفش ایک وتد مجموع کے بعد ایک سبب ثقیل اور سبب ثقیل کے بعد ایک سبب خفیف ہو تو رکن مفاعلتن مرتب ہوگا اور اگر اس فاصلۂ صغریٰ کو مقدم رکھو اور وتد مجموع کو مؤخر تو رکن مثل متفاعلن کے ہو جائیگا - یہان بھی ایک دوسرے کی رد و بدل سے رکن کچھ کا کچھ ہو جاتا ہی اور اگر اخفش کا کہنا مانو تو اسمین بھی وہی سبب ثقیل و خفیف اور وتد مجموع جانو - یہ دونون رکن بھی سباعی ہین اور دو دو اجزا سے و بقولے تین تین سے مرکب ہین اور فاصلے کے میل سے فاصلہ دار کہلاتے ہین -

محقق طوسی علیہ الرحمہ نے اسکے سبب خفیف کو مقدم اور وتد مجموع کو مابین اور سبب ثقیل کو وتد کے بعد رکھکر ایک رکن اور بھی اسمین سے تراشا ہی یعنی فاعلاتن بتحریک آخر - لیکن چونکہ اس رکن سے کوئی بحر نہین بنتی بدینوجہ وہ خود اسکو مہمل کہتے ہین اور حق بجانب ہی - مؤلف کی رائے مین فاصلے کو اصلی مان لینے سے یہ مہمل رکن ہرگز نہین بن سکتا کیونکہ کوئی جز بلا زحاف حلال نہین ہو سکتا - دوسری دلیل صالت فاصلہ کی یہ ہی کہ جو زحاف اسباب خفیفہ مین جائز ہین وہ اسمین نہین چلتے مثلاً متفاعلن مطوی ہو کر متفعلن نہین ہوتا پس ثابت ہوا کہ چوتھا حرف ساکن سبب کا نہین جب یہ سمجھے تو فاصلے کو گویا اصلی مان لیا -

الغرض ان دسون ارکان مین ہر ایک کے یہ دس نام مقرر ہین جسکو جو چاہو کہو - **لمولفہ**

دہ ہست یکے مثل بود دیگرے امثال	افعال و افاعیل و تفاعیل و مفاعیل
اجزاء و پس ارکان و موازین نہم آمد	اوزان عروضی دہم آمد دم تفصیل

اگر دسون اصول افاعیل کے مکرر حرف چھوڑ دو تو اون سب کے باقی حروف کا مجموعہ علامہ سید عبد الجلیل تخلص بہ واسطی بلگرامی مرحوم نے یہ پایا ہی لمعت سیوفنا یعنی درخشید

شمشیر ہائے ما۔ سوائے حروف مجموعۂ ہذا کے اور کوئی حرف کسی رکن مین نہین یعنی دسون ارکان افاعیل کا جو حرف تلاش کرو اس مجموعے مین موجود ہی گویا یہی حروف تقطیع ہین۔ کما قال فی المغنویہ

سپاہش چون عروضی وقت تصریع کند روشن براعداحرف تقطیع۔

قاعدۂ پنجم تکرار و خلط ارکان و اسمای بحور موافق تقسیم دوائر

ایک قسم کے رکن کی تکرار سے یا چند قسمون کے ارکان کے باہم ملا دینے سے جو وزن پیدا ہوتا ہی اوسیکا نام بحر ہی بشرطیکہ اوسمین اور اوزان شامل ہون۔

تکرار یا خلط ارکان کے کم سے کم حصے کا نام مصرع ہی۔ مصرعیکی تکرار سے بیت اور بیت کی تکرار سے اقسام نظم پیدا ہوتے ہین مگر شرط ہی کہ ہر مصراع معتدل ہو نہ ایسا دراز کہ ناگوار طبع ہو نہ ایسا کوتاہ کہ مخل ترنم وزن ہو۔

تعداد تکرار ارکان مین کم سے کم ایک بار اور زیادہ سے زیادہ چار بار اور انتہا آٹھ بار تک اعتدال ہی بدین سبب ایک بیت دو رکن کی یا چار کی یا چھ رکن کی یا آٹھ کی یا سولہ رکن کی ہوسکی اور متاخرین نے چوسٹھ رکن تک کا ایک مصرع موزون کیا ہی جسکو عوام بحر طویل کہتے ہین مگر درحقیقت وہ بازیچۂ طفلان اور دراز عمل ہی۔

تکرار رکن کے یہ معنی کہ ایک رکن واحد کو تعداد مقررہ تک پونہچانا مثلاً ایک فعولن کو چار بار یا ایک مفاعیلن کو تین بار کہنا ایسے ارکان کو بسیط کہتے ہین یعنی جہان ایک رکن مین جتنے اور جو جز ہین وہین پر آخر تک ہر رکن مین اوتنے اور وہی جز ہون اور دوسرے رکن کا انکی میل نہو۔

اب رہی خلط ارکان اوسکی دو صورتین ہین۔ اوّل یہ کہ ایک رکن سباعی اور ایک رکن خماسی کو ملاکر تعداد مقررہ تک لیجانا مثلاً فعولن مفاعیلن کو دو بار کہنا یا مستفعلن فاعلن کو دو بار۔ ایسے ارکان کو متشابہ مخالف بکم کہتے ہین یعنی ہر رکن باہمی مین دو تد مجموع اور سبب خفیف موجود ہین مگر صرف کمیت یعنی تعداد اور التزام اجزا مین فرق ہی۔ دوم یہ کہ خلط کرنے مین تعداد سبکی ایک ہو

اور کیفیت ایک ہو یعنی کل ارکان سباعی تو ہون مگر اونمین ایسے اجزا ہون جو از روے قسم اور ہی صفت کے ہون مثلاً مستفعلن مفعولات دوبار یا جیسے فاعلاتن مس تفع لن دوبار پس ایسے ارکان متشابہ مخالف بہ کیف کہلاتے ہین یعنی دو دو سبب اور ایک ایک وتد ہر ایک مین موجود ہین مگر کیفیت وتدمین فرق ہی یعنی ایک مین مجموعی ہی اور دوسرے مین مفروقی۔

تکرار ارکان بسیط سے سات اور خلط ارکان متشابہ مخالف بہ کم سے تین اور خلط ارکان متشابہ مخالف بہ کیف سے نو بحرین پیدا ہوتی ہین جنکا مجموعہ اونیس بحرین ہین اور بترتیب تقسیم و تکرار و خلط یہ اونیس ۱۹ بحرین پانچ دائرون مین اسطرح منقسم ہین۔

۱ ہزج ۲ رجز ۳ رمل انکا اول دائرہ مختلبہ ہی۔

۴ وافر ۵ کامل انکا دوم دائرہ مؤتلفہ ہی۔

۶ متقارب ۷ متدارک انکا سوم دائرہ متفقہ ہی۔ بحر متدارک کے یہ بارہ ۱۲ نام اور بھی ہین۔ محدث۔ غریب۔ متسق۔ مخترع۔ خبب۔ متقاطر۔ شقیق عتیق۔ رکض الخیل۔ متدانی صوت الناقوس۔ منتظم۔ اور ان سب تیرھون ۱۳ مین۔ متدارک۔ غریب۔ رکض الخیل۔ صوت الناقوس زیادہ مشہور ہین۔ اگرچہ صوت الناقوس بحر متدارک کی ایک قسم ہی لیکن آخر اوسیکا نام ہی۔

۸ طویل ۹ مدید ۱۰ بسیط انکا چہارم دائرہ مختلفہ ہی۔

۱۱ سریع ۱۲ جدید ۱۳ قریب ۱۴ منسرح ۱۵ خفیف ۱۶ مضارع ۱۷ مقتضب ۱۸ مجتث ۱۹ متشاکل یا متشاکل انکا پنجم دائرہ مشتبہہ ہی۔

قاعدہ ششم بیان دوائر و انفکاک بحور و استعمال و تخصیص لسانین

موازین کو خط محیط مین تہ بتہ لکھنے کا نام دائرہ ہی اور رکن سے کچھ جز تراش کر رکن آیندہ مین ملا دینا اور باقی ماقبل کو اوسکے مابعد لکھنا اسی اولٹ پھیر کا نام فک بحور ہی۔ اگر یہان ایک امر کا خیال ہر وقت مدنظر رہے تو ہرگز کوئی بحر نہ بن سکے یعنی جو جز یا اجزا یا رکن یا ارکان آغاز سے نکال ڈالے جائین وہ آخر مین ملا لیے جائین اس توڑ جوڑ کو ہم ہر جگہ بیان نکرینگے۔

مثلاً دائرۂ اول مجتلبہ اسکی بنیاد رکن مفاعیلن پر ہی اسمین تین جز ہین اول مفاو تد مجموع دوم عی سبب خفیف سوم لن بھی سبب خفیف۔

اگر پہلے جز سے شروع کرو اور کل کو چار بار کہو تو چار مفاعیلن ہونگے یہی بحر ہزج ہی۔

اگر دوسرے جز سے آغاز کرو اور باقی ماقبل کو اوسکے بعد لاؤ تو عیلن مفا چار بار برابر چار مستفعلن کے ہونگے یہی بحر رجز ہی۔

اگر جز و سوم سے ابتدا کرکے وہی عمل کرو تو لن مفاعی چار بار برابر چار فاعلاتن کے ہونگے یہی بحر رمل ہی۔

رکن یا ارکان مین جتنے جز ہوتے ہین اوتنی ہی بحرین دائرے مین ہوتی ہین۔ یہ بات ممکن تھی کہ جز و دوم سے شروع کرکے مستفعلن سے دائرہ چھیڑتے یا جز و سوم یعنی فاعلاتن سے دائرہ آغاز کرتے لیکن خلیل نے ہر دائرے کو وتد مجموع سے شروع کیا ہی سوائے دائرۂ مشتبہہ کے اوسکی وجہ اوس دائرے مین بیان ہوگی۔ چونکہ اجزا مین سبب سب سے چھوٹا ہی اور فاصلہ سب سے بڑا اور وتد مفروق سب سے ثقیل اور وتد مجموع سب مین متوسط لہذا ہر دائرے کا آغاز اسی وتد سے ہو الفجوا خیر الامور اوسطہا

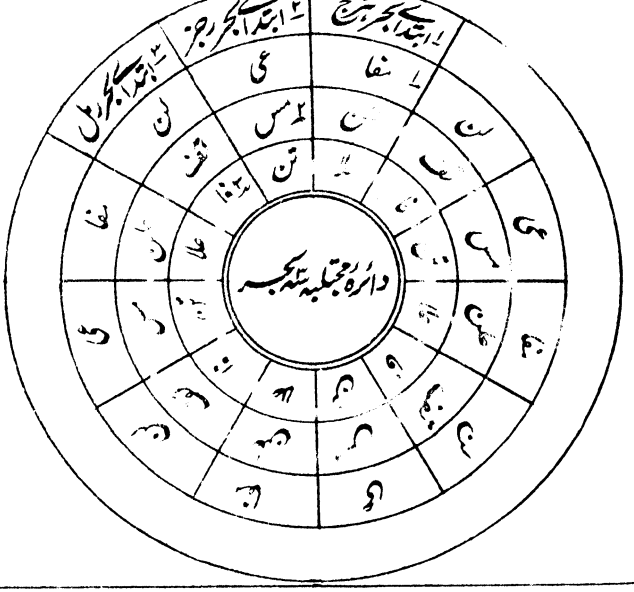

دائرۂ دوم مؤتلفہ - اسکی بنیاد رکن مفاعلتن پر ہی اسمین اول وتد مجموع دوم فاصلہ صغریٰ ہی یا یون کہو کہ دوم جزو سبب ثقیل ورسوم سبب خفیف ہی۔

اگر پہلے جزو سے آغاز کرو اور چار بار کہو تو چار مفاعلتن ہونگے یہی بحر وافر ہی۔

اگر جزو دوم سے شروع کرو تو چار بار علتن مفاعلتن برابر چار متفاعلن کے ہونگے یہی بحر کامل ہی۔

اگر جزو سوم یعنی سبب خفیف سے شروع کرو تو چار بار تن مفاعلن برابر چار بار فاعلاتن تحریک آخر کے ہوگا اور اسکا نام بعضون نے بحر متوفر بتایا ہی اور یہی مہمل رکن ہی جسکا ذکر مؤلف نے قاعدۂ چہارم مین بجاے فاصلہ کیا ہی اسلیے رکن مفاعلتن کو دو ہی جزون سے مرکب سمجھنا چاہیے اور دو ہی بحرین نکالنی چاہیین - یون -

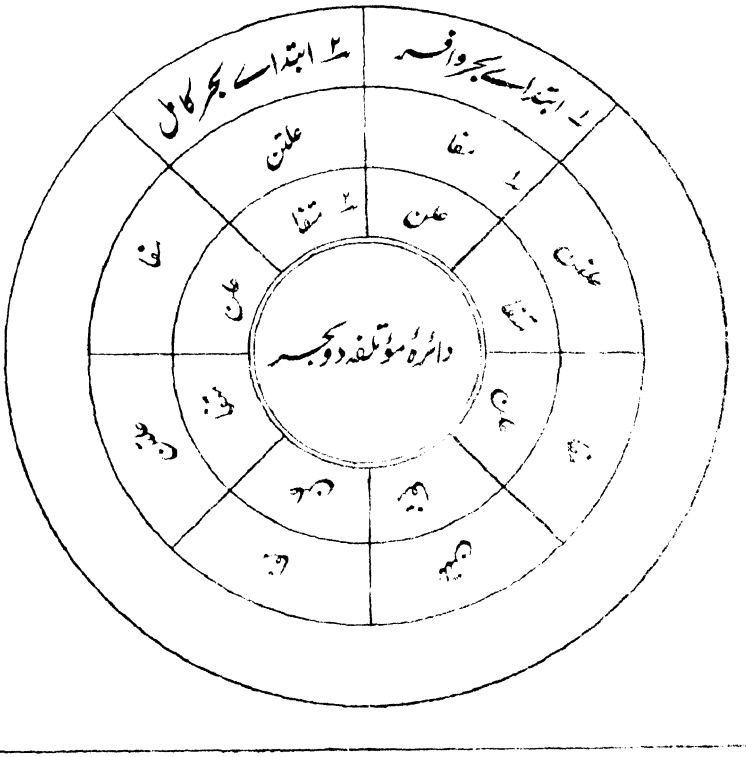

دائرۂ سوم متفقہ اسکی بنا رکن فعولن پر ہی اسمین جزو اول وتد مجموع اور دوم سبب خفیف ہی۔

اگر جزو اول سے ابتدا کرو اور چار بار کہو تو چار فعولن ہونگے یہی بحر متقارب ہی۔

اگر جزو دوم سے آغاز کرو تو چار بار لن فعو برابر چار فاعلن کے ہونگے یہی بحر غریب ہی یعنی متدارک۔

خلیل ابن احمد بصری نے اس دائرے کی بنا صرف ایک ہی رکن یعنی فعولن پر رکھی تھی اور ایک ہی بحر یعنی متقارب اوس سے مستخرج ہوتی تھی اور اوسکے دائرے کا نام منفردہ رکھا تھا خلیل کے بعد ابوالحسن اخفش نے بحر غریب شامل کرکے دائرے کا نام متفقہ رکھا۔ یون

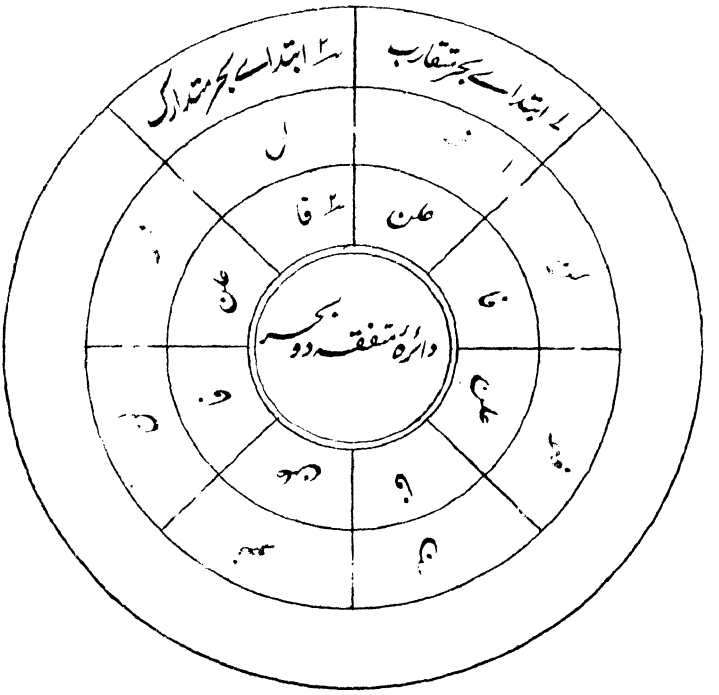

دائرہ چہارم مختلفہ۔ اسکی بنیاد ارکان۔ فعولن۔ مفاعیلن۔ دو بار متشابہ مخالف بہ کم ہے۔ اسمیں جزو اول و سوم اوتاد مجموعہ اور دوم و چہارم و پنجم اسباب خفیفہ ہین۔

اگر جزو اول سے شروع کرو اور دو بار کہو تو دو فعولن۔ مفاعیلن۔ یعنی چار رکن ہونگے یہی بحر طویل ہے۔

اگر جزو دوم سے ابتدا کرو تو دو بار مفاعی لن فعو۔ برابر دو بار فاعلاتن۔ فاعلن۔ کے ہونگے۔ یہ بحر مدید ہے۔

اگر جزو سوم سے آغاز کرو تو دو بار مفاعیلن فعولن یعنی چار رکن ہونگے۔ یہی مقلوب طویل اور اسکا نام بحر عریض اور یہ متروک الاستعمال ہے۔

اگر جزو چہارم سے ابتدا کرو تو دو بار عیلن فعو۔ لن مفا۔ برابر دو بار مستفعلن فاعلن۔ کے ہونگے یہی بحر بسیط ہے۔

اگر جزو پنجم سے آغاز کرو تو دو بار لن فعو۔ لن مفاعی۔ برابر فاعلن۔ فاعلاتن۔ دو بار کے ہونگے یہ مقلوب مدید اور اسکا نام بحر عمیق ہے اور متروک الاستعمال ہے۔ یون۔

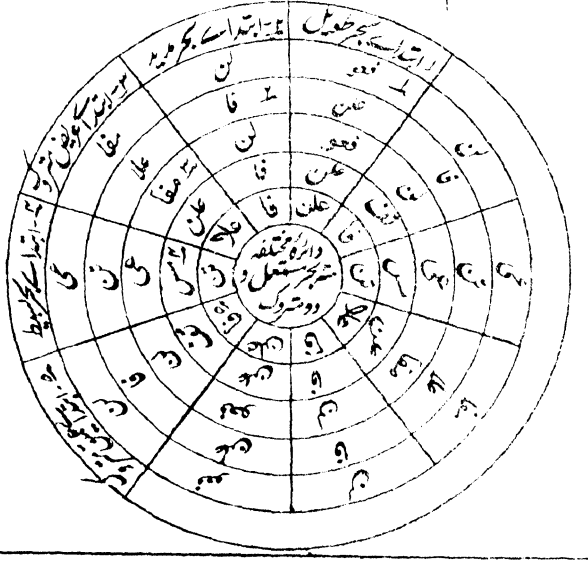

دائرۂ پنجم مشتبہہ - اسکی بنیاد ایک بار ارکان مستفعلن مستفعلن مفعولات متشابہ مخالف بہ کیف پر ہی۔ اِنمین نُو اجزا ہین اول و دوم و چہارم و پنجم و ہفتم و ہشتم اسباب خفیفہ ہین اور سوم و ششم اوتاد مجموعہ اور نہم وتد مفروق۔

اگر جزو اول سے شروع کرو تو ایکبار مستفعلن مستفعلن مفعولات تحریک آخر ہوگا۔ یہی بحر سریع ہی لوگون نے خلیل سے پوچھا کہ تو نے ہر دائرے کو وتد مجموع سے شروع کیا ہی پھر اس دائرے کی بنیاد سبب خفیف پر کیون رکھی۔ فرمایا کہ اگر وتد مجموع سے آمین ابتدا کرتا تو لامحالہ بحر مضارع سے دائرہ چھٹ جاتا اور اسمین خرابی یہ تھی کہ وتد مفروق رکن صدر سے قریب ہو جاتا پس اسکی قربت اول بیت کو ضعیف کرتی ہی اسلیے سریع سے ابتدا کی تاکہ یہ وتد مفروق صدر سے دور تر رہے اور سریع مین سبب خفیف آغاز پر تھا بدین سبب اس سبب سے ابتدا ہوگئی۔ مؤلف کہتا ہی کہ اگر جزو سوم سے دائرہ شروع کرتے تو وتد مجموع سے ابتدا ہوتی اور وتد مفروق بھی رکن صدر سے دور تر رہتا۔ اس صورت مین قریب دائرے کی بحر اول ہوتی لیکن ظاہر ہی کہ یہ بحر خلیل کے بعد مستخرج ہوئی پھر اوس زمانے مین کیونکر ابتدا بوزن مجموع ممکن تھی ہان اب بلا تکلف امکان مین ہی۔ مگر ہمنے یہان محقق کی پیروی کی ہی۔

الغرض اگر جزو دوم سے شروع کرو تو ایکبار تفعلن مس تفعلن مف۔ عولات مس۔ برابر فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن کے ہوگا۔ یہی بحر جدید ہی۔ اور عربی مین غیر مستعمل۔

اگر جزو سوم سے شروع کرو تو ایکبار علن مستف علن مفعو۔ لات مستف۔ برابر ایکبار مفاعیلن مفاعیلن۔ فاع لاتن کے ہوگا۔ یہی بحر قریب ہی اور عربی مین یہ بھی غیر مستعمل۔

اگر جزو چہارم سے آغاز کرو تو ایکبار مستفعلن مفعولات مستفعلن ہوگا۔ یہی بحر منسرح ہی۔

اگر جزو پنجم سے ابتدا کرو تو ایکبار تفعلن مف۔ عولات مس تفعلن مس۔ برابر ایکبار فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن کے ہوگا۔ یہی بحر خفیف ہی۔

اگر جزو ششم سے آغاز کرو تو ایکبار علن مفعو۔ لات مستف علن مستف۔ برابر ایکبار مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن کے ہوگا۔ یہی بحر مضارع ہی۔

اگر جزو ہفتم سے ابتدا کرو تو ایکبار مفعولات مستفعلن مستفعلن ہوگا یہی بحر مقتضب ہے۔
اگر جزو ہشتم سے شروع کرو تو ایکبار عولات مس تف علن مس تف علن مف ۔ برابر ایکبار مس تفعلن فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ کے ہوگا ۔ یہی بحر مجتث ہے۔
اگر جزو نہم سے ابتدا کرو تو ایکبار ۔ لات مستف ۔ علن مستف ۔ علن مفعو ۔ برابر فاع لاتن ۔ فاعیلن ۔ مفاعیلن ۔ کے ہوگا ۔ یہی بحر متشاکل ہے اور عربی مین غیر مستعمل ۔
خلیل نے انمین سے سریع ۔ منسرح ۔ خفیف ۔ مضارع ۔ مقتضب ۔ مجتث ۔ چھ بحرون کا ایک دائرہ بنایا تھا پھر قریب شامل ہے کرسات کا دائرہ بنا ۔ اب جدید و متشاکل ملکر نو بحرون کا دائرہ ہمارا بنایا ہوا یون ہے۔

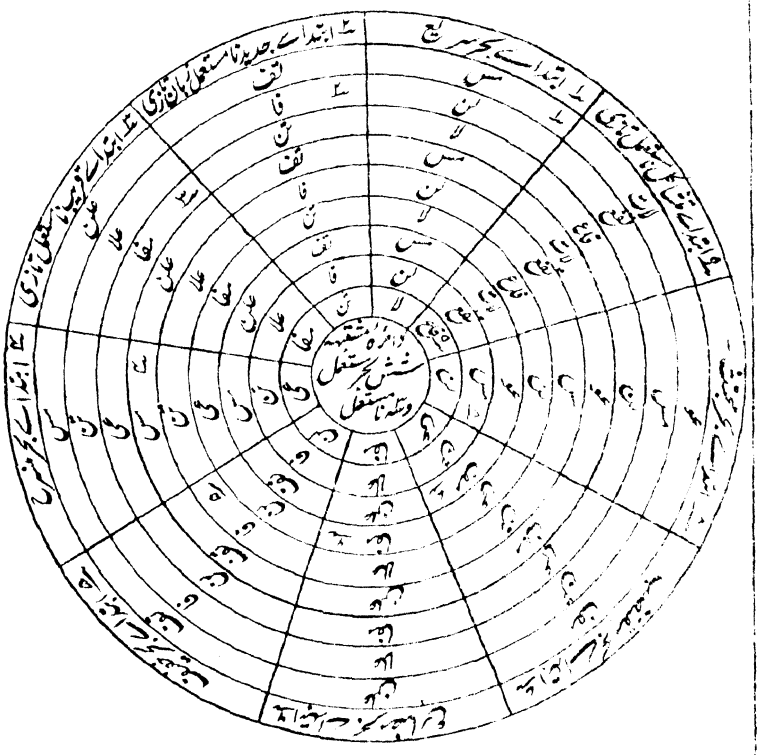

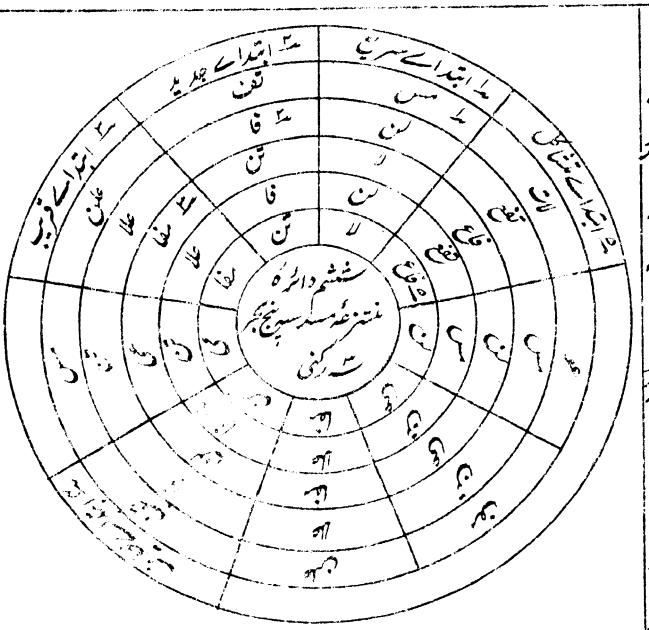

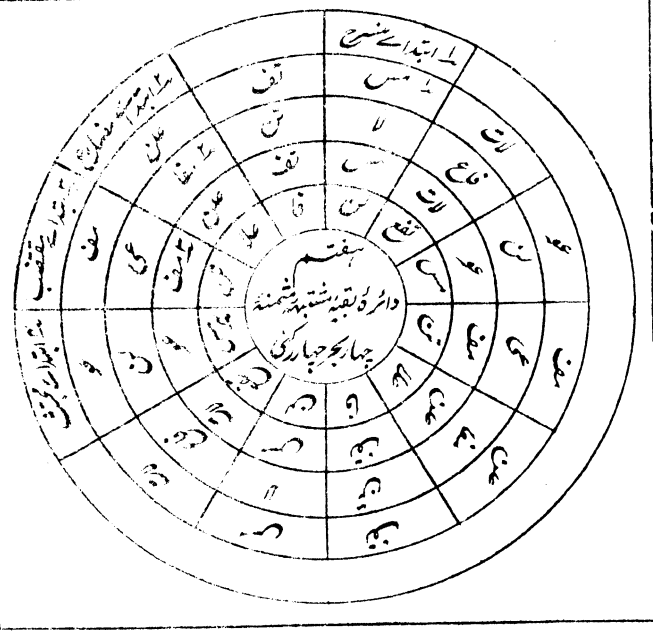

بعد خلیل کے بعضوں نے مشتبہ بہ مسدس المصدر کے دو حصے کیے یعنی دو دائرے بنائے اس حساب سے کہ ربع جدید قریب خفیف مشاکل ان پانچ مجور مسدس الارکان کا ایک دائرہ بنا کر اوسکا نام منتشر عد رکھا اور مسرح مضارع مقتضب مجتث مثمن الاستعمال کا دائرہ بنا کر بقیہ مشتبہ نام رکھا یہاں وہ دونوں درج ہیں —

✣ ✣ ✣ ✣

فائدہ بحر منسرح و مضارع و مقتضب و مجتث کا استعمال زبان فارسی مین اس قاعدے سے کرتے ہین کہ ہر ایک بحر سے آخر کا ایک ایک رکن نکال ڈالتے ہین باقی ارکان کو دو دو بار پڑھکر ایک ایک مصرع قائم کر لیتے ہین مثلاً بحر مضارع مین - مفاعیلن - فاع لاتن - مفاعیلن - سے رکن آخر یعنی مفاعیلن دوم نکال ڈالا تو مفاعیلن - فاع لاتن - رہگیا اسیکو دوہرا لیا تو - مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن - فاع لاتن - ہوگیا یہی ایک مصرع ٹھہرایون ہین اور تین بحور مذکورہ کو بھی سمجھلو الغرض یہ چار بحرین فارسی مین مثمن مستعمل ہوتی ہین -

اب رہین بحر سریع و خفیف اور تین بحور مستعملۂ تازی یعنی جدید و قریب و بحر متشاکل - ہمگی یہ پانچ بحرین زبان عجم مین مسدس استعمال کی جاتی ہین یعنی اونکے آخر سے کوئی رکن نکالا نہین جاتا اور اونکے ارکان بقیہ مکرر نہین کیے جاتے بلکہ دائرۂ شبہہ کے موافق رہتے ہین -

کل پانچون دوائر سالمہ کی بحرون مین سے بعض عربی مین خاص ہین اور بعض زبان فارسی مین اور بعض دونون زبانون مین مشترک ہین لہذا اونکے اسما مؤلف نے تخصیص زبان ایک قطعے مین نظم کر کے یہان لکھدیے یون -

قطعہ

خصوص اہل عرب پنج دان ز نوزدہ بحر	طویل و وافر و کامل بسیط و بحر مدید
سہ بحر خاص بود در زبان اہل عجم	مشاکل ست و بس آنگہ قریب و بحر جدید
شریک ہر دو زبان یازدہ بحور اعنے	سریع و مقتضب و مجتث و ہزج گردید
رجز رمل متقارب غریب و منسرح است	بود خفیف و مضارع ازان میانہ پدید

تکملہ

اب ہم وہ دوائر بیان کرتے ہین جنکے ارکان سے جابجا کچھ حرف نکال ڈالتے ہین اور انسے یہ فائدہ کہ اوزان مزاحف کا تمنا بھی معلوم ہوجائے کہ ایک دوسرے سے فروع کے وزن کیونکر نکل سکتے ہین - گویا دوائر گزشتہ مصدر تھے اور یہ دائرے اونکے مشتق ہین اور ایسے

دائرون کو مزاحفہ کہتے ہین - عروضیون کا دستور ہی کہ دوائر مذکورۃ الصدر مین مجتلبہ اور مشتبہ کو مزاحف کرکے دو دائرے بناتے ہین - اول مجتلبۂ مزاحفہ - دوم مشتبہۂ مزاحفہ - پھر اہل فارس مشتبہۂ مزاحفہ کے دو حصے کرتے ہین ایک منتزعۂ مزاحفۂ مسدسہ - دوسرا بقیۂ مشتبہۂ مزاحفۂ ثمنہ - جسطرح کہ دوائر سالم مین مشتبہ کی دو قسمین کی تھین اور وہ مذکور ہوچکے - الغرض بدین حساب یہ چار دائرے ہین حسب تفصیل ذیل -

دائرۂ ہشتم مجتلبۂ مزاحفہ - اسکی بنیاد چار بار فاعیل بضم آخر پر ہی جو کہ مفاعی لن کا مکفوف ہی - اسمین حرف ہفتم ساکن سبب گرا ہی پس اسی نون مفاعیلن کے مقابلے پر سین تف علن کا حرف چہارم ساکن سبب گریگا یعنی نے اور مفتعلن اوسکا مطوی باقی رہیگا - بعد نون مفاعیلن کے مقابلے پر فاعلاتن کا حرف دوم ساکن سبب یعنی الف اول گر گیا اور فعلاتن اوسکا مخبون باقی رہیگا - پس یہی ارکان یعنی مفاعیلن اور مفتعلن اور فعلاتن دائرے مین رکھے جائینگے - تم دائرۂ سالمہ مین مفاعیلن اور اوسکے اخوات کے ہر جزو کو علیحدہ لکھتے تھے اب اوسکا آخر یعنی نون اوسکا گر گیا اور صرف لام باقی رہا لہذا فقط ایک لام خانے مین لکھنا پڑیگا اور اس لام کے مقابلے پر مفتعلن کی تاے فوقانی بھی جو لکھنی ہوگی اور فعلاتن کی فاے اول بھی علیحدہ کرکے خانۂ دائرہ مین لکھنی ہوگی - کیونکہ ایک کی فے اور دوسرے کا الف اول گر گیا اور اوسکا بقیۂ ماقبل رہگیا یون -

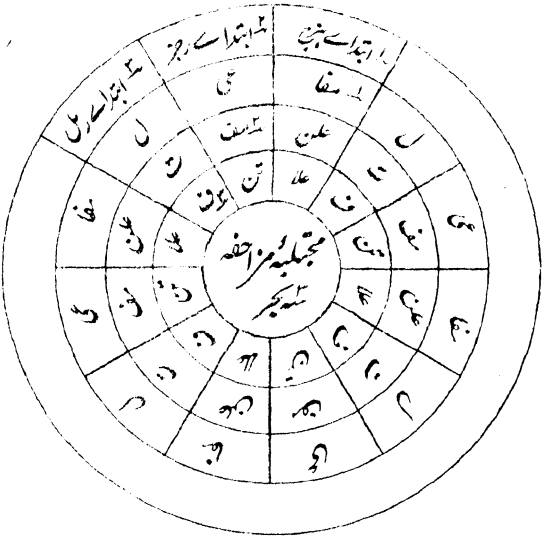

دائرۂ نہم مشتبہ مزاحفہ۔ اسکی بنیاد ایکبار مفتعلن مفتعلن فاعلات بضم آخر پر ہے جو کہ مس تف علن مس تف علن مفعولات بضم آخر کا مطوی ہے ان ارکان سالم مین دراصل نو جزو ہین اور ہر جزو مین ایک ایک ساکن ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ پس ساکن دوم و پنجم و ہفتم سب عمل طی سے گر گئے۔ چونکہ ہر دو تف وعوض مے اور واو ساقط ہوتے لہذا اونکے ماقبل کی تے اور عین کشکر ایک ایک خانۂ دائرہ مین فرد فرد لکھے جائینگے جب یہ سمجھ چکے تو اتنا اور سمجھو کہ دائرۂ ہشتم کے موافق یہان بھی جب کسی بحر کا ایک جزو ان دونون تف یا عوض کے مقابل واقع ہوگا تو اوسکا بھی وہی حال ہوگا جو انکا ہوا یعنی مے اور واو کے مقابلے کے حروف گر جائینگے اور اونکے ماقبل کے حروف بمقابلہ تا و عین فرد فرد خانۂ دائرہ مین لکھے جائینگے۔ واضح رہے کہ سریع و منسرح و مقتضب کے سوا ان حلی سے ساقط ہونگے اور رجز ید و خفیف مجتث کے خبن سے اور قریب و مضارع و متشاکل کے کف سے۔ اس دائرے سے یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ وتد مفروق ان اوزان حقاحات مین دراصل کہان کہان ہین یون۔

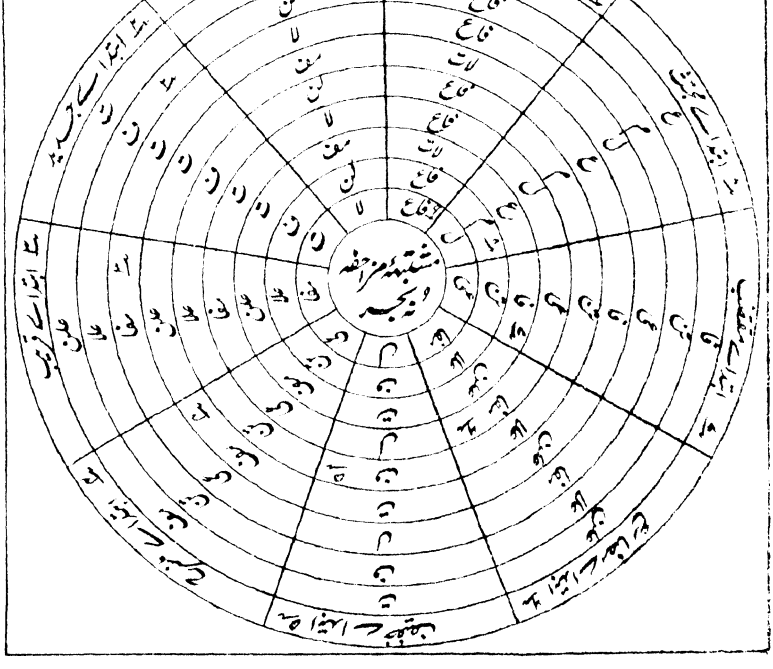

دائرۂ دہم منتزعۂ مزاحفۂ مسدسہ - اگر دائرۂ نہم کو سمجھ لیا ہو تو یہ دائرہ طویل کے اندر خول سے اب یون سمجھو کہ اون نو بحرون مین سے اہل فارس نے تین عرب کی نکال ڈالی ہوئین بحرین یعنی جدید و قریب و متشاکل اور باقی دو بحرین سریع و خفیف کو ملاکر ہمگی پانچ بحرون کا استعمال مسدس کیا اسلیے ان پانچون کا دائرۂ مزاحفہ بھی علحدہ بنا کر دکھا دیا یون -

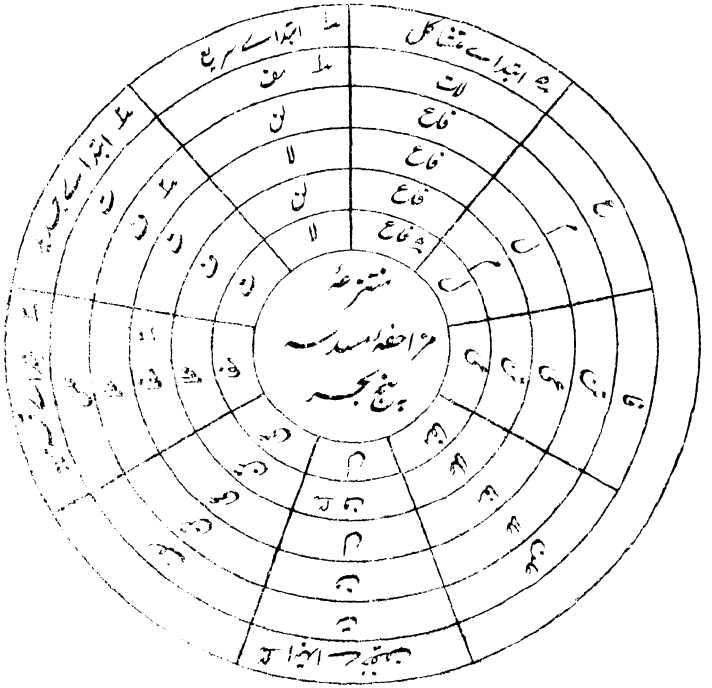

دائرۂ یازدہم بقیۂ مشتبہۂ مزاحفۂ مثمنہ - ابھی ہم سمجھا چکے ہین کہ نو بحرون مین پانچ بحرین مسدس مستعمل ہوئین - بدین حساب چار اور باقی رہین اون چارون کا حساب یہان سمجھلو کہ اہل فارس نے منسرح و مضارع و مقتضب و مجتث ان چارون بحور مزاحف کو بھی مثمن مستعمل کیا اور انکا دائرۂ مزاحفۂ مثمنہ علحدہ بنا دیا جیسا کہ اسکے دائرۂ سالمہ مین ہم مذکور کر چکے اور تم دائرۂ ہفتم مین دیکھ بھی چکے یہان اوسیکا دائرۂ منقول مزاحف سمجھلو - یون -

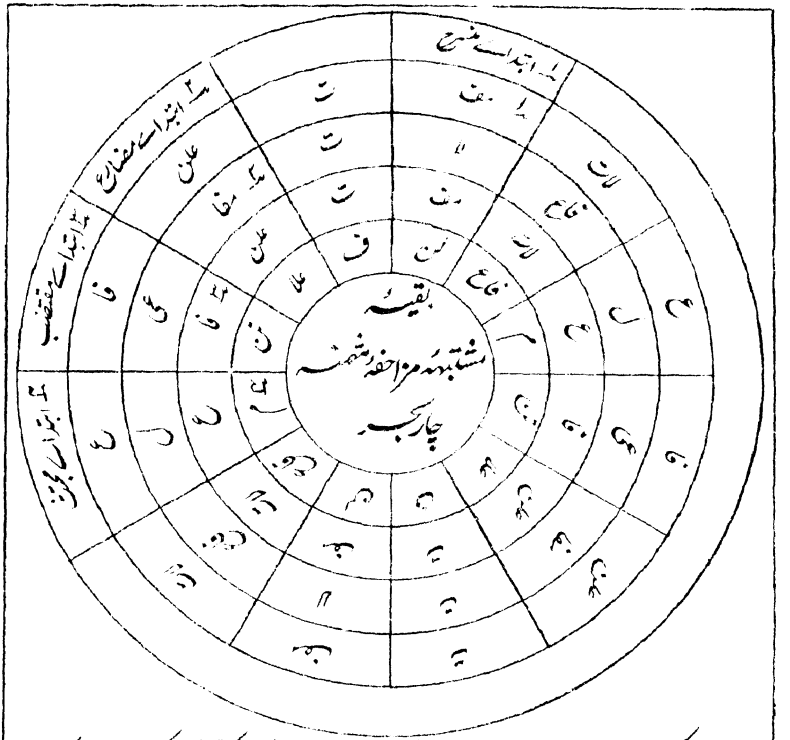

یہانتک وہ چارون دائرے اور اونکا بیان ختم ہوا جنکا ذکر آغاز تکملہ مین ہوچکا۔
دائرۂ دوازدہم متفقہ مزاحفہ۔ یہ دائرہ متقدمین نے اس لیے نہ بنایا کہ فعولن مین اونکے نزدیک قبض جائز نتھا اور متاخرین نے اونکے تتبع مین اس سے چشم پوشی کی۔ لیکن اب اگر غور کرو تو کوئی امر اسکا مانع نہین۔
غرض اسکی بنیاد چار فعول بضم آخر پر رکھی گئی ہے جو کہ فعولن کے رکن مقبوض ہین۔ اسمین حرف پنجم ساکن سبب گرا ہے اور اوس ساکن کے مقابلے پر فاعلن کا حرف دوم یعنی الف ساقط ہوا۔ تم دائرۂ سالمۂ متفقہ مین فعولن کا لن اور فاعلن کا فا علیحدہ علیحدہ خانون مین لکھتے تھے اب نون والف کے سقوط کے بعد صرف لام اور فے اونکے قائم مقام لکھو۔ یہی بات ہم دائرۂ ہشتم مین بھی سمجھا چکے ہین۔ یون۔

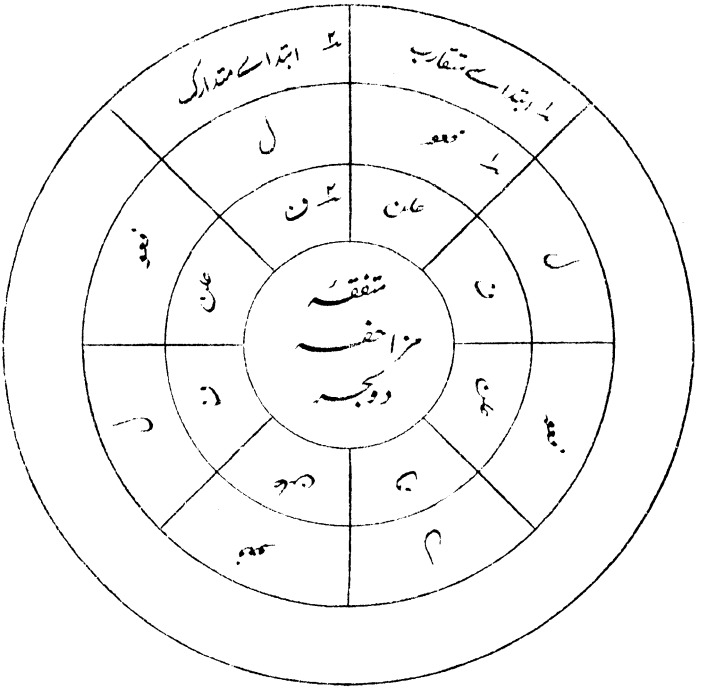

فائدہ واضح ہو کہ اہل عجم نے سب دائرون کو مزاحف کیا مگر دو کو ترک کر دیا ایک مؤتلفہ دوسرے مختلفہ - اوسکا سبب یہ ہو کہ اگر مؤتلفہ کے ارکان مین سے مفاعلتن کا حرف پنجم متحرک بعلل عصب ساکن کرتے تو وہ مفاعیلن کے برابر ہو جاتا اور اگر اوسکے مقابلے پر تفاعلن کا حرف دوم متحرک بعلل اضمار ساکن کرتے تو وہ مستفعلن کے ہموزن ہو جاتا اور یہ مفاعیلن و مستفعلن دائرۂ متقابلہ مین موجود ہین پھر تحصیل حاصل سے کیا فائدہ تھا بلکہ التباس کا جامہ کون پہنتا - اب رہا دائرۂ مختلفہ اوسکا دائرۂ مزاحف اس لیے نہ رکھا کہ اس دائرے کی بحرین زبان فارسی مین غیر مستعمل ہین -

فائدہ بہرامی سرخسی اور برزجمہر قمی نے نو بحرین اور ایجاد کی ہین جنکی ترتیب اور ارکان کہین کہین دائرۂ مشتبہہ سے ملتے جلتے ہین اور اونکے دائرے کا نام منعکسہ رکھا گیا ہی مگر دائرۂ

مشتبہ کے برخلاف دُو دُو وتد مفروق اسکے ہر بحر مین شامل ہین - الغرض انکا استعمال بقلت ہی اور دائرے کی بنا بدین دستور ہی -

دائرۂ سیزدہم منعکسہ - اسکی بنیاد - مفاعیلن فاع لاتن فاع لاتن - متشابہ مخالف بکیف پر ہی - اسمین نو اجزا ہین - جزو اول وتد مجموع و دوم وسوم و پنجم و ششم و ہشتم و نہم اسباب خفیفہ و چہارم و ہفتم اوتاد مفروق -

اگر جزو اول سے شروع کرو تو ایکبار - مفاعیلن فاع لاتن فاع لاتن - ہوگا اور اسکا نام بحر صدیم ہی -

اگر جزو دوم سے ابتدا کرو تو ایکبار عیلن فاع - لاتن فاع - لاتن مفا - برابر ایکبار مفعولات مفعولات - مستفعلن کے ہوگا اور یہی بحر کبیر ہی -

اگر جزو سوم سے شروع کرو تو ایکبار - لن فاع لا - تن فاع لا - تن مفاعی - برابر مس تفع لن - مس تفع لن - فاعلاتن - کے ہوگا اور یہی بحر نذیل ہی -

اگر جزو چہارم سے آغاز کرو تو ایکبار - فاع لاتن - فاع لاتن - مفاعیلن - ہوگا اور یہی بحر قلیب ہی -

اگر جزو پنجم سے شروع کرو تو ایکبار - لاتن فاع - لاتن مفاعیلن فاع - برابر مفعولات - مستفعلن - مفعولات کے ہوگا اور یہی بحر حمید ہی -

اگر جزو ششم سے ابتدا کرو تو ایکبار - تن فاع لا - تن مفاعی - لن فاع لا - برابر مس تفع لن فاعلاتن - مس تفع لن کے ہوگا اور اسی کا نام بحر صغیر ہی -

اگر جزو ہفتم سے آغاز ہو تو ایکبار - فاع لاتن - مفاعیلن - فاع لاتن - پورا نکل آئیگا اور یہی بحر اضم سے موسوم ہی -

اگر جزو ہشتم سے استخراج مین لگا لگاؤ تو - لاتن مفاعیلن فاع - لاتن فاع - ایکبار برابر مستفعلن مفعولات - مفعولات - کے ہوگا اور یہ بحر سلیم ہی -

اگر جزو نہم سے شروع کرو تو ایکبار - تن مفاعی - لن فاع لا - تن فاع لا - برابر ایکبار - فاعلاتن مس تفعلن میں تفع لن - کے ہوگا اور یہ بحر جمیم ہی -

مؤلف اِن تو بحرون کی مثالین قاعدۂ شاذ دہم مین ذکر کریگا انشاء اللہ تعالیٰ بیان صورت دائرہ بنائی جاتی ہی یون -

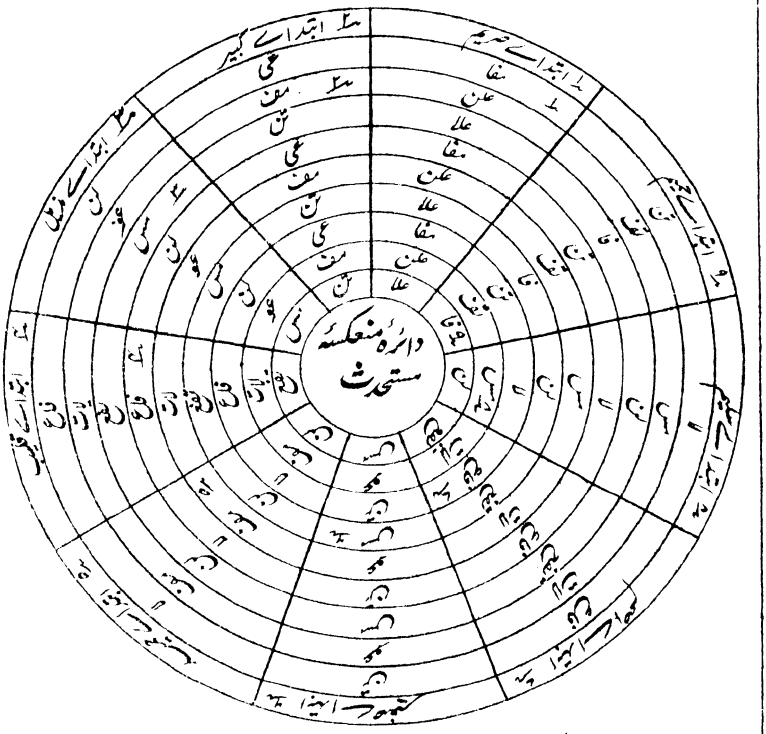

صاحب معیار المعجم لکھتے ہین کہ بہرامی سرخسی نے کتاب غایۃ العروضیین مین کہا ہی کہ یہ دائرۂ منعکسہ عبد اللہ قرشی نے استخراج کیا - مؤلف کہتا ہی اس سے ثابت ہوا کہ اِن بحور نہ گانہ کا موجد بہرامی سے مقدم ہی -

قاعدہ ہفتم القاب ارکان حسب تقسیم مصاریع وابیات و تقسیم ابیات بموجب حصص ارکان

بیت کے مصرع اول کے پہلے رکن کو صدر کہتے ہین اور اوسی مصرعے کے آخر رکن کو عروض۔ اسی طرح دوسرے مصرعے کے رکن اول کو ابتدا یا مطلع کہتے ہین اور اوسی مصرعے کے رکن آخر کو ضرب یا عجز۔ صدر اور عروض کے درمیان اور ابتدا اور عجز کے مابین جو رکن یا ارکان ہون وہ ایک یا سب حشو کہلاتے ہین جیسے ؎ بلبہا میسحی بگفتن فصیحی ٭ بطلعت صبیحی بگیسو معنبر ٭ اسمین (بلبہا) کے مقابل جو فعولن ہی وہ صدر ہی اور بمقابلہ (فصیحی) جو رکن ہی وہ عروض اور رکن مقابل (بطلعت) مطلع اور بمقابلہ (معنبر) عجز ہی باقی میسحی بگفتن صبیحی بگیسو۔ ان چارون کے مقابل کے فعولن حشو ہین۔

جب ہر مصرع دو رکن کا ہو یعنی ایک بیت چار رکن کی ہو تو اوسمین حشو نہین ہوتا جب ہر مصرع ایک رکن کا یعنی ایک بیت دو رکن کی ہو تو اوسمین بھی حشو نہو گا بلکہ اوسکا صدر خود بمنزلہ عروض اور اوسکی ابتدا خود بمنزلہ ضرب ہوتی ہی۔ یا یون کہو کہ صدر خود بمنزلہ ابتدا اور عروض خود بمنزلہ ضرب ہوتا ہی۔ یا یون کہو کہ صدر خود بمنزلہ عروض اور عروض خود بمنزلہ ابتدا اور ابتدا خود بمنزلہ ضرب ہوتی ہی۔

جب ہر مصرع ڈیڑھ رکن کا یعنی ایک بیت تین رکن کی ہو تو اوسوقت بعضے تینون رکنون کو مصرع اول قرار دیکر اوسمین رکن اول کو صدر اور دوم کو حشو اور سوم کو عروض قائم کر لیتے ہین اور بعضے ہر تہ رکن کو مصرع دوم فرض کر کے رکن اول کو ابتدا اور دوم کو حشو اور سوم کو ضرب کہتے ہین اگرچہ اسمین بھی کئی بار الٹ پھیر ہو سکتا ہی تو ہو لیکن تماشا ہی تماشا ہی۔ بتحقیق محقق علیہ الرحمہ مصرع اول قائم مقام مصرع دوم ہی کیونکہ ایک مصرعے سے ایک بیت نہین ہو سکتی۔ بقولہ اس صورت مین صدر بمنزلہ ابتدا اور حشو اول بمنزلہ حشو دوم اور عروض بمنزلہ ضرب ہی۔ اب یہان سے تقسیم ابیات بموجب حصص ارکان آغاز ہوتی ہی یون۔

مثمن) وہ بیت جسکے دونون مصرعون کے رکن ملا کر کل آٹھ ارکان ہون خواہ اصلی

خواہ نقلی۔

(مسدس) اوس بیت کو کہتے ہین جسمین کل ارکان ہر دو مصرع اصلی یا نقلی چھ ہون۔

(مربع) وہ بیت جسکے ہر دو مصاریع کے ارکان سب چار ہون خواہ مضاعف خواہ اصلی۔

(مثلث) اوس بیت کا نام ہی جسمین ضرب تک تین ارکان ہون خواہ اصلی خواہ فرضی۔

(مثنی) وہ بیت جسمین کل ارکان ہر دو مصراع دو ہون۔ اسکا ایک مصراع ایک رکن کا ہوتا ہی۔

(موحد) ایک رکن کی بھی ایک بیت بعضون نے فرض کی ہی اسمین مصرع اول قائم مقام مصرع دوم ہوتا ہی اور جہان ایسا شعر دیکھا گیا ہی وہان خانہاے مسمط کا ایک ایک رکن بمنزلہ بیت بیت فرض کرلیا ہی۔ اس صورت مین موحد بے اصل ہی۔

(مضاعف الارکان) وہ بیت جسمین کسی بیت کے ارکان دوگنے کرکے ایک بیت قائم کیجاے اس صورت مین مضاعف الثمن شاذ و نادر کہنی ہوجائیگی۔ اردو مین بحر متقارب مزاحف اور متدارک مزاحف پر ایسی دست درازیان اکثر ہوتی ہین۔ راقم نے فارسی مین ذکاے بلگرامی کی ایک غزل مثمن ہزج کی مضاعف سالم الارکان دیکھی ہی جسکا مطلع یہ ہی ؎ اگر آن شمع دلجو عنبرین موانجمن آراشبے درکلبۂ امیدواران جلوہ گر گردد ٭ چو فانوس خیالی حلقۂ محفل کند بیطاقتی ازجا درآید گرد سر گردد ٭ اس تمام شعر مین سولہ رکن مفاعیلن ہین۔ محقق طوسی بیت تام مین ایسی بدعت منع کرتے ہین کیونکہ خارج از دائرہ ہوجائیگی۔

(تام) وہ بیت جسکے ہر مصرعیکے ارکان اوتنے ہی اور ویسے ہی مستعمل ہون جتنے اور جیسے دائرے مین واقع ہون۔

(وافی) وہ بیت جسکے ہر مصرعے کے ارکان شمار مین ارکان دائرہ کے ہمعدد ہون پھر خواہ استعمال مین مثل دائرہ سالم رہین خواہ ایک رکن یا کل ارکان مین کچھ تغیر ہوجاے۔

(مجزو) وہ بیت وافی ہی جسکے ہر مصرعے سے ایک رکن نکال ڈالا ہو۔

(مشطور) وہ بیت جو پوری بیت سے آدھی بیت نکالکر باقی نصف کو ایک بیت کے برابر

استعمال کرین - اس صورت مین مثنوی اپنی اصل کے ایک مصرعیکے برابر ہوتی ہی-

(منہوک) وہ بیت جسکی وافی کے ہر مصرعے مین سے دو ثمانی کے برابر ارکان بچا لکر استعمال کرین - مثلاً اگر بیت وافی مسدس ہو تو منہوک مثنی رہائیگی اور اکثر بیت وافی مسدس ہی مین سے منہوک بنتے دیکھی ہی - یہ اخیر کی دو بیتین اکثر معقد ہوا کرتی ہین -

(معقد) وہ بیت جسکا پہلا مصرع دوسرے مصرعے سے علیحدہ نہو سکے یعنی جب دونون مصرعون کو جدا کرین تو لفظ مابین کے دو ٹکڑے ہوکر حصہ اول پہلے مصرعے مین شامل ہوجاے اور حصہ دوم دوسرے مصرعے مین جیسے ؎ دانی کہ دل از تو نشود سیر مرا + دانیک مفعول و از تو نون مفاعیل - یہ ایک مصرع ہی اور نشود کا دال اسی مصرع اول مین شامل ہوگیا - اگر کہیے کہ یہ نون متحرک تھا فارسی مین متحرک بالآخر درست نہین تو اوسکا جواب یہ ہی کہ اس زبان مین حروف متحرکہ کو اواخر مصاریع اکثر ساکن کر لیتے ہین کما قال السعدی ؎ امید بستہ برآمد وے چہ فائدہ زانکہ + امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید + جیسا زانکہ کا ف ساکن ہو ویسا ہی (تون) کا نون بھی - اسکے وا معقد کے معنی ہی ہین کہ دونون آپس سے جدا نہون پھر تسکین کی کیا ضرورت ہی پہلا جواب درصورت علیحدگی مصرعین ہو اگر کوئی فرض کرے - دوسرے مصرعے کی تقطیع یہ ہی - شود سیر مفاعیل مرا فعل - معقد کی اکثر ایک بیت ایک مصرعے کے برابر ہوتی ہی اور یہ عربی مین زیادہ مستعمل ہی اور فارسی مین کم اور اردو مین معدوم -

(مصرّع) بصاد مہملہ و تشدید راو وہ بیت جسکے دونون مصرعے وزن اور روی مین یکسان اور مقفی ہون جیسے مطلع اور بقولے وہ بیت جسکے عروض کو شامل ضرب کے کر لیا ہو اگرچہ نہو سکتا ہو - والاول ہو الاصح -

(صحیح) وہ عروض اور ضرب جسمین کچھ نقصان نہوا ہو - اوسکے ارکان جیسے دائرے مین تھے ویسے ہی سالم ہین وہ نون -

(منقوص) وہ عروض اور ضرب جسمین کچھ نقصان آگیا ہو خواہ اول خواہ آخر خواہ وسط کرن مین

یعنی اوسکے یہ ارکان جیسے دائرے مین تھے ویسے اب ترتیب ہوون۔

(فصل) ایسا عروض کہ اگر وہان صحیح چاہیے تو صحیح ہوا و ر منقص درکار ہو تو منقص ہو یعنی اوس مقام کی مناسبت کے خلاف نہو۔ مثلاً بحر طویل کا عروض کہ ہمیشہ عربی مین مقبوض ہوتا ہی یعنی صحیح نہین ہوتا اور منقص ہی ہوتا ہی یا جیسے بحر مضارع کا عروض کہ ہمیشہ عربی مین صحیح ہوتا ہی اور کبھی مزاحف نہین ہوتا۔ الغرض ایسے عروض فصل کہلاتے ہین۔

(غایت) ایسی ضرب ہیت کہ اگر اوس مقام پر صحیح درکار ہو تو صحیح ہوا و ر منقص چاہیے ہو تو منقص ہو یعنی اوس مقام کی بنا کے خلاف نہو جیسے عربی مین بحر مضارع اور مقتضب مطوی کی ضرب۔

(بنا) بحر کے متعلق لوگ کہتے ہین خواہ وہ بحر موافق دائرہ مستعمل ہو خواہ کچھ تغیر ہو کر۔

(سالم) وہ رکن کہ موافق دائرہ اصل وضع پر ہو اور ایسے رکن جس وزن بحر مین ہون اوس وزن کا نام بھی سالم ہی۔

(اصول) یہ اور سالم ایک ہی تعریف رکھتا ہی مگر اتنا فرق ہی کہ یہ بحر کے وزن کا نام نہین فقط ارکان کا نام ہی۔

(فروع) فرع کی جمع ہی۔ فرع وہ رکن جسمین کچھ تغیر ہو گیا ہو خواہ بزیادتی خواہ بکمی اور خواہ ایکبار تغیر ہوا ہو خواہ ایکبار سے زیادہ۔

(زحاف) وہ تغیر جو اصول مین ہو گیا ہو خواہ بکمی خواہ بزیادتی خواہ ایکبار خواہ ایکبار سے زیادہ اور بقول بعض وہ تغیر جو سبب کے دوسرے حرف مین ہو۔

(علت) وہ تغیر جو اسباب کے حرف دوم کے سوا اور کہین ہو۔ علت کی جمع علل ہی جیسے زحاف کی جمع زحافات پس زحاف تغیر خاص ٹھہرا اور علت تغیر عام اور تغیر سبب کی تخصیص ہے یہ خاص ہی اور زحاف عام۔ لفظ زحاف اگرچہ زحف کی جمع ہی اور زحافات منتہی الجموع لیکن بعض ضرورت کے استعمال مین بجاے واحد مستعمل ہی۔

(مزاحف) وہ رکن جسمین کچھ تغیر کسیطرح کا ہو - یہ اور فروع ایک ہی چیز ہی -

قاعدۂ ہشتم القابِ زحافات وعلل مفرد والقابِ ارکانِ مزاحف

زحاف کی تعریف قاعدۂ ہفتم مین ہوچکی اتنا اور سمجھو کہ خلیل نے جب ارکان عروضی کو وزن صرفی موافق رکھا تو ضرور ہوا کہ تعلیلات صرف کے مطابق کچھ قواعد بنائے اسلیے زحافات ایجاد کیے اگرچہ صرف مین اکثر تعلیلون کے کچھ نام نہ تھے مگر اس علم مین اوسنے سب کے القاب بھی رکھدیے -

واضح ہو کہ رکن سالم سے بعمل زحاف کبھی کوئی حرف نکال ڈالتے ہین کبھی کوئی جز کبھی کوئی حرکت - اسی طرح کبھی اصول مین کوئی حرف بڑھا دیتے ہین کبھی کوئی جز اور یہ اعمال ایک ایک رکن یا دو رکن مین کبھی ایکبار کرتے ہین اور کبھی زیادہ بار - جب ایک بار کرتے ہین تو اوسکو زحاف مفرد کہتے ہین -

جب زحاف کے باعث سے رکن غیر مستعمل ہوجاتا ہی تو اوسکو لفظ مستعمل سے بدل لیتے ہین جو کہ اوسکے ہموزن ہو جیسے مستعلن سے مفتعلن اور حتی المقدور اس تبدیلی مین اوزان صرفی کے تطابق کا خیال رکھتے ہین - انھین زحافات کے معنی سے ارکان مزاحف کے القاب بنجاتے ہین اور وہ بصیغۂ مفعول یا فعل التفضیل یا مصدر ہوتے ہین -

الغرض بیان زحافاتِ مفرد اور القابِ ارکانِ مزاحفِ مفرد کا بیان کیا جاتا ہی جو کہ کل ستائیس ۲۷ اور دو ۲ حکم ہین سب ملاکر اونتیس ۲۹ ہین -

۱ خَبن - رکن کا دوسرا حرف ساکن گرادینا بشرطیکہ وہ حرف سبب خفیف کا ساکن ہو پس خبن جس رکن مین واقع ہوا اوسکو مخبون کہتے ہین -

۲ حَذْ - رکن کا چوتھا حرفِ ساکن ساقط کرنا بشرطیکہ وہ ساکن سبب خفیف کا ہو - حذ جسمین آئے اوس رکن کا نام محذوف ہی -

۳ قبض - حرف پنجم ساکن رکن گرادینا جو کہ سبب خفیف کا ساکن ہو - قبض والے رکن کو مقبوض کہتے ہین -

۴ **کف** - رکن کا ساتوان حرف گرادینا بشرطیکہ سبب خفیف کا ساکن ہو - اسکے رکن مزاحف کو مکفوف کہتے ہین - رکن کا حرف اول وسوم وششم سبب خفیف کا ساکن تمکو کہین نہ ملیگا جسکو تم گراسکو - علامۂ زمخشری کف کو وتد مین بھی جائز جانتے ہین اور مستفعلن کا نون کف سے گراتے ہین

۵ **قصر** - بیت کے عروض وضرب کے واسطے خاص ہی - رکن کا آخری ساکن گراکر اوس ساکن سے پیشتر والے حرف متحرک کو ساکن کردینا - چاہے وہ گرا ہوا ساکن رکن کا پانچوان حرف ہو چاہے وہ ساکن ساتوان مگر شرط ہی کہ سبب خفیف کا ساکن ہو - قصر والے رکن کو مقصور کہتے ہین -

۶ **حذف** - یہ بھی عروض وضرب ہی مین آتا ہی - رکن کا آخری سبب خفیف بالکل اوڑادینا - خواہ وہ دونون حرف رکن کے تیسرے چوتھے اور پانچوین حرف ہون خواہ چھٹے اور ساتوین اسکے رکن مزاحف کا نام محذوف ہی -

۷ **اضمار** - سبب ثقیل کے دوسرے متحرک کو ساکن کرنا بشرطیکہ وہ متحرک رکن کا دوسرا حرف ہو جس رکن مین اضمار آتا ہی وہ مضمر کہلاتا ہی -

۸ **عصب** - بصاد مہملہ - سبب ثقیل کے حرف متحرک دوم کو ساکن کرنا بشرطیکہ وہ متحرک رکن کا پانچوان حرف ہو - عصب دار رکن کو معصوب کہتے ہین -

خرم - یہ زحاف بیت کے شروع پر واقع ہوتا ہی خصوص مصرع اول مین - اسکا وقوع مصراع دوم کی ابتدا مین شاذ ہوتا ہی - محقق طوسی علیہ الرحمہ نے اس زحاف کو اونمین شامل کیا بلکہ اول رکھا جو اوائل مصاریع کے واسطے زحافات خاص ہین - مگر اخفش ہر جگہ جائز جانتا ہی اور مؤلف محقق کو مانتا ہی اس سبب سے کہ نصیر المحققین خلیل کے ہمزبان ہین - جو وتد مجموع کہ رکن کا پہلا جز واقع ہوا وس وتد سے پہلا متحرک نکالڈالنا - کبھی یہ زحاف رکن خماسی مین آتا ہی اور کبھی ایسے رکن سباعی مین جسمین سبب ثقیل نہو اور کبھی ایسے سباعی مین جسمین سبب ثقیل ہو - ان تینون جگہ حسب تفصیل ذیل اسکے تین نام ہین -

۹ **ثلم** - جو رکن خماسی کہ شروع بیت مین ہو اور اوس رکن مین جز و اول وتد مجموع ہو اوس

وتد مجموع سے پہلا حرف متحرک نکالدالنا۔ خلم والے رکن کو اثلم کہتے ہین۔

۹ خرم۔ یہ اسے معلہ بیت کے پہلے رکن سباعی کا پہلا جز اگر وتد مجموع ہو تو اوس وتد کا متحرک اول ساقط کرنا۔ مگر شرط ہی کہ اوس سباعی مین سبب ثقیل موجود نہو۔ یہ علت جس رکن مین آتی ہو اوسکا نام اخرم ہی۔

۱۰ عضب۔ ہشاذ مجمہ جو رکن سباعی کے شروع مین ہو اور اوسمین سبب ثقیل بھی ہو اور اوسکا پہلا جز وتد مجموع ہو تو اسے وتد مجموع سے متحرک اول اڑا دینا۔ عضب والے رکن کا نام اعضب ہی۔

۱۱ ہتم یا حتم۔ اخرم کے مقابلے کا رکن جسمین اخرم ممکن ہو اور نہ کرین۔ یہان رکن مقابل سے مراد ابتدا ہی۔ یہ ایک قسم کا حکم ہی زحاف نہین۔

۱۲ قطع۔ یہ زحاف عروض اور ضرب کے واسطے مخصوص ہی۔ ایسے مقامات پر جو رکن واقع ہو اور اوس رکن کے آخر مین وتد مجموع ہو تو اوسکے ساکن کو گرا دینا اور اوس ساکن کے پیشتر والے حرف متحرک کو ساکن کر دینا مگر شرط ہی کہ اوس وتد مجموع کے بعد پھر کوئی جز نہو جیسے مستفعلن فاعلن وغیرہ۔ جس رکن مین یہ آتا ہی وہ مقطوع کہلاتا ہی۔ جن لوگون نے قطع کو مابین مصرع مانا ہی وہ محقق کے عمل سے غافل ہین۔

۱۳ حذف۔ یہ بھی عروض وضرب کے واسطے خاص ہی۔ جس رکن مین وتد مجموع آخر رکن واقع ہو وہ پورا وتد اوڑا دینا بشرطیکہ اوسکے بعد پھر کوئی جز نہو۔ حذف جس رکن مین ہوا اوسکو احذ کہتے ہین۔

۱۴ وقف۔ یہ اواخر مصاریع کے واسطے مخصوص ہی۔ وتد مفروق کا متحرک دوم جو رکن کے آخر مین واقع ہوا اوسکو ساکن کر دینا۔ اس صورت مین رکن کے آخر متوالی دو ساکن ہو جائینگے۔ وقف جس رکن مین ہوا اوسکا نام موقوف ہی۔

۱۵ کشف۔ محقق طوسی نے بشین معجمہ اور سکاکی نے بسین مہملہ صحیح بتایا ہی۔ یہ بھی عروض وضرب سے

خصوصیت رکھتا ہی۔ رکن کے آخر مین جو وتد مفروق ہو اوسکے وہ سبب متحرک اوّل کو گرا دینا
رکن کو بقولے مکشوف و بقولے مکسوف کہو۔ وقف اور کشف کا اجتماع ایک شعر مین درست ہی

۱۸ **اصلم**۔ رکن کے آخر مین جو وتد مفروق ہو وہ سب کا سب اوڑا دینا بشرطیکہ اوسکے بعد
اور جز نہو۔ اسکے رکن کا نام اصلم ہی۔

۱۹ **التسبیغ**۔ جو سبب خفیف کہ عروض و ضرب مین رکن کی تمامی پر واقع ہوا اوسکے متحرک و ساکن کے
مابین ایک حرف ساکن بڑھا دینا۔ یہ تعریف اسواسطے کی ہی کہ ہمیشہ نون سے پیشتر ایسا ساکن
بڑھانا چاہیے جس سے وہ نون غنہ ہو جاے خواہ میزان مین ہو خواہ موزون مین۔ مدعا صاحب
معیار کا خاص منشا یہ ہی کہ نون غنہ مع ساکن ماقبل بمنزلہ ایک حرف ہوا و خفیف ہی سبب کبیر رازی
مین غایت امکان کو پہونچ جائے جیسے مفاعیلن چار بار اور اوسکے آخر ایک ساکن اور بڑھایا جاے
تو نون غنہ کے سوا ثقیل ہوگا کقولہ آنچہ در شعر متاخران ازین جنس یافتہ شود از قبیل عیوب بود
و مانع خلط قافیہ بود انتہی کلامہ۔ جیسے نور العین واقف کے کلام وصل این سیمین بران
آخر گدایم کرد ✤ شدم مفلس زفکر کیمیا آہستہ آہستہ ✤ کردی کی دال وزن سے باہر اور ثقیل معلوم ہوتی ہی
فارسی مین اسکا ارتکاب بہت کیا ہی اور اردو مین کم۔ بقیاس مولف تسبیغ بلا غنہ کی ممانعت مطلع
مین دونون مصرعون کے واسطے ہی اور غیر مطلع مین مصرع دوم کے واسطے۔ کیونکہ ایسی تسبیغ اکثر
مقامات پر مانع خلط قافیہ ہوگی جیسے فخر زمان کے یہ بیاض ہ کہ در گلبن نوا ے مرغ زار افتاد ✤
ز افغان دل بلبل صدا در مرغزار افتاد ✤ چو دل گل دید از شادی درون باغ جان بگشفت ✤
چو گل زرد دید از خندہ سنان بر روے خار افتاد ✤ مگر اولی یہ ہی کہ عروض یا ضرب مین کہین اس
تعدی کے مرتکب نہون۔ الغرض جس رکن مین تسبیغ ہو اوسکو مسبغ تشدید با کہتے ہین۔

۲۰ **اذالہ**۔ جو وتد مجموع کہ رکن کے آخر مین واقع ہوا اوسکے متحرک و ساکن کے درمیان جو
ایک حرف ساکن اور گھوس دینا اور ظاہر ہی کہ سواے مفعولات کے باقی ارکان کے آخر
نون موجود ہین پس حروف علت کے سوا اور کوئی حرف تسبیغ و اذالہ مین ماقبل نون بڑھانا

گرانی خریدنا ہی - یہ خیال موزون مین بھی رکھنا واجب ہی - جس رکن مین اذالہ آتا ہی وہ مذال کہلاتا ہی -

۲۰ **ترفیل** - جس عروض وضرب مین ایسا رکن ہو کہ اوسکی تمامی پر وتد مجموع ہو پس اوس وتد مجموع کے بعد ایسا ایک پورا سبب خفیف بڑھا دینا جسکو وزن شعر مین کچھ دخل ہی نہو - مگر ہر جگہ اختیار نہین ابوالحسن فاعلن اور تفاعلن اور اوس مستفعلن مین جو تفاعلن سے بنا ہو جائز سمجھتا ہی اور نصیر الدین طوسی فاعلن مین جائز نہین سمجھتے بلکہ تفاعلن مین بھی وہ اوسوقت کہتے ہین جب کہ بحر کامل مربع ہو - فارسی مین یہ زحاف نادر الوقوع ہی اور اُردو مین کہین نام ونشان نہین - غضب ہی یا نہین کہ دو دو حرف اکٹھا بڑھا دیے جائین اور وزن بیچارے سے کچھ مطلب نہو یہ تو شعر کو گولی مارنی ہی - مین نے اپنے اُستاد سے عروض پڑھتے وقت کہا تھا کہ جناب یہ ترفیل کہین رفل سے نہ نکلا ہو جو ہندوستان مین بڑے تیر کی بندوق مشہور ہی - لطیفہ پیشکش - ترفیل و الارکن مرفّل بتشدید فا ہی -

۲۱ **تعریہ** - تسبیغ اور اذالہ اور ترفیل سے رکن کو بچانا باوجودیکہ یہ تینون آسکتے ہون - اوس بچے ہوئے رکن کو معرّی کہتے ہین - یہ ایک قسم کا حکم ہی زحاف نہین -

۲۲ **خرم** - بہر دو حرف منقوطہ - ہم تو ترفیل ہی کو روتے تھے لیکن اب یہ زحاف تو قیامت ہی اور قیامت بھی کون کہ کبریٰ - بقول محقق طوسی اس تغیر کو ارکان سے کچھ مطلب نہین بلکہ ابیات کی جان پر یہ ستم ٹوٹتا ہی - اسکے واسطے کوئی خاص بحر نہین خاص رکن نہین - ہان بیت کے شروع پر علی الخصوص مصرع اول کے آغاز پر ایک حرف متحرک یا انتہیٰ چار حرف اکثر دو سبب خفیف کے مثل خواہ مخواہ بڑھا دیتے ہین جو کہ وزن مین محسوب نہین ہوتے مگر بیت کے معنی بھی بغیر اونکے پورے نہین ہوتے جیسے ؎ حَیَازِیمَکَ لِلْمَوْتِ فَاِنَّ الْمَوْتَ لَاقِیکَا + اچھا خاصہ ایک شعر معقد تھا بر وزن مفاعیل مفاعیل + مفاعیلن مفاعیلن + اوسپر ایک پہاڑ حرفی کلمہ ملا کر یون پڑھتے ہین - اُشْدُدْ حَیَازِیمَکَ لِلْمَوْتِ فَاِنَّ الْمَوْتَ لَاقِیکَا +

ہزار پوچھو کہ اشدو کی سختیان کون جھیلیگا مگر عربون کو کچھ پروا نہین مزے مین اس تعدی پر اوچھلتے ہین اسکا ترجمہ یہ ہی کہ مضبوط کر اپنی کمر موت پر کہ موت سے ملاقات کوئی دم مین ہوتی ہی تو ہی۔ اشد کا ترجمہ مضبوط کر۔ پھر معنی سے کیونکر علیحدہ ہوسکے۔ فارسی والے بھی کبھی ان کے قدم بقدم چل نکلتے ہین جیسے رودکی ؎ میانکش نازک چو سایۂ موے ؎ گوئی از یکدگر گسستہ بہ بریدہ وزن فاعلاتن مفاعلن فعلات یا فعلن ہی اور میانکش کا میم اسمین خزم ہی جو کہ وزن سے علیحدہ ہی میانکش کے میم کو وزن مین شامل کرکے اوسکی یاے تحتانی کو مخلوطی نہ سمجھنا چاہیے۔ کیونکہ یاے مخلوطی زبان فارسی مین نہین آتی۔ خزم سے جس حرف یا جزیارکن کو نظم مین بڑھائین اوسکا نام اخزم ہوتا ہی اردو مین یہ زیادتیان نصیب اعدا۔

۲۳ **تسکین**۔ جس مقام پر تین متحرک متوالی ایک جا ہوجائین خواہ ایک رکن کے ہون مثلاً مفتعِلُن یا فعلاتن مین۔ خواہ دو رکن کے جسطرح مفعولُ مفاعیلن مین۔ پس درمیان والے متحرک کو ساکن کرلینا چاہیے مثال اول و دوم کو فعولن اور مثال سوم کو مفعولن مفعولن بنالینا مگر شرط ہی کہ جہان تسکین سے بحر بدلتی ہو یا کسی اور زحاف کا عمل چل سکتا ہو وہان تسکین نچاہیے مثلاً فعلاتُ فاعلاتن کو تسکین دیکر اگر مفعول فاعلاتن کہو تو بحر رمل سے بحر مضارع ہوجائیگی۔ یہان نچاہیے۔ یا جیسے مفاعیل فعول مین تسکین دیکر مفاعیلن فاع کہو تو عمل تعلیق ہی۔ یہان بھی تسکین نہ سمجھو۔ یا اگر شاعر نے کسی مقام پر تین متحرک متوالی کا التزام کرلیا ہو وہان بھی تسکین نچاہیے مثلاً کسی نے ایک نظم خاص اس وزن مین کہی ہو کہ مفتعلن مفعولن اور اوسمین مفتعلن کا التزام کیا ہے تو ایسے مقام پر مفتعلن مین تسکین دینے سے مفعولن ہوکر اوسکا التزام باطل ہوجائیگا۔ ایسے مقام پر بھی نچاہیے اور اگر بضرورت ہو بھی تو تین بار سے کم نہ کرنا چاہیے تاکہ فسخ التزام بخوبی واقع ہوجائے۔ تسکین جس رکن مین ہو اوسکا نام مسکّن ہی بہ تشدید کاف اور یہ زحاف فارسی کے واسطے مخصوص اور محقق کی ایجاد ہی۔

۲۴ **تعلیق**۔ صاحب حدائق المعجم کے نزدیک اسکا حرف دوم نماے عجمہ اور سوم نون ہی

لیکن علامۂ نقشبند نے شرح خزرجیہ مین اسکا حرف دوم حاے حطی اور سوم باے موحدہ صحیح جانا ہی۔ بقول محقق طوسی وشارح خزرجیہ جب وتد مجموع رکن کے شروع پر ہو اور وہ رکن صدر یا ابتدا مین نہو بلکہ حشو یا عروض وضرب مین واقع ہو اور اوس رکن کے ماقبل ایک حرف متحرک ہو جس سے تین متحرک متوالی ہو جائین تو اوس وتد کے حرف اول کو ساکن کرنا۔ اس صورت مین تحبیق گویا وتد کے شروع حرف کی تعریف ٹھہری جو کہ ساکن ہو کر اپنے ماقبل متحرک سے مل گیا ہی۔ محمد ابن قیس کا قول ہی کہ جب خرم کو سواے صدر وابتدا کے اور کہین لائین تو اوسکا نام تحبیق ہی۔ مولف کے قیاس مین اصل الاصول سبکی تسکین ہی اور گویا اوسکی تین قسمین ہین ایک خود تسکین دوسری تحبیق تیسری تشعیث۔ زحافِ تسکین تو ہر جگہ اور دو دو رکن مین بھی اپنا عمل کر سکتا ہی اور تحبیق خاص دو رکن یعنی وتد مجموع ابتدائی اور رکن غیر ابتدائی مین اور تشعیث ضبن کے بعد خاص عروض وضرب مین عامل ہی جسکا ذکر آیندہ زحافات مرکب مین آتا ہی انشاء اللہ تعالیٰ۔ مگر ان تینون کا عمل دیکھو تو ایک ہی یعنی درمیانی حرف متحرک کو ساکن کرنا۔ الغرض تحبیق والے رکن کو بقولے محبق وبقولے مخنق یہ تشدید سوم کہتے ہین۔

۲۵ جدع۔ بعضون نے بدال مہملہ اور بعضون نے بذال معجمہ صحیح بتایا ہی۔ جب دو سبب خفیف متوالی کسی رکن کے شروع پر واقع ہون تو اون سببون کو نکال ڈالنا۔ محقق طوسی نے اس زحاف کا نام نہین بتایا بلکہ ہر جگہ وہ اسکا ایک علٰحدہ نام مرکب رکھتے ہین یعنی مستفعلن مین مجبون اخذ اور مفعولات مین اصلم مقصور۔ لیکن جدع سے مفعولات مین حرکت دوم وتد مفروق بحال رہتی ہی اور عمل محقق سے وہ حرکت بھی رفع ہوتی ہی اس سے ثابت ہوا کہ اصلم مقصور بقول محقق مفعولات مین صحیح ہی۔ پھر اس سے یہ ثابت ہوا کہ جدع عروض وضرب کے واسطے مخصوص ہی۔ کیونکہ اخذ ومقصور سواے آخر کے اور کہین نہین آتے۔ فروع کے بیان مین اسکی تصریح کیجائیگی۔ جس رکن مین یہ زحاف آئے اوسکا نام مجدوع ہی یا مہملہ یا مجذوع ہی معجمہ۔

۲۶ رفع۔ جب دو سبب خفیف متوالی کسی رکن کے شروع پر واقع ہون اون دونون مین سے

ایک سبب خفیف پورا نکالڈالنا - مگر یہ زحاف وہان جائز ہی جہان اسکے باعث سے بحر دوسری نہو جائے۔ محقق علیہ الرحمہ نے اسی وجہ سے اسکو ترک کیا ہی - رفع جس رکن مین ہو اوسکو مرفوع کہتے ہین -

۲۷ عرج - جو وتد مجموع کہ رکن آخر کے آخر مین واقع ہو اوسکے متحرک دوم کو ساکن کر دینا اس صورت مین متوالی دو ساکن ہو جائین گے - یہ زحاف نصیر طوسی کا ایجادی ہی - ممکن تھا کہ ایسے مقام پر قطع کا زحاف لاتے اور اوسمین ایک ساکن اور بڑھاتے پس اگر اوس ساکن کو اذالہ کہتے تو قطع کے بعد سبب آخر رکن مین واقع ہوتا ہی اور اگر بنظر سبب اوس ساکن کو تسبیغ کہتے تو اصل رکن مین وتد مجموع موجود تھا - لہذا رفع التباس کے واسطے یہ تغیر النسب ہوا - یہ زحاف فارسی کے واسطے خاص ہی - عرج جس رکن مین ہو اوسکو اعرج کہتے ہین -

۲۸ طمس - جب وتد مجموع رکن عروض و ضرب کے آخر مین بعد سبب خفیف کے واقع ہو جیسے مستفعلن مین تو اوس وتد کا فقط ساکن بحال رکھنا باقی گرا دینا اس صورت مین متوالی دو ساکن ہو جائینگے - اسکے موجد بھی حضرت محقق ہین - اسکی وجہ بھی وہی ہی جو عرج کی تھی یعنی اخذ کے بعد تسبیغ یا اذالہ کا التباس کیون ہو - فی زماننا بعض اکابر نے اپنے رسالے مین لکھا ہی کہ طمس اسقاط عین است باہر دو سبب خفیف از قاع لاتن بمنفصل چون علاتن دور شد فاماند فع بجایش آرند یہ عجب عمل ہی طمس تو اوس رکن مین ہوتا ہی جسکے آخر وتد مجموع ہو فاع لاتن مین تو وتد مفروق ہی اور وہ بھی آخر رکن نہین - وتد مجموع کے دو متحرک طمس سے گر جاتے ہین نہ کہ ایک وتد مفروق کا حرف متحرک اور چار حرف سببین خفیفین کے ملا کر پانچ حرف گرا دیے جائین - یہ محقق کی مراد اور عبارت سے بالکل علٰحدہ ہی موجد تو اس زحاف کے محقق ہین پھر موجد کے خلاف کیونکر مانا جائیگا اور طرہ یہ کہ نہ اوسپر کوئی دعوی ہی نہ دلیل - الغرض اسکی تعریف وہی ہی جو کہ مؤلف نے پیشتر لکھی طمس والے رکن کو مطموس کہتے ہین - یہ زحاف بھی فارسی زبان کے واسطے خاص ہی -

۲۹ درس - جب عروض و ضرب مین وتد مجموع ایک سبب خفیف کے بعد واقع ہو اور

خبن واجب ہو تو پہلے اوسمین خبن کرنا بعدہ وتد کے ایک متحرک کو مع حرکت گرادینا اور ایک متحرک کو ساکن کردینا۔ اس صورت مین یہان متوالی دو ساکن ہوجائین گے جیسے فاعلن مین خبن کیا تو فعِلن ہوگیا پھر اسکے عین متحرک کو مع حرکت گرایا تو فلُن متحرک الاوسط ہوا پھر لام کو ساکن کیا تو فلْن بسکون اوسط کو فاع سے تبدیل کرلیا۔ ممکن تھا کہ لام ہی کو مع حرکت گرا کر عین کو ساکن کر لیتے جب بھی فعْن بسکون اوسط برابر فاع کے ہوجاتا پس اختیار ہی چاہو عین کو گراؤ چاہو لام کو ساقط کرو۔ اگر وتد کے بعد ایک سبب خفیف اور ہو تو اوس صورت مین پہلے حذف بھی واجب ہوگا۔ یہ زحاف بھی محقق کا ایجاد کیا ہوا ہی اور زبان فارسی کے واسطے مخصوص ہی۔ درس حسن رکن مین آتا ہی اوس رکن کا نام مدروس کہلاتا ہی۔

قاعدۂ نہم زحافات مرکب ملقبہ والقاب ارکان مرکب

زحافات مرکب ملقبہ وہ ہین جو دو دو یا زیادہ زحاف سے ترکیب پاتے ہین اور بعد ترکیب اوسکا خاص ایک نام ہوجاتا ہی وہ تیئیس ۲۳ قسم کے ہین اور سات حکم ہین سب ملا کر تیئیس ہین یون۔

۱ خرب۔ یہ اجتماع کف وخرم ہی۔ جب صدر مین یا صدر وابتدا دونون مین کوئی رکن واقع ہوا اور اوسکے اول مین وتد مجموع اور جزو دوم وسوم اسباب خفیفہ ہون تو اوس رکن کا حرف ہفتم واول گرادینا۔ خرب جس رکن مین ہوا اوسکا نام اخرب ہی۔ اگر ایسا رکن مزاحف درمیان مصرع ہو تو وہ اخرب نہین بلکہ دو کف کے مابین تحبیق ہی۔

۲ شتر۔ بفتح اول وسکون ثانی۔ یہ قبض وخرم کا اجتماع ہی بشرطیکہ صدر وابتدا مین واقع ہو اسکی اور خرب کی ایک تعریف ہی مگر اسمین حرف پنجم واول گرتا ہی۔ شتر والے رکن کو اشتر بفتح اول وثالث کہتے ہین۔ اگر یہ رکن مزاحف درمیان مصرع پایا جائے تو اوسکو اشتر نہ سمجھو بلکہ ایک کمفوف اور ایک مقبوض مین باہم تحبیق ہی۔

۳ شکل۔ کف اور خبن کے اجتماع کا نام ہی۔ جب رکن کے جزو اول وسوم اسباب خفیفہ ہون تو تیسرے اور پہلے جزو سے ساکنین کو گرادینا۔ شکل والے رکن کو مشکول کہتے ہین۔

۴ نحر - محقق کے عمل سے یہ اجتماع صلم وحذف ہی - یعنی جس رکن آخر کے آخر مین وتد مفروق واقع ہوا وسکو گرادینا پھر بقیہ رکن سے ایک سبب خفیف آخر گرادینا - سیفی اسکو جدع اور کشف کا اجتماع سمجھتے ہین اگرچہ اونھون نے اسکی تصریح نہین کی مگر اونکے عمل سے یہی پیدا ہی لیکن یہ عمل رکن مین ترتیب وار نہین ہوسکتا اور محقق کا عمل علی الترتیب چل سکتا ہی - اسکے سوا سیفی اسقاط دو سبب خفیف اور اسکان تاے مفعولات بلا وقف کا نام جدع اور حرف ہفتم متحرک آخر وتد مفروق کے گرادینے کا نام کشف کہتے ہین اس صورت مین اجتماع نقیضین لازم آتا ہی یعنی کشف کا عمل حرف ساکن پر کیونکر چلیگا جب یہ عمل یہان نہ چلا تو نحر انکے اجتماع کا نام بھی غلط ہوگیا - بدین دلیل بھی عمل محقق کو ترجیح ہی - نحر جس رکن مین ہوا وسکو منحور کہتے ہین -

۵ ربع - یہ طمس وحذف کے اجتماع کا نام ہی - یعنی جب وتد مجموع دو سبب خفیف کے درمیان مین آخر مصاریع پر واقع ہو تو پہلے اوسمین حذف کرنا پھر وتد مجموع کے دونون متحرکون کو گرادینا مگر اتنا سمجھو کہ خبن کا وجوب باطل ہوجائیگا اس لیے یون کیون نہین کہتے کہ رکن مذکور مین پہلے عمل خبن سے ساکن سبب اول گرایا پھر درس کے حکم سے وتد کا متحرک اول ساقط کیا اور اوسکے متحرک دوم کو ساکن کردیا پھر حذف کے عمل سے سبب آخر نکال ڈالا - اس صورت مین خبن اور درس اور حذف ان تینون کے اجتماع کا نام ربع ٹھہریگا - ربع والے رکن کو مربوع کہتے ہین - ربع کا لقب شمس ابن قیس نے رکھا ہی -

۶ تشعیث - بقول زجاج ومحقق طوسی یہ اجتماع خبن وتسکین کا نام ہی - جب دو سبب خفیف کے درمیان مین وتد مجموع آجائے تو پہلے بعمل خبن ساکن سبب اول گرادینا پھر تین متحرک حاصلہ کے درمیانی حرف کو ساکن کردینا - اخفش کے قول سے یہان خرم ہوا ہی - لیکن چونکہ یہان وتد مجموع بعد سبب خفیف ہی اور خرم کے واسطے رکن کا جزو اول وتد مجموع ہونا شرط ہی بدین سبب یہ قول پایۂ اعتبار سے خارج ہی - قطرب کی راے مین یہ زحاف قطع ہی - لیکن چونکہ قطع کے واسطے رکن کا جزو آخر وتد مجموع ہونا شرط ہی اور یہان جزو آخر سبب خفیف ہی بدین وجہ

یہ راے بھی سلیم نہین خلیل کے قیاس مین وتد مجموع کا دوسرا متحرک ساقط ہوا ہی۔ لیکن چونکہ ایسا عمل کسی زحاف سے نہین ہو سکتا بدین سبب یہ قیاس بھی خارج از قیاس ہی۔ الغرض تشعیث اوسی عمل کو سمجھنا چاہیے جو زجاج اور محقق کا قول ہی۔ تشعیث جس رکن مین آئے اوسکا نام مشعث بتشدید عین ہی۔ یہ بھی عروض وضرب کے واسطے خاص ہی۔

۷ بتر۔ اجتماع حذف وقطع کو کہتے ہین۔ جس رکن آخر کے آخر مین ایک سبب خفیف ہو اور سبب کے ماقبل متوالی وتد مجموع تو پہلے اوس سبب کو گرادینا اوسکے بعد وتد کے ساکن کو گرا کر اوسکے متحرک دوم کو ساکن کرنا۔ شمس الدین فقیر اسکو جَبّ اور خرم کا اجتماع سمجھے ہین یعنی جہان رکن مین وتد مجموع بعدہ علی التوالی سببین خفیفین ہون تو پہلے دونون سبب کو گرادینا پھر وتد مجموع کے متحرک اول کو۔ اس صورت مین یہ زحاف صدر وابتدا کے واسطے خاص ہوجائیگا اور سوائے مفاعیلن کے اور کسی رکن مین نہ آسکیگا۔ اور ایسا نہین ہی بلکہ یہ اخیر مصاریع مین پایا جاتا ہی اور وہ خود اسکو فعولن مین بھی بتاتے ہین پس فعولن کے آخر دو سبب کہان ہین جو اوسمین جب ہو سکے جس سے یہ مرکب ہی اسکے سوا جب کی تعریف بھی اسپر صادق نہ آئیگی کیونکہ وہ عروض وضرب کے واسطے خاص ہی جیسا کہ آیندہ مذکور ہی۔ اور اگر اخیر ہی مین لاؤ تو خرم ابتدا کے واسطے مخصوص ہی جس سے یہ مرکب ہی اس صورت مین اجتماع نقیضین لازم آئیگا پس بہر صورت یہ قول غلط ہوگیا اور قول اول ہی معتبر رہا۔ تبتر جس رکن مین ہو اوسکو ابتر کہتے ہین۔

۸ جب۔ حذف کے بعد پھر حذف کرنے کا نام ہی۔ یعنی جہان دو سبب خفیف رکن آخر کے آخر مین واقع ہون پہلے اخیر کا سبب گرادینا اس سقوط کے بعد پھر ایک سبب خفیف آخر مین واقع ہوگا اوسکو بھی گرادینا۔ اس تعریف سے یہ زحاف دو حذف کے باعث مرکب ٹھہرا۔ بقول بعض جہان دو سبب خفیف رکن کے آخر مین ملین اون دونون کو دفعۃً گرادینا بدین وجہ یہ زحاف مفرد ہوگا۔ لیکن چونکہ یہ عروض وضرب ہی مین پایا جاتا ہی اس سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ جب محذوف مرتین اور مرکب ہی۔ جب والے رکن کو محبوب بحیم تازی کہتے ہین۔

۹ **سلخ** - یہ زحاف اواخر مصاریع کے واسطے خاص ہے - جب رکن آخر کے آخر مین دو سبب خفیف وتد مفروق کے بعد واقع ہون تو اون دونون کو نکال کر وتد کے حرف آخر کو ساکن کرنا بدین حساب فاع لاتن سے فاع لسکون آخر رہیگا اسکے مزاحف کو مسلوخ کہتے ہین - مگر در اصل دیکھو تو یہ جب اور وقف کا اجتماع ہے -

۱۰ **ہتم** - یہ اجتماع حذف وقصر ہے - یعنی جس رکن آخر کے آخر مین دو سبب خفیف ہون تو پہلے ایک سبب کو بعل حذف گرادینا پھر دوسرے سبب سے کہ اب آخر مین واقع ہوگا بعل قصر ساکن آخر کو گراکر اوسکے متحرک ماقبل کو ساکن کرنا - ہتم جس رکن مین ہوا وسکو اہتم کہتے ہین - محقق طوسی اسی زحاف ہتم کا زلل اور اسی مزاحف اہتم کا ازل نام بتاتے ہین - لکھا قال این محذوف مقصور است وبعضے متاخران این را ازل نام نہادہ اند - اس صورت مین اہتم کی کچھ اصل ہی نہ ٹھہری -

۱۱ **زلل** - یہ اجتماع ہتم وتحنیق ہے - یعنی جس رکن آخر کے آخر مین دو سبب خفیف سے پیشتر ایک وتد مجموع ہو تو پہلے سبب آخر گرانا پھر سبب اول سے ساکن گراکر اوسکے متحرک کو ساکن کرنا بعدہ بعل تحنیق وتد مجموع کے متحرک اول کو بسبب کف ماقبل و توالی ستہ حرکات ساکن کرنا - یہ عمل تو بلاشک محقق کا ہے لیکن یہ نام اونکا بتایا ہوا نہین وہ اسکے رکن کا نام محنق ازل بتاتے ہین کیونکہ وہ اہتم ہی کو پہلے ازل کہہ چکے ہین - بعضے اسکو ہتم وخرم کا اجتماع سمجھتے ہین اور صریح غلط پر ہین کیونکہ ہتم ہمیشہ عروض وضرب کے واسطے خاص ہے اور خرم ہمیشہ صدر وابتدا کے لیے مخصوص ہے پس دونون کیونکر یکجا ہوسکین گے جیسے کوئی انسان کا سر پاؤن کے موزون پر جوڑا چاہے اور اوسکا نام آدمی رکھے تو سارا دھڑ کہان جائیگا - مؤلف مستہام کے قیاس مین عمل محقق بہت صحیح ہے - ظاہر ہے کہ رکن اہتم ہمیشہ رکن مکفوف کے بعد آتا ہے اس صورت مین کف کے اخیر اور ہتم کی ابتدا مین باہم تحنیق کرکے اوسکا نام زلل رکھ سکتے ہین - الغرض جس رکن مین زلل ہوا وسکو ازل کہتے ہین -

۱۲ **شرم** - یہ اجتماع قبض وثلم ہی یعنی جس رکن صدر وابتدا مین پہلے وتد مجموع اور پھر ایک سبب خفیف ہو تو اوسکے ساکن سبب کو نکال ڈالنا پھر وتد کے متحرک اول کو ساقط کرنا - اگر اولٹ کر عمل کرین یعنی پہلے ثلم کرین جیسا لوگون نے کیا ہی تو پانچوان حرف ساکن سبب کا نہ مل سکیگا جسکو بعل قبض گرائین یہ نکتہ قابل غور ہی ہم نے ہر جگہ اسطرح کا خیال رکھا ہی - یہی صورت اگر صدر وابتدا کے سوا کہین اور پائی جائے تو اوسکو ثلم نہ کہو بلکہ قبض ماقبل کی وجہ سے تحنیق ہوگی - شرم والے رکن کو اثرم کہتے ہین -

۱۳ **خبل** - بہر دو حرف یک یک نقطہ - یہ اجتماع طی وخبن کا نام ہی - یعنی جس رکن مین جزو اول ودوم اسباب خفیفہ ہون تو پہلے چوتھا ساکن سبب گرادینا پھر دوسرا ساکن سبب ساقط کرنا - جس رکن مین خبل آئے اوسکو مخبول کہتے ہین -

۱۴ **عقل** - یہ اجتماع عصب وقبض ہی - یعنی جس رکن مین پہلے وتد مجموع ہو پھر (سبب ثقیل پھر سبب خفیف) یعنی فاصلہ صغریٰ ہو تو پہلے اوس رکن کے حرف پنجم کو بعل عصب ساکن کرنا پھر اوسی کو بعل قبض گرادینا - عقل والے رکن کا نام معقول ہی -

۱۵ **نقص** - بصاد مہملہ - یہ اجتماع عصب وکف ہی - جس رکن مین عقل آسکتا ہو ویسے رکن کا حرف ہفتم ساکن سبب خفیف گرادینا - نقص دار رکن کو منقوص کہتے ہین -

۱۶ **قطف** - یہ اجتماع عصب وحذف کا نام اور اواخر مصاریع کے واسطے ہمیشہ مخصوص ہی - جس رکن مین پہلے وتد مجموع پھر سبب ثقیل پھر سبب خفیف ہو اور ایسا رکن عروض وضرب مین واقع ہو تو پہلے سبب ثقیل کا حرف دوم ساکن کرنا پھر سبب خفیف آخر بالکل گرادینا - قطف جس رکن مین ہو اوسکو مقطوف کہتے ہین -

۱۷ **قصم** - یہ عصب بصاد مہملہ اور عضب بضاد معجمہ کے اجتماع کا نام ہی اور اوائل مصاریع کے واسطے مخصوص ہی - یعنی جو رکن کہ صدر وابتدا مین واقع ہو اور اوسکے شروع پر وتد مجموع پھر سبب ثقیل بعدہ سبب خفیف ہو تو رکن مذکورہ کا پہلا حرف نکال ڈالنا پھر اوسکے سبب ثقیل کے حرف دوم کو ساکن کرنا - قصم والے رکن کو اقصم کہتے ہین -

۱۸ **جمم** - یہ عقل اور عضب بضاد معجمہ کے اجتماع کا نام ہی جس رکن مین پہلے وتد مجموع بعدہ سبب ثقیل اوسکے بعد سبب خفیف ہو تو اوسکے حرف پنجم کو ساکن کرکے نکال ڈالنا پھر حرف اول متحرک کو ساقط کرنا بشرطیکہ وہ رکن صدر و ابتدا یا ایک مین واقع ہو - جمم جس رکن مین ہو اوسکو اجم کہتے ہین -

۱۹ **عقص** - یہ نقص بصاد مہملہ و عضب بضاد معجمہ کے اجتماع کا نام اور صدر و ابتدا کے واسطے مخصوص ہی - جس رکن مین پہلے وتد مجموع پھر سبب ثقیل پھر سبب خفیف ہو تو اوسکے حرف پنجم کو ساکن کرنا اور حرف ہفتم و اول کو ساقط کرنا جس رکن مین عقص واقع ہو اوسکو اعقص کہتے ہین -

۲۰ **وقص** - یہ اضمار و خبن کے اجتماع کو کہتے ہین - یعنی جس رکن مین پہلے سبب ثقیل پھر سبب خفیف ہو پھر وتد مجموع تو اوس رکن کے دوسرے متحرک کو ساکن کرنا اور بعد اسکان اوسکو گرا دینا جس رکن مین وقص آتا ہی وہ موقوص کہلاتا ہی -

۲۱ **خزل** - یہ اضمار و طی کے اجتماع کا لقب ہی - یعنی پہلے جس رکن مین فاصلۂ صغریٰ ہو پھر وتد مجموع تو اوس رکن کے متحرک دوم کو ساکن کرکے رکن کے چوتھے ساکن کو ساقط کرنا - خزل والا رکن مخزول کہلاتا ہی -

۲۲ **خلع یا تخلیع** - یہ اجتماع خبن و قطع ہی اور عروض و ضرب کے واسطے مخصوص ہی - جس رکن آخر کی ابتدا مین ایک سبب خفیف ہو یا دو سبب خفیف اور اوسکے بعد وتد مجموع ہو تو اوسوقت یون سمجھو کہ سبب خفیف کے ساکن کو یا پہلے سبب خفیف کے ساکن کو گرا دینا پھر وتد مجموع کا ساکن گرا کر ماقبل ساکن مذکورۂ مسقط کو ساکن کر دینا - جس رکن مین یہ زحاف آتا ہی وہ مخلوع کہلاتا ہی یا مخلّع بتشدید لام - خلع کا زحاف جدید ہی - لیکن بتحقیق محقق مخلع فرع کا نام ہی نہین وزن کا نام ہی اسکا ذکر وزن یازدہم عربی بحر بسیط مین آیندہ کیا جائیگا -

۲۳ **حذف** - اول حیم تازی دوم حاے حطی - یہ اجتماع حذف و حذذ ہی اور اواخر مصاریع کے واسطے خاص ہی - جس رکن عروض و ضرب مین ایک وتد مجموع دو سبب خفیف کے درمیان مین ہو تو پہلے اوسکا سبب آخر گرا دینا پھر وتد مجموع کہ آخر مین ہو جائیگا پورا ساقط کرنا - بعضون کا مقولہ ہی

کہ پہلے ضبن سے سبب ول کا ساکن گرانا اس سقوط سے رکن کی ابتدا مین فاصلۂ صغریٰ ہاتھ لگیگا وہ فاصلے کا فاصلہ پورا اوڑا دینا۔ یہ عمل بے اصل محض ہی کیونکہ فاصلۂ صغریٰ کے سقوط کا کوئی حکم عروض مین نہین ہی۔ الغرض یہ زحاف بھی جدید ہی اور جس رکن مین آتا ہی وہ مجحوف کہلاتا ہی۔

۲۴ **مکانفہ**۔ جب دو سبب خفیف متوالی واقع ہون خواہ ایک رکن کے جیسے مفاعیلن مین عیلن یا مستفعلن مین ستف خواہ دو رکن کے جیسے فاعلاتن فاعلاتن کا درمیانی۔تن فا۔ اگر ان دونون سببون کے دونون ساکنون کو گرادینا ساتھ ہی جائز ہو یا ان دونون ساکنون کو بحال رکھنا ساتھ ہی جائز ہو یا ان دونون ساکنون مین ایک کو گرادینا اور ایک کو بحال رکھنا ساتھ ہی جائز ہو تو ان تینون حکمون کا علٰحدہ علٰحدہ نام مکانفہ ہی۔ عبداللہ خزرجی اس حکم کے قائل ہین۔ کَمَا شَرَحَ فِیْ مِیْزَانِ الْاَفْکَارِ اور نصیر الدین طوسی اس حکم کے قائل نہین ہین کَمَا صَرَّحَ فِیْ مِعْیَارِ الْاَشْعَارِ۔ الغرض مکانفہ ایک حکم کا نام ہی زحاف کا نام نہین۔

۲۵ **معاقبہ** جب دو سبب خفیف کے دو ساکن متوالی تکملین جیسے مکانفہ مین ملے تھے اور اون دونون ساکنون کو گرادینا ساتھ ہی جائز نہوا وسوقت غور کرو کہ دونون کو بحال رکھنا ساتھ ہی جائز ہی یا نہین۔ اگر دونون کی بحالی جائز ہوئی اور ساتھ ہی دونون مین سے ایک کا سقوط بھی جائز ہوا تو اسی طرح کے ثبوت وسقوط معًا کا نام معاقبہ ہی۔ مثلاً تم کو اختیار ہی کہ مفاعیلن کے اسباب کے ساکنون کو نہ گراؤ اور مفاعیلن سالم کہو اور پھر یہ بھی ساتھ ہی اختیار ہی کہ مفاعیلن کو خواہ مفاعیلُ بضم لام قائم رکھو خواہ مفاعلن بحذف یا۔ الغرض معاقبہ بھی حکم کا نام ہی زحاف کا نام نہین۔

۲۶ **مراقبہ**۔ جب سببین خفیفین کے متوالی دو ساکن تکملین جیسے معاقبہ مین ملے تھے اور اون دونون کو بحال رکھنا ساتھ ہی جائز نہو تو بیشک ایک کا سقوط جائز ہوگا اور ایک کی بحالی واجب ہوگی۔ پس ایسے دو ساکنون مین ایک کے سقوط اور ایک کے ثبوت معًا کا نام

مراقبہ ہی۔ مثلاً مفاعیلن سے اگر یاے تحتانی بعل قبض گرائی جائے تو نون بحال رہیگا اور اگر نون بعل کف گرایا جائے تو یاے تحتانی بحال رہیگی۔ یہ حکم مراقبہ ہی کا زور ہی جس سے مفاعیلن مین ساتھ ہی کف و قبض اور ارکان فاعلاتن فاعلاتن مین درمیان ساتھ کف و خبن نہین آسکتے۔ مراقبہ بھی زحاف نہین بلکہ حکم کا نام ہی۔

فائدہ ۔ مکانفہ بحر سریع ۔ منسرح ۔ بسیط ۔ اور رجز مین مستعمل ہوتا ہی۔ معاقبہ بحر منسرح ۔ رمل و افر ہزج ۔ خفیف ۔ مجتث ۔ طویل ۔ کامل اور مدید مین واقع ہوتا ہی۔ مراقبہ بحر مضارع ۔ مقتضب ۔ ہزج ۔ قریب ۔ طویل اور وافر مین وارد ہوتا ہی۔

۲۷ **صدر** ۔ جو رکن کہ بسبب معاقبہ مخبون ہوجائے جیسے فاعلاتن فعلاتن بنجائے۔ پس صدر زحاف کا نام نہین بلکہ مزاحف کا نام از روے حکم ہی۔

۲۸ **عجز** ۔ جو رکن کہ بسبب معاقبہ مکفوف ہوجائے جیسے فاعلات فاعلاتن ۔ یہ بھی حکماً مزاحف کا نام ہی زحاف کا نام نہین۔

۲۹ **طرفین** ۔ وہ رکن جو بعل معاقبہ مشکول ہوجائے جیسے فاعلاتن فعلات فاعلاتن ۔ یہ بھی زحاف کا نام نہین بلکہ از روے حکم مزاحف کا نام ہی۔ طرفین مین دونون طرف سے ایک ایک ساکن سبب خفیف کا اول و آخر گرجاتا ہی۔ گویا معاقبہ دونون طرف اپنا عمل کرتا ہی۔

۳۰ **بری** ۔ وہ رکن جسمین عمل معاقبہ ہوسکتا ہو اور وہ اوس عمل سے بچ جائے ۔ مثلاً مفاعیلن کو مفاعلن بعل قبض یا مفاعیل بعل کف کرسکتے تھے مگر نہ کیا اور اوس سے بری رکھا۔

فائدہ جناب شیخ امداد علی صاحب بحر لکھنوی سلمہ اللہ نے زحافات کو نہایت حسن اختصار سے چند اشعار مین قلمبند کیا ہی وہ یہان لکھے جاتے ہین۔ کہین کہین انکا عمل بھی مندرج ہی۔ یہ وہی زحاف ہین جنکی تعریف ہم صدر مین لکھ چکے۔ کَمَا فَصَّلْتُ۔

زحافاتِ مُسکّن

حرکت کو یہ پانچ کرتے ہین وقف		عرج ۔ اضمار عصب تسکین ۔ وقف	

زحافاتِ مزید

رکن مین ہین زیادتی کی دلیل | خرم و اسباغ - اذالہ و ترفیل

زحافاتِ مُسقِط

مسقط ساکن خفیف ہین صاف | ق | خبن و طَیّ - قبض و کف - یہ چار زحاف
صورتِ لف و نشر سمجھو تم | دوسرا چوتھا پنجم و ہفتم
اول رکن اگر خفیف ہون دُو | رفع - سے اک خفیف ساقط ہو
فا علاتن مین ہو جو - سلخ - وقوع | گرین اوسکے سبب - رہے مجموع
حذف - جب رکن مین ورود کرے | آخرِ رکن سے خفیف - گرے
قطع مجموع مین خفیف مین قصر | ق | پر ہَیں انکا - عروض و ضرب مین حصر
اِن کے آنے سے دونون جائین گر | حرکتِ قبل - و - ساکنِ آخر
رکن کامل مین ہو جو - قوص - ذحیل | دور ہو جاے - حرفِ تاے ثقیل
رکن وافر مین - عقل - اگر آئے | صاف - لامِ ثقیل - گر جائے
آخرِ رکن طمس - آتا ہے | عین و لامِ علن - گراتا ہے
رکنِ اول مین - اولِ مجموع | ق | ہو - ثلثہ زحاف - سے مقطوع
عصب و افر مین ہے - ہزج مین خرم | متقارب مین - ثلم - اے ذی شم
آخرِ رکن سے کرے - مقطوع | صلم مفروق - تو - حذذ مجموع
مسقطِ فاصلہ - ہے - حروف - کی ذات | کشف - اسقاط تاے مفعولات

زحافاتِ مرکب

رکن مین - جمع عصب و کف - ہے **نقص** | کہتے ہین - جمع عضب و نقص کو **عقص**
کہتے ہین عصب و عضب - کو **قصم** | عضب و عقل - ایک رکن مین ہے **اجم**
قطف اجماعِ عصب و حذف - کو جان | **خرب** - اجماعِ خرم و کف - پہچان

ہمدگر عصب وقبض ہین معقول	اور - اجماع خبن وکف مشکول	
حذف وطمس ایک رکن مین مزلوع	صلم وقصر ایک رکن مین مجدوع	
خبن وطی خبل ہتم وخرم - ازل	جمع اضمار وطی کو کہ - اخزل	
جان تشعیث - جمع خبن وسکن	اور منحور - صلم وحذف - سے رکن	
ثلم وقبض - ایک رکن مین - اثرم	حذف وقصر - ایک رکن مین - اہتم	
رکن مین - جمع خرم وقبض ہی شتر	رکن مین - جمع خرم وجب - ہی - بتر	
فاعلاتن مین - پھر فعولن مین	بتر - اجماع حذف وقطع - کہین +	
بحر - تخلیع - خبن وقطع کو جان	یہ مرکب زحاف - ہین پہچان	

قاعدہ دہم فروع مفرد ومرکب ہر رکن مع القاب

دسون ارکان کی مفرد ومرکب فرعین ملاکر ایک حساب سے ایکیانوے اور ایک حساب سے ستانوے ہین - اسمین یہ بھی بیان کیا جائیگا کہ کس بحر کی کون فرع ہی اور کس زبان ومقام کی ہی -

فعولن کی آٹھ فرعین مستعمل ہین یون (۱) فعولُ بضم آخر یہ مقبوض ہی (۲) فعْلن یہ اثلم ہی فعولن کا متحرک اول گرایا تو عولن رہا - پھر عولن غیر مستعمل کو لفظ مستعمل صرفی یعنی فعلن بسکون عین سے تبدیل کیا کہ وزن مین اوسی کے برابر ہی حتی الوسع عروضی یہی کرتے ہین ہم ہر جگہ یہ عمل بتائینگے یہ فرع صدر وابتدا کے لیے خاص ہی - اگر اور کہین واقع ہو تو وہان قبض ماقبل کے باعث سے تحقیق سمجھو - (۳) فعَلُ یا فاعِ بسکون دوم وحرکت اول وسوم اثلم مقبوض ہی جسکا نام اثرم ہی اور اوائل مصاریع کے واسطے خاص ہی - اگر اور کہین آئے تو حرکت ماقبل کے سبب سے مقبوض محبّق اوسکا نام ہوگا - فافهَمْ - یہ تینون فروع بحر طویل ومتقارب مین اکثر واقع ہوتی ہین (۴) فعولُ بسکونِ لام یہ مقصور ہی - (۵) فعل بحرکت عین محذوف - (۶) فع یا فل - محذوف مقطوع یعنی ابتر ہی - تینون فروعِ اخیر عروض وضرب کے لیے مخصوص ہین - یہ تینون فرعین بحر متقارب مین آتی ہین (۷) فعولان مسبغ ہی بشرط غنہ اور فارسی کے واسطے خاص

اور متقارب مین آتی ہی (۸) فاع فعولن کی فرع مقصور محبوب۔ محقق نے نہین بتائی مگر رکن قبل متحرک الآخر کے باعث سے تین متحرک متوالی ہو کر تخنیق کا زحاف آنے سے یہ فرع بنجائیگی اور عروض وضرب ہی مین خاص ہوگی بشرطیکہ اوس فرع کا حرف آخر ساکن ہو۔

فاعلن کی گیارہ فرعین ہین (۱) فعلن تحریک دوم مخبون ہی۔ یہ بحر مدید اور بسیط اور غریب مین آتی ہی (۲) فعلن تسکین دوم مقطوع بحر بسیط وغریب کے واسطے آخر مصاریع مین خاص ہی (۳) فعلن بسکون حرف دوم اگر اواخر مصاریع مین نہو تو مخبون مسکن ہی اور عربی وفارسی مین بحر متدارک سے خصوصیت رکھتی ہی (۴) فاعلان یہ مذال ہی (۵) فعلان تحریک دوم مخبون مذال (۶) فعلان بسکون دوم مخبون مسکن مذال خاص بزبان فارسی مدید وبسیط وغریب سے خصوصیت رکھتی ہی۔ آخر کی تینون عروض وضرب کی فرعین ہین (۷) فاعلاتن اخفش کے قول سے مرفل (۸) فعلاتن اخفش کی راے مین مرفل مخبون اور غریب کے واسطے دونون عروض وضرب مین خاص ہین (۹) فعل بسکون دوم وسوم یا فاع تسکین آخر بقول فرا احذ مذال اور بحر بسیط کے واسطے عروض وضرب مین خاص ہی۔ مگر فقیر کے قیاس مین اسکو احذ مسبغ کہنا چاہیے کیونکہ حرف ساکن اب سبب مین بڑھا ہی وتدمین زیادہ نہین ہوا علن تو حذف سے ساقط ہو چکا وتد کہان سے آئیگا (۱۰) فعل بحر کتین اوائل مخلع (۱۱) فع یہ احذ ہی (۱۲) مفعولن مرفل مخبون محبوب۔ محقق کو مانیے تو یہان ترفیل ندارد اخفش کو معتبر جانیے تو تسکین بالاے طاق۔ لہذا یہ فرع طرفین سے غلط ہی۔

مفاعیلن کی فرعین ایک حساب سے اٹھارہ اور ایک حساب سے پندرہ اسطرح ہین (۱) مفاعلن یہ مقبوض ہی (۲) مفاعیلُ بضم آخر مکفوف ہی۔ دونون ہزج وطویل ومضارع مین آتی ہین (۳) فعولن محذوف ہی اور طویل وہزج کے واسطے عروض وضرب مین خاص اور کل زبان عربی مین آتی ہین (۴) مفاعیلان مسبغ بشرط غنہ اور آخر مصاریع ہزج مین آتی ہی (۵) فعولان یا مفاعیل بسکون آخر مقصور عروض وضرب ہزج ومضارع مین آتی ہی

(۶) فعول بسکون آخر اہتم ہی اور بقول محقق ازل (۷) فعلن بفتحتین مجبوب ہی اور دونون ہزج و مضارع کے اواخر مصاریع کے واسطے مخصوص (۸) مفعولان یہ محبق مسبغ ہی (۹) فعلان بسکون دوم یا مفعول بسکون آخر محبق مقصور ہی (۱۰) فعلن بسکون دوم محبق محذوف ہی (۱۱) فاع ازل اور بقول محقق طوسی محبق ازل ہی (۱۲) فع یہ ابتر ہی اور بقول محقق محبق مجبوب۔ یہ سب فرعین ہزج اور مضارع اور قریب مین بزبان فارسی آتی ہین (۱۳) مفعولن اگر صدر و ابتدا مین ہو تو اخرم ہی اور بزبان عربی و فارسی ہزج مین آتی ہی اور اگر سواے اوائل مصاریع کے اور کہین ہو تو محبق ہی اور ہزج اور قریب اور مضارع مین بزبان فارسی آتی ہی (۱۴) فاعلن اشتر ہی بشرطیکہ آغاز مصاریع پر واقع ہو اور بزبان عربی و فارسی ہزج و مضارع مین آتی ہی اور سواے صدر و ابتدا محبق مقبوض کہلائیگی اور بزبان فارسی ہزج و مضارع و قریب مین آئیگی (۱۵) مفعول بحرکت آخر اگر مصرعون کے آغاز پر ہو تو اخرب ہی اور بزبان عربی و فارسی ہزج و مضارع مین آتی ہی اور اگر سواے آغاز اور کہین ہو تو محبق مکفوف ہی اور بزبان فارسی ہزج اور مضارع اور قریب سے خصوصیت رکھتی ہی۔

فاعلاتن مجموعی کی فرعین ایک حساب سے اٹھارہ اور ایک حساب سے سترہ ہین (۱) فعلاتن بحرکت دوم مخبون (۲) فاعلات بحرکت ششم مکفوف (۳) فعلات بحرکت دوم و پنجم مشکول۔ یہ تینون رمل و مدید و خفیف و مجتث مین آتی ہین (۴) فاعلان یا فاعلات بسکون آخر مقصور اور مدید و رمل کے لیے مخصوص ہی (۵) فعلان یا فعلات بحرکات دوم و سکنات آخر مخبون مقصور ہی اور رمل کے واسطے مخصوص (۶) فاعلن محذوف (۷) فعلن بحرکت دوم مخبون محذوف ہی دونون رمل و مدید و خفیف مین آتی ہین (۸) فعلن بسکون دوم ابتر ہی اگر خبن واجب نہو اور مدید اور رمل مین آتی ہی اور جب اس فرع کو بعد وجوب خبن مشعث محذوف یا مخبون محذوف مسکن کہو تو رمل اور خفیف اور مجتث کے واسطے بزبان فارسی خاص ہوگی اور گویا ایک فرع بڑھجائیگی (۹) فاعلیان بدو یاے تحتانی

مسبغ ہی اور عروض وضرب کے لیے خاص (۱۰) فعلیان بحرکت دوم و دو تحتانی مخبون مسبغ ہی۔ دونون اواخر رمل آتی ہین (۱۱) مفعولن مشعث ہی خفیف اور مجتث مین آتی ہی۔ یہ سب عربی زبان کے واسطے مخصوص ہین اور کبھی فارسی مین بھی مستعمل (۱۲) مفعولان مخبون مسکن مسبغ ہی خوادیون کہو کہ مشعث مسبغ ہی (۱۳) فعلان بسکون دوم مشعث مقصور ہی اور رمل وخفیف ومجتث مین اواخر مصاریع آتی ہین (۱۴) فعول بسکون آخر یہ مخبون محذوف اعج ہی (۱۵) فعل بحرکت دوم مخبون محذوف مقطوع ہی (۱۶) فاع یہ محذوف مطموس یا مخبون محذوف مدروس ہی (۱۷) فع یہ محذوف اخذ یعنی محجوف یا مخبون محذوف مطموس ہی۔ یہ چارون رمل اور مجتث مین آتی ہین۔ اور چھون فارسی زبان کے واسطے خاص ہین۔

فاع لاتن مفروقی کی سات فرعین ہین (۱) فاعلات بحرکت آخر مکفوف ہی اور مضارع مین بزبان عربی وفارسی آتی ہی اور متشاکل مین بزبان فارسی آسکتی ہی (۲) فاعلان یا فاعلات بسکون آخر مقصور ہی (۳) فاعلن محذوف ہی (۴) فعلن بسکون دوم اہتم ہی (۵) فاع بسکون آخر مجبوب موقوف ہی (۶) فع مجبوب مکشوف ہی۔ اخیر کی پانچون فرعین بحر مضارع اور قریب مین بزبان فارسی آتی ہین (۷) فاعلیان بدو یاے تحتانی وحرکت چہارم مسبغ ہی اور بزبان فارسی مضارع مین آتی ہی۔

مستفعلن مجبوعی کی چودہ فرعین ہین (۱) مفاعلن مخبون (۲) مفتعلن مطوی (۳) فعلتن بچہار حرکت مخبول ہی۔ تینون بحر بسیط اور رجز اور سریع اور منسرح مین آتی ہین (۴) مفعولن مقطوع خاص بہ اواخر (۵) فعولن مخبون مقطوع یا بقولے مخلع۔ دونون اواخر بحر بسیط اور رجز مین آتی ہین (۶) مستفعلان مذال (۷) مفاعلان مخبون مذال (۸) مفتعلان بحرکات اول وسوم وچہارم وپنجم مطوی مذال (۹) فعلتان بچہار حرکت مخبول مذال۔ یہ چارون بحر بسیط کے اواخر کے لیے خاص ہین جبکہ رکن مستفعلن آخر مصراع واقع ہو (۱۰) فعل بحرکتین اخذ مخبون ہی اور بحر رجز ومنسرح مین آتی ہی اور یہ سب عربی زبان کے واسطے خاص ہین

(۱۱) مفعولان اعرج ہی اور رجز و بسیط مین آتی ہی اور جب یہی فرع مطوی مسکن ذال کہلاتی ہی تو بحر رجز اور سریع اور منسرح مین بزبان فارسی آتی ہی (۱۲) فاع احذ مقصور ہی (۱۳) فع احذ محذوف ہی - دونون منسرح مین آتی ہین اور یہ سب فارسی کے واسطے مخصوص ہین (۱۴) فاعلن مرفوع ہی - بزبان فارسی صدر مین پائی گئی ہی مگر چارون جگہ درست ہی -

مس تفع لن مفروقی کی چار فرعین ہین (۱) مفاعلن مخبون یہ بحر خفیف اور مقتضب و مجتث مین آتی ہی (۲) فعولن مخبون مقصور عروض و ضرب بحر خفیف مین آتی ہی (۳) مستفعل بحرکت آخر مکفوف (۴) مفاعل بحرکت آخر مشکول ہی - یہ دونون بحر خفیف و مقتضب مین مستعمل ہین اور سب زبان عربی مین آتی ہین خاص زبان فارسی کے واسطے اسکی کوئی فرع نہین ہی -

مفعولاتُ بضم آخر کی پندرہ فرعین ہین (۱) فعولات بحرکت آخر مخبون ہی (۲) فاعلات بحرکت آخر مطوی - دونون منسرح و مقتضب مین آتی ہین (۳) فعلات بحرکت دوم و پنجم مخبول اور منسرح مین مستعمل (۴) مفعولان یا مفعولات بوقف آخر موقوف (۵) فعولان مخبون موقوف (۶) مفعولن مکشوف (۷) فعولن مخبون مکشوف - یہ چارون سریع و منسرح کے اواخر مستعمل (۸) فاعلات بوقف آخر یا فاعلان مطوی موقوف (۹) فاعلن مطوی مکشوف (۱۰) فعلن بحرکت دوم مخبول مکشوف (۱۱) فعَلن بسکون دوم اصلم ہی یا یون کہو کہ مخبول مکشوف مسکن ہی - مگر جب اسکا یہ نام رکھوگے تو فارسی کے واسطے خاص ہوگی اور سریع مین آئیگی - یہ چارون سریع مین آتی ہین اور یہ سب زبان عربی کی فرعین ہین (۱۲) فعلان یا فعلات بحرکات دوم و وقف اواخر مخبول موقوف ہی اور سریع مین آتی ہی (۱۳) فعَلان بسکون دوم مخبول موقوف مسکن اور سریع مین آتی ہی (۱۴) فاع بسکون آخر اصلم مقصور (۱۵) فع اصلم محذوف - یہ دونون سریع و منسرح مین آتی ہین - یہ سب فارسی زبان سے مخصوص ہین -

مفاعلتن کی آٹھ فرعین ہین (۱) مفاعیلن یہ معصوب ہی (۲) مفاعلن معقول (۳) مفاعیل بحرکت آخر منقوص (۴) فعولن مقطوف (۵) مفتعلن اعضب (۶) مفعولن اقصم

(۷) فاعلن اجم (۸) مفعول بحرکت آخر اعقص ہی۔ یہ سب بحر وافر مین آتی ہین اور عربی کی فرعین ہین مگر انمین کی دو یعنی معصوب اور مقطوف فارسی مین بھی مستعمل ہین۔

متفاعلن کی پندرہ فرعین ہین (۱) مستفعلن مضمر ہی (۲) مفاعلن موقوص (۳) مفتعلن مخزول (۴) فعلاتن بحرکت دوم مقطوع (۵) مفعولن مضمر مقطوع (۶) فعلن بحرکت دوم احذ (۷) فعلن بسکون دوم مضمر احذ (۸) متفاعلان مذال (۹) مستفعلان مضمر مذال (۱۰) مفاعلان موقوص مذال (۱۱) مفتعلان بحرکت چہارم مخزول مذال (۱۲) متفاعلاتن مرفل (۱۳) مستفعلاتن مضمر مرفل (۱۴) مفاعلاتن موقوص مرفل (۱۵) مفتعلاتن بحرکت چہارم مخزول مرفل۔ یہ سب بحر کامل مین خاص ہین اور بزبان عربی آتی ہین اور انمین کی سات فرعین یعنی مضمر و مقطوع و احذ و اخذ مضمر و مرفل و مذال و موقوص فارسی مین بھی مشترک ہین۔

قاعدہ یازدہم تعریف و اقسام تقطیع

تقطیع کے معنی پارہ پارہ کرنا۔ اسکی دو قسمین ہین۔

ایک تقطیع غیر حقیقی۔ وہ ہی کہ تقطیع تو ہوجاے مگر اوسکے ارکان کی تالیف سے کسی بحر کا پتا نہ لگے مثلاً اگر کہون حمد پروردگار قدیر ÷ کی تقطیع یون کرین۔ کروحم فعولن دپرور دمفاعیل گارے قدیر ستفعلان۔ پس یہ فعولن مفاعیل ستفعلان۔ کوئی بحر نہین اور کسی دائرے کے مطابق نہوگی اسی کا نام تقطیع غیر حقیقی ہی اور صرف ناواقفیت کے سبب سے یہ دھوکے کی ٹٹی ہی اسکو تقطیع کہنا ہی نچاہیے۔

دوسری تقطیع حقیقی وہ ہی کہ جسمین ارکان مؤلف سے کسی بحر کا پتا لگجاے مثلاً مصرع مذکور کی تقطیع یون ہوئی کہ۔ کروحم فعولن دپرور فعولن دگارے فعولن قدیر فعول ÷ تو دریافت ہوا کہ بحر متقارب کے ارکان ہین اور دائرۂ متفقہ سے نکل سکتے ہین۔ پس یہ۔ فعولن فعولن فعولن فعول ÷ بحر متقارب ثمن مقصور ہی اسی کو تقطیع حقیقی کہینگے اور یہی درست ہی۔

جب شعر کو ایک وزن مین دو بحرون سے تقطیع کرسکتے ہون اور وہ دونون وہان صحیح ہون

تو اوسوقت جس بحر سے بآسانی بن سکے اوسی سے شمار کرنا چاہیے۔ ہم مشتبہ اوزان کو اپنے اپنے مقام پر بتا دینگے انشاء اللہ۔ مثلاً ؎ رکاب پر قدم کو رکھ سوار جب ہو ضم + شکار بند کو پکڑ ہوئے شکار اوسکے ہم + چار چار مفاعلن سے اسکی تقطیع ہو سکتی ہے۔ پس یہ مفاعلن بحر رجز اور بحر ہزج دونون سے مستخرج ہو سکتے ہین۔ لیکن بحر رجز مین خبن بھی ہوگا اور تبدیلی بھی اور بحر ہزج مین فقط زحاف قبض سے یہ رکن بنجائینگے لہذا اسکو بحر ہزج مین شمار کرنا اولیٰ ہے کہ اسمین تبدیلی کی آسانی ہے۔ بحور مستلون کو اس قاعدے مین شمار کرنا چاہیے کیونکہ وہان ایک شعر دو بحرون کے دو دو وزنون مین پڑھا جاتا ہے اور یہان ایک وزن کی قید ہے۔

اب سمجھنا چاہیے کہ تقطیع حقیقی کیا ہے اور کیونکر ہوتی ہے۔ اصطلاحاً کسی رکن عروض سے کسی کلمۂ شعر کو کسیطرح برابر کرنا اور یہ برابری پانچ صورتون سے بقیاس مؤلف ممکن ہے۔

اول شعر کا ایک ایک یا معنی کلمہ کسی رکن کے برابر کر لینا جیسے ؎ خدایا تجھی سے توقع مجھے ہے + یون۔ خدایا فعولن تجی سے فعولن توق قع فعولن مجے ہے فعولن۔

دوم کلمے کا ایک جز ایک طرف اور دوسرا جز دوسری طرف لیکر برابر کرنا جیسے ؎ مرے یار گل پیرہن جلد جاتو + یون۔ مرے یا فعولن رگل پے فعولن رہن جل فعولن دجاتو فعولن۔

سوم۔ کلمے مین از روے تلفظ اپنی طرف سے بقاعدۂ مقررہ حرف بڑھا کر برابر کر لینا جیسے ؎ دلِ غمکش شوخِ طناز آیا + یون۔ دلے غم فعولن کشے شو فعولن خطن نا فعولن ا یا فعولن

چہارم کلمے کے حروف از روے تلفظ بقاعدۂ مقررہ گھٹا کر رکن کے برابر کر لینا جیسے ؎ نہ کبھی تجھسے جان و دل ہوے خوش + یون۔ ن کبھی تج فعلاتن سجا ندل مفاعلن ہوے خش فعلن۔

پنجم کلمے کے کسی ساکن کو باعتبار تلفظ متحرک کر کے قاعدۂ مقررہ کے موافق رکن کے حرف متحرک سے برابر کر لینا جیسے مثال سوم مین طناز کی زاے معجمۂ ساکن۔

تقطیع مین شمار حروف اور تعداد حرکات اور عدد سکنات کا اعتبار ضرور ہی اور اتحاد ذات حروف اور اتحاد عین حرکات کی ضرورت علم صرف کے مطابق کچھ نہین ہوتی - مثلاً یہ ضرور نہین کہ فعلن مین جہان فتحہ وضمہ ہی طوطی مین بھی اوسی جگہ وہی حرکتین ہون یا فعلن مین جو حرف ہین قمری مین بھی وہی حرف وہان ہون - فقط شمار و التزام حرکات کی مطابقت واجب ہی آیمین پھر کوئی حرکت ہو - رہا سکون اوسکی عینی موافقت ضروری ہی اس سبب سے کہ حرکات کے مثل سکنات کی کوئی قسم نہین -

ان بحثون سے ثابت ہوا - کہ کچھ حرف بڑھتے ہین - کچھ گھٹتے ہین - کچھ ساکن متحرک ہوجاتے ہین - کچھ ساکن بحال رہتے ہین - رہا متحرک کا ساکن کرنا جیسے وَهُوَ سے وَهُوَ - كَمَا قَالَ السَّعْدِيُّ

ہلَكَ النَّاسُ حَوْلَهٗ عَطْشَانًا ✤ وَهُوَ سَاقٍ يُرٰى وَلَا يَسْقِيْ ✤ وہو ساقن فاعلاتن یرے ولا مفاعلن یسقی فعلن - مگر اس لفظ کے سوا اور کہین یہ تسکین کمیاب ہی پس اس قاعدے کو شاذ مین شمار کرنا اولیٰ ہی - لہذا معمولاً انھین حروف اربعہ کا بیان تقطیع مین کیا جاتا ہی - عربی فارسی کی کتابین اسسے بھری ہوئی ہین - حدائق السحر و مفتاح و تلخیص و معیار الاشعار و رسالہ شمس قیس و سلمان - ساوجی و جامی و فقیر و سیفی وغیرہ کی تصانیف حاضر ہین اگرچہ کمیاب ہین مگر کسی نے ان حروف اربعہ کے اقسام بیس سے زیادہ نہین لکھے - صاحب تقویۃ الشعرا کو دیکھیے کہ کتاب زبان اردو مین تالیف کی اور دعوی یہ کہ اخفش سے ٹکر لی ہی اور طرہ یہ کہ حروف ہندیہ کا ذکر تک نہ کیا - جب فقیر مؤلف نے بحمد شافہ زبان عربی و فارسی و اردو مین غور کامل کیا تو حروف اربعہ مذکور کے اقسام کل ترانوے ۹۳ حرف ہاتھ لگے - بدین حساب ہم نے ستر اور تین تہتر حروف سب سے زیادہ ڈھونڈ نکالے ہین بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ✤ لہذا ان حروف اربعہ کی قسمون کا بیان جو کہ مجموع ترانوے ۹۳ ہین یہان چار قاعدون مین کیا جاتا ہی - وباللہ التوفیق -

قاعدہ دوازدہم حروف ملفوظہ غیر مکتوبہ

جو حروف کہ تلفظ مین آتے ہین اور رسم کتابت مین لکھے نہین جاتے مگر حالت تقطیع مین محسوب

ہوتے ہین اور مکتوب وہ سب چھ قسم کے ہین حسب تفصیل ذیل -

الفِ مدّہ

(۱) الف کا فتحہ کھینچنے سے دوسرا الف پیدا ہوتا ہی - رسم مین ایک الف اوسپر مد لکھتے ہین جیسے
آہ چھائی آسمان پر آجکل ✤ تقطیع مین یہ دو الف لکھے جاتے ہین اول متحرک دوم ساکن
یون - ااہ چایی فاعلاتن ااسما پر فاعلاتن اج کل فاعلن -

واو مدّہ

(۲) واو کا ضمہ کھینچنے سے دوسرا واو نکلتا ہی - کتابت مین ایک واو اوسپر ہمزہ ہوتا ہی یون
بتاؤ کوئی بات عبدالرؤف ✤ تقطیع مین یہ دو واو لکھے جاتے ہین اول متحرک دوم ساکن
اسطرح - بتاو وفعولن کیی بافعولن تعبدرفعولن رووف فعول -

یاے بطنی

(۳) یاے تحتانی حرف کی اضافت کھینچنے سے نکلتی ہی رسم مین اسکے عوض حرف کے نیچے کسرہ
لکھ سکتے ہین جیسے کہ ستم اسیر کمند ہوا ✤ تقطیع مین اس کسرۂ اضافی کے عوض تحتانی لکھنی ہوگی
جیسے کہ ستم فعولن اسیرے فعولن کمندے فعولن ہوا فعل - یہ تحتانی حرف کے پیٹ سے نکلتی ہی
اسلیے اسکا نام یاے بطنی ہی - اسیطرح یاے اضافی کے بطن سے کھینچتے وقت دوسری یاے
تحتانی پیدا ہوتی ہی اسطرح وصال یار کا وعدہ ہی فردا ے قیامت پر ✤ تقطیع مین یہان
دو تحتانی لکھی جائینگی اول یاے اضافی اصلی متحرک دوم یاے مولدۂ تحتانی ساکنہ یون - ہفردا ے
مفاعیلن - ہندی مین اضافت کی علامتین یہ نو ہین - کے - کی - کا - نے - نی - نا - رے -
ری - را - بدین باعث الفاظ ہندیہ مین یاے بطنی نہین آتی -

حروف علّت بطنی غیر مکتوبہ

(۴) زبان عربی مین اکثر حروف کے بطن سے الف اور واو اور یے پیدا ہوکر رسم کتابت مین
لکھے نہین جاتے لیکن بوجہ تلفظ اونکو تقطیع مین محسوب و مکتوب کرتے ہین جیسے جامی ✤ مثل

چمن مین کہ برحمٰن درست ✤ کزچمن خلد نشان آورست ✤ یہان رحمٰن کا الف ملفوظہ مکتوب التقطیع ہوجائیگا یون شکل چمن مفتعلن بیک برج مفتعلن ماورست فاعلات۔

اسی طرح واو بھی ضمۂ اشباعی کے عوض حرف مضموم کے بطن سے نکلکر تقطیع مین بوجہ تلفظ محسوب ہوتا ہی یون ؎ عجلاً جسداً لہٗ خوارٌ ✤ دیکھو ضمۂ لہٗ کے عوض واو مکتوب ہوگا یون۔ عجلن ج مفعول سدن لہو مفاعلن خوارن فعولن۔

اسی طرح یاے تحتانی بھی کسرۂ اشباعی کے بدلے حرف مکسور کے بطن سے نکلکر محسوب التقطیع ہوگی۔ سعدی ؎ لقد سعد الدنیا بہ دام سعدہٗ ✤ وایدہ المولیٰ بالوہیۃ النصر ✤ یہان بہ اور نصر کے آخر یاے بطنی عوض کسرہ لکھی جائیگی اسطرح۔ لقدس فعول عدد دنیا مفاعیلن ہی دا فعولن مسعد ہو مفاعلن ✤ وایدی ہی فعول دل مولی مفاعیلن بالوہ فعول تین نصری مفاعیلن مؤلف نے ان حروف سہ گانۂ اشباعی کا نام بھی حروف بطنی رکھا ہی اور یہ عربی کے واسطے مخصوص ہین۔

عربی و فارسی اور اُردو کی زبان مین ایسے حروف بطنی کے ساتھ حروف اصلی کا قافیہ درست ہی حافظ ؎ سلیمیٰ منذ حلت بالعراق ✤ الا قی فی ہواھا ما الاقی ✤ جوانی بازآ اردبیادم ✤ صداے چنگ و نوشانوش ساقی ✤

حروف مشدّد

(۵) حروف مشدّد۔ تشدید والے حرف۔ تشدید اصطلاحاً ایک حرف کا دو مرتبہ پڑھا جانا۔ پہلے تلفظ مین وہی حرف مشدّد زبان سے ساکن نکلتا ہی اور دوسرے تلفظ مین متحرک ادا ہوتا ہی اور ہر زبان مین آتا ہی اسطرح ؎ محلے مین غرّندہ بلّی پلی ہی ✤ تقطیع مین دونون حرف لکھے جاتے ہین اگرچہ رسم مین ایک ہی لکھا جاے یون۔ محل لے فعولن مغرن فعولن دبل لی فعولن۔ ان حرفون کا قافیہ بھی حروف اصلی کے ساتھ جائز ہی جیسے خبر اور گھر لک ساتھ مبرا اور فرخ کے قافیے مین قمرخ۔ یا جسطرح جناب میر ببر علی صاحب انیس اس مسدس کے مصرع چہارم مین فرماتے ہین ؎

سر پر سے گر اخود ہٹا وہ جو جھک کر	تھے بال برج کمل گئے چہرے پہ لٹک کر
قاسم نے لپیٹا اونھین پنجے مین لپک کر	سر سے ہوا و پنکا تو دیا گھوڑے پہ چمکر
گردش نے زمانے کی یہ دور دکھایا	سمجھا تھا وہ کچھ چرخ نے کچھ اور دکھایا

ایسے قافیے کو معمول ترکیبی کہتے ہین۔

حروفِ مُنوّن

(۶) حروف منوّن وہ حرف ہین جنمین تنوین ہو۔ تنوین کے اصطلاحی معنے نون پیدا کرنا۔ یہ نون کسی حرف مین دو فتحہ یا دو کسرہ یا دو ضمہ لگانے سے پیدا ہوتا ہی۔ جب ہاے مختفی کو منوّن کرتے ہین تو اوسکو تلفظ مین ملجۂ تاے قرشت ادا کرتے ہین اور کتابت مین صرف اوسپر دو حرکات لگا دیتے ہین اور جب ہمزہ کو منوّن کرتے ہین تو صرف ہمزہ پر دو حرکتین لکھتے ہین۔ جیسے دفعۃً وبناءً علیہ۔ ان دونون کے سوا جہان کہین تنوین دیجاتی ہی وہان ایک الف اور رسم کتابت مین بڑھاتے ہین۔ بہرصورت ستہ گانۂ مذکورہ تلفظ مین نون آخر لفظ زبان سے نکلتا ہی۔ یہ نونِ تنوین حالت تقطیع مین لکھ لیا جاتا ہی اسطرح ؎ دفعۃً آئے وہ سہواً نہ ادھر مصلحتاً ✤ دفعتن ا فاعلاتن یوسہون فعلاتن ن اورس فعلاتن لحتن فعلن۔ ایسے حروف منون کے ساتھ حروف اصلی کا قافیہ درست ہی۔ کما قال الحافظ فی المثنویہ ؎ گر وقت عطا پرورون آمد ✤ کہ فالم الاتذرنی فرداً آمد ✤ یہ حرف زبان عربی کا ہی۔

قاعدۂ سیزدہم حروف مکتوبہ غیر ملفوظہ

جو حرف کہ رسم الخط مین مکتوب اور تلفظ نہونے سے تقطیع مین غیر مکتوب و غیر محسوب ہوتے ہین وہ چھ حروف ہین اور ہر حرف کی قسمین ملاکر سب تینتالیس طرح پر بحساب ذیل آتے ہین۔

الف

(۱) الف وصل۔ یہ الفاظ کے شروع پر خود متحرک کسی لفظ آخر الساکن کے بعد آتا ہی اس الف کو گرا کر اسکی حرکت اسکے حرف ماقبل کو لگا کر ما قبل الف کو ما بعد الف سے ملا دینا درست ہی جیسے ؎ روز اگر جھوڑو تم اشتر کی مہار اسکندر ✤ اس الف کو تقطیع مین مکتوب نہین کرتے یون روز گرچو فاعلاتن ڑ تمشتر فعلاتن کمہار س فعلاتن کندر فعلن۔ یا جسطرح سعدی ؎ ہرگز ایمن زیاں نشستم ✤ یہان ایمن کا الف حالت تقطیع مین گر جائیگا یون۔ ہرگز یمن فاعلاتن یا جیسے لہ ؎ ابے حکم شرع آب خورون خطاست ✤ وگر خون بفتویٰ بریزی رواست ✤

ابے حک فعولن مشرعا فعولن بخردن فعولن - یا جیسے حزین اصفہانی ؎ بوے یارمن ازین سست وفاے آید ٭ گلم از دست بگیرید کہ از کار شدم ٭ بوے یارے فاعلاتن منزی سُس فعلاتن ٭ گلمز دس فعلاتن -

الف وصل خواہ اصلی ہو جیسے مثال دوم مین خواہ ممدودہ ہو جیسے مثال سوم مین خواہ وصلی ہو جیسے مثال چہارم مین اگر ملفوظ نہوگا تو ضرور گر جائیگا اور بہر حالت اصطلاح عروض مین الف وصل کہلائیگا -

لوگ الف وصل کے دھوکے مین عین کو گرا دیتے ہین اور یہ عین خطاے فاحش ہے جسطرح میر حسن دہلوی ؎ اس عہدے سے کوئی بھی نکلا نہین ٭ یہان عہدے کا عین ساقط ہوگیا اور (اس) کا سین ہاے ملفوظہ سے جا ملایون - اسہدے فعولن - کبھی استادان ہندی زاے فارسی گوئے بھی اس عین مین غوطہ کھایا ہے ہنر ور خان عاقل شاہجہان آبادی ؎ تا توانی تختہ بندیک مقام عاقل مباش ٭ خاک بر سر میکند در خانۂ آئینہ آب ٭ یہان مقام کا میم آخر عاقل کے الف سے وصل ہوگیا اور عین بیچ سے نکل گیا یون - یک مقاما فاعلاتن قل مباش فاعلات - مگر کیا عجب کہ مقام کے عوض مکان در اصل ہو بدین توجیہ عاقل خان یہان تو بچ جائینگے لیکن مین اونکو کہان کہان بچاؤن اے لیجیے پھر عین کی آنکھ پھوڑ ڈالی ولہ ؎ اے نقاب عارضت شعلۂ بال نگاہ ٭ عکس تو در آئنہ یوسف مصری بچاہ ٭ یہان نقاب کی بے عارضت کے الف سے جا ملی اور عین ساقط ہوگیا یون - اے نقا منفتعلن بارضت فاعلن - یا جیسے ناصر علی علی سرہندی ؎ اے رگ جان بہار این ہمہ بیرحمی چیست ٭ خاک از مقدم تو خون شدن عادت دارد ٭ یہان شدن کا نون عادت کے الف سے وصل ہوگیا اور عین نکل بھاگا یون - شد نادت فعلاتن - کبھی اہل فارس کا پاؤن بھی اس گلابے مین پھسلا ہے جیسے خواجہ باقر عزت شیرازی ؎ مرا پند خردمندان بحال خود نمے آرد ٭ باین دیوانہ مجنون عشق عاقل نمیگردد ٭ یہان عشق کا قاف الف عاقل سے پیوند ہوگیا اور

عین درمیانی ندارد یون - نقش قاقل مفاعیلن - اصل یہ ہی کہ عین کا تلفظ الف کے مثل ہی اہل عرب ہی اسکے مخرج کے بخوبی خوگر و مشاق ہوتے ہین غیر ملک کے لوگ نظم کی روا روی مین دھوکا کھا جاتے ہین لیکن معاف نہین ہو سکتے -

کبھی اس الف کی جگہ لوگ ہاے ملفوظ کو ساقط کرتے ہین اور یہ تو قیامت ہو قتیل نے مثالاً یون ایک مصرع لکھا ہی ؎ ہر چند دل ہر لحظہ زبیداد تو خون ست ✤ یہان دل کا لام راے مہملہ سے گھل مل گیا اور ہاے ملفوظ تشریف لیگئی یون - دلر لحظ مفاعیلُ - یا جیسے ؎ ہاے گلزار مین آیا مرے صیاد ہمراہ ✤ یہان صیاد کی دال ہمراہ کے سین سے جا ملی اور ہاے مظہرہ گر گئی یون - دَمراہ فعلان اسی طرح سیکڑون نے دھوکے کھائے ہین اور عین و ہاے ملفوظہ کے سوا اور اور حرف بھی گرائے ہین اور یہ تو قیامت کبرا ہی جیسے خوشدل ؎ نکاح جب تک نہین ہوتا مرے ساتھ ✤ لگا ناہی مناسب کب تمھین ہاتھ ✤ یہان نکاح کی حاے حطی جب کی باے موحدہ سے گتھ گئی اور جیم تازی نے چشم پوشی کی یون - نحاحب تک مفاعیلن - اگر کوئی ایسے حروف کے سقوط پر از روے جواز اشعار مندرجہ صدر کو شاذ صرف کرے تو معتبر نہونگے کیونکہ یہ سب معترض علیہ ہین اور ان اشعار پر کیا منحصر کسی کا شعر ہو اس سقوط کی مثال مین غیر معتمد ہی اور بیکار خواہ فردوسی ہون خواہ شیخ عطار شمس الدین فقیر کہتے ہین کہ مولانا ظہوری نیشتے ازین باب آوردہ و مورد طعن شدہ بیت مذکور انیست ؎ بدستم دہ آن رشک یاقوت را ✤ کہ سازم علاج عقل فرتوت را ✤ علاجق فعولن دیکھو عین عقل ساقط ہوا - مؤلف کہتا ہی کہ اس شعر مین علاج کے مقام پر در اصل جوان کا لفظ ہی - ہکذا فی خزانہ عامرہ - ظاہر ہی کہ فرتوت کے مقابل مین جوان مناسب بھی ہی نہ علاج - الغرض الف وصل کے سوا ایسے مقام پر دوسرے حرف کا سقوط ہرگز ہرگز جائز نہین -

(۲) الف ہندی - یہ الفاظ ہندیہ کے آخر اور مصرعے کے درمیان واقع ہوتا ہی - اس الف کے ماقبل ہمیشہ فتحہ ہوتا ہی جب الف گرتا ہی تو فتحہ بحال رہتا ہی اسطرح ؎ طمع ہی انصاف دوستان سے کہ آسنا فرمائین سب زبان سے ✤ کیا ہی ناسخ نے آسمان سے بلند تر رتبہ اس زمین کا ✤ یہان

آتنا کا الف دوم گرا ہی یون۔ کہ تن فعولُ فرما فعلن۔ دیکھو آتنا کے نون کا فتحہ بحال ہی۔ یا جیسے ؎ آتش خدا نے چاہا تو دریاے عشق مین ٭ کودے جو ایکبار ورے سے پرے ہوے ٭ یہان چاہا کا دوسرا الف ساقط ہوا اور فتحۂ ماقبل بحال ہی یون۔ آتشِ نمفعول دان چاہَ فاعلاتُ۔

یہ الف نظم فارسی و عربی مین نہین گرتا ہی اگرچہ کوئی لفظ ہندی آخر الالف اوس زبان مین لائے ہون اور کسی لفظ عربی و فارسی مین نہین گرتا اگرچہ نظم اردو مین اوسکو لائے ہون۔ ہان الفاظ ترکی کے آخر سے یہ الف ساقط ہوجاتا ہی اگرچہ کسی زبان مین ہو جیسے سعدی ؎ عسل بر سر و سر برابر وان ٭ دیکھو سر کا لفظ ترکی ہی اوسکے آخر سے الف گرا ہی اور یہ درست ہی کیونکہ اونکے ہان الف اظہار فتحہ اور واو اظہار ضمہ اور تحتانی اظہار کسرہ کے واسطے آتی ہی یون۔ عسل بر فعولن سر و سر فعولن کبراب فعولن۔

الف وصل اور الف ہندی کا سقوط واجب نہین بلکہ جائز ہی اگر تقطیع مین بحال رہتے ہون تو بحال رکھو یون ؎ تم اگر اشتر کو اسکندر کے ہاتھون بیچتے ٭ تم اگر اش فاعلاتن ترک اسکن فاعلاتن۔ یا جسطرح ؎ دزد از خانۂ مفلس خجل آید بیرون ٭ یہان از کا الف بحال ہی یون دزد از خا فاعلاتن۔ یا جیسے ؎ ہم نے آتنا اوسکو چاہا ہوگیا مغرور وہ ٭ یہان سب الف ہندی بحال ہین یون۔ ہم نے آتنا فاعلاتن اسکو چاہا فاعلاتن ہوگیا مغ فاعلاتن۔ ہم انکو الف اظہار حرکت کہتے ہین۔

(۳) الف جمع افعال عربی۔ صرف زبان عربی مین صیغۂ جمع کے بعد جنکے آخر واو ہوتا ہی آتا ہی اور تقطیع مین لکھا نہین جاتا ہی یون ؎ صدا ہر طرف طرقوا طرقوا ہی ٭ صدا ہر فعولن طرف طرفعولن رقوطرقوا ہی فعولن۔ دیکھو طرقوا کے بعد کے الف اوڑ گئے۔ یہ الف اس واسطے آتا ہی کہ واو عطف اور واو جمع مین اکثر التباس نہو جیسے فاصبروا صبرًا جمیلا مین اگر الف جمع نہوتا تو فاصبرُ صیغۂ واحد حاضر امر اور واو جمع عطف کا واو معلوم ہوتا اس لیے یہ جمع کی نشانی ہی۔

(۴) الف آخر اللفظ عربی - یہ بھی لفظ کے آخر لکھا جاتا ہی جب ملفوظ نہین ہوتا تو تقطیع مین مکتوب نہین ہوتا ابو نصر فراہی ؎ انا چون انّنی وانّی من ✤ یہان انا مین الف دوم نہ لکھا جائیگا یون ان چوان فعلاتن - یا جیسے فیضی فیاضی ؎ کام انا املح از تو شیرین ✤ کامے اَ مفعول لن الملحز مفاعلن - جب ملفوظ ہوتا ہی تو بحال رہتا ہی یون - ؎ انا عبدٌ ضعیفٌ انت معبود ✤ انا عبدن مفاعیلن - یہ الف شاذ آتا ہی -

(۵) الف ماقبل حروف قمری - اس الف کے بعد ہمیشہ لام ہوتا ہی اور لام کے بعد ان سترہ ۱۷ حروف مین سے کوئی حرف ۱ الف ۲ بائے موحدہ ۳ جیم تازی ۴ حائے حطی ۵ خائے معجمہ ۶ ظائے منقوطہ ۷ عین مہملہ ۸ غین معجمہ ۹ فا ۱۰ قاف ۱۱ کاف تازی ۱۲ لام ۱۳ میم ۱۴ نون ۱۵ واو ۱۶ ہائے ہوز ۱۷ یائے تحتانی - یہی حروف قمری کہلاتے ہین - ان حرفون کے ساتھ لام کے پیشتر جو الف ہوتا ہی وہ تلفظ مین نہین آتا بلکہ الف کے ماقبل کا حرف اپنی حرکت سمیت لام مابعد الالف سے جا ملتا ہی اور الف تقطیع مین لکھا نہین جاتا اسطرح ؎ ای خداوندو احد القہار ✤ ای خداون دو احدل مفاعلن - دیکھو واحد کے بعد کا الف گر گیا اور ضمہ مع دال لام لقہار سے ملگیا - یہ الف مخصوص عربی کا ہی -

(۶) الف ولام ماقبل حروف شمسی - اس الف کے بعد بھی لام ہوتا ہی اور لام کے بعد ان حروف آیندہ یازدہگانہ مین سے کوئی حرف ۱ تائے فوقانی ۲ ثائے مثلثہ ۳ دال مہملہ ۴ ذال معجمہ ۵ رائے مہملہ ۶ زائے معجمہ ۷ سین مہملہ ۸ شین معجمہ ۹ صاد مہملہ ۱۰ ضاد معجمہ ۱۱ طائے مطبقہ - یہی حروف شمسی کہلاتے ہین ان حروف کے ماقبل ہر دو الف ولام تلفظ مین نہین آتے اور الف کے ماقبل کا حرف اپنی حرکت سمیت لام کے مابعد والے حرف سے دو حرف درمیانی چھوڑ کر جا ملتا ہی اور تقطیع مین وہ ہر دو الف ولام نہین لکھے جاتے یون ؎ دمِ صبحش ضیا الدین احمد ✤ دیکھو یہان ضیاء کے بعد الف ولام گر گئے اور ضمہ مع ہمزہ دال دین سے وصل ہو گیا - دمے صبحش مفاعیلن ضیائُ دْدی مفاعیلن - یہ الف ولام عربی کے لیے مخصوص ہین -

حروف مذکور کے قمری و شمسی کہنے کی وجہ یہ بیان کرتے ہین کہ چاند مین کشش کم ہی۔ حرف قمری کے ماقبل ایک حرف چھوٹکر وصل ہوتا ہی بدین وجہ گویا کم جذب ہوا وہ قمری کہلائے یون ہین آفتاب کشش زیادہ رکھتا ہی حروف شمسی مین دو حرف چھوٹکر وصل ہوتا ہی بدین برہان گویا زیادہ انجذاب ہوا وہ شمسی سے مسمّٰی ہوئے۔ سبحان اللہ حرف کیا ہوئے جرثقیل ہوئے یا نظام شمسی کا مرحلہ ٹھہرا یہ کیون نہین کہتے کہ جب القمر پر کچھ ملاؤ تو اوسمین صرف الف چھوٹیگا پس جسکا میل مثل والقمر کے ہو وہ الف ولام کے بائین طرف کے حرف قمری ہین یون ہین جب الشمس پر کوئی لفظ لاؤ تو اوسکے الف ولام دونون چھوٹجائینگے پس جسکا وصل والشمس کا سا ہو تو الف ولام کے بائین طرف کے حروف شمسی ہین چلیے فراغت پائی۔

(۷) الف تنوین۔ یہ الف حروف منون کے بعد زبان عربی مین واقع ہوتا ہی اسکے ماقبل کا نون تنوین تلفظ مین بحالت سکون قائم رہتا ہی اور وہ الف ملفوظ نہین ہوتا اسطرح ؎ غالباً مروبخت خفتہ ما ٭ ورنہ خواب اینقدر نمے باشد ٭ اوسوقت تقطیع مین یہ الف مکتوب نہین ہوتا یون۔ غالبن مرفاعلاتن۔

(۸) الف عربی ماقبل الف ولام۔ یہ الف لفظ عربی کے آخر مین ہوتا ہی اور اسکے بعد الف و لام بعدہ حروف قمری یا شمسی۔ یہ الف وہان ملفوظ نہین ہوتا جیسے وَلَا الضَّالِّيْنَ۔ یا جسطور ؎ براق از قدم خار در راہ سوخت ٭ پیمبر ز دم ما سوا اللہ سوخت ٭ یہان۔ سوا کا الف تقطیع مین غیر مکتوب رہیگا یون۔ پیمبر فعولن زدم مافعولن سول لا فعولن۔

(۹) الف ماقبل نون غنہ ہندی۔ یہ الفاظ ہندیہ مین نون غنہ سے پیشتر آتا ہی اسکو بعض لوگون نے اردو مین گرا بھی دیا ہی۔ فقیر کے نزدیک اسکا سقوط مکروہ طبع سلیم ہی جیسے رند ؎ بے بہا جنس ہی تو اہل جہان بے مقدور ٭ میرے یوسف نہ بٹیگا یہان سودا تیرا ٭ جب یہ الف گرتا ہی تو اسکے ماقبل کا حرف مفتوح فقط بحال رہجاتا ہی اور یہ الف و نون تقطیع مین لکھے نہین جاتے یون۔ سی ہ سودا فعلاتن۔ یہان کی ہاے ہوز بجاے عین فعلاتن کے متحرک رہگئی اور اوسکے

بعد الف ونون ساقط ہوگئے - یا جس طرح امانت ؎ یہان گرہ کھل گئی دل کی وہان انگیا سکی ✤ لب نازک سے صدا آنے لگی بس بس کی ✤ یہان بھی وہان کے الف ونون دونون گر گئے یون - وہ آگیا فعلاتن -

واو

(۱) واو عاطفہ - وہ دو عربی یا فارسی کلمون کے درمیان آتا ہی دو کلمۂ ہندی یا ایک کلمۂ ہندی اور ایک کلمۂ زبان دیگر کے مابین اسکا لانا قواعد اردو سے جاہل ہنجانا ہی - اس واو کے ماقبل ہمیشہ ضمہ ہوتا ہی جب یہ ضمہ خوب کھینچا نہین جاتا تو واو عاطفہ ملفوظ نہین ہوتا میر عبد الجلیل واسطی بلگرامی ؎ من واین رتبہ از کجا لیکن ✤ مور پر وردۂ سلیمان ست ✤ اور سوقت تقطیع مین بھی لکھا نہین جاتا - یون - من ای رت فعلاتن - اور جب ضمے کا اشباع ہوتا ہی تو وہ ملفوظ اور تقطیع مین مکتوب ہوتا ہی یون ؎ من وحجرۂ ودامن وآتشے ✤ منوچ فعولن ریودا فعولن منوا فعولن تشے فعل -

(۲) واو بیان ضمہ - یہ لفظ کے آخر مین ہوتا ہی اسکے ماقبل ہمیشہ ضمہ اور فارسی وارد دو دونون زبانون مین اور معروف ومجہول دونون طرح آتا ہی - جب اسکے ماقبل کا ضمہ کھینچا نجائے تو سمجھو کہ واو ساقط ہوگیا جیسے سیفی ؎ ہمچو تو کو در دو سرا دیگرے ✤ یہان - چو - تو - دو - تینون کے واو گر گئے یون - ہمچ تکو مفتعلن در دسرا مفتعلن - یا جیسے ؎ تکو مے سے ہو محبت تو یہان یار وچلو ✤ یہان - کو - ہو - تو - یارو کے چارون واو گر گئے جب کہ مصرع کو رمل مخبون مین پڑھا یون - تم کہسے فاعلاتن ہمچ بت فعلاتن تو ہا یا فعلاتن رچلو فعلن - اور جب اسکا ضمۂ ماقبل اشباع کیا جائے تو جانو کہ واو کا سقوط نہین ہوا جیسے ؎ بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری ✤ کہ از بوے دلاویزے تو مستم ✤ یہان بدو کا واو مجہول اور بو کا واو معروف دونون تقطیع مین ساقط رہے اور نگرے یون - بدو گفتم مفاعیلن ✤ کہ از بوے مفاعیلن - یا جیسے بحر ؎ آبلے کی شکل دل کو چاہیے ضبط بکا ✤ قلب مین دریا بھرا ہی آنکھ مین آنسو نہین ✤ یہان - کو کا واو مجہول

اور آنسو کا واو معروف بسبب اشباع ضمہ ماقبل دونون تقطیع مین بحال رہے یون شکل دل کو فاعلاتن اک مے ا فاعلاتن سو نہین فاعلات -

(۳) واو مصرح ضمہ - یہ واو تصریح کرتا ہی کہ اسکے ماقبل ضمہ ہی بعضون نے اسکو معدولہ کہا ہی - یہ لفظ کے درمیان مین اور ہر سلسلہ زبان مین آتا ہی اور اکثر ملفوظ نہین ہوتا جسطرح ؎ ا ودھر مین انگوزہ والے اولوالعزم ✤ اسکے ماقبل کا حرف بحرکت ضمہ متحرک ہوکر واو تقطیع مین لکھا نجائیگا یون - اور ہوا ان مفاعیلن گزہ والے مفاعیلن الل عزم مفاعیل - یا جیسے سحر لکھنوی ؎ آخر تو کبھی پوچھنے والا کوئی ہوگا ✤ ہر بار یہ کیا کہتے ہین فریاد کرین آپ ✤ یہان کوئی کا واو تقطیع مین نہ لکھا جائیگا یون - ا اخرت مفعول کبھی پوچ مفاعیل نوالاک مفاعیل ی ہوگا فعولن - اور جب ملفوظ ہوتا ہی تو ساقط نہین ہوتا اسطرح ؎ آج بھی کل کی طرح برق نہ آیا کوئی ✤ یہان کوئی کا واو سلامت ہی یون - کوئی فعلن -

(۴) واو مخلوطی - یہ الفاظ ہندیہ کے واسطے خاص ہی - درمیان لفظ حرف مضموم کے بعد آتا ہی بعد اس واو کے ہمیشہ الف ہوتا ہی اسکے ماقبل تھوڑی ضمے کی اور زیادہ فتحے کی بو ہوتی ہی بلکہ اہل لکھنؤ علی العموم اسکو فتحے کے بعد بولتے ہین - الغرض یہ واو ضمے اور فتحے کو چھوتا ہوا مفتوح زبان سے ادا ہوتا ہی اور خود ملفوظ نہین ہوتا جیسے بحر ؎ معشوق کیا بنیگا بناوٹ سے خشک مغز ✤ اک سونگ ہی جو کاٹ کی پتلی سنو گئی ✤ برین صورت اسکے ماقبل کا حرف متحرک اور مابعد کا الف ساکن تقطیع مین لکھا جائیگا اور واو سوانگ کا غیر مکتوب ہوگا یون - اک ساگ مفعول - یونہین اگر نیزی مین گواڈ روپڑ بمعنی چار پایہ -

(۵) واو اشمام ضمہ - یہ واو صرف زبان فارسی مین خاے مفتوح یا مکسور کے بعد آتا ہی اور بحال اسمین خنے کی بو رہتی ہی جیسے ؎ خوش بود خواب و خورِ خواجہ خویش ✤ تقطیع مین یہ واو مکتوب و محسوب نہین ہوتے اور واو مخلوطی کی طرح انکے ا دھر او دھر کے حروف مکتوب التقطیع ہوتے ہین یون - خش بو دخا فاعلاتن بحرے خا فعلاتن جِ خیش فعلات - نصیر المحققین نے معیار مین

دو مقام پر اس واو کو اور بھی بتایا ہی - اول غین مکسور کے بعد جیسے درغوش بقافیہ درویش ومعنی درویش - دوم کاف عربی مفتوح کے بعد جیسے کوس بمعنی شخص واحد بقافیۂ بس - مگر زبان باستانی مین ہین اور نادر ہین - اور انپر حکم واو اشمام ضمہ ہوگا -

(۶) واو لین - اس واو کے ماقبل ہمیشہ فتحہ ہوتا ہی اور درمیان لفظ اور آخر لفظ اور ہر سہ زبان مین آتا ہی - عربی وفارسی مین تو کبھی یہ واو ساقط نہین ہوتا جیسے ؎ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ✤ مین لاحول مفعول - اور جیسے ؎ گندم از گندم بروید جو ز جو ✤ از مکافات عمل غافل مشو ✤ مین جو ز جو فاعلن - اردو مین جب درمیان لفظ یہ واو آتا ہی تو اکثر یہ ہی کہ ملفوظ رہکر ساقط نہین ہوتا جیسے ؎ یہ کوشلا کا ہی سب مکر اور فن ✤ کہ مبتیک سوت کی ہو سوت دشمن ✤ یہان کوشلا اور سوت کے واو درمیانی بحال ہین یون - یکو شل لا مفاعیلن ✤ بے شک سو مفاعیلن مکی ہو سو مفاعیلن تد شمن فعولن - لیکن کبھی اس واو درمیانی کو بغیر ملفوظ کیے ہوے بھی کہنا جائز تھا اور اب بھی خال خال نظر آتا ہی بدین صورت تقطیع مین مکتوب نہوگا جیسے منشی امیر سلمہ ؎ لم یلد ہی اور ولم یولد کلام اللہ کا ✤ یہان اور کا واو درمیانی نہ لکھا جائیگا یون - لم یلد ہی فاعلاتن اور لم یو فاعلاتن - یا جناب غالب ؎ مجھکو دیکھو تو ہون بقید حیات ✤ اور چھ ماہی ہو سال مین دوبار ✤ ارچاہی فاعلاتن - یا خواجہ وزیر ؎ مصطفےٰ کے واسطے اور مرتضےٰ کے واسطے ✤ واسطے ارفاعلاتن - یا مرزا مہدی قبول ؎ اجل آنیکا ڈر ہی اور نہ کچھ خطرہ فنا کا ہی ✤ جسے سب نیستی سمجھے ہوئے ہین عین ہستی ہی ✤ اجل انے مفاعیلن کا ڈر ہی ارمفاعیلن - اب اکثر یہ یہی ہی کہ اس واو کو ملفوظ کرتے ہین (اور) کو بروزن طور کہتے ہین ناسخ ؎ مہنہ کے سامان کرتی ہی پیدا ✤ اور باران کرتی ہی پیدا ✤ او سوقت تقطیع مین ساقط نہین ہوتا یون - اور بارا فاعلاتن جب لفظ کے آخر مین یہ واو آتا ہی تو اردو مین اکثر ملفوظ ہی ہوتا ہی جیسے ؎ آٹھ نو دس ہوئے بس انشا بس ✤ او سوقت تقطیع مین بھی بحال رہتا ہی یون - اٹ نو دس فاعلاتن - اور کبھی ملفوظ نہین کرتے یون ؎ سات سو کل آئے سوار اسطرف ✤ او سوقت تقطیع مین بھی مکتوب

نہین ہوتا یون - سات سکل مفتعلن - سچ تو یہ ہی کہ ایسا سقوط قبیح ہی -

(۷) واو ماقبل الف ولام عربی - اس واو کے بعد الف ولام ہوتا ہی اور ان دونون کے بعد حرف قمری یا شمسی جیسے دبیر ؎ بس ذوالجناح صاف دھوین سے نکل گیا ✤ یہ واو تلفظ مین نہین آتا اور اسکے ماقبل کا حرف مضموم واو والف کو چھوڑ کر لام سے جا ملتا ہی اور واو والف دونون تقطیع مین غیر مکتوب ہوتے ہین یون بس ذ ج مفعول ناح صاف فاعلات - یا جس طرح سعدی ؎ شنیدم کہ ذوالنون بدین گریخت ✤ یہان بھی واو غیر ملفوظ ہی اور اوسکے ماقبل کے حرف مضموم نے واو اور الف اور لام تینون حروف چھوڑ دیے اور نون سے جا ملا ایسلیے کہ یہان الف ونون حرف شمسی کے ماقبل تھے - الغرض یہ غیر ملفوظ ثلثہ تقطیع مین لکھے نجائینگے یون - شنیدم فعولن کذن نو فعولن - یہ الفاظ عربیہ کے واسطے خاص ہی -

(۸) واو معروف ماقبل نون غنہ ہندی - یہ واو نون غنہ سے پیشتر آتا ہی اس واو کا سقوط ہندی الفاظ مین جایز ہی - جب ساقط ہوتا ہی تو اسکے ماقبل کا حرف مضموم رکن کے حرف متحرک کے مقابل بحال رہجاتا ہی جیسے میر وزیر صبا ؎ تو سن طبع کو کرتا ہون مین کوڑا کیا کیا ✤ اوسوقت یہ واو مکتوب التقطیع نہین ہوتا یون - تو سنے طب فاعلاتن عک کرتا فعلاتن ہ مکوڑا فعلاتن - دیکھو ہون کا واو تقطیع سے اوڑ گیا - اور جب ملفوظ ہوتا ہی تو ساقط نہین ہوتا جیسے ناسخ ؎ مین ہون غلام شاہ رسل کے وزیر کا ✤ یہ واو یہان تقطیع مین بحال ہی یون - مے ہوغ مفعول - یہ واو الفاظ ہندیہ ہی مین گر گیا -

(۹) واو مجہول ماقبل نون غنہ - فقط زبان ہندی مین نون غنہ کے ماقبل واو مجہول آتا ہی کبھی یہ واو اور نون جمع اسم کی علامت ہین - جب ملفوظ نہین ہوتے تو تقطیع مین مکتوب نہین ہوتے جیسے رند ؎ بھر بھر دیا ہی موتیون سے مُنہ دوات کا ✤ یہان موتیون کے واو اور نون دونون اوڑ گئے یون - بربرد مفعول یا ہَ موتِ فاعلاتُ یُسے مُہد مفاعیل - اور کبھی علامت جمع فعل بنکر بھی گرتا ہی جیسے ناسخ ؎ بدلائل ہوا ہی ثابت یون ✤ متضرر ہون آپ

غیر بھی ہون ✤ یہان پہلے (ہون) کا واو اور نون غیر ملفوظ ہوکر تقطیع مین لکھا نجائیگا یون
متضرر رفعلاتن ہ ا اپ غمی مفاعلن - جب یہ واو ملفوظ رہتا ہی تو اسکا نون تقطیع مین لکھا
نہین جاتا اور یہ حکم درمیان مصرع کے واسطے ہی رہا واو وہ درحالت تقطیع بحال رہتا ہی جیسے شیخ
امان علی سحر لکھنوی ؎ تم کو جی بھر کے نہین دیکھنے پاتے عاشق ✤ آنکھ گالون پہ پھسلتی ہی
نظر رانون پر ✤ یہان گالون اور رانون کے واو سلامت رہین گے یون - ا ک گا لو فاعلاتن
پ پھسلتی فعلاتن ہ نظر را فعلاتن نو پر فعلن - یا جسطرح ناسخ کے شعر کے دوسرے (ہون) کا واو
قائم التقطیع ہی -

(۱۰) واو لین ماقبل نون غنہ - یہ الفاظ ہندیہ کے واسطے خاص ہی اس واو کے پیشتر فتحہ
ہوتا ہی اور واو کے مابعد نون غنہ - بعض الفاظ مین اقل یہ واو ملفوظ نہین ہوتا اور اوسکے
بعد کا نون بھی غیر ملفوظ ہوتا ہی اور واو کے ماقبل کا فتحہ بحال رہجاتا ہی مع حرف جسطرح ؎
یو نہین پونہچتے ہی پونہچیگا ہاتھ پونہچے تک ✤ ابھی تو اونگلی ہی پکڑی ہی آستین کے عوض ✤
یہان پونہچتے اور پونہچیگا اور پونہچے کے واو ونون ساقط ہوگئے یون - یُہی پہنچ مفاعلن
تہ پہنچے فعلاتن گہات پہ مفاعلن چے تک فعلن - لیکن اکثر یہ واو ملفوظ رہتا ہی اور نون
درمیان مصرع غیر ملفوظ جیسے رنگین ؎ گون پر اپنی دوست ہوجاتے ہین سب ✤ اوسوقت
تقطیع مین بھی لکھا جاتا ہی یون - گو پر نی فاعلاتن - یا جیسے سحر ؎ اب دیکھنے کی گون ہی
نہ دکھلانے کے قابل ✤ اب دیک مفعول نکی گو ہ مفاعیل - الفاظ عربی وفارسی مین اس
واو کے بعد نون غنہ ہرگز نہین آتا آتش نے اس تعدی کا ارتکاب کیا ہی یون ؎ خال
مشکین دل فرعون ید بیضا ہی وہ رخ ✤ یہان لفظ فرعون کا نون باوجودیکہ عربی ہی غنہ ہوکر
تقطیع مین ساقط ہوگیا یون - خال مشکی فاعلاتن دل فرعو فعلاتن ید بیضا فعلاتن ہو
رخ فعلن - مگر ہمنے ایسا رسالہ عبدالواسع ہانسوی مین ایک جگہ بیان سیاقۃ الاعداد مین
پایا ہی کما قال ؎ اگر ز ہفت زمین سوے ہشت خلد آید ✤ زنہ سپہر بہ وہ کون خبر دہند اورا

یہان بھی فرعون آتشی کی طرح کون کا نون غنہ ہوگیا ہی اور تقطیع مین غیر مکتوب ہی یون - زنہ سپہ مفاعلن رب دہ کو فعلاتن - وَفِیہِ نَظَرٌ -

(۱۱) واو تمیز - یہ واو لسان عربی مین ہمیشہ اسم عمر مسکن الاوسط کے آخر مین آتا ہی تاکہ عمر متحرک الاوسط سے ممیز رہے - نظم بلکہ شعر عربی مین یہ واو غیر ملفوظ رہتا ہی جیسے حارث ابن حلزہ یشکری ؎ اِنَّ عَمْرًا لَنَالَدَیْہِ خِلَالٌ ✤ غَیْرَ شَکٍّ فِی کُلِّ ہٰذَا الْبَلَاءِ ✤ باشباع - تقطیع مین یہ واو لکھا نجائیگا یون - ان نعمرن فاعلاتن لنالدی مفاعلن ہ خلالن فعلاتن ✤ غیر شکن فاعلاتن فی کل ہذا بلا یو فاعلاتن - دیکھو واو عمر و غیر مکتوب ہوا -

(۱۲) واو اصلی فارسی مستعملۂ اردو - واو اصلی آخر اللفظ فارسی کو بعضون نے نظم اردو مین غیر ملفوظ کیا ہی اور یہ خطاے فاش ہی جیسے عاشق لکھنوی ؎ مجھکو جی بھر کے مزہ درد کا حاصل ہوجاے ✤ دوسرے پہلو مین بھی چاہتا ہون دل ہوجائے ✤ یہان پہلو کا واو غیر ملفوظ ہوکر تقطیع مین لکھا نجائیگا یون - دوسرے پہ فاعلاتن ل م بی چا فعلاتن - اسی طرح نیلوفر کا واو درمیانی - لیکن یہ اصلی نہین اس لیے اسکا سقوط جائز ہی -

یاے تحتانی

(۱) یاے تحتانی ساکن - قدما کہتے تھے کہ تحتانی کا سقوط درست ہی اور اوسکی مثال کہ دیدہ و نہ لاتے تھے اور کیست و چیست و نیست کی ترکیب سے انکے اخیر یاے تحتانی کا دھوکا کھاتے تھے پھر اوسکے ساتھ یہ بھی کہتے تھے کہ انکے سوا اور جہان جہان تحتانی گرتی ہی اوسکے بعد الف ہوا ہی - اقول - ظاہر ہی کہ تقطیع کا اعتبار رسم کتابت اور تلفظ پر ہی جب الفاظ کے آخر یاے مخفی لکھی تو ہم اوسکو بلا اشباع یاے تحتانی کیون جانین اور اوسکا سقوط کیون مانین - اب رہی دوسری شق پس وہان الف وصل تو موجود ہی ہم اوسی کو گرادینگے اور تحتانی کو بچا دینگے - بہرصورت یاے ساکن کا سقوط بے اصل ٹھہرا - ہان قتیل نے نہر الفصاحت مین ذکر کیا ہی کہ شعراے تو ران یاے تحتانی کو بدون الف وصل بھی ساقط کرتے ہین کقولہ ؎ تبان آذری را

باتو ہیچ نسبت نیست + یہان آذری کی تحتانی بغیر الف ما بعد گری ہی یون - بتان ا ا مفاعلن ذرا با فعلاتن - ایسا ہی ہمنے ایک شعر مین اور پایا ہی خاقانی ؎ خاقانی عید آمد و خاقان به یمن جود + ہر کار کز خدائے بخواہد روا شود + یہ شعر شاہ توران کی مدح مین ہی اس لیے یائے خاقانی کا سقوط ہوا ہی یون - خاقان مفعول عید ا م فاعلات - وَالنَّادِرُ کَالْمَعْدُوم

(۲) یائے عربی ماقبل الف ولام - یہ یے لفظ عربی کے آخر مین واقع ہوتی ہی اسکے بعد ہمیشہ الف ولام بعدہ حرف قمری یا شمسی آتے ہین اور تحتانی ملفوظ نہین ہوتی بلکہ اسکے ماقبل کا حرف مکسور قمری مین لام سے اور شمسی مین ما بعد لام سے جا ملتا ہی اور یائے مذکور ساقط ہو جاتی ہی جیسے واسق مرحوم بلگرامی ؎ سر و بر داشتہ انگشت شہادت در باغ + میکند سید ا و اسجدہ ربی الاعلی + یہان ربی کی تحتانی نہ لکھی جائیگی یون - میکند بے فاعلاتن دا و اسبح فعلاتن دے ربل فعلاتن یا جیسے ؎ نادِ عَلِیًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ + تَجِدْهُ عَوْنًا لَّكَ فِي النَّوَائِبِ + نادعلی مفتعلن بن مظہرل مستفعلن عجایبی مفاعلن + تجدہ عو مفاعلن نل لک فن مفتعلن نوایبی مفاعلن - یہان نی کی تحتانی ساقط ہوئی - یہ شعر رجز مسدس مخبون مطوی مین ہی اور ایک ہی شعر ہی - یونہین سقوط الف مقصورہ کا بھی سمجھ لو جیسے عالی شیرازی ؎ وز محالات ست فتح الیاس احدی لر حتین - یہان احدے کا الف مقصور ساقط ہو گا یون - یاس احد رفاعلن

(۳) یائے آخر الالفاظ ہندی - یہ تحتانی الفاظ ہندیہ کے آخر معروف و مجہول نظم اردو مین آتی ہی - جب ملفوظ نہین ہوتی تو اسکے ماقبل کا کسرہ بحال رہجاتا ہی جیسے جناب بحر ؎ شاہون کا سر خراج ہی پاؤن کی جوتی تاج ہی + عشق مین کسکا راج ہی کونسا یہ دیار ہی + یہان (کی) او (جوتی) کی تحتانی معروف ساقط ہو گی یون - پا و کجو مفتعلن تتاج ہی مفاعلن - یا جیسے بحر مرحوم ؎ سر تلک کاٹ کے ساقی کے قدم پر رکھدین + رہن ہو جانے دو کیا ہی ہمین دستار کا خوف + یہان (رکے) اور (ہو جانے) کی یائے مجہولہ ساقط ہو گی یون - سر تلک کا فاعلاتن ٹک ساقی فعلاتن + رہن ہو جا فاعلاتن دستار کا ہی فعلاتن - اگر یہ دونون تحتانیان ملفوظ ہون تو ساقط نہونگی جیسے ذوق ؎ بیین مری آشکارا اسکو کسکی ساقیا چوری + خدا کی گر نہین چوری تو پھر

بندے کی کیا چوری ✤ یہان ایک یاے معروف کے سوا سب معروف تحتانیان تقطیع مین بحال ہین یون - پیے مرا امفاعیلن تکسکارا ہم مفاعیلن ک کسکی سا مفاعیلن قیا چوری مفاعیلن ✤ خدا کی گر مفاعیلن نہی چوری مفاعیلن ت پر بندے مفاعیلن کا چوری مفاعیلن - یا جیسے سحر مرحوم ؎ وہ کھڑے ہین چمن مین نرگس کے ✤ ایک پتلی ہوا اور ہزار آنکھین ✤ وہ کڑے تو فاعلاتن - دیکھو یہان یاے مجہول تقطیع مین بحال ہی -

(۴) یاے لین ہندی - یہ الفاظ ہندی کے آخر اور دو زبان مین آتی ہی اسکے ماقبل ہمیشہ فتحہ ہوتا ہی جب ملفوظ نہین ہوتی تو تقطیع مین غیر مکتوب رہتی ہی جیسے سید محمد خان رند ؎ شان ارفع ہی تری مرتبہ اعلی تیرا ✤ تو ہی یکتا کوئی ثانی نہین حقا تیرا ✤ یہان ہی کی تحتانی دونون مصرعون مین لکھی نجائیگی یون - شان ارفع فاعلاتن ہ تری مرفعلاتن + تو ہ یکتا فاعلاتن - اور جب تلفظ مین آئیگی تو تقطیع مین سلامت رہجائیگی جیسے اصغر علی خان نسیم دہلوی ؎ آپ پنہان ہی اگر جلوے دکھاتی ہی بہار ✤ یہان ہی کی تحتانی دو جگہ بحال ہی یون - ا آپ پنہا فاعلاتن ہی اگر جل فاعلاتن وے دکاتی فاعلاتن ہی بہار فاعلات -

(۵) دو یاے ہندی - تحتانی بعد تحتانی جب اردو مین آتی ہی تو پہلی متحرک اور دوسری ساکن ہوجاتی ہی - یاے اول ہمیشہ ملفوظ رہتی ہی اور رسم مین کبھی ہو سکے عوض ہمزہ لکھا پڑھا جاتا ہی جیسے کوئی اور کبھی یاے تحتانی جیسے دوڑیے - رہی یاے دوم وہ کبھی کبھی ملفوظ نہین ہوتی ہی اوسوقت تقطیع مین بھی مکتوب نہین ہوتی جیسے رند ؎ حقا شریک کوئی نہین تیری ذات کا ✤ یہان کوئی کی تحتانی دوم ساقط ہوگی اور اول بشکل و تلفظ تحتانی متحرک قائم رہیگی یون - حق قاش مفعول ا ریک کوی فاعلات نہی تیر مفاعیل ذات کا فاعلن - یا جیسے مکنوی مرحوم ؎ دل جانے آپ جانیے ہمنے اوٹھایا ہاتھ ✤ اپنا قدم تو بیچ سے جانان نکل گیا ✤ یہان جانیے کی تحتانی دوم بسبب عدم تلفظ ساقط ہوگی اور اول بحالت حرکت قائم رہیگی یون - دل جان مفعول ا اپ جان فاعلات ی ہم نے اُمفاعیل ٹاے ہات فاعلات

اگر یاے دوم ملفوظ ہوگی تو ساقط نہوگی جیسے سحر مرحوم ؎ سب زمینین ہین نئی شعر نئے لفظ نئے ✦ اک سحر ہی نئی انداز کا دیوان نیا ✦ یہان مصرع اول مین سب جگہ (نئے) کی تحتانی دوم بحال رہیگی بحالت سکون اور اول بشکل و تلفظ تحتانی متحرک لکھی جائیگی یون- سب زمی نے فاعلاتن ہن یی شع فعلاتن رن یے لف فعلاتن ظن یے فعلن- یا جیسے استاد ؎ پھر پرسش جراحت دل کو چلا ہی عشق ✦ سامان صد ہزار نمکدان کیے ہوئے ✦ یہان کیے کی تحتانی دوم بحالت سکون قائم التلفظ ہی اور اول بحالت حرکت بحال یون- سامان مفعول صد ہزار فاعلات نمکداک مفاعیل یے ہوئے فاعلن- کبھی بطور شاذ اس تحتانی دوم کو الفاظ عربیہ مین بھی گرایا ہی جیسے جناب بحر ؎ کھوٹے ہین طلائی رنگ والے ✦ اس سونے کو بارہا کسا ہی ✦ یہان طلائی کی تحتانی دوم تقطیع مین غیر مکتوب ہوگی یون- کوٹیہ مفعول طلا یرن مفاعلن گوالے فعولن- رشیدی مین طلا کو ہندی سے معرب بتایا ہی بدین حجت ہم طلائی کو اردو کہینگے اور شاذ مین یہ تحتانی داخل نہ ہیگی-

(۶) شہ یاے تحتانی ہندی- کبھی ہندی مین متوالی تین تحتانیان آتی ہین- اول الف یا واو ساکن کے بعد آتی ہی اور متحرک رہتی ہی اور بلہجہ ہمزہ بولی جاتی ہی- دوم فقط متحرک سوم ساکن- جیسے سنائیے اور دکھائیے بروزن مفاعلن یا کھوئیے اور سوئیے بروزن فاعلن اول و دوم تحتانی ہمیشہ بحال خود متحرک و ملفوظ رہتی ہی- رہی یاے آخر یعنی سوم وہ اکثر ملفوظ نہین ہوتی جیسے خواجہ وزیر ؎ سر مراکاٹ کے پچتائیگا ✦ کسکی پھر جھوٹی قسم کھائیگا ✦ اوسوقت تقطیع مین نہین لکھی جاتی یون- یگا فعلن یا جیسے ؎ روئیے کیون کھوئیے کیون جان کو ✦ بحر سریع مین اسکی تقطیع کرو تو یہان بھی تحتانی سوم ساقط ہوگی یون- روی یے مفتعلن کوی یکو مفتعلن جان کو فاعلن- اور اکثر ملفوظ رہتی ہی جیسے میر وزیر صبا ؎ یہ عاشقون کی پھٹ پھٹ کہ پھٹائیے ✦ یہ جھانجون کی جھن جھن کہ جھنائیے ✦ یہان تحتانی سوم بھی ملفوظ رہیگی اور تقطیع مین مکتوب یون- کپٹ ٹا فعولن ی یے فعل ✦ کجن نا فعولن

ی یے فعل - یا جیسے اطہر ؎ جائیے جائیے خدا حافظ ٭ جای یے جا فاعلاتن ی یے خدا مفاعلن یا جیسے مثال دوم کو رمل مین تقطیع کرو یون - روی یے کو فاعلاتن کو ی یے کو فاعلاتن جان کو فاعلن -

(۷) یاے تحتانی مخلوطی - یہ تحتانی الفاظ ہندیہ کے مابین حرف مکسور کے بعد آتی ہی - اس تحتانی کے بعد ہمیشہ یا الف ساکن ہوتا ہی اور اس صورت مین اسکے ماقبل تھوڑی کسرے کی بو اور مابعد بہت فتحے کی بو ہوتی ہی اور دونون فتحہ و کسرہ کے درمیان یہ تحتانی مخلوط ہو کر نکلتی ہی اور خود ملفوظ نہین ہوتی اسطرح ؎ کیا کیا نہ میرے دھیان مین تھا پیاس کا خیال ٭ اس حالت مین اسکے ماقبل کا حرف متحرک و مابعد کا الف ساکن تقطیع مین لکھا جاتا ہی اور یہ تحتانی غیر مکتوب رہتی ہی یون - کا کان مفعول میرے دان فاعلات متا پاس مفاعیل کا خیال فاعلات یہان کیا کیا اور دھیان اور پیاس چارون کی تحتانیان ساقط ہوئین - یا اس تحتانی کے بعد واو ساکن ہوتا ہی اس صورت مین یاے مذکور کے ماقبل تھوڑی کسرے کی بو اور مابعد بمحاورہ دہلی ضمہ معروف کی بو اور بمحاورہ لکھنؤ ضمہ مجہول کی بو ہوتی ہی اور درمیان مین یہ تحتانی کسرے اور ضمے کو چھوتی ہوئی نکلتی ہی اور خود وہان ملفوظ نہین ہوتی اسطرح ؎ مین کیون کہون وہ غیر سے کیونکر خفا ہوئے ٭ اس صورت مین اسکے اول کا حرف متحرک و آخر کا حرف ساکن یعنی واو لکھا جاتا ہی اور خود یہ تحتانی تقطیع مین مکتوب نہین ہوتی یون - مو کو مفعول ہو و غیر فاعلات سکو کرخ مفاعیل فاعلن -

(۸) یاے عربی و فارسی مستعملۂ اردو - زمانۂ شیخ ناسخ و خواجہ آتش تک الفاظ عربیہ و فارسیہ کے آخر کی تحتانی کو بغیر الف وصل بھی گرا دینا جائز تھا بلکہ اب بھی خال خال جائز ہی جسطرح ناسخ ؎ قمری ہی تیرے گھر کے گرداے سرو ٭ دوسرا طوق حلقہ ہی در کا ٭ یہان قمری کی تحتانی تقطیع مین ساقط ہوگی اور کسرۂ ماقبل یا بحال رہیگا یون - قمر ہی تے فاعلاتن رگرک گر مفاعلن دے سرو فعلان - یا جیسے آتش ؎ خونریزی جس قدر کہ ہو اس سے عجب نہین ٭ آتش

فراقِ یار پدر رہ یزید کا + یہان بھی خونریزی کی یاے آخر ساقط التقطیع ہی اور کسرۂ ماقبل بحال یون خوریز مفعول جسقدر رک فاعلات ہ اس سبع مفاعیل جب نہین فاعلات - اب اکثر فصحا اس یاے معروف کے سقوط سے احتراز کرتے ہین اور حق پر ہین - کیونکہ یہ تحتانیان جس زبان کی ہین وہان تو گری نہین پھر ہم اسکے گرانے والے کون -

(۹) یاے معروف ماقبل نون غنۂ ہندی - یہ تحتانی ہندی الفاظ مین نون غنہ سے ماقبل آتی ہی اسکا سقوط جایز ہی - جب یہ گرتی ہی تو اسکے ماقبل حرف مکسور بحال رہجاتا ہی جیسے ناسخ ؎ نہین رہتی تری کسی بر مین + خشک کرتی ہی کپڑے دم بھر مین + عدم تلفظ کے سبب سے تقطیع مین (نہین) کی تحتانی لکھی نجائیگی یون - ن ہ رہتی فعلاتن تری کسی مفاعلن بر مین فعلان - جب ملفوظ ہوتی ہی تو تقطیع مین بھی بحال رہتی ہی جیسے بحر ؎ وصل نہین نہین سہی بوسہ ہی دیجیے کوئی + پھول نہین تو نکھڑی صدقہ گلے کے ہار کا + یہان ہر نہین کی یاے معروف تقطیع مین سلامت رہیگی یون - وصل نہی مفتعلن نہی سہی مفاعلن + پول نہی مفتعلن یہی حال یونہین اور کہین اور ہین تمھین وغیرہ کا ہی کہ جب انکی تحتانی ملفوظ نہوگی تو ساقط التقطیع ہوگی جیسے ؎ ہین رہجایئے چھائی ہی گھٹا ساون کی + یہان ہین کی تحتانی دوم بسبب عدم تلفظ ساقط ہوئی یون - ی ہ رہجا فعلاتن - اور جب ملفوظ ہوگی تو تقطیع سے نکلیگی جیسے استاد ؎ ہر ایک بات مین کہتے ہو تم کہ تو کیا ہی + تمھین کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہی + یہان تمھین کی تحتانی تلفظ مین آکر تقطیع مین ساقط نہوئی یون - تمی کہو مفاعلن کی انداز فعلاتن ز گفتگو مفاعلن کا ہی فعلن -

(۱۰) یاے لین ماقبل نون غنہ - یہ بھی خاص الفاظ ہندیہ مین آتی ہی اس تحتانی کے پیشتر فتحہ ہوتا ہی - جب یہ یاے لینہ ملفوظ نہین ہوتی تو تقطیع مین لکھی نہین جاتی اور اسکے ماقبل کا حرف مفتوح بحال رہجاتا ہی رہا نون غنہ وہ بھی غیر مکتوب ہوتا ہی جیسا کہ آیندہ نون غنہ کے بیان مین اسکا ذکر کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ جیسے آتش ؎ حباب آسا مین دم بھرتا ہون

تیری آشنائی کا ✤ نہایت غم ہی اس قطرے کو دریا کی جدائی کا ✤ یہان (مَین) کی تحتانی مع نون تقطیع سے ساقط ہوگی اور میم مفتوح ماقبل بحال رہیگا یون - حبا باسا مفاعیلن م دم تر تا مفاعیلن یا جسطرح اسیر ؎ مہر ومہ کرتے ہین سجدہ صبح وشام اللہ کا ✤ یہان (ہَین) کا وہی حال ہی جو مَین کا ہوا تھا یون - مہر ومہ کرفا علاتن تے ہ سجدہ فاعلاتن - دیکھو یہان ہاے مفتوح ماقبل صرف بحال رہی - اور جب یہ یاے ملینہ ملفوظ ہوتی ہی تو بحالت سکون بحال رہتی ہی اور اسکے بعد کا نون غنہ درمیان مصرع اوڑ جاتا ہی جیسے خواجہ وزیر ؎ ہون وہ پیاسا اشک بھر کر اپنی آنکھون مین پیون ✤ ہاتھ پھیلاؤن نہ مین آب بقا کے واسطے ✤ یہان مَین کی تحتانی مصرع دوم مین ملفوظ ہوکر مع حرف مفتوح ماقبل تقطیع مین قائم ہی اور نون غنہ غیر مکتوب یون - ہات پھیلا فاعلاتن و نہ مے اافاعلاتن - یا جیسے جناب بحر ؎ کسی کے منہ سے نہ نکلا یہ میرے دفن کے وقت ✤ کہ خاک ڈالو نہ اپر یہ مین نہائے ہوئے ✤ یہان ہین کی تحتانی بحال رہیگی یون - کہ خاکڈ امفاعلن لُن اپر فعلاتن ی ہی نہا مفاعلن -

(۱۱) یاے مجہول ماقبل نون غنہ - اس تحتانی کو بھی زبان اردو سے خصوصیت ہی - اسکے ماقبل ہمیشہ کسرہ مجہولہ ہوتا ہی اور بعدہ نون غنہ - مابین مصرع اسکا نون زبان پر نہین آتا اور یہ تحتانی کئی قسم کی ہوتی ہی اور جب ملفوظ نہین ہوتی تو تقطیع مین بھی مکتوب نہین ہوتی جیسے جمع اسماے مؤنث کی علامت - اسیر ؎ آنکھین بیکار ہین دیکھین جو نہ صورت تیری ✤ یہان (آنکھین) کی تحتانی غیر ملفوظ ہوکر ساقط ہوگئی اور حسب معمول نون غنہ بھی یون - اا ک بیکا فاعلاتن - یا جیسے جمع افعال کی علامت - شرف لکھنوی ؎ وہ اگر جھانکین جھروکے سے تو اتنا پوچھون بستر اپنا پس دیوار کرون یا نہ کرون ✤ یہان جھانکین کی تحتانی تقطیع مین بسبب عدم تلفظ غیر محسوب ہوگی یون - وہ اگر جا فاعلاتن ک جروکے فعلاتن - یا جیسے ناسخ ؎ نکلین تا ماندگی سے سبکے بدن ✤ پائین قوت حواس مردوزن ✤ یہان نکلین اور پائین کی یاے تحتانی و نون غنہ غیر ملفوظ ہوکر ساقط ہین یون - نکل تا ما فاعلاتن - پاے قووت فاعلاتن

یا جیسے یا دونون نسبتی ؎ آتے ہین وہ چودھوین پندرھوین دن ✤ بروزن مفتعلن مفتعلن فاعلن - یہان چودھوین اور پندرھوین کی تحتانی و نون غیر ملفوظ و غنہ ہونے سے تقطیع مین غیر مکتوب ہونگے یون - ۱۱ات ہ وہ مفتعلن چودوین مفتعلن درودن فاعلن کبھی وہ تحتانی و نون دونون اصلی ہوتے ہین اور غیر ملفوظ ہوکر تقطیع مین غیر محسوب ہوتے ہین جیسے امانت ؎ صحرا مین کہ دریا مین زمین پر کہ فلک پر ✤ موجود ہی پر نام نہین تیرے نشان کا ✤ یہان مین کی تحتانیان ہر جگہ لکھی بجائینگی یون - صحرا م مفعول کہ دریا م مفاعیل - کبھی یہ یاے تحتانی و نون مجرور کے آخر مین جر کا کام کرتے ہین اور غیر ملفوظ ہوکر محسوب التقطیع نہین ہوتے جیسے نسیم کشمیری ؎ محمودہ دائین بائین دلبر ✤ یہان دائین بائین کی یاے دوم نون سمیت نہ لکھی جائیگی اور دونون کی یاے اول مکتوب ہوگی یون - محمودہ مفعولن دائی با فاعلن ی دلبر فعولن - اور جب اسطرح کی تحتانیان ملفوظ ہوتی ہین تو تقطیع مین محسوب ہوتی ہین جیسے میر وزیر صبا ؎ اے عشق تری عنایتین ہین ✤ یہان تحتانی جمع مؤنث کی علامت بحال ہی اور نون غنہ ساقط یون - اے عشق مفعول تری عنا مفاعلن یتے ہین مفاعیل - یا جیسے ؎ کیا کرین کیا نہ کرین عشق مین جی چھوٹتا ہی ✤ یہان تحتانی جمع افعال کی علامت بحال دو جگہ بحالت سکون ہی اور نون غنہ غیر مکتوب یون - کا کرے کا فاعلاتن نکرے عش فعلاتن - یا جیسے ؎ بارھوین تیرھوین برس مین ہین ✤ یہان یاے نسبتی سلامت اور نون غنہ نسبتی غیر مکتوب ہی یون - باروے تے فاعلاتن روے برس مفاعلن - یا جیسے شیخ محمد جان شاد ؎ برگ گل ہو کہ بوے گل اے شاد ✤ جو ہی اس باغ مین پریشان ہی ✤ یہان (مین) کی تحتانی اصلی بحالت سکون بحال اور نون غنہ غیر مکتوب ہوگا یون - جو ہ اس با فاعلاتن غمے پرے مفاعلن شا ہی فعلن - یا جیسے ؎ آتا ہی چین دہنے نہ بائین کسی طرح ✤ یہان بائین کی تحتانی جر کی علامت بحال ہی یون - ۱۱ تا ہ مفعول چین دہن فاعلات نبا یے ک مفاعیل - الغرض جس لفظ مین یاے مجہول مع نون غنہ ہوگی اگر ملفوظ نہوگی تو ساقط ہوجائیگی اور بحالت

تلفظ تقطیع مین نگرنے پائیگی -

نون

(۱) نون غنہ بعد حروف مدہ - یہ نون زبان عربی و فارسی وارد و مین آتا ہی - اس نون کے ماقبل الف اور واو معروف اور یاے معروف مین سے کوئی حرف ہوتا ہی - جب تک نون مین اضافت نہو یا اسکے بعد واو عاطفہ نہو یا خود موصول نہو تو ناک مین بولا جاتا ہی اور زبان پر ملفوظ نہین ہوتا اسی کو غنہ کہتے ہین جیسے طالب آملی ؎ غنچہ سامان یک جہان چین برجبین + پیچد از غیرت بخود چون خیزران + یہان سب نون آخر غنہ ہین اور غیر ملفوظ بدین وجہ تقطیع مین درمیان مصراع محسوب نہونگے یون - غنچ سا ما فا علاتن یکجا چی فا علاتن برجبین فا علات + پیچد ز غی فا علاتن رت بخد چو فا علاتن خیزران فا علات - یا جیسے ؎ نہین کچھ ترے مُنہ مین ہان ہون نہین + یہان سب نون ہندیہ ہا مین مصرع غیر ملفوظ ہو کر غیر مکتوب ہین تقطیع مین یون - نہی چ فعولن ترے مُہ فعولن مہا ہو فعولن نہین فعول - اسیطرح یہ نون درمیان الفاظ آتا ہی تو تقطیع مین لکھا نہین جاتا جیسے ماند چاند کو بروزن فاع لکھین گے یو نہین گونگا اور جھینگا کا نون بھی بہالت تقطیع غیر مکتوب ہوگا -

(۲) نون غنہ بعد یاے مخلوطی و واو - یہ نون زبان ہندی مین ایسی یاے مخلوطی کے بعد آتا ہی جسکے مابعد واو ہو - اس تحتانی کا بیان پیشتر ہوچکا - یہان اسقدر کافی ہی کہ یہ نون ملفوظ و مکتوب التقطیع نہین ہوتا اور واو اکثر بحال رہجاتا ہی اور تحتانی کے ماقبل کا حرف مکسور بمقابلہ متحرک تقطیع قائم رہتا ہی جیسے ظفر ؎ یہ بھلا چنگا گرفتار بلا کیونکر ہوا + یہان کیونکر کا کاف اور واو بحال رہیگا اور نون غنہ لکھا نجائیگا یون - یہ بلا چن فا علاتن گا گرفتا فا علاتن رے بلا کو فا علاتن - واو کے باعث سے کاف ماقبل تقطیع مین مضموم ادا ہوگا - یا جیسے ذوق ؎ رہے ہی چرخ پہ ہر صبح جیون صبوحی کش + یہان جیون کا وہی حال ہوگا جو کیون کا ابھی ہوچکا یون - رہے ہی چر مفا علن چپ ہر صب فعلاتن جو صبو مفا علن حی کش فعلن - جب ایسے نون کے بعد

حرف تخصیص وغیرہ ملتے ہین تو اکثر یہ تینون حروف یعنی نون اور او سکے ماقبل کا واو اور واو کے ماقبل کی تحتانی سب کے سب تقطیع مین بحال اور ملفوظ نہین رہتے جیسے ناسخ ؎ جھونکا نسیم کا جو نہین سن سے نکل گیا ✣ دم بلبل اسیر کا تن سے نکل گیا ✣ یہان جیون ہین مین سے صرف جیم باقی رہیگا یون - جوکان مفعول سیم کاج فاعلات ہ سن سین مفاعیل کل گیا فاعلن یا جسطرح ؎ جیسے آج آئے بس یونہین آنا ✣ یہان اگرچہ یاے مخلوطی نہین مگر واو و نون کا وہی حال ہوگا جو جیون مین ہوا یون - جیسیا جا فاعلاتن ی بس یہی مفاعلن - اسکی تقطیع مین آج کا الف محذوفہ بسبب یاے ہندیہ ماقبل کے قائم بھی رہ سکتا ہی - اس طرح - جیسیا جا فاعلاتن فافہم -

(۳) نون غنہ بعد حرف مفتوح - اس نون کے ماقبل فتحہ آتا ہی اور غنہ بولا جاتا ہی آتش ؎ رخ وزلف پر جان کھویا کیا ✣ اندھیرے اوجالے مین رویا کیا ✣ اوسوقت یہ نون تقطیع مین غیر مکتوب ہوتا ہی یون - اندھیرے فعولن اجالے فعولن - یا جیسے ولہ ؎ بے رنگ زمین ہو تو اسے کیا کرے شاعر ✣ رینی ہو تو رنگریز کی تدبیر سے پکے ✣ یہان رنگریز کا نون تقطیع سے اوڑ جائیگا یون - رینی ہ مفعول ترگریز مفاعیل - بعض فصحا کو لیسے غنہ مین حجتین ہین وہ رنگنا کو بروزن فعلن نہین سمجھتے بلکہ برابر چند جا یعنی بروزن فاعلن کہتے ہین یونہین انگریز کے لفظ کو بھی جیسے ناسخ ؎ دل ملک انگریز مین جینے سے تنگ ہی ✣ قید حیات بھی مجھے قید فرنگ ہی ✣ دل ملک مفعول انگ ریز فاعلات - ہمارے استاد مرحوم جناب نجم الدولہ دبیر الملک مرزا محمد اسد اللہ خان بہادر نظام جنگ غالب دہلوی نور اللہ مرقدہ کا اعتبار رنگنا کے لفظ مین وہی تھا جو آتش کا البتہ رنگریز کے لفظ مین ہی وہ ہمارے سوال کے جواب مین تحریر فرماتے ہین کہ رنگنا کو بروزن چند جا نہ سمجھنا چاہیے بلکہ بروزن ہر جا جانو - اس سے یہی مراد ہی کہ اسکا نون غنہ ہی - رہا رنگریز کا لفظ وہ فقیر مؤلف کے نزدیک ویسا ہی صحیح ہی جیسا آتش نے کہا اسکو ہندی الترکیب سمجھنا چاہیے ورنہ معنی مین فتور پڑیگا کیونکہ ریختن پھینکنا اور گرانا ہی رنگنا نہین ہی اہل ایران اسکو

رنگ رز بغیر تحتانی بولتے ہین اور یہ البتہ رزیدن کا اسم فاعل سماعی ہو جسکے معنی رنگنا کما قال الحجاج
فی تحفۃ الاخرار ؎ رنگرز باغ توئی باغ ما ✤ کارگر صنعت صباغ ما ✤ یا جیسے ولہ ؎ کارہ
رنگرزان شد رزان ✤ یا جیسے طغرائے مشہدی ؎ کہ آری خم قرمزی بادہ پیش ✤ ترا رنگرز
خواند استاد خویش ✤ یا جیسے سیفی مازندرانی ؎ گلعذار رنگرز کارسیحا میکند ✤ کشتہا را لعل
جان بخش احیا میکند ✤ الغرض فقیر کی یہ رائے ہو کہ جب ایسے الفاظ بمعنی اصلی ترکیب فارسی سے
مرکب اور مسموع ہون یا ہندی کے سوا کسی اور زبان کا اسم خاص ہو تو اوسکو غنہ نہ کہو بلکہ
نون ظاہر کرو ورنہ غنہ - ہم نے مرزا فرخ وصال شیرازی کی مثنوی بزم وصال مین انگریز کا
نون دو جگہ ملفوظ اور ظاہر دیکھا ہو کما قال ؎ وراز دولت انگریزی نژند ✤ بہ تن زار و
لاغر بہ دل دردمند ✤ ولہ ؎ از یراکہ از انگریزان بسے ✤ بایران زمین دیدم از ہر کسے ✤
یہان انگریز کا نون ملفوظ اور شعر ناسخ کے مثل ہو - ایسا ہی خنجری کا لفظ ہو جسکو بازاریان لکھنؤ
نون غنہ بولتے ہین لیکن خواص نون ملفوظ و ظاہر ادا کرتے ہین جیسے سید محمد خان رند دیوان
دوم مین کہتے ہین ؎ جو نزاکت او سمین ہو کب ہو کسی انسان مین ✤ خنجری نے گلبدن کی چٹکیان
لین ران مین ✤ مولفہ ؎ کرتا ہو قتل تیرا پاجامہ گلبدن کا ✤ خنجر ہمارے حق مین ہر خنجری
ہوئی ہو -

(۴) نون غنہ بعد حرف مکسور - اس نون کے ماقبل کسرہ ہوتا ہو اور اکثر زبان پر ملفوظ
نہین ہوتا اور غنہ بولا جاتا ہو جیسے استاد ؎ چون کرد سیاہ بند در بند ✤ با انگشتیان ستیز
بیجا ✤ تاریخ وقوع این وقایع ✤ واقع شدہ رستخیز بیجا ✤ یہان انگشتیان کا نون اول غیر ملفوظ
ہو کر تقطیع مین محسوب و مکتوب نہوگا یون - با اگل مفعول شیاستے مفاعلن زبیجا فعولن - یا
جیسے ناسخ ؎ ابر سے منہ جو ہو برس چکتا ✤ کرتی ہو ٹکڑے ابر کے یہ جدا ✤ یہان منہ کا نون
مکتوب التقطیع نہوگا یون - ابر سے مہ فاعلاتن - یا جیسے سحر لکھنوی ؎ اوتر و کوٹھے سے تو عالم
تہ و بالا ہو جائے ✤ آسمان اور زمین ایک ہنڈولا ہو جائے ✤ یہان ہنڈولا کا نون

تقطیع مین نہ لکھا جائیگا یون - ا اسما او فاعلاتن رزمی اے فعلاتن کہنڈولا فعلاتن ہو جاے فعلان - یونہین اندرائن بمعنی حنظل وغیرہ -

(۵) نون غنہ بعد حرف مضموم - اس نون کے ماقبل ضمہ ہوتا ہی جب نون غنہ ہو جاتا ہی تو وہ حرف مضموم بحال رہجاتا ہی اور نون ملفوظ نہین ہوتا جیسے جناب بحر ؎ مُنہ دیکھکر اوٹھے تھے کسی خوش نصیب کا + او سوقت تقطیع مین بھی لکھا نہین جاتا جیسے یہان مُنہ کا فعولن یون - مُہ دیک مفعول کرائے ت فاعلات - یا جیسے خواجہ وزیر ؎ جب ملین جھک کر ہوئین پانچون برابر او نگلیان + یہان او نگلیان کا نون اول تقطیع مین غیر مکتوب ہوگا یون جب ملی جک فاعلاتن کر ہُیی پا فاعلاتن چو برابر فاعلاتن انگلیان فاعلات + یا جیسے صبا ؎ آمد و رفت سے اندھے کی کنوان دور رہے + یہان کنوان کا نون اول اور نیز دوم غیر مکتوب ہونگے یون - ا امد و رف فاعلاتن تس اندے فعلاتن ک کوا د و فعلاتن - اگرچہ مرزا رفیع السودا نے کوا بقافیہ ہوا کہا یون ؎ اپنے نزدیک وہ کبھی نہ ہوا + جسکا نکلا ہی اسطرح کا کوا + لیکن فی زمانا کنوان بدونون کہتے ہین -

ہاے ہوز

(ا) ہاے بیان حرکت - یہ ہاے ہوز مختفی ہوتی ہی اور الفاظ کے آخر مین ملتی ہی - اسکے ماقبل کبھی فتحہ ہوتا ہی اور کبھی کسرہ - عربی مین ایسی ہاے ماقبل مفتوح اکثر علامت تانیث ہی جیسے حاملہ وغیرہا - جب درمیان مصراع اسکی حرکت ماقبل کا اشباع نہو تو سمجھو کہ ہاے مذکورہ ساقط ہوگئی جیسے استاد ؎ بسکہ زخویش آئنہ در پیش داشت + جلوہ ہم از خویش فراخویش داشت یہان کہ او رآئنہ اور جلوہ کے آخر سے ہر ایک ہاے مختفی گر گئی اور کسرہ و فتحۂ ماقبل بحال رہا یون بسکِ زخے مفتعلن شاین دز مفتعلن + جلوہ ہمز مفتعلن - یا جیسے بحر ؎ وہ شاخ جس پہ کہ رکھا تھا آشیان ہم نے + نشانہ بنگئی آفات آسمانی کی + یہان پہ اور کہ او رنشانہ سے ہاے مختفی گر کر تقطیع مین انکا فتحہ و کسرۂ ماقبل بحال رہا یون - و شاخ جس مفاعلن پک رک کا فعلاتن

ست اشیا مفاعلن ہم نے فعلن + نشانین مفاعلن - جب اسکی حرکت ماقبل خوب کھنچے تو ہائے
ز کوہ ساقط ہوگی جیسے مولوی معنوی ؎ چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد + چو خدا خوا
فاعلاتن ہر کہ پردہ فاعلاتن - یا جیسے ؎ آئنہ عرض کرگیا مری حیرانی کو + زلف کچھ کان مین
کھد گئی پریشانی کو + یہان آئنہ کی ہائے مختفی بحال ہی یون - ا ینہ عرفاعلاتن - یا جیسے مولوی
معنوی ؎ تا بدانی کہ زیان جسم و مال + سود جان آمد ہا نداز و بال + یہان کسرہ ماقبل کا
اشباع ہوکر کاف بیانیہ کی ہائے مختفی سلامتہ التقطیع ہوگی یون - تا بدانی فاعلاتن کہ زیانے فاعلاتن
جسم مال فاعلات - یا جیسے سودا ؎ بالفرض اگر آپ ہوے ہفت ہزاری + یہ شکل بھی مت
سمجھیو کہ راحت جان ہی + یہان بھی کاف بیانیہ کی ہائے مختفی کا وہی حال ہی جو ابھی گزرا یون
یہ شکل مفعول بمست ہمچ مفاعیل کہ راح مفاعیل تجا ہی فعولن - یا جیسے ابو نصر فراہی ؎ شفت
لب لسان چہ زبان فم دہان + یہان چہ کی ہائے مختفی آخر ہائے (کہ) کے مثل ہی یون شفت
لب فعولن لسا چہ فعولن - بعض کے نزدیک جب ایسے کسرے کا اشباع ہو تو ہائے مختفی کے
عوض یائے تحتانی لکھتے ہین حالت تقطیع مین یون - تا بدانی فاعلاتن کے زیانے فاعلاتن
جسم مال فاعلات - لیکن اردو مین ایسا اشباع ہی کمال باہر ہی اور بہتر ہی کہ فارسی مین بھی اسکا
استعمال کم کرین کیونکہ نا درہی اور اَلنَّادِرُ کَالْمَعْدُوْمِ - کبھی ایسا ہوتا ہی کہ اس ہائے مختفی کے بعد
حرف وصل ہوتا ہی اور اسکے ماقبل کا حرف متحرک حرف بعد الوصل سے جا ملتا ہی اور ہائے مذکور
غیر ملفوظ ہوتی ہی جیسے بساطی سمرقندی ؎ غزلہاے بساطی را کمال از خود مدان کمتر + کہ
پرورد ہست چون خواجو بآب دیدہ سلمانش + یہان پرورد کی ہائے ہوز ساقط ہوئی اور
دال ماقبل سین ہست سے جا ملی یون - کہ پرورد س مفاعیلن تچو خاجو مفاعیلن - یا جیسے
جامی ؎ ہا کہ چو حلقہ ہست پئے صید دل + گشتہ ازان طرہ ہم متصل + یہان ہاے حلقہ ساقط
ہوئی اور حرکت قاف سین ہست سے جا ملی یون - ہا کچ حل مفتعلن قست پ یے مفتعلن صید
دل فاعلن - اور جب الف وصل بحال خود قائم رہتا ہی تو ہائے مختفی کی حرکت ماقبل بھی بحال خود

رہتی ہی جیسے استاد ؎ در خصوص گفتگوے پارسی نشاکردہ ست ✤ یہان است کا الف قائم ہی اسلیے دال کی حرکت بحالت خود سلامتی سے ہی یون۔ کردست فاعلات۔ مگر ہاے مختفی یہان ہر حال مین گر جائینگی۔

(۲) ہاے مختفی متحرک۔ ہاے بیان حرکت مین جب اضافت لگاتے ہین تو وہ ساکن نہین رہتی بلکہ متحرک بحرکت کسرہ ہو جاتی ہی اور وہ کسرہ یا تو کم اشباع ہوتا ہی اوس صورت مین ہاے مذکورہ کے عوض تقطیع مین ایک ہی یاے تحتانی لکھتے ہین جیسے جامی ؎ روضۂ جان بخش جہان آفریدہ ✤ باغچۂ کون ومکان آفریدہ ✤ یہان ہاے روضہ کے عوض ایک تحتانی لکھی جائیگی یون۔ روضی بجا مفتعلن۔ اور جب اس ہاے غیر اشباعی کے بعد واو ہو جب بھی اسکا یہی حال ہوگا جیسے جامی ؎ مرغ سحر زندۂ و تو مردۂ ✤ اوز نوا گرم و تو افسردۂ ✤ مرغ سحر مفتعلن زندی تو مفتعلن مردی فاعلن۔ یا اوس کسرے کا زیادہ اشباع ہوتا ہی اوس صورت مین اسکے عوض دو تحتانی تقطیع مین لکھتے ہین جیسے سعدی ؎ تا مل در آئینۂ دل کنی ✤ یہان ہا۔ ے آئینہ کے بدلے دو یاے تحتانی لکھی جائینگی ایک ہاے مختفی کے عوض دوسری یاے عوض کے بطن سے پیدا ہوگی یون۔ تا مل فعولن در ایی فعولن ن یی دل فعولن۔ کبھی ہاے اشباعی نکرہ اور وحدت کی ہوتی ہی اور وہ بھی اسی حال مین رہتی ہی جیسے استاد ؎ آرمیدن دہید روزے چار ✤ خستۂ را بسایۂ دیوار ✤ یہان ہاے خستہ کے عوض دو تحتانی لکھی جائینگی یون۔ خست یے را فاعلاتن بسای یے رفاعلن دیوار فعلان۔ کبھی ایسی ہاے مختفی ہی کی ہوتی ہی اور وہ بھی یونہین لکھی جاتی ہی جیسے نظامی ؎ میانجی نہ بلکہ شہزادۂ ✤ یہان نہ کی ہاے مختفی کے بدلے تقطیع مین دو تحتانی لکھی جائینگی یون۔ میانجی فعولن ن یے بل فعولن کشہزا فعولن دی فعل۔ کبھی یہ ہاے اشباعی نسبتی ہوتی ہی اور اوسکی حالت بھی یہی کہ یی ہوتی ہی جیسے صائب ؎ سر دمن طرح نو انداختہ یعنی چہ ✤ جامہ را فاختۂ ساختہ یعنی چہ ✤ یہان یی قافیہ مین دو تحتانی مکتوب التقطیع ہونگی یون۔ جامرا فا فاعلاتن خست یی سا فعلاتن خست یی یع فعلن

نی چہ فعلن۔ لیکن جب ایسی ہاے اشباعی کے بعد حرف عطف آتا ہی تو وہان بحالت تقطیع ایک ہی تحتانی محسوب ہوتی ہی اوسکی وجہ یہ ہی کہ یاے لطفی کے قائم مقام واو ہوجاتا ہی جیسے ؎ شانۂ وآئینۂ وزلف نگار سیمبر ✤ یہان شانہ وآئینہ کی ہاے اشباعی کے عوض ایک ہی یاے تحتانی لکھی جائیگی یون۔ شان یوا فاعلاتن نی یوزل فاعلاتن فے نگارے فاعلاتن سیمبر فاعلن۔ رسم الخط مین ایسی ہر جگہ مین ہاے مختفی پر ایک ہمزہ لکھا جاتا ہی خواہ اشباع ہو خواہ نہو۔ یونہین کہ وجہ بمعنی کدامی وچیستی کا بھی حال تقطیع مین ہوگا۔ یہ ہاے مختفی الفاظ ہندیہ مین مفقود ہی۔

(۳) ہاے مخلوطی اسکو ہاے ثقیلہ بھی کہتے ہین۔ یہ صرف الفاظ ہندیہ مین آتی ہی مگر خال خال زبان دری مین بھی ہی جیسے بہرام ؎ یکے تازہ کن قصۂ زردہ دخشت ✤ بنظم دری وبخط درشت زبان ہندی مین ہمیشہ ہاے مخلوطی سترہ حروف کے بعد ہوتی ہی اور اپنے حرف ماقبل کے ساتھ لہجے مین ایسی مختلط ہوجاتی ہی کہ وہ اور یہ دونون ایک ہوجاتے ہین اور ایک ہی آواز نکلتی ہی وہ سترہ حروف یہ ہین ۱ باے موحدہ ۲ باے فارسی ۳ تاے فوقانی ۴ تاے ہندی ۵ جیم عربی ۶ جیم فارسی ۷ دال مہملہ ۸ دال ہندی ۹ راے مہملہ ۱۰ راے ہندی ۱۱ کاف تازی ۱۲ کاف فارسی ۱۳ لام ۱۴ میم ۱۵ نون ۱۶ واو ۱۷ یاے تحتانی انھین حرفون کے بعد ہاے مخلوطی آتی ہی۔ جب یہ ہاے ہوز حرف متحرک کے ساتھ ملفوظ ہوتی ہی تو اوسکے ساتھ کا متحرک وزن وتقطیع مین محسوب ہوتا ہی اور یہ ہاے مخلوطی مکتوب نہین ہوتی جیسے ناسخ ؎ ہی چھٹا بج سنبلہ بے کد ✤ دیکھو یہان چھٹا مین چیم اور تاے ہندی کے بعد ہاے مذکورہ تقطیع مین لکھی نجائیگی فقط اوسکے ساتھ والے متحرک یعنی وہی چیم وتا مکتوب ہونگے یون۔ ہی چٹا بر فاعلاتن۔ یا جیسے بہرام کا شعر مذکور۔ یکے تا فعولن زکن قص فعولن ص یے زر فعولن ردشت فعول۔ یہان دخشت کی ہاے مخلوطی دال متحرک کے بعد تھی لہذا وہ ہے اوڑ گئی اور دال تقطیع مین باقی رہگئی۔ جب ہاے مخلوطی حرف ساکن کے ساتھ تلفظ مین آتی ہی تو اوسکے ساتھ کا حرف ساکن حساب مین آتا ہی اور وہ خود غیر محسوب

یعنی غیر مکتوب ہوتی ہی جیسے ؎ اے بحر وہ موجین ہین زلفون نے دکھائین ✤ آگے نہ بڑھے مانگ کو منجھدھار سمجھکر ✤ یہان منجھدھارا اور سمجھ کی ہاے مخلوطی اوڑ گئی اور وہ دونون جگہہ جیم ساکن بحال رہا یون - اگین مفعول بڑے ماگ مفاعیل کیج دار مفاعیل سمج کر فعولن - اسی طرح دو لھن دو لھا سو لھوان بارھوان وغیرہ کی ہاے مخلوطی مکتوب التقطیع نہوگی -

فائدہ ستّرہ حروف مخلوطی مذکورہ کی اصل ہندی باستانی مین دس ہی حرف تھے کثرت استعمال سے دس کے ستّرہ ہوگئے - وہ بڑھائے ہوے سات حرف یہ ہین - اول ہاے مخلوطی بارائے مہملہ جیسے ناسخ ؎ گیارھوان دلو بارھوان ہی حوت ✤ نہین انمین کسکو جاگہ دوم بارائے ہندی جیسے صبا ؎ تقریر اختلاف مین کیونکر بڑھے نہین ✤ ہندو پڑھے نہین کہ مسلمان پڑھے نہین سوم بالام جیسے میر انیس ؎ دو لھا کے مُنہ کو دیکھکے یہ کہکر آہ کی ✤ صورت بتلاتے جاؤ ہمارے نباہ کی ✤ چہارم بامیم جیسے ناسخ ؎ تم ہمین بھول گئے ہو صاحب ✤ ہم تمھین یاد کیا کرتے ہین ✤ پنجم بانون جیسے آتش ؎ کف افسوس ملواتی ہی تیری پاکدامانی ✤ بنھا کر شاہد عصمت کو جامہ پارسائی کا ✤ ششم باواو ہفتم بایاے تحتانی جیسے آتش ؎ چال ہی مجھنا توان کی مرغ بسمل کی تڑپ ✤ ہر قدم پر ہی یقین یہان رگہیا وہان رگہیا ✤ لیکن اخیر کے دو حرفون مین اکثرون کو کلام ہی اور حق پر ہین وہ لوگ یہان وہان کا لہجہ بے ہاے مخلوطی کے بتاتے ہین یعنی یان وان اور سچ تو یہ ہی کہ یہ تخفیف ہی ٹکسالی ہی ہی ان دونون الفاظ مین ہاے ہوز متحرک بولنا چاہیے جیسے ناسخ ؎ شب فراق مین ہین جھولتے یہان عشاق ✤ وہان رقیب ہین طیاریان ہین جھولون کی ✤ اس صورت مین ستّرہ کے عوض پندرہ حروف کے ساتھ ہاے مخلوطی صحیح جانو -

(۴) ہاے ملفوظ ساکن - اسکو ہاے مظہرہ بھی کہتے ہین - یہ ساکن ہوتی ہی اور اسکے ماقبل فتحہ جب یہ ملفوظ نہین ہوتی تو ہاے مخفی کا حکم اسپر جاری ہوجاتا ہی - الفاظ عربی و فارسی و ہندی مین یہ ہاے مظہرہ آتی ہی جیسے ؎ توبہ ز می کردم و آمد بہار ✤ ساقی توبہ شکنم آرزو ست ✤ یہان

توبہ کی ہاے آخر ایک جگہ تقطیع مین مکتوب نہوگی اور ایک جگہ ہوگی یون - توب زمی مفتعلن کردم ا
مفتعلن مدبہار فاعلات + ساقی تو مفتعلن بہ تنگنم مفتعلن ا ارزوس فاعلات - یا جیسے جامی
نوزدہ حرف ست بوقت شمار + فیض رساننده بهزده هزار + نوزدحر مفتعلن - یہان دو
کی ہے گرگئی - فیض رسا مفتعلن نندبہز مفتعلن دہ ہزار فاعلات - یہان ہاے دہ سلامت
ہی - یا جیسے آتش گرفتار آہنی زنجیر کا یہ وہ طلائی کا + یہان یہ وہ کی ہاے مظہرہ بحال
ہی یون - گرفتار امفاعیلن ہنی زنجی مفاعیلن رکا یہ وہ مفاعیلن - یا جیسے اسیر ہون
وہ نمکش بچھگے جب نخل آمدی سے اسیر + مین یہ سمجھا باغ مین فرش شجر ہوگیا + ہو و نمکش
فاعلاتن - یہان وہ کی ہاے آخر ساقط ہوئی - مو کو سمجا فاعلاتن - یہان یہ کی ہاے آخر غیر ملفوظ
ہی - یا جیسے عرفی شیرازی پیش عرفی مدہ از دست عنان کین استاد + خویش را البتہ نمودہ است
ولے البتہ نیست + یہان البتہ کی ہاے اصلی بمقام اول بقول جمہور گرگئی یون - خویش را اب
فاعلاتن ل نمودس فعلاتن تو لے اب فعلاتن لہ نیس فعلان - کہذا فی خزانۂ عامرہ - لیکن مؤلف کی
راے مین ہاے البتہ اول سقوط سے بچی ہوئی ہے اسطرح کہ یہ مصرع مثمن مخبون مین ہے اسکے رکن دوم
کو بھی سالم یعنی فاعلاتن کہو یون - فاعلاتن فاعلاتن فعلاتن فعلان - اور تقطیع اسطرح کرو خویش
را اب فاعلاتن لہ نمودس فاعلاتن تو لے اب فعلاتن لہ نیس فعلان - دیکھو دونون جگہ ہاے
البتہ سلامت ہی - اب رہا یہ جھگڑا کہ درمیان مین رکن سالم جائز ہی یا نہین مین کہتا ہون کہ ہان ہان
جائز ہی کوئی امر اسکا مانع نہین سعدی شیرازی نہ برشتر سوارم نہ چو اشتر زیر بارم + نہ خداوند
رعیت نہ غلام شہریارم + نہ برشتر فعلاتن بر سوارم فاعلاتن نہ اشتر فعلاتن زیر بارم فاعلاتن -
اگر کہو کہ التزام عرفی باطل ہوتا ہی تو سعدی کے اوسی قطعے کا دوسرا شعر التزام شکن موجود ہی یہ
غم موجود و پریشانی معدوم ندارم + نفسے می زنم آسودۂ وعمرے میگزارم - دیکھو قطعۂ
مذکور کے شعر اول مین فاعلاتن درمیانی موجود تھے اور اس شعر دوم مین فاعلاتن درمیانی معدوم
ہین پس اونکا التزام باطل ہوگیا ایسا ہی اگر عرفی نے التزام شکنی کی تو کوئی عیب نہین پھر ایک

شیرازی کو ماننا اور ایک شیرازی کو غلط جاننا انصاف کا کلیجا چھاننا ہی اور سہ طرہ یہ ہی کہ عرفی نے اس مرکا اشارہ بھی اسی شعر مین کیا ہی یون - یعنی ظاہر مین عرفی ابلہ ساختہ ہی اور باطنًا علم عروض مین ابلہ نہین پس ایسے استاد کے سامنے بگبٹٹ نجائیے یعنی ہاے ابلہ بقطع سے نگرائیے - اس صورت مین یہ شعر سقوط ہاے ملفوظی کی مثال نہوسکیگا اور فی الحقیقت زبان پارسی مین ہاے ملفوظی کا سقوط ورائے اعداد بہت کم اور نادر بلکہ مفقود ونا جائز ہی -

ہمزہ

(۱) ہمزۂ متحرک - یہ حرف اشکال صحیحہ مین نہین - اکثر ہاے مختفی اور واو اور یاے تحتانی کے مرکز پر ہوتا ہی اور کبھی بعد حروف علت کے اور کبھی بحالت تنوین آتا ہی - اول کی مثالین ہاے مختفی کے بیان مین موجود ہین - رہا واو وہ ہم قاعدۂ دوازدہم کے نمبر دوم مین لکھ چکے یہان اتنا اور سمجھ لو کہ واو مین کبھی اشباع ہوتا ہی اور کبھی نہین ہوتا - جب نہین ہوتا تو اوسکے مرکز کے ہمزہ کے عوض صرف ایک واو مرکز بحال رہتا ہی جیسے حافظ ؎ تو وطوبیٰ و ماؤ قامت یار ٭ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ٭ یہان صرف (ماؤ) کا واو لکھا جائیگا اور ہمزہ غیر مکتوب ہوگا یون - تو طوبی فعلاتن ی ماو قامفاعلن مت یار فعلات - جب واو کے ہمزہ کا اشباع ہوتا ہی تو تقطیع مین دو واو لکھے جاتے ہین جیسے سعدی ؎ مرا و را رسد کبر یاؤ منی ٭ کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی ٭ یہان (کبریاو) مین بحالت تقطیع دو واو لکھے جائینگے ایک ہمزہ کے عوض دوسرا اصلی یون - مرا ورا فعولن رسد کب فعولن ریاو و فعولن - یا جیسے سحر مرحوم ؎ بزم جانان مین شاید آئے سحر ٭ ہر طرف سے جو آؤ آؤ کی ٭ یہان پہلے آؤ سے صرف ہمزہ گر کر ایک واو رہجائیگا اور دوسرے مین بعد اسقاط ہمزہ دو واو مکتوب ہونگے یون - ہر طرف سے فاعلاتن ج ا و ا فاعلن د و ہی فعلن - اب رہی تحتانی معروف اسکے مرکز پر بھی ہمزہ آکر اشباع بکسرہ کیا جاتا ہی اور کبھی اوسکا اشباع نہین ہوتا جب ہوتا ہی تو اوسکے عوض دو تحتانیان لکھی جاتی ہین جیسے خسرو ؎ دل کہ با خوبان بدخو

آشنائی میکند ✤ شیشہ با خارہ زور آزمائی میکند ✤ یہان آشنائی اور آزمائی مین دو تحتانیان مکتوب ہونگی اور ہمزہ غیر محسوب یون - ا شنایی فاعلاتن + ا زمایی فاعلاتن - یا جیسے زمہ ؎ میری نظرون مین ہین ابتک آپ وہ ہی نازنین ✤ پھیریے رستم کا پنجہ یا کلائی کیجیے ✤ یہان کلائی مین دو تحتانی لکھی جائینگی اور ہمزہ غیر مکتوب ہوگا یون - یا کلایی فاعلاتن - اب رہی اسکی حالت غیر اشباعی وہ فارسی مین مفقود ہی اور اردو مین موجود - یعنی جب ہمزہ اشباع نکیا جاے تو صرف ایک تحتانی اوسکے مرکز کی لکھتے ہین جیسے ؎ کچھ آج طبیعت مری گھبرائی ہوئی ہی ✤ یہان گھبرائی کو ایک ہی تحتانی سے لکھینگے یون - کچ الج مفعول طبیعت م مفاعیل رگبرای مفاعیل ہ یی ہی فعولن - اب رہا ہمزہ بعد حرف علت - وہ خاص زبان عربی کے واسطے ہی جب ہمزہ الف کے بعد آتا ہی تو تقطیع مین اوسکے بدلے یاے تحتانی متحرک لکھتے ہین جیسے ؎ قَالَتِ الْخَنْسَاءُ لَمَّا جِئْتُهَا ✤ قالتل خن فاعلاتن ساءی لم ما فاعلاتن جی تہا فاعلن - یو نہین سو اور ہنیٔ کو سمجھو - اب رہی تنوین - اس حالت مین بھی ہمزہ یاے تحتانی سے تقطیع مین بدل جاتا ہی جیسے ؎ اَعْطٰی عَطَاءً لَا قَلِیْلًا وَّلَا نَزْرًا ✤ اعطی فعلن عطاین لا مفاعیلن قلی لو فعولن ولا نزرا مفاعیلن - یہان عطاءً کا ہمزہ منون تحتانی ہوگیا زبان اردو مین یاے مجہولہ کا حکم بھی یاے معروف کے مثل سمجھو -

(۲) ہمزہ ساکن یہ خاص الفاظ عربی مین ہوتا ہی اور الف اور واو اور یاے تحتانی کے مرکز پر لکھا جاتا ہی اور یہ تشدید خفیف ساکن بولا جاتا ہی جیسے جامی ؎ بحر بقائی تو و عالم بر آب ✤ منک المبدأ و الیک المآب ✤ تقطیع مین یہ ہمزہ لکھا نہین جاتا اور صرف الف لکھتے ہین جو کہ اوسکا مرکز ہی یون - منکل مب مفعولن داوالی مفتعلن - یہان مبدأ مین فقط الف لکھا گیا اور ہمزہ اوڑ گیا - اسی طور پر یہ ہمزہ جب واو ساکن کو اپنا مرکز بناتا ہی تو بحالت تقطیع صرف واو لکھدیتے ہین جیسے حماسہ ؎ یَا بُؤْسَ لِلْحَرْبِ الَّتِیْ ✤ وَضَعَتْ اَرَاهِطَ فَاسْتَرَاحُوْا ✤ یہان بؤس مین صرف واو لکھا جائیگا اور ہمزہ تقطیع مین غیر مکتوب ہوگا یون - یا بوس لل مستفعلن جر بل لتی مستفعلن

وضعت ارا متفاعلن ہط فس ترا حو متفاعلاتن - اسی طرح جب یاے تحتانی کے مرکز پر ہمزہ آتا ہی تو فقط تحتانی محسوب التقطیع ہوتی ہی اور ہمزہ غیر مکتوب جیسے سعدی ؎ کہ گر با من آید فنیلسن القرین + یہان مُبس مین صرف ہمزہ کے مرکز کی یاے ساکن ترقیم ہوگی اور ہمزہ ندارد یون - ک گر با فعولن مناید فعولن فبسل فعولن قرین فعول -

قاعدۂ چہاردہم قیام حروف ساکن

جو حروف کہ رسم کتابت مین لکھے جاتے ہین اور تلفظ مین بھی آتے ہین اور بحالت تقطیع ساکن بحال رہتے ہین وہ سات حرف ہین اور سب کے اقسام ملا کر مجموع ستائیس ۲۷ حروف ہین حسب تفصیل ذیل

نون غنہ

(۱) نون شبہ غنہ - یہ نام عجیب الخلقت کیون نہو کہ اسکا تلفظ بھی عجیب و غریب ہی - ہر چند کہ یہ نون ساکن ہوتا ہی مگر تلفظ مین نہ تو نون کے مانند زبان پر آتا ہی اور نہ غنہ کامل پڑھا جاتا ہی اسلیے کہ تقطیع مین قائم رہتا ہی - ہان یہ کہہ سکتے ہو کہ نون ابدال جیسے اَنْبَتَهُ اللّٰهُ اور نون یرملون جیسے اِنْ یَّکَادَ کے قریب قریب ہی مگر ان دونون مین ایک جگہ میم ایک جگہ یاے تحتانی اوسکے قائم مقام ہوتی ہی اور شبہ غنہ مین کوئی حرف اوسکی چوٹ نہین جھیلتا - اکثر یہ نون کاف عربی و فارسی کے ماقبل خاص زبان فارسی وار دو مین آتا ہی اسکے ماقبل فتحہ و کسرہ و ضمہ سب حرکتین ہوتی ہین جیسے - ہنگام یا پنکھا اور خنگ یا بارہ سنگا اور گنگ یا لنگی وغیرہ - الغرض یہ اور اسکے حرف ما بعد دونون تقطیع مین بحال رہتے ہین جیسے ظہوری ترشیزی ؎ بہر در چند گردی لنگ می باش + بمن ہمکریے راکہ شل نیست + دیکھو یہان لنگ کا نون چند کے شل زبان پر نہین آتا مگر تقطیع مین دونون قائم ہین یون - بہر در چن مفاعیلن دگردی لن مفاعیلن گمی باش مفاعیل یا جیسے جناب بحر ؎ پڑا گونجتا ہی جو صحرا ہمارا + ہی اقلیم وحشت مین ڈنکا ہمارا + دیکھو گونجتا کے قریب قریب ڈنکا کا نون بھی ہی مگر اول پورا غنہ ہو کر غیر محسوب ہوگا اور دوم نصف غنہ ہو کر تقطیع کے حرف ساکن کے مقابل مکتوب ہوگا یون - پڑا گو فعولن جتا ہی فعولن + ہ اقلی فعولن

موحشت فعولن مڈنکا فعولن۔

(۲) نون غنہ بعد الف۔ جب مصرعے کا حرف آخر نون غنہ بعد الالف ہو تو بمقابلہ ساکن رکن کے قائم التقطیع رہتا ہی جیسے استاد ؎ قیامت قامتان مژگان درازان ٭ زمژگان برصف دل تیزہ بازان ٭ یہان درازان اور بازان کے نون بحال رہینگے یون۔ درازان مفاعیل ٭ بازان مفاعیل۔ یا جیسے سحر مرحوم ؎ ضد ہم جمع ہوے گردش گردون سے سحر ٭ مرد درویش کہان صحبت نواب کہان ٭ یہان فعلات۔

(۳) نون غنہ بعد واو معروف۔ یہ بھی فارسی وارد وین آخر مصرع قائم رہکر تقطیع مین لکھا جاتا ہی جیسے خسرو ؎ سواد شام زلفش مہ نو ٭ مگر لیلی ست در پہلوے مجنون ٭ یہان مجنون کا نون دوم سلامت رہیگا یون۔ مگر لیلی مفاعیلن سدر پہلو مفاعیلن سی مجنون مفاعیل۔ یا جیسے ذوق ؎ زاہد گراے کے کس طرح مین ہمراہ ہولون ٭ وہ کعبہ اللہ ہوا در مین کہون اللہ ہولون ٭ راہ ہولون فاعلات ٭ وہ کعبہ اللہ ہوا فاعلات۔

(۴) نون غنہ بعد واو مجہول۔ یہ بھی فارسی ہندی مین مصرعے کے آخر قائم رہکر لکھا جاتا ہی بحالت تقطیع جیسے ؎ بلبل کو خار خار بستان ہوا نون ٭ ہر غنچہ کی بغل مین گلستان ہوا نون ٭ یہان نون اول و سوم دونون جگہ بحال رہیگا یون۔ اندنون فاعلات۔

(۵) نون غنہ بعد واو لین۔ اس نون کے پیشتر واو ساکن ماقبل مفتوح ہوتا ہی اور نون ناک مین بولا جاتا ہی اور بحالت تقطیع مین جب مصرعے کے آخر واقع ہوتا ہی تو قائم رہجاتا ہی جیسے ؎ ہم سے کھیلے ہین آپ جیسی گون ٭ ہم سی کھیلے فاعلاتن ٭ آپ جیسی گون فعلان۔ یونہین بھون یعنی ابرو اور بون پیلا ہوا درخت وغیرہ۔ یہ الفاظ ہندیہ سے مخصوص ہی۔

(۶) نون غنہ بعد واو و یاے مخلوطی۔ یہ بھی زبان ہندی سے خصوصیت رکھتا ہی اور آخر مصراع بحال رہتا ہی جیسے استاد ؎ دل ہی تو ہی نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آے کیون ٭ روئینگے ہم ہزار بار کوئی ہمین ستاے کیون ٭ یہان کیون کا نون بحال رہیگا یون۔ درد سر مفتعلن اے کیون

مفاعلان + کوی ہے مفتعلن تاے کون مفاعلان -

(۷) نون غنہ بعدیاے معروف - یہ نون فارسی واردو دونون زبانون مین آتا ہی اور مصرعے کے آخر قائم رہکر تقطیع مین لکھا جاتا ہی جیسے قدسی مشہدی ؎ نیش رصنعت بہار آفرین + قلمہاے نخلش نگار آفرین + یہان نون آفرین ہر دو جا بحال رہیگا یون - فرین فعول - یا جیسے آتش ؎ یہی اشارہ ہی اون کالی کالی آنکھون کا + شکار شیر نہ کھیلین تو ہم غزال نہین + یہان نہین کا دوسرا نون بحال رہیگا یون - شکار شے مفاعلن رنکیلے فعلاتن تہم غزا مفاعلن ل نہین فعلات -

(۸) نون غنہ بعدیاے مجہول - یہ نون خاص زبان ہندی مین مصرعے کے آخر تقطیع مین بحال رہکر لکھا جاتا ہی جیسے ذوق ؎ وقت پیری شباب کی باتین + ایسی ہین جیسے خواب کی باتین + یہان (باتین) کا نون قائم رہیگا یون - وقت پیری فاعلاتن شباب کی مفاعلن باتین فعلان -

(۹) نون غنہ بعدیاے لین - یہ نون زبان ہندی مین آتا ہی اور اسکے ماقبل تحتانی اور تحتانی سے پیشتر فتحہ ہوتا ہی - جب ایسا نون مصرعے کے آخر واقع ہوتا ہی تو تقطیع مین بحال رہتا ہی جیسے سحر ؎ اک بندۂ ذلیل ترا یا غفور مین + میرا یہ منہ کہ قابل حور و قصور مین + یہان دونون جگہ مین کا نون بحال رہیگا یون - فورمین فاعلات - صورمین فاعلات -

نون معلن

(۱) نون معلن بعد الف ساکن - زبان اردو مین اس نون کا اعلان کرنا درست ہی یعنی جب اسکے ماقبل عطف یا اضافت نہو تو اسکو زبان پر لانا جایز ہی - جب آخر مصراع واقع ہوتا ہی تو اعلان ساکن بحال رہتا ہی جیسے حکیم نواب مرزا ؎ کوئی کہتا تھا ہاے بھائی جان + کسکے پیچھے کہو گنوائی جان + تقطیع مین یہ نون لکھا جاتا ہی یون - کوئی کہتا فاعلاتن تہا ہی یا مفاعلن یی جان فعلان - یہان جان کا نون بحال ہی اور مصرع دوم مین بھی یونہین سمجھو - ایسے نون کو نون غنہ کے ساتھ مقفی کرنا نہایت ثقیل ہی جیسے کوئی بھائی جان کو کہان اور یہان سے ہمقافیہ کرے -

(۱) نون معلن بعد واو معروف - یہ بزبان اردو زبان پر ملفوظ ہوکر آخر مصراع قائم رہتا ہی جیسے
شفق ؎ آجکل آپ کو ہر وقت سمائی ہی دون ÷ تقطیع مین دون کا نون نہ گریگا یون - اا ج
کل اا فاعلاتن یک ہروق فعلاتن ستمائی فعلاتن ہی دون فعلان - اس نون کے ماقبل
عطف واضافت ناجائز ہی -

(۳) نون معلن بعد واو مجہول - یہ لغت ہندی مین واو مجہول کے بعد ملفوظ اللسان ہوتا ہی
جب آخر مصراع آتا ہی تو ساقط نہین ہوتا جیسے ؎ لمح ہی تمازی نمک ہی فارسی ہندی ہی لون ÷ یہان
لون کا نون آخر بحال رہیگا یون - دی لہون فاعلات - یا جیسے مثل مشہور ؎ بیل نہ کودا
کودی گون ÷ بیل فاع نکودا فعولن کودی فعلن گون فاع -

(۴) نون معلن بعد واو لین - اس نون کے ماقبل واو ساکن اور واو کے ماقبل فتحہ ہوتا ہی
اور ہر سہ زبان مین پایا جاتا ہی - جب آخر مصراع واقع ہوتا ہی تو تقطیع سے ساقط نہین ہوتا جیسے
؎ چہ شداد وچہ ہامان وچہ فرعون ÷ یہان فرعون کا نون معلن بحال رہیگا یون - چشد
داد ومفاعیلن چہامان ومفاعیلن چفرعون مفاعیل - یا جیسے سحر مرحوم ؎ آنکھ کس پر پڑے
نشانہ ہو کون ÷ مفت زخمی ہوئے شکار مین ہم ÷ یہان مصرع اول مین کون کا نون بحال ہی
یون - اا ک کسپر فاعلاتن پڑے نشا مفاعلن ن ہکون فعلات -

(۵) نون معلن بعد یاے معروف - یہ نون یاے معروف کے بعد نظم اردو مین بلا ترکیب
ماقبل واقع ہوتا ہی جب آخر مصراع آتا ہی تو ساکن بحال رہجاتا ہی جیسے ؎ قیامت کی جوگن
بجاتی ہی بین ÷ سمان بندھگیا ہل رہی ہی زمین ÷ یہان بین اور زمین کے نون معلن قائم التقطیع
ہونگے یون - قیامت فعولن کیوگن فعولن بجاتی فعولن ہی بین فعول + سما بد فعولن گیا ہل
فعولن رہی ہی فعولن زمین فعول -

(۶) نون معلن بعد یاے مجہول - یہ نون زبان ہندی مین مخصوص ہی اور یاے مجہول کے
بعد واقع ہوتا ہی جب آخر مصراع آتا ہی تو اسکو ساکن باعلان بحال رکھتے ہین جیسے ؎

کبھی ہم سے کرتے نہین لین دین ٭ یہان دین کا نون بحال رہیگا یون - کبھی ہم فعولن سکرتے فعولن نہی سے فعولن ندین فعول -

(۷) نون معلن بعد یاے لین - یاے تحتانی ماقبل مفتوح کے بعد یہ نون آتا ہی اور کبھی نہین گرتا آخر مصراع ساکن بحال رہتا ہی جیسے جامی ؎ ہست دوچشمش زشعاعش دو عین ٭ بینی سیمین الف بین بین ٭ یہان عین و بین کے نون بحال رہینگے یون - عش دعین فاعلات + بین بین فاعلات - یا جیسے شاد ؎ تربت مین اکیلے ہون جو بے چین ٭ یارون کے یار ہون نکیرین ٭ یہان چین اور نکیرین کے نون معلن ساکن بحال ہین یون - جے چین مفاعیل + نکیرین مفاعیل -

ہمزہ

(۱) ہمزۂ ساکن بعد حروف علت - زبان عربی مین یہ ہمزہ بعد الف و واو و یاے تحتانی ساکن کے جب آخر مصرع بجاے حرف ساکن تقطیع کے واقع ہوتا ہی تو بحالت سکون قائم رہتا ہی جیسے ؎ ہاتف غیبم بگفت یورثہا من یشاء ٭ یہان یشاء کا ہمزہ بحال خود قائم رہیگا یون - ہاتف غیبم بگفتعلن یورثہا من یشاء فاعلات - یہ مادۂ تاریخی ہی اور ہمزہ کو بضرورت علامۂ واسطی نے اعداد مین شمار کرلیا اگرچہ خالی از تعدی نہین - یونہین سوداء اور بہیئی کے ہمزے کا حکم جانو جب کہ آخر مصراع واقع ہون - لیکن یہ ہمزہ جب بلا ضرورت نظم مین آتا ہی تو آخر مصراع فارسی والے لکھتے ہی نہین -

ساکن بعد الف و واو و تحتانی

(۱) حرف ساکن عام بعد الف - سواے حروف مذکور صدر جب کوئی حرف ساکن مصرعے کے آخر الف کے بعد ہر سلسلہ زبان مین آتا ہی تو بحال خود رہتا ہی جیسے سعدی ؎ گرلالہ زبوستان برون شد ٭ سہل ست بقاے دوستان باد ٭ باد کی دال بحالت تقطیع قائم رہیگی یون - سہلست مفعول بقاید و مفاعلن ستاباد مفاعیل - یا جیسے ذوق ؎ مجھ مین کیا باقی ہی جو دیکھے ہی تو آن کے پاس ٭ بدگمان وہم کی دارو نہین لقمان کے پاس ٭ یہان پاس کا سین بحال

رہیگا یون - ن کس پاس فعلات -

(۲) ساکن بعد واو معروف - یہ بھی ہر سہ زبان مین آخر مصراع بحال رہتا ہی جیسے خواجوے کرمانی
ے گزر از نرگس کہ تواں داشت ✤ شیوۂ بیماریِ ما از نرجور ✤ یہان راے رنجور تندرست ہی
یون - چشم یا فاعلاتن ر پسین مفاعلن رنجور فعلان - یا ے میری تربت پر چڑھانے ڈھونڈھتا آ
گئے پھول ✤ تیری آنکھون کا ہون کشتہ رکھدے دونرگس کے پھول ✤ یہان لام بحال رہیگا
یون - کس کپول فاعلات + گس کپول فاعلات -

(۳) ساکن بعد واو مجہول - یہ فارسی و اُردو مین آخر مصرع بحالت سکون قائم رہتا ہی جیسے
ظہوری ے اگر چشم زاہد نے بود شور ✤ بمیخانہ مے بر دم او را بزور ✤ یہان راے شور و زور
قائم التقطیع ہین یون - د شور فعول + بزور فعول - یا جیسے سحر مرحوم ے گھٹا اور بجلی مین ہی آج
چوٹ ✤ ہی آبی دوپٹے مین پکے کی گوٹ ✤ یہان تاے ہندیہ چوٹ اور گوٹ کی بحال ہی یون
ج چوٹ فعول + ک گوٹ فعول -

(۴) ساکن بعد واو لین - اس حرف کے پیشتر واو اور اوسکے ماقبل فتحہ اور ہر زبان مین آتا ہی
اور آخر مصراع ساکن بحال رہتا ہی جیسے استاد ے تو گوئی براہ خداوند دور ✤ سپہر از نمود ثریا و
ثور ✤ گدائے ست ہندی کہ سرتا بپا ✤ بخرمہرہ آراستہ گاورا ✤ یہان دور اور ثور کی راے مہملہ
ساکن بحال رہیگی یون - د دور فعول + ی ثور فعول - یا جیسے ولہ ے مرتا ہون اس آواز پہ
ہر چند سر اوڑ جلے ✤ جلاد کو لیکن وہ کہے جائین کہ ہان اور ✤ یہان راے اور ساکن قائم
ہی یون - کہا اور مفاعیل -

(۵) ساکن بعد یاے معروف - یہ حرف ہر سہ زبان مین یاے معروف کے بعد مصرعے کے
آخر ساکن بحال رہتا ہی جیسے بنائی ہروی ے ترا نہ تکمہ لعل ست بر لباس حریر ✤ شدہ است
قطرۂ خون منت گریبان گیر ✤ یہان راے حریر و گیر قائم التقطیع ہین یون - سحر یہ فعلات +
باگیر فعلان - یا جیسے ذوق ے دون ترے گھوڑے کو کیونکر نہ پری سے نسبت ✤ نہ یہ صورت

نہ یہ رفتار نہ یہ ڈول نہ ڈیل ✤ یہان ڈیل کا لام بحال ہی یون۔ ل مثیل فعلات۔

(۶) ساکن بعد یاے مجہول۔ یہ فارسی و ہندی مین مصرعے کی تمامی پر بجاے حرف ساکن رکن کے بجاے خود قائم رہتا ہی جیسے عزت شیرازی ؎ در گلستانے کہ گل خون دلِ خود نخورد ✤ باغبانِ سادہ دل چشمِ ثمردار ذرید ✤ یہان دال بید قائم ہی یون۔ ذر بید فاعلات یا جیسے جناب بحر ؎ حشر برپا کر کے لیٹا ہون ابھی ✤ سونے دے او فتنۂ محشر نہ چھیڑ ✤ یہان چھیڑ کی راے ہندی سالم ہی یون۔ شرن چیڑ فاعلات۔

(۷) ساکن بعد یاے لین اس حرف کے ماقبل یاے تحتانی اور تحتانی کے پیشتر فتحہ ہوتا ہی اور ہر سہ زبان مین ہی جیسے سعدی ؎ اے دلِ عشاق بدام تو صید ✤ من تبو مشغول تو با عمرو وزید ✤ یہان دال آخر مصراع سلامت رہیگی یون۔ مے تصید فاعلات ✤ عمر زید فاعلات یا جیسے نسیم کشمیری ؎ دانا تو کرے کب اسطرف میل ✤ ہارا ہی جوے کے نام سے بیل ✤ یہان لام آخر مصراع بحال ہی یون۔ م سے بیل مفاعیل۔

دو ساکن

(۱) حرف ساکن بعد حرف ساکن۔ الف اور واو اور تحتانی کو چھوڑ کر جب حرف ساکن کے بعد دوسرا ساکن سواے نون غنہ و معلن آخر مصراع واقع ہوتا ہی تو وہ بھی بحالت سکون بحال رہتا ہی تقطیع مین۔ ساکن اول کے ماقبل حرکات ثلثہ سے ہر حرکت آسکتی ہی جیسے نقی کمرہ ؎ رحمے بحال خویش نقی کاین شکاریان ✤ وقتے کنند رحم کہ تیر از کمان گزشت ✤ یہان بعد فتحہ شین معجمہ و تاے فوقانی دو ساکن بحال ہین یون۔ ماگزشت فاعلات۔ یا جیسے طاہر وحید ؎ نباشد در و زخم دل بے سر شک ✤ کہ سود اے آنقدش دہد بوے مشک ✤ یہان کسرے کے بعد شین معجمہ و کاف دو ساکن قائم ہین یون۔ سہ رشتک فعول ✤ بے مشک فعول۔ یا جیسے جامی ؎ ساز چونافہ شکم خویش خشک ✤ بو کہ دمد از نفست بوے مشک ✤ یہان بعد ضمہ دو ساکن یعنی شین معجمہ و کاف بحال ہین یون۔ خیش خشک فاعلات ✤ بوے مشک

فاعلات - یا جیسے آتش ؎ ندیسکیگی زمستان مین مجھکو ایذا ٹھنڈ + لپٹ کے سوئیگا وہ گل رہیگی تنہا ٹھنڈ + یہان بعد فتحہ نون و دال ہندی دو ساکن بجال ہین یون - ڈانڈ فعلان + ہانڈ فعلان - یونہین مرچ بمعنی فلفل اور ڈنڈ بمعنی درخت بے شاخ و برگ وغیرہ -

سہ ساکن

(۱) حرف ساکن بعد دو ساکن - متوالی تین ساکن زبان فارسی و اردو مین اکثر اور زبان ہندی مین نادر اور زبان تازی مین مفقود ہین - جب آخر مصراع واقع ہوتے ہین تو آخر کا ساکن ساقط اور اوسکے ماقبل کے دونون ساکن بجال رہجاتے ہین اور ضرور ہے کہ اُنمین پہلا ساکن حرف علت ہو جیسے کلیم ہمدانی ؎ تا شود روشن کہ مسکین کشتۂ بیداد کیست + گنبد از فانوس بادیہ سر بسر پروانہ ساخت + یہان کیست مین تحتانی کے بعد سین و تا دو ساکن اور ساخت مین الف کے بعد خا و تا دو ساکن ہین دونون الفاظ کے آخر سے تاے فوقانی گر جائیگی پھر اول مین یا و سین اور دوم مین الف و خا بحال رہینگے یون - داد کیس فاعلات + وان ساخ فاعلات یا جیسے ثانی تکلو ؎ اگر دشمن کشد ساغر وگر دوست + بطاق ابرو مستانۂ اوست + یہان دوست اور اوست مین واو کے بعد سین و تا دو ساکن ہین تے گر جائیگی اور واو و سین دونون بحالت سکون قائم رہینگے یون - وگر دوس مفاعیل اُن یے اوس مفاعیل - یا جیسے میر وزیر ؎ شاہد مقصد تمہین بے واسطہ ملجائیگا + ای صبا چومونہ شیخ و برہمن کے ہاتھ پاون + یہان تیسرا ساکن یعنی پاون کا نون ساقط ہو کر دوسرا ساکن یعنی واو برابر تاے فاعلات اور پہلا ساکن یعنی الف بمقابلۂ الف فاعلات تقطیع مین بحال رہینگے یون - ہات پاو فاعلات - یا جیسے سحر مرحوم ؎ ختن کے ہرن دلکشا مین جو آئین + سڑک دیکھکر چوکڑی بھول جائین + فعولن فعولن فعولن فعول - یہان ساکن چہارم یعنی آئین جائین کا نون آخر جو کہ اب ساکن سوم کے قائم مقام ہو گر جائیگا اب رہین دو یاے تحتانی اونمین تحتانی دوم بسبب عدم تلفظ ساقط ہوگی اور تحتانی اول جو کہ اب بحساب ساکن دوم ہے بمقابلۂ لام فعول اور ساکن اول یعنی الف بحساب

واو فعول بحال رہینگے یون ج ا ے فعول + ا ج ا ے فعول - یونہین کرو چھپتے ہین تحتانی و فوقانی دو مہملہ تین ساکن ہین - آخر مصراع را ے مہملہ ساقط ہوکر تحتانی و فوقانی دو ساکن بحال رہینگے یون - ے مقام جنگ ہی اونکا کرو چھپتے + مقامے جن مفاعیلن گہی انکا مفاعیلن کرو چھپتے مفاعیل - کوئی یہ نہ سمجھے کہ پاون اور آئین جائین مین ہر ایک کا نون غنہ ہی شمار مین نہ آئیگا - ایسا نہین ہی بلکہ نون غنہ مصرعیکے آخر ہمیشہ محسوب التقطیع و مکتوب التقطیع ہوتا ہی -

چار ساکن

(ا) ساکن بعد ستہ ساکن - تین سے زیادہ ساکن متوالی سوائے سنسکرت و انگریزی کہین اور مسموع نہین - لیکن الفاظ انگریزی - فارسی و اردو مین مستعمل حال ہین لہذا اونکا ذکر ضرور ہی - ان زبانون مین متوالی چار ساکن بھی آتے ہین - جب آخر مصراع واقع ہوتے ہین تو ساکن چارم و سوم ساقط ہوجاتے ہین اور دوم و اول بحال رہتے ہین جیسے ے اب سول جج ہوے یہان اسپارکس + ساکن چہارم یعنی سین دوم اور ساکن سوم یعنی کاف ساقط ہوگئے اور ساکن دوم یعنی راے مہملہ بمقابلہ نون فعلان اور ساکن اول یعنی اسپارکس کا الف دوم بجاے الف فعلان بحال ہی - تقطیع یون ہی - اب سول جج فاعلاتن ہ یے یہا سفاعلن اسپار فعلان - ایسا ہی زبان سنسکرت مین مہاراشٹر کا لفظ ہی جسمین الف و سین و تاے ہندی و راے مہملہ چارون حرف ساکن ہین - الغرض جب ایسے الفاظ مصرعیکے آخر واقع ہوجائین تو آخر کے دو حرف ساکن کو ساقط کرنا چاہیے اور باقی دوم و اول حروف کو بحال رکھنا واجب ہی

قاعدۂ پانزدہم تحریک حروف ساکن

جو حروف کہ در اصل ساکن ہوتے ہین اور حالت تقطیع مین متحرک ہوجاتے ہین وہ پانچ حرف ہین اور سب کی قسمین ملاکر عشرہ حروف ہین حسب تفصیل ذیل -

نونِ معلن

(۱) نون معلن بعد الف - جب اس نون کے ماقبل عطف یا اضافت نہو تو اسکا اعلان درست ہی جب یہ نون درمیان مصراع بحالت سکون آتا ہی اور بمقابلۂ حرف متحرک رکن واقع ہوتا ہی تو اوسکو متحرک کر لیتے ہین اور بہتر ہی کہ اوسکو فتحے کی حرکت دین تاکہ اضافت وعطف کا التباس نہو جیسے ذوق ؎ نگہ کا وار تھا دل پر پھڑکنے جان لگی + چلی تھی برچھی کسی پر کسی کے آن لگی + یہان جان اور آن کا نون حالت تقطیع مین متحرک کیا جائیگا یون - نگہ کو امفاعلن رت دل پر فعلاتن پڑکن جا مفاعلن نَ لگی فعلن + چلیت برمفاعلن چکسی پر فعلاتن کسیک ا امفاعلن نَ لگی فعلن یہ حرف ہندی کے لیے مخصوص ہی فارسی مین اضافت یا عطف مابعد یا ادخال روابط کے بغیر اس نون کو متحرک نہین کرتے ہان الفاظ فارسیہ مستعملۂ اُردو مین ایسا نون آسکتا ہی اگر ماقبل اوسکے ترکیب فارسی نہو - جن لوگون نے اس قاعدے کے خلاف کیا ہی وہ خطا پر ہین -

(۲) نون معلن بعد واو معروف - یہ نون بھی زبان اُردو مین ما مین مصراع متحرک ہوگا خواہ اصلی متحرک نہو مگر اوسمین شرطون کے ساتھ جو اس قاعدے کے نمبر اول مین ہین جیسے جناب شیخ امداد علی بحر ؎ زر ہو کیا قارون کو راہ عدم کی روشنی + بے دیے ہوتی نہین دام و درم کی روشنی + یہان قارون کا نون متحرک بحرکت فتحہ ہو جائیگا تقطیع مین یون - زر ہکا قا فاعلاتن رونکو را فاعلاتن ہے عدم کی فاعلاتن روشنی فاعلن -

(۳) نون معلن بعد واو مجہول - یہ نون واو مجہول کے بعد بلا عطف و اضافت ماقبل نظم اردو مین باعلان آتا ہی اور حالت تقطیع مین متحرک ہو جاتا ہی جیسے خواجہ حیدر علی آتش ؎ رنج خمار اوٹھانے کی طاقت نہین مجھے + پیتا ہون مین شراب مجھے بھی لون ڈال کے + یہان لون کا ساکن نون بعد واو مجہول لام مفاعیل کے مقابل متحرک بالتقطیع ہی یون - پیتاہ مفعول مو شراب فاعلات مجھے لون مفاعیلُ ڈال کے فاعلن -

(۴) نون معلن بعد واو لین - اس نون کے پیشتر واو اور واو کے ماقبل فتحہ ہوتا ہی - یہ نون

تینون زبان مین آتا ہی اور با وجود سکون متحرک ہوجاتا ہی یون - ؎ یک جلوہ دوکون از وجودش ع یک ذرہ سہ روح از نمودش + یہان کون کا نون عین مفاعلن کے مقابلے مین بحرکت فتحہ متحرک ہوجائیگا اسطرح - یک جلو مفعول دکون از مفاعلن وجودش فعولن + یک ذرہ مفعول س روح از مفاعلن نمودش فعولن - یا جیسے حکیم نواب مرزا ؎ کون آتا ہی کون جاتا ہی + کچھ بھی تجھکو خیال آتا ہی + یہان دونون کون کا نون متحرک ہوجائیگا یون - کونَ اتا فا علاتن ہ کونَ جا مفاعلن تا ہی فعلن -

(۵) نون معلن بعد یاے معروف - یہ نون جب یاے معروف کے بعد بلا عطف یا اضافت ماقبل درمیان نظم اُردو واقع ہوتا ہی اور آخر مین نہین ہوتا تو متحرک بحرکت فتحہ ہوجاتا ہی جیسے شیخ محمد امین لکھنوی پدر شیخ امان علی سحر مرحوم ؎ گیا دور چلا کل ساغر کا اور مینین کیا رنگین بجین + جی چھوٹ گیا تھا ساقی کا جب تین پہر پر تین بجین + یہان رنگین اور دونون تین کے تینون نون تقطیع مین متحرک بحرکت فتحہ ہوجائینگے یون - کا دو فعلن رچلا فعلن کل سا فعلن غر کا فعلن ار بی فعلن نے کا فعلن رنگی فعلن ن بجین فعلان + جی چو فعلن ٹ گیا فعلن تا سا فعلن تیکا فعلن جب تی فعلن ن پہر فعلن پر تی فعلن ن بجین فعلان - یہ شعر بحر غریب مثمن مضاعف الارکان مین ہی کہین اسکے ارکان مخبون اور کہین مخبون مسکن ہین -

(۶) نون معلن بعد یاے مجہول - جب نظم اُردو مین یہ نون بحالت سکون درمیان مصراع آتا ہی تو تقطیع کے وقت متحرک ہوجاتا ہی جیسے نواب امین الدولہ مہر وزیر اعظم ؎ خدا کی دین کا موسی سے پوچھیے احوال + کہ آگ لینے کو جائین پیمبری ہوجاے + یہان دین بیاے مجہولہ کا نون ساکن برابر فاے فعلاتن کے متحرک التقطیع ہوجائیگا یون - خدا کدے سفا علن ن کموسی فعلاتن سپوچھیے مفاعلن احوال فعلان + ک اگ لے سفا علن نکجایے فعلاتن پیمبری مفاعلن ہوجاے فعلان -

(۷) نون معلن بعد یاے لین - یہ نون ہر زبان مین ہی - اسکے ماقبل ایسی یاے تحتانی ہوتی ہی

جس سے پیشتر فتحہ ہو۔ جب نظم مین درمیان مصراع واقع ہوتا ہی تو بمقابلہ حرف متحرک رکن کے بحرکت فتحہ بسعولی متحرک ہوجاتا ہی جیسے عالی شیرازی ؎ آن سند از جبر آورد این سند از اختیار + این سخن ہم درمیان ماندہ ست امر بین بین + یہان بین اول کا نون مفتوح التقطیع ہوگا یون۔ ۱۱ سند از فاعلا جبرا اور فاعلاتن دی سند از فاعلاتن اختیار فاعلات + ای سخن ہم فاعلاتن درمیا ما فاعلاتن دست امرے فاعلاتن بین بین فاعلات۔ یا جیسے شیخ محمد جان شاد پیرومیر ؎ نہ اک نفس بھی ملا چین عشق ابرو مین + جو دم لیا وہ تہ خنجر وحسام لیا + یہان چین بیاے ملینہ کا نون تقطیع مین مفتوح ہوجائیگا یون۔ ن اک نفس مفاعلن بلاچ فعلاتن ن عشق اب مفاعلن رو مین فعلاتن جدم لیا مفاعلن وتہے خن فعلاتن جروحسا مفاعلن م لیا فعلن۔ کبھی اہل فارس اس نون کو غنہ کردیتے ہین اوسوقت تقطیع مین نہ آئیگا جیسے خاقانی ؎ کعبہ در ترجیع ہمچون تخت نرد مہرہ ام + کعبتین تنہا ونژاد انسی وجان آمدہ + یہان کعبتین کا نون غنہ محسوب التقطیع نہوگا یون۔ کعبتی تن فاعلاتن۔ مگر شاذ ہی۔

ساکن بعد الف و واو و یاے تحتانی

(۱) ساکن بعد الف۔ یہ ہر سہ لغت مین جب درمیان مصرع بوقف بھی واقع ہوتا ہی تو متحرک التقطیع شمار مین آجاتا ہی جیسے میر معصوم کاشی ؎ کسے کہ گلشن کوے ترا وداع کند + اگر بہ نکہت گل برخورد وصداع کند + یہان عین وداع وصداع برابر فاے متحرک فعلن بحرکت فتحہ متحرک ہوجائینگے یون۔ کسیکہ گل مفاعلن ش نکویے فعلاتن ترا ودا مفاعلن ع کند فعلن + اگر بہ نک مفاعلن ہت گل برفعلاتن خرد صدا مفاعلن عکند فعلن۔ یا جیسے جناب شیخ امداد علی بحر لکھنوی ؎ جینے نہ دینگی آنکھین تری ہیوفا مجھے + ان کھڑکیون سے جھانک رہی ہی قضا مجھے + یہان جھانک کا کاف تازی تاے فاعلات کے مقابلے مین متحرک ہی یون۔ جینے ن مفعول دیگ اک فاعلات تری ہیو مفاعیل فامجھے فاعلن + ان کھڑک مفعول یوس جاک فاعلات رہی ہیق مفاعیل ضا مجھے فاعلن۔

(۲) ساکن بعد واو معروف - یہ حرف ساکن جب واو معروف کے بعد درمیان مصرع ہر تکر زبان مین واقع ہوتا ہی تو متحرک التقطیع ہوجاتا ہی جیسے عاقل خان شاہجہان آبادی ؎ امتیاز گوہر مادر وطن مستور بود ٭ باده آبے بود تا در شیشۂ انگور بود ٭ یہان مستور اور انگور کی راے مہملہ متحرک بالفتحہ ہوجائیگی یون - امتیازے فاعلاتن گوہرے ما فاعلاتن در وطن مس فاعلاتن تور بود فاعلات + باد اابے فاعلاتن بود تا در فاعلاتن شی شیبے ان فاعلاتن گور بود فاعلات - یا جیسے شیخ امام بخش ناسخ ؎ وہ دن گئے کہ ہاتھ مین رکھتے تھے پھول ہم ٭ ناسخ چبھے اب اوسکے عوض خار پا دن مین ٭ یہان پھول کا لام ساکن متحرک ہوجائیگا یون - وہ دن گ مفعول ہے کہلات فاعلات مرکبات مفاعیل پو لہم فاعلن -

(۳) حرف ساکن بعد واو مجہول - جب کوئی حرف ساکن واو مجہول کے بعد آتا ہی تو سکون سے درمیان مصرع حرکت پاتا ہی جیسے لاادری ؎ کشتۂ چشم ترا رحمتے کہ برانداز بود ٭ ہم کفن ہم گور ہم تابوت چون با دام بود ٭ یہان گور کی راے مہملہ مساوی عین فاعلاتن متحرک ہوگی تقطیع یون ہی کشتۂ یے چش فاعلاتن مے ترا رخ فاعلاتن تے کبرا ن فاعلاتن دام بود فاعلات + ہم کفن ہم فاعلاتن گور ہم تا فاعلاتن بوت چو با فاعلاتن دام بود فاعلات - یا جیسے سحر مرحوم ؎ عطر مل ملکے ای سحر شب وصل ٭ کل تو سارا بدن ٹٹول لیا ٭ یہان ٹٹول کا لام واو مجہول کے بعد متحرک ہوجائیگا یون - عطر مل مل فاعلاتن کا ای سحر مفاعلن شب وصل فعلات ٭ کل تسا را فاعلاتن بدن ٹٹو مفاعلن ل لیا فعلن -

(۴) ساکن بعد واو لین - جب کوئی ساکن واو ماقبل مفتوح کے بعد درمیان مصراع آتا ہی تو متحرک بحرکت فتحہ ہوجاتا ہی جیسے رباعی فائض ابہری ؎ گردون دریکینہ مے زند جو رنگر ٭ جانان غم دل نمیخورد طو رنگر ٭ مطرب حرفے نمے زند حال ہمین ٭ ساقی قدحے نمے دہد دو رنگر ٭ یہان جو راور طو راور دو ر کی راے مہملہ جو بعد واو لین کے ہی تقطیع مین سکون سے حرکت پائیگی یون - گردو د مفعول رکین مے زند فاعلن زند جو رمفاعیل نگر فعل ٭ جانا غ

مفعول مدل نمے مفاعلن خرد طور مفاعیل نگر فعل + مطرب حر مفعولن فے نمے فاعلن زندحال مفاعیل ہین فعول + ساقیق مفعول دے نمے مفاعلن دہد دور مفاعیل نگر فعل - یا جیسے استاد ؎ یارب نہ وہ سمجھے ہین نہ سمجھینگے مری بات + دے اور دل اونکو جو نہ دے مجھکو زبان اور + یہان پہلے اور کی رائے ساکن متحرک ہوجائیگی یون - دے اور مفعول دلن کوج مفاعیل ندے مجک مفاعیل زبا اور مفاعیل -

(۵) ساکن بعد یائے معروف - جب یہ ساکن درمیان مصراع واقع ہو تو متحرک ہوجاے جیسے غزالی مشہدی ؎ رخ ران نقاب زلف گرگیر میکنی + برما در شاہدہ زنجیر مے کنی + یہان گرگیر اور زنجیر کی رائے ساکن متحرک التقطیع ہوجائیگی یون - رخ ران مفعول قاب زلف فاعلات گرگیر مفاعیل مے کنی فاعلن + برما در مفعول رے مشاہ فاعلات دزنجیر مفاعیل مے کنی فاعلن - یا جیسے جناب بحر ؎ سُنکے میری سرگزشت احباب یہ کہنے لگے + بحر کا قصہ بھی افسانہ ہو رانجھا ہیر کا + یہان ہیر کی رائے مہلہ ساکن متحرک ہوگی یون - بحر کا قص فاعلاتن صد ف سا فاعلاتن نہ ہ را جا فاعلاتن ہیر کا فاعلن -

(۶) ساکن بعد یائے مجہول - جب یہ ساکن حرف درمیان مصراع واقع ہوتا ہی تو متحرک بفتحہ ہوجاتا ہی جیسے عالی شیرازی ؎ کا ہلی در کار خود مجنون چرا کردین قدر + مردن عاشق بہ آہے یا نگاہے میش نیست + یہان میش کا شین معجمہ ساکن متحرک ہوجائیگا یون - مردنے عا فاعلاتن شق ب اہے فاعلاتن یا نگاہے فاعلاتن میش نیس فاعلات - یا جیسے محمد ابراہیم ذوق دہلوی ؎ مرجائیگا جو تیرا گرفتار دام زلف + تربت پر اوسکی جال کا پائیگا پیڑ تو + یہان پیڑ کی رائے ہندی جو یائے مجہول کے بعد ساکن ہی متحرک ہوجائیگی یون - تربت پ مفعول ر سک جال فاعلات کپائیگ مفاعیل پیڑ تو فاعلن

(۷) حرف ساکن بعد یائے لین - جب کوئی حرف ساکن یائے تحتانی ماقبل مفتوح کے بعد ہر ستہ زبان مین آتا ہی تو درمیان مصرع متحرک ہوجاتا ہی جیسے اُستاد ؎ قانع بسخن نیستم و

باک ندارم + نز خویش سپاس ست ۔ نہ از غیر محابا + یہان غیر کی رائے مہملہ متحرک ہوجائیگی یون - قانع ب مفعول سخن نیس مفاعیل تو باک مفاعیل ندارم فعولن + نز خویش مفعول سپاسست مفاعیل ن از غیر مفاعیلُ محابا فعولن - یا جیسے سحر مرحوم لکھنوی ؎ میل اپنے ہاتھ کا سمجھے روپیہ پیسے کو ہم + کام تھیلی سے نکالا کیسہ دلاک کا + یہان میل کا لام جو درمیان مصراع ساکن ہے تقطیع مین متحرک ہوجائیگا یون - مَیلَ اپنے فاعلاتن ہات کا سم فاعلاتن جے رُپَے پَیسے فاعلاتن سیک ہم فاعلن + کام تلی فاعلاتن سے نکالا فاعلاتن کیس یے دل فاعلاتن لاک کا فاعلن -

دو ساکن

(۱) حرف ساکن بعد ساکن - الف اور و او اور یاے تحتانی کو چھوڑکر نون معلن کے سوا بھی جب دو ساکن متوالی ہر سہ زبان مین درمیان مصراع واقع ہوتے ہین تو ساکن اول بحال اور ساکن دوم متحرک ہوجاتا ہے جیسے صائب اصفہانی ؎ در فکر زن میپیچ کہ این رخنۂ فساد + در خون گرم غوطہ دہد جاے مردرا + یہان گرم کا میم اور مرد کی دال جو ساکن دوم تھے اب بمقابلۂ عین فاعلات و فاعلن متحرک التقطیع ہوجائینگے یون - در فکر مفعول زن میپیچ فاعلاتُ کہ ای رخن مفاعیل یے فساد فاعلات + در خونِ مفعول گرمَ غوط فاعلاتُ دہد جاے مفاعیل مردَ را فاعلن - یا جیسے شیخ ناسخ ؎ جہان مین جتنے ہین جن و پری سب تجھ پہ مرتے ہین + عبث تعویذ تو نے ڈنڈ پراے جانِ جان باندھا + یہان ڈنڈ کی دوسری دال ہندی متحرک ہوجائیگی یون - جہاے جت مفاعیلن نہ جن تو مفاعیلن پری سب تج مفاعیلن پہ مرتے ہین مفاعیلان + عبث تعوی مفاعیلن ذ تو نے ڈن مفاعیلن ڈ پراے جا مفاعیلن نجا باد امفاعیلن -

سہ ساکن

(۱) ساکن بعد دو ساکن - جب تین ساکن متوالی بزبان فارسی و سنسکرت و انگریزی

وہندی درمیان مصراع واقع ہوتے ہین تو ساکن آخر ساقط اور ساکن دوم متحرک ہوجاتا ہی اور ساکن اول بحال رہتا ہی حالت تقطیع مین جیسے قاضی سیفی ؎ کاردبرکش گوشت بُرگشتاسپ را ✣ یہان کاردکی دال ساقط اور اوسکی راے مہملہ بمقابلۂ عین فاعلاتن متحرک ہوگئی اور اوسکا الف بمقابلۂ الف فابحال ہی۔ گوشت کی تاے فوقانی ساقط اور اوسکا شین معجمہ بمقابلۂ عین فاعلاتن متحرک اور واو بمقابلۂ الف فابحال ہی۔ گشتاسپ کی باے فارسی ساقط اور سین بمقابلۂ عین فاعلن متحرک اور اوسکا الف بمقابلۂ الف فابحال ہی یون۔ کاربرکش فاعلاتن گوش بُرگش فاعلاتن تاس را فاعلن۔ یا جیسے مؤلف ؎ نیست مشکل زیست یابد از لبت ظہورث گر نیس مشکل فاعلاتن زیس یابد فاعلاتن از لبت ظہ فاعلاتن مور گر فاعلن۔ مصرع سیفی مین یاے مجہولہ و معروف و واو معروف کے بعد کے ساکن کی مثال تھی وہ مصرع ہذا مین ہی۔ یا جیسے ناسخ ؎ پھر پھر کے دائرے ہی مین رکھتا ہون مین قدم ✣ آئی کہان سے گردش پرگار پاون مین ✣ یہان پاون کا نون ساقط ہوگیا اور اوسکا ساکن دوم یعنی واو بمقابلۂ عین فاعلاتن متحرک اور اوسکا الف مقابل الف فابحال ہی یون۔ ایی ک مفعول ہاس گردِ فاعلات شپرگار مفاعیل پاؤمین فاعلات۔ یا جیسے اُستاد ؎ ہرکس شیوۂ خاصے درا ثیارست ارزانی ✣ زمن مدح و زلارڈالن برانگنجینہ افشانی ✣ یہان لارڈ کی دال ہندی کہ ساکن سوم تھی ساقط اور راے مہملہ بمقابلۂ عین مفاعیلن متحرک ورالف لارڈ بمقابلۂ الف مفابحال ہی یون۔ ہرکس شے مفاعیلن ویے خاصے مفاعیلن دری ثارس مفاعیلن ت ارزانی مفاعیلن ✣ زمن مدحو مفاعیلن زلارَل لن مفاعیلن برانگنجی مفاعیلن ن افشانی مفاعیلن۔

اگر یونہین کسی لفظ مین متوالی تین ساکن جمع ہوجائین اور ساکن آخر بسبب اضافت یا عطف مابعد یا وصل کے مقابل حرف متحرک رکن کے ہو تو اوس ساکن سوم کو بھی نہین گراتے بلکہ مثل ساکن دوم متحرک کردیتے ہین جیسے عبدالرحمن جامی ؎ خامہ چو نظم سخت سخت و سست ✣ ملانا راست و خطا نادرست ✣ یہان ساکن سوم یعنی تاے ناراست بمقابلۂ عین مفتعلن او رمتحرک

دوم یعنی تاے مفتعلن کے مقابل سین راست جو کہ ساکن دوم تھا متحرک ہوگیا اور الف راست یعنی ساکن اول بمقابلۂ فاے مفتعلن بحال ہی یون - خام خط مفتعلن مے سخت مفتعلن سخت سست فاعلات + املانا مفعولن راس ت خط مفتعلن نادرست فاعلات - یہان رکن ابتدا مین تسکین کا زحاف بھی ہی -

کبھی ان متوالی تین ساکنون مین ساکن سوم گر جاتا ہی اور ساکن دوم کو متحرک کرکے اوسکی حرکت کو اشباع کرتے ہین جیسے صاحب محمود نامہ ؎ مے دہ ساقی پیالہ گاہ راست و گاہ چپ + یہان راست کی تاے ساکن الاصل کو حرف عطف کی وجہ سے متحرک کرنا چاہا تو اوسکو ساقط کردیا یون - میدہ ساقی فاعلاتن قی پیالہ فاعلاتن گاہ راس و فاعلاتن گاہ چپ فاعلن - جن لوگون نے اس مصرعے کی تقطیع مین راست کے الف کو ساقط کرکے (گاہ ستو) کو بروزن فاعلاتن بتایا ہی وہ شاید ناواقف ہین کہ متوالی تین ساکنون مین ساکن اول نہ ساقط ہوتا ہی نہ متحرک بلکہ بحال رہتا ہی لیکن اسمین بھی شک نہین کہ ساکن سوم کو گراکر ساکن دوم کو متحرک کرکے اشباع کرنا خلاف استعمال ہی اگرچہ خلاف قاعدہ نہین - کیونکہ حذف ساکن سوم کے بعد دوسرے ساکن کو فقط متحرک کردیتے ہین اشباع نہین دیکھا مگر بان متحرک کا اشباع جائز ہی -

چہار ساکن

(۱) ساکن بعد سہ ساکن - تین سے زیادہ متوالی ساکن زبان سنسکرت اور انگریزی مین البتہ مسموع ہین - جب درمیان مصراع واقع ہوتے ہین تو ساکن چہارم و سوم ساقط ہوجاتے ہین اور ساکن دوم متحرک ہوتا ہی اور ساکن اول بحال خود قائم رہتا ہی مگر ایسا شاذ ہی اور خالی از کراہت نہین - جیسے ؎ ہی قبضے مین ملک مہاراسٹر ابتو + یہان مہاراسٹر کی راے آخر جو ساکن چہارم تھی اور تاے ہندی جو ساکن سوم تھی دونون ساقط ہوگئین اور سین جو ساکن دوم تھا بمقابلۂ فاے فعولن متحرک ہوگیا اور الف جو ساکن اول تھا بحال ہی یون - ہ قبضے فعولن م ملکے فعولن مہارا فعولن س ابتو فعولن - یا جیسے ؎ سنتا ہون اسپارکس اب ہوسکے

سول جج یہان ✤ رونقین دینے لگے مسندِ احکام کو ✤ یہان اسپارکس کا سین آخر جو ساکن چہارم تھا اور کاف جو ساکن سوم تھا دونون ساقط ہوگئے اور راے مہملہ جو ساکن دوم تھی بمقابلۂ عین فاعلن متحرک ہوگئی اور الف جو ساکن اول تھا بحال رہا یون - سُنَتَہُ اس مفتعلن پاراب فاعلن - ایسے مقام پر جب ساکن چہارم کے بعد الف وصل آجاے تو کسیقدر خفت ہوجاتی ہے یعنی تین ہی ساکن محسوب ہوتے ہین اور چوتھا الفِ وصل مین دب جاتا ہے پھر بھی بغیر ضرورت چار ساکن متوالی کا استعمال خالی از ثقل نہین -

قاعدۂ شاذدہم استعمالِ اوزانِ بحور نوزدہگانہ

بیان بحور سے پیشتر ایک امر کا ذکر ضرور ہے کہ اہل عروض ہر وزن کے واسطے ایک بیت مثال مین لاتے ہین - عروضیان عرب علی الخصوص وہی ابیات ذکر کرتے ہین جو خلیل بن احمد لاچکا ہے خواہ سالم خواہ مزاحف - عروضیان عجم مین ہر شخص جداگانہ مثالین لاتا ہے اور اشعارِ مستعملۂ خلیل کی پابندی نہین کرتا - لیکن مؤلف نے خوب غور کیا کہ اکثر ارکان کی اولٹ پھیر اور افراط و تفریط سے اور زحافات کے استعمال سے ایسا کوئی نہ کوئی وزن بنجاتا ہے جو کسی تصنیف مین موجود نہین اور بخوبی جائز و درست ہے اور کبھی کبھی کسی شاعر کا ایسا کوئی نہ کوئی شعر ملجاتا ہے جسکا وزن کسی کتابِ عروض مین درج نہین اور بہرعنوان درست و جائز ہے - زبان اُردو مین اکثرون نے اوزان مستعملۂ اکثریۂ عربی و فارسی مین بوجہ ثقل یا ناواقفیت فن یا اختلاف مذاق شعر ہی نہین کہے بدین سبب ہم نے ہر بحر کے تحت مین پہلے وہ عربی اشعار لکھے جو کہ صاحب مفتاح و معیار الاشعار و میزان الافکار نے قلمبند کیے ہین - پھر فارسی مثالون کی ابیات بقدر یاب دواوین اساتذۂ فارس و تذکرات فارسی سے نقل کین - مابقی حدائق المعجم و معیار الاشعار و میزان الافکار و معیار المعجم و رسالۂ جامی و حدائق البلاغہ و شجرۃ العروض و رسالۂ محب دہلوی وغیرہم کتب عروض سے رقم کین - زبان اُردو مین جسقدر اوزان مستند ان ہند کے کلام مین رائج اور ثقات کے مذاق مین مستعمل پائے

اونھین کو استعمال اُردو ٹھہراکر دواوین اُردو سے چھانٹ کر اونکی مثالین درج کین - جو وزن فارسی مین تھے اور اُردو مین کمیاب اونکو خالی چھوڑا اور وہان صرف فارسی مثال لکھی - جو اُردو مین مستعمل تھے اور فارسی مین تنگیاب وہان فقط اُردو کی نظیر تحریر کی - بہرصورت کسی وزن غیر مستعمل مین اپنی طرف سے مثال لانا زبان کو منہ چڑھانا جانا - علاوہ برین عروضیان متاخر نے اکثر بحور مین چند غوطے کھائے ہین یا تو بحر کچھ تھی اور کچھ بتادی اور یہ دراصل تقطیع غیر حقیقی کا دھوکا ہی - یا زحافات بے موقع لاکر وزن بحر مین دھبا لگادیا - ہم نے ہر بحر مین ان اغلاط کا پتا دیا بلکہ اکثر بحور کے خاتمے پر تنبیہا اوزان مغالطہ آمیز رقم کیے اور اونکی کج فہمی کے سبب بتادیے تاکہ طالبان راست باز بحروان باطل کے کہنے پر نجائین اور اونکے فریب مین آکر دھوکا نہ کھائین - وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی -

ہزج

یہ بحر عرب وعجم کے ہان مستعمل اور اُردو زبان مین بھی مروج ہی - اسکی اصل بلسان عربی دائرے مین مفاعیلن چھ بار آئی ہی اور استعمال مین ہمیشہ مجزو آتی ہی یعنی چار رکن کا پورا شعر - لیکن بر سبیل شاذ چھ اور آٹھ رکن کی ابیات بھی دستیاب ہوئی ہین -

اس بحر مین عروض - سالم - مکفوف - محذوف - مخبوب - چار قسم کے پائے ہین اور ضربین بھی - سالم - مقبوض - محذوف - مخبوب - چار اقسام کی ملی ہین - مربع و مسدس و مثمن ملاکر نو اوزان پر یہ بحر مستعمل العرب ہی حسب تفصیل ذیل -

(۱) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - مفاعیلن مفاعیلن دو بار ؎ عفا مِنْ اٰلِ لَیْلِی السَّھْبُ فَالْاِلْمَامُ فَالْغُمْرُ ٭ باشباع - بائے سہب سے مصرع دوم آغاز ہی اسلیے کہ یہ شعر معقد ہی یون - عفامن اا مفاعیلن ل لیلس سہ مفاعیلن + بفل املا مفاعیلن جفل غمر و مفاعیلن - معنی شعر یہ ہین - آلِ لیلے سے یہ تین مواضع نحل گئے اور کمنہ ہوئے ایک سہب دوسرا املاح تیسرا غمر -

(۲) بیت چہار رکنی ضرب محذوف باقی تین رکن سالم - مفاعیلن مفاعیلن + مفاعیلن فعولن
ے وماظہری لباغی الضیغم الظہر الذلول + باشباع - یہ شعر بھی معقد ہو اور یاے ضمیم پر مصرع اول ختم ہیون - وماظہری مفاعیلن لباغض ضی مفاعیلن + مبظ ظہر ذ مفاعیلن ذلولی فعولن - طالب ظلم کے واسطے میری پشت نرم نہین - یعنی ظالم میری پیٹ نہین لگا سکتا -

(۳) شعر مربع صدر و ابتدا مقبوض عروض وضرب سالم مفاعلن مفاعیلن دوبار
ے فقلت لا تخف شیئا + فما علیک من باس + باشباع - فقلت لا مفاعلن تخف شی ین مفاعیلن + فما علی مفاعلن کمن باسی مفاعیلن - پس مین نے کہا خوف نکر تجھکو کچھ باک نہین -

(۴) چار رکن کی بیت ضرب سالم باقی مکفوف - مفاعیل مفاعیل + مفاعیل مفاعیلن
ے فہذان یذودان + وذا من کنب یومی + فہاذان مفاعیل یذودان مفاعیل + وذا منک مفاعیل ثبن یرمی مفاعیلن - پس یہ دونون دفع کرتے ہین اور وہ نزدیک سے تیر لگاتا ہی -

(۵) شعر چہار رکنی صدر اخرم ضرب مقبوض باقی سالم مفعولن مفاعیلن + مفاعیلن مفاعلن
ے اذو ما استعاروہ + باشباع - کذاک العیش عاریہ + اذو وس مفعولن تعاروہو مفاعیلن + کذاک عی مفاعیلن شعاریہ مفاعلن - اداکیا لوگون نے اوس چیز کو کہ عاریت لیا تھا یو نہین زندگانی بھی عاریت ہی - اگر عاریہ کی تحتانی کو مشدد پڑھو جیسا کہ بقول سعد الشاعر دیوان ادب مین ہی تو اوسوقت (شعاری یہ) بروزن مفاعیلن ہوکر ضرب بھی سالم ہوجائیگی باقی مثل سابق -

(۶) بیت مربع صدر اشتر باقی تین رکن سالم - فاعلن - مفاعیلن + مفاعیلن مفاعیلن
ے فی الذین قد ماتوا + وفیما قد مضوا عبرہ + فل لذی فاعلن نقد ماتو مفاعیلن + وفیما قد مفاعیلن وموعبرہ مفاعیلن - جو لوگ کہ تحقیق مرگئے اور جو اونھون نے اپنے

اعمال سے کچھ پیشتر بجدیا اوسمین صاحبان بصیرت کو عبرت ہی۔

(۷) چار رکن کا شعر صدر اخرب باقی سالم مفعول مفاعیلن + مفاعیلن مفاعیلن ؎ لَوْ كَانَ اَبُوْ مُوْسٰى اَمِيْرًا مَا اَتَيْنَاهُ ❊ باشباع۔ لوکان مفعول ابوموسیٰ مفاعیلن + امیرن مرمفاعیلن تضیناہ مفاعیلن اگر ابوموسیٰ امیر ہمارا بنے تو ہم اوس سے راضی نہین۔ یہانتک سات وزان مربع مجزو ہین۔

(۸) متقدمین اس بحر کو مجزو کے سوا کبھی استعمال مین نہین لاتے لیکن بعض مولدین متاخرنے بہ تتبع عجم اسکو مسدس بھی کہا ہی۔ سب سے پہلے بہا ابن زہیر نے اشعار شش رکنی کا یہ قطعہ اسطرح کہا کہ صدر و ابتدا اخرب حشو مقبوض عروض وضرب محذوف مفعول مفاعلن فعولن چار بار ؎ يَا مَنْ لَعِبَتْ بِهٖ شُمُوْلُ ❊ باشباع۔ یا الطف ہذہ الشمائل ❊ نشوان یھزہ دلال ❊ کالغصن صبا النسیم مائل ❊ یا الطا مفعول فہاذہش مفاعلن شمایل فعولن۔ وقس علی ہذا التقطیع۔ اے وہ شخص کہ بادی کی ہی اوسکے ساتھ شراب نے یہ خصلتین کیا لطیف ترہین جو مست کہ ناز سے جھومتا ہی گویا شاخ درخت ہی کہ نسیم اوسکو جھونکے دے رہی ہی۔ پھر بہا کی تبعیت مین مالک بن مالقی اور حاتم بن اہدل وغیرہ نے اس وزن مین دست درازیان کین چونکہ ایسے اوزان خلاف مذاق عرب تھے اکثرون نے اسمین تامل کیا استوی تو انکو موزون ہی نہین جانتا۔ واہ رے مذاق۔ یہ ایک وزن وافی ہی۔

(۹) حاتم بن اہدل نے ہزج کے مثمن یعنی ترانے پر بھی ہاتھ صاف کیا اور ایک رباعی کہی جسکا صدر اخرب حشو اول مقبوض حشو دوم مکفوف عروض محبق محبوب۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع + ابتدا اخرب حشو اول مقبوض مسکن حشو دوم مکفوف ضرب محبق محبوب۔ مفعولن فاعلن مفاعیلن فع۔ ؎ لَا طَاقَةَ لِيْ بِذَا الْجَفَا وَالْهَجْرِ ❊ يَا مَنْ حَلَوْا وَخَيَّمُوْا فِيْ صَدْرِيْ ❊ اَنَامُ جَفَا الْجُفُوْنُ لَمَّا عَنِّيْ وَبَقِيْتُ حَائِرًا فِيْ اَمْرِيْ ❊ لاطاق مفعول تلی بذل مفاعلن جفا والہجر مفاعیلن ری فع + یا من حل مفعولن لو وخیما فاعلن بصدی مفاعیلن ری فع۔ باقی دو مصرعے بروزن مصرع اول۔ مجھے اس جفا اور فراق کی تاب نہین ہی۔ اے لوگو کہ اوترے ہو اور خیمہ استادہ کیا ہی تمنے میرے سینے مین۔ خواب نے پلکون پر اذھیر کر رکھا ہی جب سے کہ تم سب میری نظرون سے غائب ہوئے ہو۔

اور مین باقی رہگیا اپنے مقدمے مین حیران - اس ترجمے کا خلاصہ یہ ہی - ای دوستو تمہاری یاد میرے دل مین ہر وقت رہتی ہی مجھے شب کو نیند نہین آتی بلکہ مین پلک نہین مارتا جب سے کہ تم لوگ مجھسے جدا ہوئے ہو مین نہایت حیران ہون کہ یا الٰہی کیا کرون -

اس بحر مین کسی ایک رکن کو بحکم معاقبہ دفعۃً مکفوف و مقبوض نہین کر سکتے ہان جدا جدا کف و قبض لانے کا دو رکنون مین اختیار ہی یعنی اسی مفاعیلن کو مفاعل نہین کہہ سکتے مگر مفاعیلن مفاعیلن کو مفاعلن مفاعیل یا برعکس کہیے تو کوئی ہاتھ بھی نہین پکڑ سکتا -

خلیل اور ابو الحسن خفش نے عروض مین قبض لانا جائز جانا مگر سکاکی کے نزدیک عروض مقبوض درست نہین -

وزن ترانہ کے مخترع اہل عجم ہین اور حاتم کی رباعی مذکورۂ بالا کو عجم کا تتبع سمجھو - اسیطرح اسکے مثمن سالم مین اکثر عربی مصرعے - فارسی مصاریع کی سلک مین لوگون نے موزون کیے ہین وہ ملمعات مین شامل ہو کر اب گویا فارسی ہین - جیسے حافظ ؎ الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا ٭ کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا ٭ اب صرع اول گویا فارسی مین شامل ہی -

فارسی و اردو مین اس بحر کی اصل ٹھہرکن کا پورا شعر دائرے مین ہی محقق طوسی علیہ الرحمہ نے بزبان فارسی اس بحر کے دو حصے کیے اور دوسرے حصے کی دو قسمین - اس حساب سے کل کے تین جز ہو گئے سالم - مکفوف - اخرب - اور یہ تقسیم بنظر صدر و ابتدا قائم کی - بعض لوگون ان تینون حصون کو تین بحرین قرار دیتے ہین - ہمنے علیحدہ علیحدہ بیان کرنا مناسب سمجھا کیونکہ آغاز مصاریع کے ارکان مقبوض و اشتر بھی آئے ہین -

الغرض یہ بحر وافی اور مجز و اور مشطور یعنی مثمن و مسدس و مربع ملا کر اونانوے وزن پر آئی ہی اس طرح -

(۱) آٹھ رکن کا پورا شعر اور ہر رکن سالم - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن دو بار - شیخ محمد علی حزین اصفہانی ؎ جوان رایکدم اندوہ غریبی پیر میسازد ٭ بہ پستان آمدن خون جگر شیر میسازد

تقطیعہ۔ جوارایک مفاعیلن دہندوہے مفاعیلن غریبی پی مفاعیلن رہیساز دمفاعیلن + بہ پستا۱۱ مفاعیلن مدن خوفے مفاعیلن جگر راشی مفاعیلن رہیساز دمفاعیلن۔ یا جیسے خواجہ وزیر لکھنوی

ے چلا ہی ای دلِ راحت طلب کیون شادمان ہوکر + زمین کوے جانان رنج دیگی آسمان ہوکر

تقطیعہ۔ چلاہی ای مفاعیلن دلے راحت مفاعیلن طلب کوشا مفاعیلن دما ہوکر مفاعیلن۔ یونہین تقطیع مصرع دوم ہی۔

(۲) بیت مثمن عروض وضرب مسبغ بشرطے کہ آخر مین نون غنہ ہو ورنہ خارج ازدائرہ ہوجائیگی باقی سالم۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان۔ دوبار یون ے شد آن جانِ جہان دامن کشان چون از چمن بیرون + روان شد جانِ مرغانِ چمن گوئی زتن بیرون + شدا جانے مفاعیلن جہادامن مفاعیلن کشاچوا زمفاعیلن چمن بیرون مفاعیلان۔ بیرون کا نون غنہ بسبب وقوع آخر بحال ہی۔ متاخرین اس وزن مین تسبیغ بلاغنہ لاتے ہین لیکن محقق اسکو خارج ازدائرہ بتاتے ہین اور فی الحقیقت کا نون کو ایسا حرف کھٹکتا ہی جیسے حافظ ے صبا خاکِ وجود ما بآن عالیجناب انداز + بود کان شاہ خوبان را نظر بر منظر انداز یم + جنابن داز مفاعیلان + ظرن داز یم مفاعیلان دیکھیے یہان انداز کا الف دوم بمقابلۂ الف دوم مفاعیلان اور نے معجمہ بمقابلۂ نون مفاعیلان بحال ہین اور یہی انداز یم کی تحتانی اور میم کی کیفیت ہی کہ برقرار ہین۔ الغرض اس وزن مین بزبان اردو بھی تسبیغ نون غنہ کے ساتھ لانا جائز ہی جیسے خواجہ حیدر علی آتش ے یہ کیفیت اوسے ملتی ہو ہو جسکے مقدر مین + مے الفت نہ خم مین ہی نہ شیشے مین نہ ساغر مین + یہان مین کا نون غنہ بمقابلۂ نون مفاعیلان بحال رہیگا یون۔ نساغر مین مفاعیلان۔

(۳) شعر مثمن عروض وضرب مقصور باقی سالم۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل۔ دوبار یون ے بیا ای جان بآغوش رہی یکدم بصد جوش + کہ گرد دہر دو عالم ازدلِ مضطر فراموش + بیا ای جا مفاعیلن ب آغوشے مفاعیلن رہی یکدم مفاعیلن بصد جوش فعولان۔ ہمکو اختیار ہی خواہ مفاعیل کو مقصور خواہ فعولان کو مقصور کہین دونون یکسان ہین۔ کبھی اس وزن مین رکن دوم

وششم کو بروزن فعولن لاتے ہین اور اوسکو سعد الشارحین محذوف بتاتے ہین جیسے ؎ من آن مہوش عشقم کہ از خویشش خبر نیست ✤ مرا تا شد دل از کف دگر پروائے سر نیست ✤ منا مہو مفاعیلن شعشم فعولن کہ از حیث شش مفاعیلن خبر نیس فعولان مصرع دوم کی تقطیع یونہین کرلو۔ ہم تو اسکو مقلوب طویل مسبغ کہتے ہین درمیان دو مصراع حذف لانانئی واردات ہی اگر بالضرور بحر ہزج ہی مین شمار کرنا منظور تھا تو کیون نہ کہدیا کہ یہ ہزج ششمن مضاعف المشطور ہی تاکہ فعولن بمنزلہ آخر واقع ہوجاتا۔ الغرض یہ اوزان بزبان اُردو مستعمل نہین۔

(۴) شعر ہشت رکنی عروض وضرب مقصور باقی ارکان مکفوف۔ مفاعیلُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان دوبار۔ قاضی سیفی ؎ زہے حسن و زہے روی و زہے نور و زہے نار ✤ زہے خط و زہے خال و زہے مور و زہے مار ✤ زہے حسن مفاعیل زہے روی مفاعیل زہے نور مفاعیل زہے نار فعولان۔ مصرع دوم علی ہذا القیاس۔ فقیر مؤلف کی راے مین بجاے خال لفظ زلف خوب ہی۔ یہ وزن بھی اردو مین غیر مستعمل

(۵) شعر ششمن عروض وضرب محذوف باقی ارکان مکفوف مفاعیلُ مفاعیلُ مفاعیل فعولن۔ دوبار مولوی معنوی ؎ زہے باغ زہے باغ کہ اشکفت زبالا ✤ زہے صدر زہے بدر تبارک وتعالی ✤ زہے باغ مفاعیلُ زہے باغ مفاعیلُ کہ اشکفت مفاعیلُ زبالا فعولن ✤ زہے صدر مفاعیل زہے بدر مفاعیل تبارکُ مفاعیل تعالی فعولن۔ شمس الدین فقیر دہلوی اس شعر کے وزن کا نام ہزج ششمن مقصور محذوف بتاکر یہ عبارت اوسکے تحت مین لکھتے ہین کہ اینجا ہمہ اجزا مقصور آمدہ مگر عروض وضرب کہ محذوف وجزو ماقبل ضرب مکفوف ست۔ واہ این گل دیگر شکفت باغ اور شکفت اور صدر اور بدر کو جو اضافت یا عطف کے نہ آنے سے غیر متحرک پایا تو حضرت سمجھے کہ یہان تقطیع مین بھی اسکے ساکنین قائم رہینگے اس لیے رکن مقصور سے اونکو نامزد کردیا اور غور نفرمایا کہ قصر عروض وضرب کے لیے مخصوص ہی درمیان مصراع کیونکر آسکیگا۔ حال آنکہ بیان تقطیع مین پیشتر خود ہی لکھ چکے کہ التقاے ساکنین چون در وسط مصراع واقع شود پس اگر ساکن اول حرف مد و ساکن دوم نون ست نون را در تقطیع ساقط مے نمایند و اگر غیر نون ست آنرا متحرک مے سازند حکیم اسدی ؎ ز شوق لبش خون

ہمی خورد دل ✤ دوتا گشتہ زلفش ہمے برد دل ✤ تمت بالخیر ۔ خورد برد کی دال ساکن تو فعل کی فا کے متحرک کے مقابل متحرک کی جاے اور چارون لفظ مذکورۂ بالا کا آخر حرف ساکن متحرک نہ کیا جاے یہ کیونکر ہو سکتا ہی ۔ اس قاعدے کی بنیاد پر شعر مولوی روم کے الفاظ مذکورہ کو آخر مین متحرک کر کے بلا تامل ونکو مکفوف کہنا چاہیے ۔ ہمکو صاحب شجرۃ العروض سے تعجب ہی کہ فقیر کا کہنا مانکر قواعد تقطیع مین غور نہ فرمایا کہ وہ خود ہی اس محل پر کیا لکھ چکے ہین ۔ الغرض یہ وزن بھی اردو مین نہین ہی ۔

(۶) شعر مثمن عروض وضرب محذوف رکن دوم وششم بھی بروزن فعولن اسکو بھی لوگ محذوف کہتے ہین باقی ارکان مکفوف ۔ مفاعیلُ فعولن مفاعیلُ فعولن دوبار ۔ یون ؎ برخ ماہِ تمامی بقد سرو روانی ✤ بلب راحتِ روحی بچشم آفتِ جانی ✤ برخ ماہ مفاعیل تمامی فعولن بقد سرو مفاعیل روانی فعولن ✤ بلب راح مفاعیل تروحی فعولن بچشماف مفاعیل تجانی فعولن ۔ ہم تو ہرگز اس وزن کو بحر نہ کہین گے وہی بحر عریض مکفوف ہی اور اسکی وجہ وزن سوم کی مثال دوم مین ذکر ہو چکی ۔

(۷) بیت مثمن عروض وضرب مقصور ابتدا اخرب باقی پانچ رکن مکفوف مفاعیل مفاعیل مفاعیل فعولان ✤ مفعول مفاعیل مفاعیل فعولان ۔ رودکی سمرقندی ؎ دل آزادگن از در دتن آزادگن از رنج ✤ جام آور رود آور نرد آور شطرنج ✤ ۔ دلازاد مفاعیلُ کنز رود مفاعیلُ تنازاد مفاعیلُ کنز رنج مفاعیل ✤ جام او مفعول رُرُود او مفاعیل نرد او مفاعیل شطرنج مفاعیل ۔

(۸) بیت ہشت رکنی عروض وضرب سالم ابتدا اخرب باقی ارکان مکفوف ہوکر درمیان مین تعبیق ۔ مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن ۔ دوبار محتشم کاشی ؎ ای شمع بتان تا کی برگرد درت گردم ✤ پروانۂ خویشم کن تا گرد سرت گردم ✤ ای شمع مفعول بتا تا کی مفاعیلن برگرد مفعول درت گردم مفاعیلن اسیطرح تقطیع مصرع ثانی ۔ یا جیسے شیخ امان علی سحر مرحوم لکھنوی ؎ دل مثل نصیری کے ای بندہ نواز آیا ✤ مرمر کے جیا پھر بھی جانبا زنہ باز آیا ✤ مرمر کے مفعول جیا پھر بی مفاعیلن جا باز مفعول نبا زآیا مفاعیلن ۔ یونہین تقطیع مصرع اول ۔ اس وزن مین جو لوگ حشو ہاے دوم کو بھی اخرب کہتے ہین وہ بیجا کرتے ہین کیونکہ خرب دراصل خرم ہی اور خرم اوائل مصاریع کے واسطے خاص ہی کما قال المصنف

اما آنچہ باوائل خاص بود اسقاط متحرک اول ان شد ازو تد آخر خرم خوانند۔ اس وزن مین اگر جمع درمیانی لاؤ یعنی سہ ہجا زنانہ تو کمال خوش آیند ہوتا ہی صاحب معیار ؎ گفتی بکشم پاے آن یار ستمگر ✤ گر گشتہ شوم بار دگر پاے تو اولی تر ✤ یا جیسے مؤلف ؎ ای چرخ ستم پرور پھر جانہ ہوا چھپ کر ✤ تلوار تری کس پر ہرما نکلتی ہی ✤ اسمین تسبیغ بھی بنون غنہ آتی ہی۔ شیخ ناسخ ؎ ہم خواب مین وان پونہچے تدبیر اسے کہتے ہین ✤ وہ نیند سے چونکا اوٹھے تقدیر اسے کہتے ہین ✤ س کہتے ہین مفاعیلان۔ اسکے اواخر سالم و مسبغ کا خلط بھی درست ہی خواجو ؎ کرمانی ؎ خواہد کہ کند منزل بر خاک درت خواجو ✤ لیکن نبود جنت ماوا گنہگاران ✤ درت خا جو مفاعیلن + گنہگاران مفاعیلان۔

(۹) سب مثل وزن سابق لیکن حشو ہاے اول مسبغ بلا قید غنہ۔ ملا عرفی ؎ ہوشم بنگاہے برد جانانہ چنین باید ✤ یک جرع خرابم کرد پیمانہ چنین باید ✤ ہوشم ب مفعول نگاہے برد مفاعیلان جانان مفعول چنین باید مفاعیلن + یک جرع مفعول خرابم کرد مفاعیلان پیمان مفعول چنین باید مفاعیلن۔ صاحب سیف الافکار فرماتے ہین کہ درین صورت رکن ثانی مسبغ نیز آید۔ مؤلف عرض کرتا ہی کہ رکن ثانی یعنی حشو ہاے اول بہ دو مصاریع مسبغ نہین آسکتے تسبیغ درمیان مصرع کیونکر جائز ہوگی۔ خواجہ معیار الاشعار مین ارشاد کرتے ہین۔ اما تغیر بزیادت کہ خاص بود بہ اواخر مصراعہا و آن دو نوع بود اول حرفے ساکن زیادت کنند پس اگر آخر رکن ببے خفیف بود رکن را مسبغ خوانند۔ جب تسبیغ اواخر مصاریع کے واسطے خاص ہوئی تو رکن ثانی مسبغ غلط ہوگیا۔ اب ہم سے ایک رمز سنیے کہ اس شعر کے رکن سوم و ہفتم مین فقط کف لائیے تو وہ مفاعیل ہو جائیگا رہے رکن دوم و ششم وہ دونون سالم رکھیے اور مفعول مفاعیلن مفاعیل مفاعیلن دو بار سے آنکھ بند کر کے شعر بھر کی تقطیع کر جائیے یون۔ ہوشم ب مفعول نگاہے برد مفاعیلن دجانان مفاعیل چنی باید مفاعیلن + یک جرع مفعول خرابم کرد مفاعیلن دپیمان مفاعیل چنی باید مفاعیلن۔ اب دیکھیے تسبیغ درمیانی اور خرب مابین کا جھگڑا کیسا پاک ہوگیا۔ کف کا کوئی مانع نہین پہلے بھی تو خرب لاتے تھے اور وہ کف سے مرکب تھا۔

(۱۰) بیت مثمن صدر و ابتدا اخرب عروض و ضرب مقصور باقی چار رکن مکفوف مفعول مفاعیل مفا

فعولان - دوبار حزین اصفہانی ؎ ہشیار بہ ہنگامۂ محشر نتوان رفت ÷ ای کاش کہ از سایۂ تاکم گذرانند ÷ ہشیار مفعول ہنگام مفاعیل ی محشر ن مفاعیل توانرفت مفاعیل + ای کاش مفعول ک از سایی مفاعیل ی تاکم گ مفاعیل ذرانند فعولان - خواجہ وزیر ؎ مُنہ آئے نظر صاف وہ ہو یار کی تلوار ÷ آئینے کا آئینہ ہو تلوار کی تلوار ÷ مُہ اے مفعول نظر صاف مفاعیل وہو یار مفاعیل کتلوار فعولان + ائینِ مفعول ک ائینِ مفاعیل ہ تلوار مفاعیل کتلوار فعولان - مفاعیل تسکین آخر اور فعولان برابر ہین -

(۱۱) آٹھ رکن کا پورا ایک شعر عروض وضرب محذوف صدر وابتدا اخرب باقی چار رکن مکفوف مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن - دوبار - فاضل ابہری شاگرد مرزا صائب ؎ فتح از سر مژگان بود ابروے بتان را ÷ پیکان دہم شمشیر کند پشتِ کمان را ÷ فتحز س مفعول رمژ گا ب مفاعیل و د ب روے مفاعیل بتا را فعولن - یا جیسے ؎ سودا ہی تحر کو خفقانی نہین کیا ہی ÷ اونے تو کئی بار بلایا نہین جاتا ÷ سودا ہ مفعول سحر کو خ مفاعیل فقانین مفاعیل ہ کا ہی فعولن - یونہین تقطیع مصرع دوم -

(۱۲) بیت شمن الارکان مثل وزن دہم ویازدہم مگر اسمین کوئی حشو بشکل رکن سالم بھی لاتے ہین اور اوسکو سالم بتاتے ہین اور دھوکا کھاتے ہین جیسے سعدی ؎ حوران بہشتی را دوزخ بود اعراف ÷ از دوزخیان پرس کہ اعراف بہشت ست ÷ حوران مفعول بہشتی را مفاعیلن دوزخ ب مفعول و دِ اعراف مفاعیل + از دوز مفعول خیا پرس مفاعیل کہ اعراف مفاعیل بہش تست فعولان - یا جیسے عرفی شیرازی ؎ جم مرتبہ خانِ خانان کز اثر نطق ÷ چون گل ہمگی گوش کند جذر اصم را ÷ جم مرت مفعول بخانے خا مفاعیلن ناکز ا مفعول ثرے نطق مفاعیل - باقی تقطیع صاف - اگر ان مثالون کے مصاریع اولی مین مفاعیلن سالم ہو تو اوسکے بعد رکن مکفوف کیون نہ آیا یعنی مفاعیل اور اگر بجاے مفاعیل مفعول آیا ہو تو اوسکو اخرب کہین گے اور اخرب سوائے صدر وابتدا نہین آتا - اسلیے یون سمجھو کہ دونون حشو مکفوف مفاعیل مفاعیل مین باہم تحبیق ہوکر اول مفاعیلم دوسرا فاعیل رہگیا بدین سبب اوسکو مفاعیلن اور اسکو مفعول سے تبدیل کیا - پس اس وزن کا نام ہزج اخرب مکفوف محبّق مقصور ہی ان تینون اوزان آخر کا اجتماع باہمی درست ہی -

ترانہ

رباعی کو کہتے ہین اور وہ انھین اوزان وافی مین شامل ہی اور یہ لفظ ترسے منسوب ہی۔ صاحب خزانۂ عامرہ ومیزان الافکار کے اقوال کا خلاصہ یہ ہی کہ سنہ ۲۵۱ دوسو اکاون ہجری مین سلطان یعقوب بن لیث صفار کا لڑکا عید کے دن غزنین مین جوز کو گولیون کی طرح کھیل رہا تھا جوز کے ڈھلکنے سے لڑکے کی زبان پر خوشی مین یہ مصرع آگیا ؎ غلتان غلتان ہمیرود تا لب گو ۔ یعقوب نے فضلاے عہد کے سامنے پیش کیا۔ اونھون نے بعد غور اس مصرعے کو بحر ہزج مین پایا اسلیے رودکی نے اوسیوقت اسپر تین مصرعے اور لگائے جب رودکی کی رباعی مشہور ہوئی توزن و مرد کو سُن سنکر جوش آتا تھا اسلیے رودکی سوچا کہ لوگون کی دماغی خشکی اور زاہدون کا زہد خشک اس وزن نے کھو دیا بدین سبب اسکو۔ تر۔ یعنی شی مرطوب سے نسبت کرکے ترانہ نام رکھا اسمین انہ نسبتی ہی جیسے رند سے رندانہ۔ بعدہ لوگون نے ہر مصرعے کو ایک بیت قرار دیا اور اوسکو اسیوجہ سے چہار بیتی اور رباعی کہنے لگے لیکن متاخرین نے چار مصرعون کو دو شعر فرض کیا اور اوسکا نام دوبیتی رکھا۔ پہلے رباعی کے ہر مصرعے مین قافیہ لاتے تھے اس سبب سے کہ ہر مصرع ایک بیت سمجھا جاتا تھا اور یہ امر مثال مشطورات مین ہم آیندہ بتائین گے جب سے اسکا نام دوبیتی رکھ لیا تو پہلے دو مصرعون کو مطلع فرض کیا اور دوسرے دو مصرعون کو غیر مطلع بدین وجہ دوسرے شعر کے پہلے مصرعے سے قافیہ نکال ڈالا اور چارون کو ملاکر اوسکا نام رباعی خصی رکھا مگر اب بھی رباعی غیر خصی کہی جاتی ہی۔ فرخی نے رباعی کے وزن مین قصیدہ کہا ہی اسیطرح ہمکو اختیار ہی کہ وزن ترانہ مین ہم اقسام نظم کہ لین۔

عروضیون نے رباعی کے چوبیس وزن ڈھونڈ نکالے اور خواجہ حسن قطان خراسانی نے اون سب کے دو شجرے بنائے اور ہر شجرے مین بارہ وزن ٹھہرائے۔ ان تمام اوزان مین چار قسم کے عروض وضرب آتے ہین۔ یعنی فعول بسکون آخر اہتم۔ فعل مجبوب۔ فاع ازل۔ فع محبق مجبوب اور انمین تین قسم کے حشو آتے ہین۔ مکفوف۔ مقبوض۔ محبق۔ مگر فی الحقیقت دیکھو تو وہ چارون عروض وضرب اصل مین دو ہی ہین یعنی اہتم وازل۔ باقی دو انھین کی تحبیق سے پیدا ہوتے ہین

الغرض سبکی صدر وابتدا دو قسم کی بنائی گئی ایک اخرب دوسری اخرم اسی باعث سے دو شجرے قائم کیے ہین - مگر درحقیقت یہان سخت سہو ہی اصل مین صدر وابتدا ایک ہی ہی یعنی اخرب - کیونکہ صدر وابتدا کے بعد رکن مکفوف یا مقبوض ضرور لاتے ہین اسلیے صدر یا ابتدا کے ساتھ تحبیق ہوکر خرم کی شکل پیدا ہوجاتی ہی - جب رکن مکفوف کے ساتھ تحبیق ہوتی ہی تو وہ مفعول بنجاتا ہی اور اوس رکن ثانی کو بھی لوگ اخرب ٹھہراتے ہین حالانکہ خرب درمیان مصرع آہی نہین سکتا - جب رکن مقبوض کے ساتھ تحبیق ہوتی ہی تو اوسکو اشتر کہتے ہین باوجودیکہ شتر بسبب ترکیب خرم مصرعے کے مابین واقع نہین ہوسکتا - پس اسی خرب وشتر کے دھوکے مین لوگ صدر وابتدا کو اخرم کہدیتے ہین - یہ ابھی ثابت ہوچکا کہ خرب وشتر درمیان مین نہین آتے جب یہ درمیان مین نہ آئے بلکہ باہم رکن آغاز مصرع و رکن مابعدہ مین تحبیق ہوگئی تو صدر وابتدا کا اخرم ہونا یہان بے اصل ٹھہرا اور جیسا ہم نے صدر مین بیان کیا ہی وہی صدر وابتدا ایک ہی یعنی اخرب قائم رہی -

اب ایک نکتہ اور قابل غور ہی کہ چوبیس وزان رباعی کے مشہور ہین وہ دراصل بسبب اقسام حشو کے تین ہی وزن ہین - ایک مکفوف - دوسرے مقبوض - تیسرے محبق - جب ان پر صدر وابتدا دو طرح کی آتی ہین ایک اخرب غیر محبق دوسرے اخرب محبق تو اون تینون حشوون کو ان دونون کے ساتھ ضرب دینے سے چھ وزن پیدا ہوجاتے ہین اور جب ان چھون کو عروض وضرب چہار قسمی مذکورۂ بالا کے ساتھ ضرب دیتے ہین تو چوبیس وزن نقد گن لیتے ہین ہم نے یہان وہ بارہ وزن اخرب کے لکھے جنکی صدر وابتدا مفعول ہی اور اونکے ساتھ اونکا ایک دائرہ نقل کیا - بعد وہ بارہ وزن اخرب کے مذکور کیے جنکی صدر وابتدا بسبب تحبیق مابعد کے مفعولن ہی اور اونکی ذیل مین اونکا بھی دائرہ دکھادیا -

شجرۂ غیر محبق

(۱۳) صدر وابتدا اخرب دونون حشو مکفوف عروض وضرب اہتم یون - مفعول مفاعیل مفاعیل فعول - جامی ؎ خواہی شوی آگاہ زحالِ دلِ ریش ۔ تقطیع - خاہیشوی مفعول ویاگاہ مفاعیل

زحالیہ مفاعیل بریش فعول - یا جیسے ناسخ ؎ اس جشن کو لازم ہی بڑی رات کہین ٭ تقطیع - اس جشن مفعول کلازمہ مفاعیل بڑی رات مفاعیل کہین فعول -

(۱۴) صدر و ابتدا اخرب جشو اول مقبوض دوم مکفوف عروض و ضرب اہتم مفعول مفاعلن مفاعیل فعول دانش مشہدی ؎ دانش مکن اعتماد بر عمر دراز ٭ دانشم مفعول کنعتما مفاعلن دبر عمر مفاعیل دراز فعول مومن خان دہلوی ؎ سودے مین کٹی بہار حسرت مین خزان ٭ سودے م مفعول کٹی بہا مفاعلن رحسرت م مفاعیل خزان فعول -

(۱۵) صدر و ابتدا اخرب جشو اول مکفوف جشو دوم مکفوف مجبق عروض و ضرب اہتم مفعول مفاعیلن مفعول فعول - جامی ؎ از جعد تو گر آرد یک شمہ شمال ٭ از جعد مفعول ت گرا ار د مفاعیلن یک شم م مفعول شمال فعول - ؎ قد سرو ہی رخ گل ہی سنبل ہی وہ زلف ٭ قد سرو مفعول ہ رخ گل ہی مفاعیلن سنبل ہ مفعول و زلف فعول - ان تینون کا عروض و ضرب ایک ہی -

(۱۶) صدر و ابتدا اخرب دونون جشو مکفوف عروض و ضرب مجبوب مفعول مفاعیل مفاعیل فعل مرزا روشن ضمیر ؎ تو حافظ قرآن و خدا حافظ تو ٭ تو حاف مفعول ظ قرا ان مفاعیل خدا حاف مفاعیل ظ تو فعل - رند ؎ وہ لطف و عنایت وہ تلطف وہ کرم ٭ وہ لطف مفعول عنایت و مفاعیل تلطف مفاعیل کرم فعل -

(۱۷) صدر و ابتدا اخرب جشو اول مقبوض جشو دوم مکفوف عروض و ضرب مجبوب مفعول مفاعلن مفاعیل فعل - عبد الغنی تفرشی ؎ ما این ہمہ استخوان شکستیم عبث ٭ ما ای ہ مفعول م استخا مفاعلن شکستیم مفاعیل عبث فعل - ناسخ ؎ ہر رات کبھی بڑی کبھی دن ہی بڑا ٭ ہر رات مفعول کبی بڑی مفاعلن کبی دن ہ مفاعیل بڑا فعل -

(۱۸) صدر و ابتدا اخرب جشو اول مکفوف دوم مکفوف مجبق عروض مجبوب مفعول مفاعیلن مفعول فعل - جامی ؎ بیمار توام جانان عالم بہ نگر ٭ بیمار مفعول ت ام جانا مفاعیلن عالم ب مفعول نگر فعل - ؎ آنکھین ہین گل نرگس غنچہ ہی دہن ٭ ا نکھ ہ مفعول گلے نرگس مفاعیلن غنچہ ہ مفعول دہن فعل

ان تینون کا عروض وضرب واحد ہی۔

(۱۹) صدر وابتدا اخرب حشو اول ودوم مکفوف عروض وضرب ازل مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع۔ قاسم کاہی میانکانی ؎ ہرکس کہ زاسرار خدا آگاہ است ٭ ہرکسک مفعول زاسرار مفاعیل خدا اا آگاہ مفاعیلن ہست فاع۔ رند ؎ مین تیری انھین باتون سے مگبراتا ہون ٭ موتیر مفعول انی باتُ مفاعیل س گبراتا مفاعیلن ہون فاع۔

(۲۰) صدر وابتدا اخرب حشو اول مقبوض دوسرا مکفوف عروض وضرب ازل مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع۔ مرزا ابوتراب فطرت مشہدی ؎ اکنون زتردد نفس تنگی کرد ٭ اکنوز مفعول تردددے مفاعلن نفس تنگی مفاعیلن کرد فاع۔ بحر لکھنوی ؎ عاشق کو وہ مُنہ لگائین یہ باتین ہین ٭ عاشق ک مفعول وہ لگا مفاعلن ی یہ باتے مفاعیلن ہین فاع۔

(۲۱) صدر وابتدا اخرب حشو اول مکفوف حشو دوم مکفوف مجبق عروض وضرب ازل مفعول مفاعیلن مفعولن فاع۔ جامی ؎ چون قدتو بخرامد ای سیم اندام ٭ چوقد دمفعول تُ بخرامد مفاعیلن ای سیمین مفعولن دام فاع۔ ؎ اللہ پہ شاکر ہی بندہ ہر وقت ٭ ال لاہ مفعول پشاکر ہی مفاعیلن بندہ ہر مفعولن وقت فاع۔ ان تینون کا عروض وضرب ایک ہی۔

(۲۲) صدر وابتدا اخرب حشو اول ودوم مکفوف عروض وضرب مجبق مجبوب مفعول مفاعیل مفاعیلن فع۔ حشری تبریزی ؎ جان شد گرو روزی وراز ق ضامن ٭ جاشدگ مفعول روے روز مفاعیل ی راز ق ضامفاعیلن من فع۔ ناسخ ؎ ملتے تہین دریا کے کنارے باہم ٭ ملتے ن مفعول ہِ دریاک مفاعیل کنارے بامفاعیلن ہم فع۔

(۲۳) صدر وابتدا اخرب حشو اول مقبوض دوم مکفوف عروض وضرب مجبق مجبوب مفعول مفاعلن مفاعیلن فع۔ میر صیدی طہرانی ؎ من آنہ دیا رزنگستانم ٭ من اای مفعول ن بے دیا مفاعلن رزنگستا مفاعیلن نم فع۔ بحر ؎ سب گر گئے دانت اسنسوؤن کی صورت ٭ سب گرگ مفعول ی دات اا مفاعلن سُوؤ کی صو مفاعیلن رت فع۔

(۲۴) صدر و ابتدا اخرب حشو اول مکفوف حشو دوم مکفوف مجبق عروض وضرب مجبق مجبوب - مفعول مفاعیلن مفعولن فع - جامی ؎ برخاکِ درت ہر دم رخ میسایم + برخاک مفعول درت ہر دم مفاعیلن رخ مے سا مفعولن یم فع - ؎ دل جو جو مرا دین من مانی مانگے + دل جوج مفعول مرادے من مفاعیلن مانی ما مفعولن گے فع - ان تینوں کا عروض وضرب ایک ہی - اگر یہ بارہ اوزان باہم ملا دیے جائیں تو رباعیان ناموزون ہونگی - اب دائرے مین صاف سمجھلو -

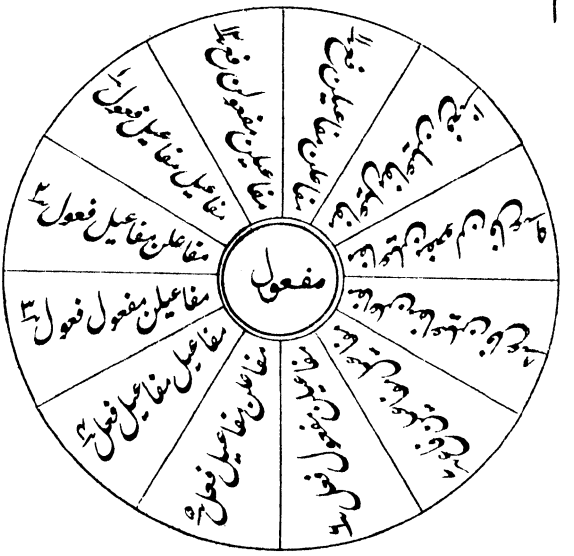

شجرۂ مجبق

اس شجرے کے صدر و ابتدا کو عروضیون نے اخرم کہا ہی اور سہو کیا ہی جسطرح کہ پیشتر ہم نے ذکر کیا - دراصل رکن اول و دوم مین ہر جگہ تجبیق ہو کر شکل مفعولن پیدا ہو گئی ہی جیسا کہ اوزانِ ذیل سے ثابت ہی -

(۲۵) صدر و ابتدا اخرب حشو اول مکفوفِ مجبق حشو دوم مکفوف عروض وضرب اہتم مفعولن مفعول مفاعیلُ فعول - جامی ؎ ہر ساعت در پائے تو جان بہر نثار + ہر ساعت مفعولن

در پائے مفعول ت جا بہر مفاعیل نثار فعول - ؎ شورِ الفت سے ہی بھرا اپنا ضمیر ✤ شور سے ال مفعولن فت سے ہ مفعول برا اپن مفاعیل ضمیر فعول - اس وزن کے آغاز مین مفعول مفاعیل تھا لام مفعول اور میم مفاعیل مین باہم تجنیس ہوکر رکن اول مفعولن اور دوم مفعول بنگیا ہی لوگ دھوکے سے اس رکن دوم یعنی مفعول کو اخرب کہدیتے ہین باوجودیکہ خرب بسبب اجتماع خرم درمیان مصرع نہین آسکتا یونہین باقی گیارہ مین بھی غور کرلو -

(۲۶) صدر وابتدا اخرب حشو اول مقبوض مجتث دوم مکفوف عروض وضرب ابتم - مفعولن فاعلن مفاعیلُ فعول - فائض بہری ؎ مطرب حرفے نے زند حال ببین ✤ مطرب حر مفعولن فے نے فاعلن زند حال مفاعیل ببین فعول - ناسخ ؎ آنتین پڑھتی ہین قل ہو اللہ مدام ✤ اتے پڑ مفعولن قی ہ قل فاعلن ہول لاہ مفاعیل مدام فعول - اس وزن مین فاعلن کو دھوکے سے لوگ اشتر کہتے ہین باوجودیکہ شتر بسبب ترکیب خرم سوائے صدر وابتدا کے اور کہین نہین آسکتا پس رکن دوم یعنی مقبوض اور رکن اول یعنی اخرب مین تجنیس ہوکر مفعول مفاعلن سے مفعولُن فاعلن ہوگیا ہی -

(۲۷) صدر وابتدا اخرب دونون حشو مکفوف مجتث عروض وضرب ابتم - مفعولن مفعولن مفعول فعولُ جامی ؎ میخواہم تا ریزم ای طرفہ نگار ✤ میخاہم مفعولن تا ریزم مفعولن ای طرف مفعول نگار فعولُ ؎ دل کا ارگن جب کو کین بکلین یہ بول ✤ دل کا ارمفعولن گن جب کو مفعولن کے نکل مفعولی بول فعول - لوگ لکھتے ہین کہ یہان رکن اول و دوم اخرم ہین اور سوم اخرب اور صریح چوکتے ہین کیونکہ اسکی اصل مفعول مفاعیل مفاعیل فعول تھی - مفعول کے لام اور مفاعیل کے میم مین تجنیس ہوئی پھر اوسی مفاعیل اول کے لام اور مفاعیل دوم کے میم مین باہم تجنیس ہوگئی تو ان ترش کر نکل آیا - ان تینون اوزان کے عروض وضرب ایک ہین -

(۲۸) صدر وابتدا اخرب حشو اول مکفوف مجتث حشو دوم مکفوف عروض وضرب مجبوب مفعولن مفعول مفاعیل فعل - جامی ؎ چون گفتم با گل ز جالت سخنے ✤ چو گفتم مفعولن با گل ز مفعول

جہالت سی مفاعیل خنے فعل - ؎ بینی ہر زنبق توجبین برگ سمن ✤ بینی ہر مفعولن زنبق ت مفعول جبی برگ مفاعیل سمن فعل -

(۲۹) صدر وابتدا اخرب حشو اول مقبوض محبق حشو دوم مکفوف عروض وضرب مجبوب - مفعولن فاعلن مفاعیل فعل - مرزا روشن ضمیر ؎ محی الدینی و مصطفےٰ حافظ تو ✤ محمد دی مفعولن فی ی مص فاعلن طفی حاف مفاعیل ظتو فعل - ناسخ ؎ لکھے موسی پڑھے خدا سچ ہر مثل ✤ لک کے مو مفعولن سی پڑے فاعلن خدا سچ ہ مفاعیل مثل فعل -

(۳۰) صدر وابتدا اخرب دونون حشو مکفوف محبق عروض وضرب مجبوب - مفعولن مفعولن مفعول فعل - جامی ؎ کی بار م بے لعلت از دیدہ گہر ✤ کی بار م مفعولن بے لعلت مفعولن از دید مفعول گہر فعل - ؎ زلفون مین ا ولجھو تو روتے نہ بنے ✤ زلفو مے مفعولن الجو تو مفعولن رو تین مفعول بنے فعل - یہ تینون اوزان عروض وضرب ایک ہی رکھتے ہین -

(۳۱) صدر وابتدا اخرب حشو اول مکفوف محبق حشو دوم مکفوف عروض وضرب ازل - مفعولن مفعول مفاعیلن فاع - جامی ؎ از گل آمد بوے تو رفتم از ہوش ✤ از گل ا مفعولن مد بوے مفعول ت رفتم از مفاعیلن ہوش فاع - ؎ چنگ و بربط مین ہی کہان یہ تاثیر ✤ چنگو بر مفعولن ط مے مفعول کہا یہ تا مفاعیلن ثیر فاع -

(۳۲) صدر وابتدا اخرب حشو اول مقبوض محبق حشو دوم مکفوف عروض وضرب ازل - مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع - حیدری تبریزی ؎ آدم معلوم و قدر آدم معلوم ✤ ا دم مع مفعولن لوم قد فاعلن را دم مع مفاعیلن لوم فاع - اسیر ؎ کیا اوندھے مُنہ گرا سبو کے مانند ✤ کا او ندھے مفعولن مُہ گرا فاعلن سبو کے ما مفاعیلن نند فاع -

(۳۳) صدر وابتدا اخرب حشو اول و دوم مکفوف محبق عروض وضرب ازل - مفعولن مفعولن مفعولن فاع - جامی ؎ در گلشن اشک افشان مے گشتم دوش ✤ در گلشن مفعولن اشکفشا مفعولن مے گشتم مفعولن دوش فاع - ؎ احمد حیدر زہرا شبیر ✤ احمد حی مفعولن در زہرا

مفعولن شب برشب مفعولن بیرفاع - ان تینون وزنون کا عروض وضرب احہی -

(۳۴) صدر وابتدا اخرب حشو اول مکفوف مجبّق حشو دوم مکفوف عروض وضرب مجبق مجبوب

مفعولن مفعول مفاعیلن فع - جامی ؎ گاہے بخشد لعلِ تو مرہم مارا ٭ گاہے بخ مفعولن

شد لعل مفعول تمرہم ما مفاعیلن رافع - ؎ بوسہ جو گیسو کا وہ جانی مانگے ٭ بوسہ جو مفعولن

گیسوک مفعول وجانی ما مفاعیلن گے فع -

(۳۵) صدر وابتدا اخرب حشو اول مقبوض مجبّق حشو دوم مکفوف عروض وضرب مجبّق مجبوب مفعولن

فاعلن مفاعیلن فع - ذہبی کاشی ؎ معذورم دار اگر نگفتم مخزن ٭ معذورم مفعولن دار گر فاعلن

نگفتم مخ مفاعیلن زن فع - جناب بحر ؎ بھائی سب ہین برادران یوسف ٭ بایی سب مفعولن

ہی برا فاعلن درانے یو مفاعیلن سف فع -

(۳۶) صدر وابتدا اخرب دونون حشو مکفوف عروض وضرب مجبق مجبوب - مفعولن مفعولن مفعولن

فع - جامی ؎ گاہے دارد زلفت درہم مارا ٭ گاہے دا مفعولن رد زلفت مفعولن درہم ما

مفعولن رافع - ؎ ان سانپون کا سونگھا پانی مانگے ٭ ان سا پو مفعولن کا سو گا مفعولن

پانی ما مفعولن گے فع - یہ تینون اوزان متحد العروض والضرب ہین

یہ بارہ اوزان شجرۂ دوم کے ہین اور ان بارھون کا خلط باہمی جائز ہو یعنی ایک مصرع

کسی وزن کا ہو اور دوسرا اور وزن کا اور تیسرا اور وزن کا اور چوتھا اور وزن کا مگر اس

شجرے سے باہر نہو تو خلاف استعمال اور ناجائز نہین بلکہ اوزان شجرۂ اول وشجرۂ

دوم کا پیوند بھی درست ہی -

ان چوبیس وزنون مین جہان جہان ہم نے اُردو مثالون کے اغاز پر اونکے مصنفین

کا نام نہین لکھا ہی وہ سب اوزان اُردو مین استادان مستند کے ہان قلیل الاستعمال

ہین بلکہ زبان فارسی مین بھی وہ وزن خال خال ہین -

اب دائرے کا آئینہ ملاحظہ فرمائیے -

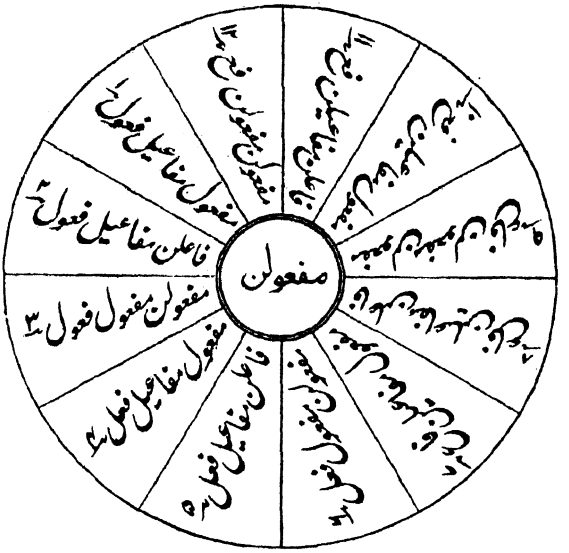

(۳۷) آٹھ رکن کا پورا شعر صدر و ابتدا اشتر حشو اول مکفوف حشو دوم مقبوض مجنّق عروض و ضرب سالم - فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن - دوبار - خواجہ حافظ شیرازی ؎ جمع کن باحسانے حافظِ پریشان را ÷ ای شکنج گیسویت مجمعِ پریشانی ÷ جمع کن فاعلن باحسانے مفاعیلن حافظے فاعلن پریشاں را مفاعیلن - الآخر - ناسخ ؎ نخل وادی ایمن کردے بید مجنون کو ÷ تیرے رنگ مین لیلی بانگ لن ترانی ہو ÷ تیرزن فاعلن گمے لیلی مفاعیلن باگ لن فاعلن ترانی ہو مفاعیلن

(۳۸) شعر ہشت رکنی عروض و ضرب مسبغ باقی سب مثل وزنِ سی و ہفتم ؎ عاشقی مدان آسان ای پسر کہ جانبازی است ÷ ترکِ سر درین سودا موجب سرفرازی است ÷ کجا بازیس مفاعیلان سرفراز یس مفاعیلان - کبھی ان دونون وزنون مین حشو اول و سوم بقول اکثر مسبغ بلا قید غنہ ہوتا ہی یون - فاعلن مفاعیلان چار بار - حافظ ؎ از درم در آ سرمست تا نم بشادی دست ÷ روشنی بما پیوست راستی بہ مہ مانی ÷ از درم فاعلن در آ سرمست مفاعیلان تا نم فاعلن بشادی دست مفاعیلان - الخ - یہ صریح غلط ہی کیونکہ تسبیغ درمیانی جائز نہین - مؤلف سے ایک نکتہ سہو ہے

کہ یہان رکن سوم و ہفتم دونون صرف مقبوض ہین یعنی مفاعلن اور رکن دوم و ششم سالم بروزن فاعلن مفاعیلن مفاعلن مفاعیلان دوبار شعر مذکور کی تقطیع کر دیجیے یون - از درم فاعلن در اسرمس مفاعیلن ت تازنم مفاعلن بشادی دست مفاعیلان + روشنی فاعلن بماپیوس مفاعیلن ترا ستی مفاعلن مہتابی مفاعیلن - یہان ضرب سالم ہی - دیکھو تسبیغ درمیانی و شتر ابین کا خرخشہ بالکل ایک نکتے مین کیسا رفع ہو گیا اس وزن کو اگر مسمط چہار خانہ کردین تو خوشنما ہوتا ہی جیسا کہ حافظ کے شعر دوم مین دیکھا یا جس طرح شیخ ناسخ ؎ آئینہ یہ دوران ہی اسمین عکس جانان ہی + آپ اپنا حیران ہی آپ اپنا ثانی ہی + ا ینہ فاعلن ی دوران ہی مفاعیلن اسمین عک فاعلن سجانا ہی مفاعیلن - الی آخرہ - ان دونون وزنون کو با وجود مشمن کہنے کے حکم خرم سے چشم پوشی کر کے لوگ اشتر الخشو بتا دیتے ہین وَفِیْہِ نَظَرٌ بشرطیکہ مضاعف الارکان نہ سمجھین اور در صورت مشطور الاصل ہونے کے خرم مابین صحیح ہو جائیگا فَتَاَمَّلْ -

(۳۹) بیت مشمن اور ہر رکن مقبوض - مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن دو مرتبہ حکیم قاآنی شیرازی ؎ درختہاے بار ور چو اشتران بار بر + ہمے زپشت یکدگر کشیدہ صف قطار ہا + درخت ہا مفاعلن ی بار ور مفاعلن چ اشتر ا مفاعلن ن بار بر مفاعلن + ہمے زپش مفاعلن تیکدگر مفاعلن کشیدہ صف مفاعلن قطار ہا مفاعلن - اُردو مین یہ وزن مستعمل نہین - اگر کوئی مسمط چہار خانہ اس وزن مین بزبان اردو کہے تو سجع کے باعث سے یقیناً ناگوار مذاق نہو - اسکو رجز مخبون اور کامل موقوص بھی کہہ سکتے ہین مگر اولیٰ یہین شمار کرنا ہی اور وجہ اولویت رجز اور کامل مین بتاؤنگا -

(۴۰) بیت ہشت رکنی عروض و ضرب مقبوض مسبغ باقی مقبوض - مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلان دوبار ؎ پری رخان زعاشقان چو نقد دل ہمے برند + دگر تن ضعیف ما بیک نگہ نمے خرند + پری رخا مفاعلن زعاشقا مفاعلن چ نقد دل مفاعلن ہمے برند مفاعلان - وقس علیہ - وزن لبست و نہم و جہلم کا اجتماع جائز ہی -

(۴۱) بیت مشمن بدین ترتیب کہ ایک رکن مقبوض اور ایک سالم - مفاعلن مفاعیلن مفاعلن مفاعیلن دوبار - ؎ مشو زیاد حق غافل دلا بجہل و نادانی + بکوش تا دم آخر نباشدت پشیمانی + مشو زیا

مفاعلن دحق غافل مفاعیلن دلا بجہ مفاعلن لنادانی مفاعیلن + بکوش تا مفاعلن دمے ااخر مفاعیلن نباشد مفاعلن بشیمانی مفاعیلن - اُردو مین یہ وزن نصیب اعدا -

(۴۲) سب مثل وزن چہل وکم گر عروض وضرب مسبغ بلانون غنہ ؎ بہر طرف کہ مے بینی زجور فتنہ بر پاست + بیا بکوے او بنشین بہشت جاودان اینجاست + بہر طرف مفاعلن کے بینی مفاعیلن زجور فت مفاعلن نیے برپاس مفاعیلان - باقی علی ہذا القیاس - یہان اسطرح کی تسبیغ کچھ نقصان نہین کرتی کیونکہ بحر سالم ہوتی تو خروج دائرہ کا خیال ہوتا اور بحر انتہاے درازی پر بھی نہین ہو پھر ایسی زیادتیان کس حساب مین ہین -

(۴۳) بیت مثمن عروض وضرب مقصور باقی مین ترتیب وار ایک رکن مقبوض ایک مکفوف - مفاعلن مفاعیل مفاعلن فعولان - دوبار - ؎ مرا غم تو اے دوست زخانمان برآورد + مرا فراقت ایماہ زجان فغان برآورد + مرا غمے مفاعلن تُ اے دوس مفاعیلُ زخانما مفاعلن برا ورد فعولان + مرا فرا مفاعلن قتے ماہ مفاعیل زجا فغا مفاعلن برا ورد مفاعیلُ - یہ دونون وزن اُردو مین کیمیا ہین - یہ تینتالیس ۴۳ وزن وافی ہین -

(۴۴) بیت مسدس اور چھوٹون رکن سالم - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن - دوبار - ؎ بجائی اے غزال مشکبوے من + چرا ہرگز نمے آئی بسوے من + بجا یی اے مفاعیلن غزالے مش مفاعیلن کبوے من مفاعیلن - وعلی ہذا القیاس - یہ وزن اُردو مین نایاب آیندہ جو اوزان کہ اُردو مین مستعمل ہین ہم مثال مین لکھین گے - جہان اُردو کی مثال نہو وہان سمجھو کہ یہ وزن اُردو مین غیر مستعمل ہے -

(۴۵) شعر مسدس عروض ضرب مسبغ باقی سالم - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان - دوبار - ؎ بباغ وصل ویک لحظہ مہانیم + ازان چون گل بروے یار خندانیم + بباغ وص مفاعیلن ل او یک لحظ مفاعیلن ظ مہانیم مفاعیلان + ازا چو گل مفاعیلن بروے یا مفاعیلن رخندانیم مفاعیلان - اسکا اجتماع وزن ماقبل کے ساتھ جائز ہے -

(۴۶) بیت شش رکنی عروض وضرب مقصور باقی سالم - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل - دوبار -

حیرتی تونی ؎ ازان بخود در روم سوے ہمہ خویش ٭ کہ خود را ہم نخواہم ہمرہ خویش ٭ ازا بجد مفاعیلن روم سوے مفاعیلن مے خیش مفاعیل ٭ کہ خود را ہم مفاعیلن نخواہم ہم مفاعیلن رہے خیش فعولن جناب بحر ؎ نہ کہ حق مین بزرگون کے کڑی بات ٭ کہینگے لوگ چھوٹا مُنہ بڑی بات ٭ نکہ حق مے مفاعیلن بزرگو کے مفاعیلن کڑی بات مفاعیل - باقی یونہین -

(۴۷) بیت مسدس عروض وضرب محذوف باقی ارکان سالم - مفاعیلن مفاعیلن فعولن - دوبار زلالی خوانساری شبِ تار کے وصف مین فرماتے ہین ؎ کواکب مے نمودے در زمانہ ٭ چو چشم گربہ در تاریک خانہ ٭ کواکب مے مفاعیلن نمودے در مفاعیلن زمانہ فعولن - الیٰ آخرہ - سید محمد خان رند ؎ جو کہتے ہو نہین اب تجھکو الفت ٭ بہت اچھا بہت بہتر نہین ہے ٭ جکہتے ہو مفاعیلن نہی اسمین مفاعیلن کو الفت فعولن - باقی یونہین - قصر وحذف کا اجتماع باہمی درست -

(۴۸) چھ رکن کا پورا شعر عروض وضرب مقصور باقی چار رکن مین کوئی ایک مکفوف اور تین سالم یون مفاعیلن مفاعیلن فعولان ٭ مفاعیل مفاعیلن فعولان - خواجہ حافظ شیرازی ؎ شبِ قدر است طی شد نامۂ ہجر ٭ سلامٌ ھِیَ حتّٰی مَطلَعِ الفجر ٭ شبِ قدر مس مفاعیلن ت طی شد نا مفاعیلن بیے ہجر مفاعیل ٭ سلامن ہِ مفاعیل ی حت تی مط مفاعیلن لعل فجر فعولان - کسی ناواقف عروض نے یہان ناموزونی کے وہم سے قرآن مین اصلاح دیکر بجاے (ہِیَ) لفظ فیہ کا نسخہ بنایا اور صحیح کو غلط کیا - ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ تینون وزن ایک ہین -

(۴۹) بیت مسدس عروض وضرب مقصور باقی چار مکفوف - مفاعیل مفاعیل فعولان - دوبار ؎ بُتے شوخ دلم برد بیک ناز ٭ ستمگار جفا کار سر انداز ٭ بتے شوخ مفاعیلُ دلم برد مفاعیلُ بیک ناز فعولان - باقی بھی یونہین ہے -

(۵۰) شعر شش رکنی عروض وضرب محذوف باقی مکفوف - مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن - دوبار ؎ چو آن یار جفا کار نگارے ٭ نبودہ ست ونباشد بدیارے ٭ نبودست مفاعیل نباشد مفاعیل دیارے فعولن - باقی مصرع اول یونہین ہے - اسکے ماقبل کے ساتھ اسکا اجتماع درست ہے

(۵۱) بیت مسدس اور ہر رکن مقبوض - مفاعلن مفاعلن مفاعلن - دوبارہ بدیگران تو حرفہا ہمے زنی ✤ تکلمے بما چرا تمے کنی ✤ بدیگرا مفاعلن تحرفہا مفاعلن ہمے زنی مفاعلن - باقی علیٰ ہذا القیاس

(۵۲) چھ رکن کا شعر عروض وضرب مقبوض مسبغ باقی مقبوض - مفاعلن مفاعلن مفاعلان - دوبارہ چہ لطفہا بوصل یار دیدہ ایم ✤ چہ رنجہا ز ہجر او کشیدہ ایم ✤ چ لطفہا مفاعلن بوصل یا مفاعلن رد یدہ ایم مفاعلان - وقس علیہ -

(۵۳) بیت مسدس صدر وابتدا اخرب جشو مکفوف عروض وضرب سالم - مفعول مفاعیلُ مفاعیلن دوبار - انوری خاوری ؎ تا کار کس آن نیست کہ او خواہد ✤ کارت ہمہ آن بود کہ آن خواہی ✤ تا کار مفعول کسانیس مفاعیل کہ او خواہد مفاعیلن ✤ کارت ہ مفعول م ا ابد مفاعیل کہ اخاہی مفاعیلن

(۵۴) بیت مسدس عروض وضرب مقصور باقی مثل وزن سابق - مفعول مفاعیل فعولان - دوبار ؎ دلدار من آن ترک پریزاد ✤ کس نیست بخوبی بجہان یار ✤ دلدار مفعول مناترک مفاعیل پریزاد فعولان ✤ کس نیس مفعول بخوبی ب مفاعیلُ جہا یار مفاعیلُ -

(۵۵) عروض وضرب محذوف باقی مثل وزن سابق - مفعول مفاعیل فعولن - دوبار - سعدی ؎ از دست وزبان کہ برآید ✤ کز عہدۂ شکرش بدر آید ✤ از دست مفعول زبانے ک مفاعیل برآید فعولن ✤ کز عہد مفعول شکر شب مفاعیل درآید فعولن - اپنے ماقبل کے ساتھ اسکا اجتماع درست ہے -

(۵۶) چھ رکن کا پورا شعر صدر وابتدا اخرب جشو مکفوف عروض وضرب مجبوب یا اتہم - مفعول مفاعیل فعل یا فعول - دوبار - فی المعیار ؎ با تو نہ توان گفت سخن ✤ زیرا کہ تو ئی شاہ بتان ✤ با تون مفعول تو اگفت مفاعیل سخن فعل - یہی مجبوب ہے - زیرا ک مفعول ت بی شاہ مفاعیل تبان فعول - یہی اتہم ہے -

(۵۷) بیت مسدس الارکان عروض ازل ضرب مجنق مجبوب باقی مثل پنجاہ وششم - مفعول مفاعیلن فاع ✤ مفعول مفاعیلن فع - فی المعیار ؎ دل سوختہ از زلفت مشک ✤ خجلت زدہ از رویت ماہ ✤ دل سوخ مفعول ت از زلفت مفاعیلن مشک فاع ✤ خجلت ز مفعول دا ز رویت مفاعیلن مہ فع -

جن لوگون نے زلل کو خرم سے مرکب جانا ہی وہ عروض وضرب کے ماقبل رکن مکفوف نہین سمجھتے بلکہ بجاے مکفوف رکن سالم بتاتے ہین اور راہ راست پر نہین جاتے ہم بیان زلل مین اسکی تصریح کر چکے کہ خرم یہان نہین دخل دے سکتا۔

(۵۸) بیت ششش رکنی صدر وابتدا اخرب عروض وضرب سالم حشو مقبوض مفعول مفاعلن مفاعیلن دوبار ؎ ای درد تو رونق دلِ عاشق ٭ داغ تو چراغِ محفل عاشق ٭ ای درد مفعول ترونقے مفاعلن دلے عاشق مفاعیلن + داغے ت مفعول چراغ مح مفاعلن فلے عاشق مفاعیلن۔

(۵۹) عروض وضرب مسبغ باقی مثل پنجاہ وششم مفعول مفاعلن مفاعیلان - دوبار - خاقانی ؎ ہر غم کہ در آسمان حشر کردہ ست ٭ غوغا بہ درِ دلِ من آوردہ ست ٭ ہر غمک مفعول در اسما مفاعلن حشر کردست مفاعیلان + غوغا بہ مفعول درے دلے مفاعلن منا ورد ست مفاعیلان۔

(۶۰) ششش رکنی بیت صدر وابتدا اخرب حشو اول مقبوض حشو دوم مقبوض محبوق عروض سالم ضرب مسبغ - مفعول مفاعلن مفاعیلن ٭ مفعولن فاعلن مفاعیلان - خاقانی شروانی ؎ با دانش من نساخت دہر آرے ٭ دانش بکراست و دہر نامردست ٭ تقطیع - با دان مفعول شمن نسا مفاعلن خدہر ارے مفاعیلن دانش بک مفعولن رست دہ فاعلن نامردست مفاعیلان۔

(۶۱) بیت مسدس صدر وابتدا اخرب حشو مقبوض عروض وضرب مقصور مفعول مفاعلن مفاعیل - دوبار - حیاتی گیلانی ؎ از بسکہ رفوزدیم و شد چاک ٭ این سینہ ہمہ بدوختن رفت ٭ از بسک مفعول رفوزدے مفاعلن مشد چاک مفاعیل - باقی علیٰ ہذا القیاس - میان بحر ؎ محرکے ستارے ٹوٹتے ہین ٭ پستان کے انار چھوٹتے ہین ٭ محرک مفعول ستار ٹو مفاعلن ٹتے ہین مفاعیل + پستاک مفعول انار چو مفاعلن ٹتے ہین فعولان۔

(۶۲) عروض وضرب محذوف باقی مثل قبل مفعول مفاعلن فعولن - دوبار - کمال خجندی علیہ الرحمہ ؎ در خلوت دوست جان نگنجد ٭ شادی وغم جہان نگنجد ٭ در خلو مفعول ت دوست جا مفاعلن نگنجد فعولن - باقی قس علیٰ ہذا شیخ محمد جان شاد ؎ رونے کی یہ خون دل کے خوکی ٭ آنکھین ہوئین

بوٹیان لہو کی ✤ رونیک مفعول سے خونِ دل مفاعلن کنوکی فعولن - الی آخرہ -

(۶۳) صدر و ابتدا اخرب جشو مقبوض محبّق عروض و ضرب مقصور - مفعولن فاعلن مفاعیل - دوبار - فقیر دہلوی ؎ شیرین کاری کند چو بنیاد ✤ صد مزدور آورد چو فرہاد ✤ شیری کا مفعولن ری کند فاعلن رچ بنیاد فعولن - باقی اسیطرح - میر علی اوسطار شک ؎ میرے پیر وہین قیس فرہاد ✤ میرا قصہ ہی نلدمن مین ✤ میرے پی مفعولن رو ہی فاعلن سفرہاد مفاعیل + میرا قص مفعولن صہ ہنل فاعلن دمن مین مفاعیل -

(۶۴) چھ رکن کا شعر صدر و ابتدا اخرب جشو مقبوض محبّق عروض و ضرب محذوف - مفعولن فاعلن فعولن - دوبار - فیضی فیاضی ؎ خود را در خود کنی تماشا ✤ بینی سرِ نہفتہ پیدا ✤ خدرا در مفعولن خدکنی فاعلن تماشا فعولن + بینی سر مفعولن رے نہف فاعلن ت پیدا فعولن - شیخ امام بخش ناسخ ؎ مارا ابرو سے سیکڑون کو ✤ قاتل تلوار کا دھنی ہی ✤ مارا اب مفعولن روس سی فاعلن کڑو کو فعولن + قاتل تل مفعولن وار کا فاعلن دنی ہی فعولن - اوزان شصت و یکم و شصت و دوم و شصت و سوم و شصت و چہارم کا اجتماع باہمی جائز ہی -

(۶۵) بیت مسدس صدر و ابتدا اخرب جشو مقبوض محبّق عروض و ضرب سالم - مفعولن فاعلن مفاعیلن - دوبار ؎ خرسندم از رخت بدیدارے ✤ خوشنودم از لبت بگفتارے ✤ خرسندم مفعولن از رخت فاعلن بدیدارے مفاعیلن - باقی علی ہذا القیاس - ان اخیر تین وزنون کو لوگ اخرم اشتر کہتے ہین اور نامعتبر کہتے ہین ہم اسکا ثبوت کئی جگہ دے چکے - وزن چہل و چہارم سے لے کر یہانتک بائیس اوزان مجزو ہین -

(۶۶) بیت مربّع اور ہر رکن سالم - مفاعیلن مفاعیلن - دوبار - ؎ بیار آن مہ کہ پندارد ✤ روان یاقوت نابستی ✤ بیار امی مفاعیلن ک پندارد مفاعیلن + روایاقو مفاعیلن ت نابستی مفاعیلن -

(۶۷) بیت وہی چار رکنی مگر عروض و ضرب مقصور - مفاعیلن مفاعیل - دوبار - ؎ بماند ستم غریوان ✤ من از بیداد ہجران ✤ بماد ستم مفاعیلن غریوان مفاعیل + منز بیدا مفاعیلن د ہجران فعولن

(۶۸) سب مثل وزن ماقبل عروض وضرب محذوف یا ایک محذوف اور ایک مقصور۔ نصیر المحققین کے نزدیک الف ونون غنہ بجاے یک ساکن ہی اسلیے وہ قصر اور حذف کی مثال مین ایک ہی شعر پر اکتفا کرتے ہین جسکو ہم نے وزن شصت وہشتم مین لکھا ہی۔ پیشتر ہمنے وزن سوم مین یہ شعر لکھا جسکا ایک مصرع یون ہی ؎ مرا تا شد دل از کف دگر پروائے سر نیست + شق دوم مین اسی سبب سے وہان کہا تھا کہ یہ ہزج ثمن مضاعف المشطور ہی کہ نصیر المحققین علیہ الرحمہ گویا اوسی مصرعیکو ایک شعر سمجھ رہے ہین اب پھر سمجھو کہ جب ہزج مشطور مقصور یا محذوف کو دوہراوگے تو بلا تکلف مقلوب طویل ہاتھ آئیگی پھر ہم بہ تکلف اوسکو بحر ہزج کیون ٹھہرائین بلا تصنع مقلوب طویل کیون نہ کہدین۔

(۶۹) بیت چہار رکنی صدر وابتدا مکفوف عروض وضرب مقصور۔ مفاعیل فعولان۔ دوبارہ ؎ بدستان دل من برد + یکے ترک پریزاد + بدستا دمفاعیل لمن برد فعولان + یکے ترک مفاعیل پریزاد فعولان۔ جب یہ وزن معقد ہوجاتا ہی تو اسکا عروض بھی مکفوف آتا ہی مثلاً اسمین برد کے بعد ہاے مخفی ملا دو تو ایک مصرع سا معلوم ہوگا اور اوسکا عروض بروزن مفاعیل بحرکت آئیگا اس وزن مین تحبیق بھی جائز ہی درحالت غیر تعقید ایک صورت یون ہوگی۔ مفاعیلن مفعول + مفاعیلن مفعول۔ اور درحالت تعقید دو صورتین ہوسکتی ہین اول مفاعیلن مفعولن مفعول مفاعیل دوم مفاعیلن مفعولن مفعولن مفعول۔

(۷۰) چہار رکنی شعر صدر وابتدا اخرب عروض وضرب سالم مفعول مفاعیلن۔ دوبارہ ؎ اکنون کہ چنین زارم + برمن نکنی رحمت + اکنوک مفعول چنی زارم مفاعیلن۔ الی آخرہ۔ اس وزن مین تسبیغ بھی روا ہی۔ پس وزن نہم کو اسی مشطور کا مضاعف سمجھو۔

(۷۱) چار رکن کا شعر صدر اخرب ابتدا مکفوف عروض وضرب مقصور۔ مفعول فعولان + مفاعیل فعولان ؎ من بے تو چنین زار + تو از دو رہے خند + من بیت مفعول چنی زار مفاعیل + تُ از دور مفاعیل ہے خند فعولان۔

(۷۲) بیت مربع صدر وابتدا اخرب عروض سالم ضرب محذوف۔ مفعول مفاعیلن مفعول

فعولن ے چندین چہ کنی تنبل ✤ ما را چہ فریبی ✤ چند پیچ مفعول کنی تنبل مفاعیلن ✤ ما را چ مفعول فریبی فعولن۔ تنبل بضم تاے فوقانی و سکون نون و باے موحدۂ مضموم مع لام زدہ مکرو حیلہ۔

(۷۳) چار رکن کا شعر صدر و ابتدا اخرب عروض و ضرب محذوف۔ مفعول فعولن۔ دو بار ے
ای یار گرامی ✤ آخر تو بجائی ✤ ای یار مفعول گرامی فعولن۔ وعلیٰ ہذا۔ اوزان مربع اپنے مثمن کے ایک ایک مصرعے ہین بخلاف اس وزن کے محقق فرماتے ہین کہ این در حکم یک مصراع نیست و کوتاہ ترین وزنہاے ہزج ہست۔ فی الحقیقت یہ ایک مصرع کیونکر ہو سکتا ہی حذف مصرعے کے درمیان کیونکر آسکیگا۔ پھر ہمنے وزن سوم کو ٹوکا تو کیا گناہ کیا۔

(۷۴) شعر چہار رکنی صدرا اخرب ضرب اہتم عروض و ابتدا ناپید بدین سبب کہ شعر معقد ہی۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعول ✤ ے یکبارہ چنین جاہل و خونخوارہ مباش ✤ یہان جاہل کی ہاے ہوز شامل مصرع اول ہی اور او سکا لام مصرع دوم سے متعلق۔ یون۔ یکبار مفعول چنی جاہ مفاعیل ✤ نخوخوار مفاعیل مباش فعول۔

(۷۵) سب مثل وزن سابق مگر ضرب مجبوب۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل ے دانی کہ دل از تو نشود سیر مرا ✤ یہان نشود کا نون شامل مصرع اول ہی یون۔ دانیک مفعول دلز تون مفاعیل ✤ شود سیر مفاعیل مرا فعل۔

(۷۶) سب مثل وزن ہفتاد و چہارم مگر ضرب ازل۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع ✤ ے مشتاب برفتن ضمنا لختے باش ✤ یہان ضمنا کا صاد مصرع اول مین شامل ہی یون۔ مشتاب مفعول برفتن ص مفاعیل ✤ نا لختے مفاعیلن باش فاع۔

(۷۷) سب مثل وزن ہفتاد و پنجم مگر ضرب مخبّق مجبوب۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع ے دانی کہ دلم سیر ز تو کی گردد ✤ دانیک مفعول دلم سیر مفاعیل ✤ ز تو کی گر مفاعیلن د و فع۔ بدین وجہ کہ یہ بھی گویا ایک مصرع ہی معقد کے وصف سے خارج نہین اور ظاہر ہی کہ پہلا مصرع مرکب غیر مفید ہی جب تک دوسرا مصرع نہ پڑھو ہرگز بات تمام نہوگی پھر کیونکر معقد کی تعریف سے نکل سکتا ہی۔ ان

معقدات سے واضح ہو کہ رباعی کا ایک ایک مصرع ایک ایک شعر ہی۔ یہی وعدہ ہمنے شروع ترانہ مین کیا تھا وہ بتا دیا۔

(۷۸) بیت مربع اور ہر رکن مقبوض۔ مفاعلن مفاعلن دو بار ؎ چہ کردہ ام بجاے تو ✤ کہ نیستم منراے تو ✤ چکردام مفاعلن بجاے تو مفاعلن ✤ کہ نیستم مفاعلن منرا بتو مفاعلن۔

(۷۹) بیت مربع صدر و ابتدا اشتر عروض وضرب مقبوض۔ فاعلن مفاعلن دو بار۔ لمولفہ ؎ یا سخن بزن بمن ✤ یا نظر فگن بمن ✤ یا سخن فاعلن بزن بمن مفاعلن ✤ یا نظر فاعلن فگن بمن مفاعلن۔ اس وزن کے بھی دونون مصرعے ملاکر ایک مصرع نہین ہوسکتا کیونکہ خرم درمیان مین نہ لایا جائیگا۔ یہ وزن کسی کتاب مین نہین اور بہر عنوان جائز و خوش آیند ہی۔ وزن شصت و ششم سے لیکر یہانتک چودہ ۱۴ اوزان مشطور ہین اور ان مشطورات مین جنکے اوزان مثمن آچکے ہین اونکو مربعات مین متاخرین مستعمل نہین کرتے۔

تنبیہ اس بحر مین متاخرین نے زحافات بے موقع لاکر چند وزن تراشے ہین کہ وہ غلط ہین اونمین سے کچھ یہان بیان ہوتے ہین کچھ پیشتر بیان ہوچکے مثلاً۔

(۱) فاعلن فعولن فاعلن فعولن۔ دو بار ؎ از غم فراقش مے کشم الہما ✤ ہیچ کس مبادا مبتلاے غمہا ✤ کہتے ہین کہ یہ ہزج اشتر محذوف ہی۔ استغفراللہ شتر خرم سے مرکب ہی یعنی فاعلن وہ درمیان مصرع کیونکر آسکتا ہی۔ اسی طرح فعولن محذوف خاص عروض وضرب کا زحاف ہی وہ حشو مین کیونکر دخیل ہوگا لہذا یہ وزن غلط و غلط ہی۔

(۲) فعلن مفاعیلن فعلن مفاعیلن۔ دو بار ؎ دارد محب از تو صد گونہ غم در دل ✤ اما غم ہجران نباشد بہیچ مشکل ✤ کہتے ہین کہ فعلن مسکن الاوسط اسمین ہر جگہ اخرب محذوف ہی۔ واہ یک نشد دو شد خرم صدر و ابتدا کے واسطے مخصوص ہی درمیان مین کیونکر آئیگا اور حذف آخر کے لیے واجب ہوا اول واسط مین اسکا لانا عروض سے جاہل بتلاتا ہی اور پھر دونون کی ترکیب محل درمحل کبھی اس شعر کی تقطیع مفعول مفعول مفعول سے کرکے کہتے ہین کہ یہ اخرب اخرم ہی۔ لاحول ولا۔ اخرب بھی

درمیان مین اور آخر مین بھی ہا مین اور آخر محض ہیچا اور وزن ناجائز محض اور محض ناجائز - ہان بحر طویل مربع مضاعف کہتے تو یہ تصنع درست ہوسکتا -

رجز

یہ بحر بھی ہزج کے مثل تینون زبانون مین مستعمل ہی - اسکی اصل دائرہ عربی مین چھ بار مستفعلن آئی ہی لیکن استعمال مین وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک لاتے ہین - عروض اسکے - سالم - مخبون مقطوع - مخبون - مطوی - مخبول - مذال - چھ قسم کے آتے ہین اور اسکی ضربین ایک مقطوع اور چھ عروض والی سب ملاکر سات آتی ہین اور سب نوع کے اوزان ملاکر بارہ اقسام پر عرب مین یہ بحر مستعمل ہی - یون -

(۱) چھ رکن کا پورا شعر اور ہر رکن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن دو بار ؎ دَارٌ لِسُلمٰی اِذْ سُلَیْمٰی جَارَۃٌ ✤ قَفْرٌ تَرَی اٰیَاتِہَا مِثْلَ الزُّبُرْ ✤ تقطیعہ - دارل لسل مستفعلن می اذ سلو مستفعلن می جارتن مستفعلن + قفرن تری مستفعلن ایاتہا مستفعلن مثلز زبر مستفعلن - یہ سلمی کا گھر ہی جبکہ سلیمی اوسکے ہمسایہ مین تھی اب خالی ہی اوسکے نشانون کو دیکھ مثل اون کتابون کے ہین جو بے کاتب کو یا دو لائین - قفر زمین خالی از آب و گیاہ - زبر جمع زبور بمعنی کتب -

(۲) شعر مسدس الاصل ضرب مقطوع باقی پانچ رکن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن + مستفعلن مستفعلن مفعولن - ؎ اَلْقَلْبُ مِنْہَا مُسْتَرِیْحٌ سَالِمٌ ✤ وَالْقَلْبُ مِنِّیْ جَاہِدٌ مَجْہُوْدُ ✤ القلب من مستفعلن ہامستری مستفعلن حن سالمن مستفعلن + ول قلب من مستفعلن نی جاہدن مستفعلن مجہود و مفعولن - اوس معشوقہ کا دل آرام و سلامتی مین ہی اور میرا دل شدت بلا مین عشق کا تعب کشیدہ ہی -

(۳) شش رکنی شعر صدر مخبون ابتدا سالم دونون حشو مطوی عروض مخبون مقطوع ضرب مقطوع مفاعلن مفتعلن فعولن مستفعلن مفتعلن مفعولن ؎ وَبَلْدَۃٍ لَیْسَ لَہَا اَنِیْسُ ✤ اِلَّا الْیَعَافِیْرُ وَاِلَّا الْعِیْسُ ✤ وبلدتن مفاعلن لیس لہا مفتعلن انیسو فعولن + ال ل یعا مستفعلن فیرو ال مفتعلن ل عیسو مفعولن - بہت شہر ایسے ہوگئے کہ اونکا کوئی انیس و جلیس نہین مگر آہوان نر اور

شتران سرخ و سپید۔ یعنی ایسے ویران ہوگئے کہ جانوران مذکور کی چراگاہین ہین۔

(۴) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن مخبون۔ مفاعلن مفاعلن مفاعلن دوبار ؎ فَطَالَمَا وَطَالَمَا وَطَالَمَا ٭ سَقٰی بِکَفِّ خَالِدٍ وَاَطْعَمَا ٭ فطالما مفاعلن وطالما مفاعلن وطالما مفاعلن ٭ سقی بکف مفاعلن فخالد و مفاعلن واطعما مفاعلن۔ طول ہوگیا اور کثرت ہوگئی اور مدت بڑھگئی خالد کے ہاتھ سے پانی پلانے اور کھانا کھلانے کی یعنی خالد بڑا سخی ہی بہت کھانا کھلاتا اور بہت پانی پلاتا ہی۔ بحر ہزج مسدس مستعمل نہین ورنہ یہ شعر وہین لکھا جاتا بدین وجہ کہ مفاعلن وہان بے تبدیل نہجاتا ہی۔

(۵) ایک بیت مین چھ رکن اور ہر رکن مطوی مفتعلن مفتعلن مفتعلن دوبار ؎ مَا وَلَدَتْ وَالِدَةٌ مِنْ وَلَدٍ ٭ اَکْرَمَ مِنْ عَبْدِ مَنَافٍ حَسَبًا ٭ ما ولدت مفتعلن والدتن مفتعلن من ولدن مفتعلن ٭ اکرم من مفتعلن عبد منا مفتعلن فن حسبن مفتعلن۔ کسی مان نے از روے حسب عبد مناف سے بزرگتر لڑکا نہین جنا ہی۔

(۶) بیت مین سب چھ رکن اور ہر ایک رکن مخبول۔ فَعِلَتن فعلتن فعلتن۔ دوبار۔ ہر رکن فاصلہ کبریٰ ؎ وَنَقْلٍ مَنَعَ خَیْرَ طَلَبٍ ٭ وَعَجَلٍ مَنَعَ خَیْرُ تُؤَدَہ ٭ ونقلن فعلتن منع خی فعلتن طلبن فعلتن ٭ وعجلن فعلتن منع خی فعلتن رتودہ فعلتن۔ بہت گرانباریان ہین اور سستیان کہ روکتی ہین خیر مطلوب کو اور بہت عجلتین ہین کہ مانع آتی ہین خیر متامل کی یعنی بعض مقام عجلت بہتر ہوتی ہی اور سستی نقصان کرتی ہی اور بعض جگہ اسکے برخلاف۔

(۷) چھ رکن کا پورا شعر ضرب مخبون مقطوع باقی پانچ رکن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن فعولن۔ ؎ لَاخَیْرَ فِیْ مَنْ کَفَّ عَنَّا شَرَّہٗ ٭ اِنْ کَانَ لَا یُرْجٰی لِیَوْمٍ خَیْرُ ٭ لاخیر فی مستفعلن من کف فعن مستفعلن ناشر رہو مستفعلن + انکان لا مستفعلن یرجی لیو مستفعلن مخیری فعولن۔ اگر یوم مین تنوین دیجاے تو رکن فعولن مخبون مقطوع نرہیگا بلکہ صرف مقطوع یعنی مفعولن ہوجائیگا یون من خیدی مفعولن۔ بصورت مفعولن یہ وزن وزن دوم سے

لڑجائیگا اور وزن ہقم کی مثال نہ ہوگا یعنی - اوس شخص مین کچھ خوبی نہین جس نے اپنی بدی تو ہم سے باز رکھی اور نیکی کے دن اوس سے نیکی کی اُمید نہین یعنی وہ شخص کس کام کا کہ ستائے نہین اور حرصوت کام پڑے نیکی کرنے سے نکلجائے -

(۸) بیت مسدس الارکان صدر مخبون ابتدا اور دونون حشو سالم عروض وضرب مذال - مفاعلن مستفعلن مستفعلان ، مستفعلن مستفعلن مستفعلان - سیوطی ؎ وَهٰذِهٖ اُرْجُوْزَةٌ مِثْلُ الْجُمَانْ ✤ ضَمَّنْتُهَا عِلْمَ الْمَعَانِيْ وَالْبَيَانْ ✤ وہاذہی مفاعلن ارجوزتن مستفعلن مثل جمان مستفعلان ✤ ضمنتہا علم معانی وبیان مستفعلن فی ولبیان مستفعلان - یہ چند اشعار ہین وانہاے نقرہ کے شکل مین نے انکو علم معانی وبیان پر مشتمل کیا ہی - یہ شعر سیوطی عقود الجمان مین اپنا لایا ہی یہ آٹھ وزن وافی ہین -

(۹) چار رکن کا شعر یعنی دو رکن کا مصرع اور ہر رکن سالم مستفعلن مستفعلن دوبار ؎ قَدْ هَاجَ قَلْبِيْ مَنْزِلٌ ✤ مِنْ اُمِّ عَمْرٍو مُقْفِرٌ ✤ قد ہاج قلبی منزلن مستفعلن بی منزلن مستفعلن ✤ من ام معمر قفر ومستفعلن - تحقیق ہیجان اور جوش مین لایا میرے دل کو ام عمرو کا وہ مکان کہ خالی ہی یہ ایک ہی وزن مجزو ہی - یہ اصلی وزن سوم ہی - اسیطرح سب جگہ ہم نے خلیل کی ترتیب کا پتا دیا ہی -

(۱۰) تین رکن کا پورا شعر اور ہر رکن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن - ایک بار - ؎ مَا هَاجَ اَحْزَانًا وَشَجْوًا قَدْ شَجَا ✤ ما ہاج احزانا وشجوا قد شجا ✤ مستفعلن مستفعلن مستفعلن - کون چیز جوش مین لائی غمون کو اور حاجت وحزن کو کس نے محزون کیا - یہ اصلی وزن چہارم ہی - ابن قطاع کہتا ہی کہ اسمین ضرب ہی اور عروض نہین ہی کیونکہ غیر ممکن ہی کہ شعر مین ضرب نہو کس لیے کہ قافیہ وہین اعتبار کیا جاتا ہی نہ عروض کے مقام پر - رہا مطلع کا مصرع اول قافیہ دار - وہ گویا متقلد مصرع دوم ہی - اخفش وزجاج کی راے یہ ہی کہ نہ اسمین عروض ہی اور نہ ضرب اس لیے کہ عروض ضرب سے مقدم آتا ہی گویا ضرب کو اوسکی مشابہت سے لاتے ہین اور اس وزن مین عروض

نہین ہی جب عروض نہوا تو مشابہت کسکی ہوگی اسلیے ضرب بھی ندارد۔ محقق کی تحقیق مین یہ ہی کہ اسکا عروض بمنزلہ ضرب ہی اور اسکا صدر بمنزلہ ابتدا ہی۔ یہی ایک پورا مصرع اول ہی اور یہی پورا ثانی کیونکہ ایک مصرع کو شعر نہین کہہ سکتے۔ جہان کہین شطور سطرح ہو کہ مثلث بجائے وہان یہی اختلاف بکار آمد ہین۔

(۱۱) ایک پورا شعر تین رکن کا ضرب مقطوع باقی دو سالم۔ یا یون کہو کہ عروض وضرب دونون مقطوع باقی سالم مستفعلن مستفعلن مفعولن ایکبار ؎ یَا صَاحِبَیَّ دَعَا لِیْ اَقِلَّا عَذْلِیْ ✤ یا صاحبی مستفعلن جلی اقل مستفعلن لاعذلی مفعولن۔ اے میرے رحلے کے ہمراہیو مجھکو ملامت کم کرو۔ یہ دونون وزن مشطورہین۔

(۱۲) دو رکن کا پورا شعر اور ہر ایک رکن سالم مستفعلن مستفعلن ایکبار۔ ورقہ ابن نوفل ؎ یَا لَیْتَنِیْ ✤ فِیْھَا جَذَعْ ✤ تقطیع پانی ہی۔ کاش ہوتا مین اون دنون جوان تاکہ اے محمدؐ تیری اعانت کرتا۔ اسکا صدر خود ابتدا اور اسکا عروض خود ضرب یعنی پہلے رکن کو صدر و ابتدا وقعۃً فرض کرلو اور دوسرے کو عروض وضرب وقعۃً جیسے مشطورہین سمجھے تھے مگر او سمین اسمین صرف حشو کا فرق ہی۔ یہی ایک وزن منہوک ہی یعنی مسدس الاصل کے ایک ایک مصرعے سے دو دو تہائی نکالدو تو لامحالہ تین تین رکن کی جگہ ہر مصرع مین ایک ایک رکن رہجائیگا۔ یہ اصلی وزن پنجم ہی۔

زجاج کے نزدیک ایک رکن کا بھی ایک شعر درست ہی جسکو موحد کہتے ہین۔ عبدالصمد بن معذل نے ایسے شعر کہے ہین۔ یون ؎ قَالَتْ حَبَلْ ✤ مَاذَا الْعَجَلْ ✤ ھٰذَا الرَّجُلْ ✤ حِیْنَ اَحْتَفَلْ ✤ اَھْلًا لِبَصَلْ ✤ قالت حبل مستفعلن یا ذا نجل مستفعلن ہا وذرجل مستفعلن حی نخ تفل مستفعلن اہلا بصل مستفعلن۔ مسماۃ حبل نے کہا بڑی عجالت ہی اس مرد نے جب کہ محفل کی تو پیاز بانٹی۔ لیکن یہ سب شعر موحد ملاکر پانچ رکن ہین اس لیے نصیر المحققین فرماتے ہین کہ اس وزن کو اونھین اشعار مین داخل کرنا چاہیے جو کہ بتکلف ارکان مستعملہ سے زیادہ کہے گئے ہین جیسے چھ رکن کا پورا ایک ایک مصرع جسکو اب عوام بحر طویل کہتے ہین۔ پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ ایک رکن کا ایک شعر محقق نے نہ مانا بلکہ اس وزن کو رجز کے اوس مجزو مین داخل جانا جسمین ایک رکن تعداد سے زیادہ ہی جب تو تکلفات زیادۃ الارکان کے تحت مین اوسکا شمار کیا۔ مؤلف کی راے مین یہ سب پانچون ارکان ملاکر

دو شعر ہین ایک منہوک یعنی دو رکن کا ایک شعر اسطرح ؎ قَالَتْ حَبَلْ ✤ مَاذَا الْحَبَلْ ✤ اور دوسرا مشطور یعنی تین رکن کا پورا ایک شعر یون ؎ هٰذَا الرَّجُلُ حِيْنَ اَحْتَفَلْ اَهْدَى الْبَصَلْ ✤ اس صورت مین باوجود قطع عبارت معنی مین کچھ فتور نہین آتا اور موحد اور تکلف زیادت کا جھگڑا مٹا جاتا ہی - اسیطرح خاسر نے بھی موسی الہادی کی مدح مین کہا ہی ؎ مُوْسَى الْمَطَرْ ✤ غَيْثٌ بَكَرْ ✤ يُحْيِي الْبَشَرْ ✤ موسل مطر مستفعلن غیثن بکر مستفعلن یحیی البشر مستفعلن - موسی باران ہی سحاب صبح ہی زندہ کرتا ہی بشر کو - یہ وزن خواہ موحد ہو خواہ زیادت ہجا ہم تو اسکو مشطور ہی مشطور پکارین گے -

الغرض اسنوی نہایۃ الراغب مین کہتا ہی کہ اس بحر کے سب ارکان مین خبن صالح ہی اور طی حسن اور خبل جائز مگر قبیح - جو ضرب کہ اس بحر مین مقطوع ہوا وسمین سوائے خبن کے طی اور خبل کوئی جائز نہین خلیل احمد بصری نے اسمین وزن مشطور کا ذکر ہی نہین کیا کیونکہ اوسکے نزدیک شعر وہ ہی جسکے دونون مصرع مساوی ہون اور عروض وضرب رکھتا ہوا ور یہ تعریف مثلث پر نہین جمتی ہان مثنی یعنی منہوک پر صادق آتی ہی اس لیے وہ منہوک کا قائل ہوا ہی - اخفش مثنی کو شعر نہین سمجھتا اس لیے کہ اوسمین اگر صدر ہی تو ابتدا ندارد اور ابتدا کو مانو تو صدر کو نابود جانو اسیطرح عروض وضرب مین ایک کو مٹانا اور ایک کو لانا ہوگا - الحاصل مثلث خلیل کی رائے مین اور مثنی اخفش کے قیاس مین اور موحد زجاج کے سوا جمہور کے نزدیک شعر ہی نہین ہین -

ہمکو اختیار ہی کہ خبن اور طی اور خبل سے ساکن دوم یا چہارم یا دونون معًا گرائین اور پھر یہ بھی اختیار ہی کہ مستفعلن کے دونون ساکنون کو بحال رکھین بحکم مکانفہ -

بزبان فارسی واُردو اس بحر کی اصل دائرہ مستفعلن مین آٹھ بار کا پورا شعر ہی اور محقق نے باعتبار صدر وابتدا اسکی تین قسمین کی ہین - سالم - مخبون - مطوی - اور ہر ایک قسم کے مثمن ومسدس ومربع وغیرہ علیحدہ علیحدہ مذکور کیے - ہم کل وافی اوزان ایک جگہ اور سب مجزو ایک مقام پر اور تمام مشطور ایک محل پر اور ہر ایک منہوک ایک موقع پر ذکر کرینگے تاکہ التزام تعدادی مین فرق نہ آئے -

الغرض سب اقسام مذکورہ ملاکر دونون زبانون مین اونچاس طرح پر یہ بحر آئی ہی -

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن - دو بار - طالب کلیم ہمدانی
ے دنبال اشک افتادہ ام جویم دل آزردہ را ✣ از خون توان برداشت پی نخچیر پیکان خوردہ را ✣ دنبال
اشن مستفعلن کفتادام مستفعلن جویم دلے مستفعلن ا ذردرا مستفعلن + ازخوتوا مستفعلن برداش پی
مستفعلن نخچیر پی مستفعلن کاخردرا مستفعلن - یا جیسے ناسخ ے زندان مین بھی کوچہ ترا ای یار آتا ہی نظر ✣
بلبل قفس مین ہی مگر گلزار آتا ہی نظر ✣ زندام بی مستفعلن کوچہ ترا مستفعلن ای یارا استفعلن تاہی نظر مستفعلن
باقی یونہین - اس وزن مین مسمط چہار خانہ نہایت خوش آیند ہوتا ہی - استاد ے دانش بمژہ در باختہ
خود را ز من نشناختہ ✣ رُخ در کنارم ساختہ از شرم پنہان در بغل ✣ دانش بمژ مستفعلن در باختہ
مستفعلن - یہ ایک خانہ ہوا - خدرا ز من مستفعلن نشناختہ مستفعلن - یہ دوسرا خانہ - رخ در کنا مستفعلن
رم ساختہ مستفعلن - یہ تیسرا خانہ - از شرم پنہ مستفعلن ہا در بغل مستفعلن - یہ چوتھا خانہ ہی - یا جیسے ناسخ
ے ناسخ ہی اب آٹھون پہر ہ شق تصور اسقدر ✣ جس سمت کرتا ہون نظر - دلدار آتا ہی نظر ✣ -

صاحب مجمع الصنائع کہتا ہی مسمط وہ ہی کہ شاعر چند مصرعے کہے کہ متفق الوزن والقافیہ ہون
اونکے مصرع آخر مین قافیہ اصلی لائے جس پر بنائے شعر ہو اقل وسکے چار مصرعے ہین اور اکثر دس تک
آئے ہین اور صاحب صحاح وقاموس کا قول بھی یہی ہی - مولف اسکی مثال وزن بستم مین لائیگا -
لیکن صاحب مناظر الانشا بزبان عربی یون کہتے ہین کہ مسمط وہ کلام منظوم ہی کہ ہر ایک بیت اوسکی منقسم ہو
چار اقسام متساوی پر - تین اولین قسمتین اوسکی قافیہ واحدہ رکھتی ہون اور قسمت اخیر مین وہ قافیہ
ہو جس پر بنائے شعر ہو - محقق طوسی کی راے بھی صاحب مناظر کے موافق ہی کما قال وباشد کہ قافیہ
در دور باکہ اجزاے یک بیت باشد اعتبار کنند مانند مسمطات چہار خانہ - جیسے غالب و ناسخ کے دونون
آخر شعر - مولف کے عندیے مین محقق کی عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ مسمط مین چہار خانہ کی قید
صرف ایک بیت کے چار حصون کے واسطے ہی - رہے عام مسمطات جنکے خانے چار یا چار سے کم یا
زیادہ ہون یا خانہاے طاق ہون وہ ایک بیت کے واسطے نہین ہین بلکہ بندہاے ابیات کے
کے لیے مستعمل ہین پس اس تعریف سے مسمط کا لفظ اجزاے یک بیتی اور مصاریع یک بندی

دونون کے واسطے موضوع ٹھہرا مسمط چہار خانہ ایک بیتی کو بعض اہل فن مثل صاحب مجمع الصنایع وغیرہ مسبع کہتے ہین مگر محقق اسکو سبع نہین کہتے کھو ✻ واگر در غیر شعر اعتبار کنند آنرا سبع خوانند جیسے غبارے چھوٹے ستارے ٹوٹے۔ ایک بات اور بھی ہو کہ محقق طوسی نے جنکے قافیون کا اعتبار اجزاے بیت مین کیا ہو اون اوزار کو وہ مانند مسمطات چہار خانہ کہتے ہین نہ مسمطات چہار خانہ اسکا یہ نشا کہ جس طرح چار مصرعون مین ایک قافیہ آخر اصلی ہوتا ہو اور باقی تین متحد اوسیطرح ایک بیت چہار جزوی مین جزو آخر اصلی قافیہ رکھتا ہو اور تین جز متحد القوافی ہوتے ہین پس اس امر سے اس قسم کی بیت مسمط کے مثل ہوئی نہ مسمط چار خانہ۔ مگر ہم صاحب مناظر کے کہنے پر چلتے ہین اور ایسے ایک شعر کو بھی مسمط کہتے ہین اور محقق بھی جابجا اسکے قائل ہوئے ہین معیار مین ہزج اخرب کا بیان ملاحظہ طلب ہو۔

(۲) بیت ثمن عروض وضرب مذال باقی مثل وزن اول۔ اسمین آخر مصراع نون غنہ ہونا واجب ہو ورنہ دائرے سے خارج ہونے کا یقین یہان بھی ہو مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلان دوبار۔ امیر حسن دہلوی ؎ خون شد دل دیوانہ ام زلفت ببازی ہمچنان ✣ آخر سید افسانہ ام شب با درازی ہمچنان ✣ زی ہمچنان مستفعلان۔ دونون جگہ۔ ناسخ ؎ جی سے ہون بیزار اندنون ہو مرگ در کار اندنون ✣ کار ند نون مستفعلان۔ شاذ شاذ اساتذہ فارسی گونے عروض مین اذالہ بے نون غنہ بھی کیا ہو جسطرح ؎ بیچارہ خسرو خستہ را خون ریختن فرمودہ است ✣ خلقے بمنت یکطرف آن شوخ تنہا یکطرف ✣ فرمودہ است مستفعلان۔ اور کبھی عروض وضرب دونون مین جیسے ؎ آخر بجانان میرسی اندر طلب مردانہ باش ✣ ترک تعلق پیشہ کن وز خویش ہم بیگانہ باش ✣ مردان باش مستفعلان بیگان باش مستفعلان۔ اردو مین یہ اذالہ ناروا ہو۔ کبھی فارسی والے ایسا اذالہ درمیان مصاریع لاتے ہین وہان یہ سمجھو کہ وزن مربع تھا اوسکو مضاعف کر لیا ہو۔ فخر زمان بدر چاچ ؎ آن شاہد تپ لرزہ دار سرطانش چون سازد نزار ✣ آتش شود برخاک وخارا زتف حمی ریختہ ✣ ۱۱ شاہد مستفعلن تپ لرزہ دار مستفعلان۔ وقس علیہ۔

(۳) شعر ثمن ضرب اعرج باقی سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن ✣ مستفعلن مستفعلن مستفعلن فعولان

ے آگہ شوم از بوے خوش بے آنکہ کس گوید مرا ✤ گر بگزرد دلخواہ من پیش درم شبگیران ✤ گر بگزرد مستفعلن دلخواہ من مستفعلن پیشے درم مستفعلن شبگیران مفعولان - شبگیران مین الف ونون حالیہ ہی یعنی حالت شبگیر مین ہونے والا شخص - شبگیر سفر شب - ایوار سفر روز -

(۴) شعر مثمن عروض وضرب مقطوع اور چھ رکن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مفعولن - دوبار ے تا کی کنی ما ہا ستم بر عاشق بیچارہ ✤ روزے بود کز جور تو گردد ز شہر آوارہ ✤ بیچارہ آوارہ کی ہاے مختفی ساکن ہی ہون - تا کی کنی مستفعلن ما ہا ستم مستفعلن بر عاشقے مستفعلن بیچارہ مفعولن + روزے بود مستفعلن کز جور تو مستفعلن گردد ز شہ مستفعلن را وارہ مفعولن - وزن سوم وچہارم مین فارسیان متاخر نے شعر کم کیے ہین اور اُردو مین مفقود -

(۵) آٹھ رکن کا پورا شعر اور سب مخبون - مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن دوبار - ہم اسکی ایک مثال بحر ہزج مین لکھ چکے دوسرا شعر اوسی قصیدے کا یہ ہی ے فراز خاک وخشتہا دمیدہ سبز کشتہا ✤ چہ کشتہا بہشتہا نہ دہ نہ صد ہزارہا ✤ فراز خامفاعلن کخشتہا مفاعلن دمیدہ سب مفاعلن زکشتہا مفاعلن باقی علی ہذا القیاس - بہتر ہی کہ اسکو بحر رجز مین نہ شمار کرین کیونکہ جب مفاعیلن سے پانچوان حرف ساکن گرائین تو بلا تصنع مفاعلن بنجائے اور وہی مقبوض ہی - جب مستفعلن سے دوسرا ساکن گرائین تو مستفعلن رہے اور جب متفعلن کو لفظ مستعمل سے تبدیل کرین تو مفاعلن مخبون ہو اس صورت مین دو عمل ہوے ایک سقوط دوسرے تبدیل اور مفاعیلن مین ایک ہی عمل ہوا یعنی سقوط - بدین سہولت اس وزن کو بحر مقبوض ہی کہین گے - فرق بتانے کے واسطے رجز کی قسم پنجم قائم کی ہی ورنہ کچھ ضرورت نہ تھی مگر اس وزن کو مسمط چہار خانہ کہنا اولی ہی جیسا کہ دونون مثالون سے واضح ہوا -

(۶) آٹھ رکن کی ایک بیت ہر رکن مطوی مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفتعلن دوبار - مرزا عبد القادر بیدل ے منفعلم بر کہ برم حاجت خویش از بر تو ✤ ای قدمت بر سر من چون سر من بر در تو ✤ منفعلم مفتعلن بر کہ برم مفتعلن حاجت خے مفتعلن شز بر تو مفتعلن - علی ہذا - سوانگ والے جوگن کا روپ بھر کر بزبان اُردو کے ایسے اشعار گاتے ہین اور کما کھاتے ہین امام الدین طالب دہلوی ے عشق مین جو تیرے ہوا

مرغ سحر خیز ہوا + چشم سے خون ریز ہوا دل سے غم انگیز ہوا + عشق مجو مفتعلن تیز ہوا مفتعلن مرغ سحر مفتعلن خیز ہوا مفتعلن - یونہین مصرع ثانی - اکثر ہندکے ناچنے والے اس وزن پر گت ناچتے ہین کیونکہ (تا تھئی تھئی) مفتعلن کے ہموزن ہی اور یہ ناچ کے اصول ہین -

(۷) بیت ششمن عروض وضرب مطوی مذال باقی مطوی مفتعلن مفتعلن مفتعلن - دوبار

ے آنکہ دل خستہ من شیفتہ روے وی است + قبلۂ ارباب صفا گوشۂ ابروے وی است + اک دلے مفتعلن خستہ من مفتعلن شیفتیے مفتعلن روے وی است مفتعلان + قبلۂ ارمفتعلن باب صفا مفتعلن گوشۂ ابرو مفتعلن روے وی است مفتعلان -

(۸) شعر ہشت رکنی رکن سوم وہفتم مخبون باقی مطوی مفتعلن مفتعلن مفاعلن مفتعلن دوبار حکیم سنائی

ے دست کسے برنرسد بشاخ ہُمونیت تو + تارگ نجبیت اوز بیخ وبن برنکنی + دست کسے مفتعلن برنرسد مفتعلن بشاخ ہُمو مفاعلن وی بیت تو مفتعلن + تارگ نج مفتعلن بی بیت او مفتعلن زبیخ بن مفاعلن برنکنی مفتعلن - یہان زحاف کی تبدیلی کا التزام شاعر نے برابر رکھا ہی -

(۹) بیت ششمن کچھ رکن مخبون باقی مطوی اسمین مقام وتعداد غیر ملتزم ہین اور کسیقدر وزن ہشتم سے بڑا ہی - مفتعلن مفتعلن مفاعلن مفاعلن - رہا مصرع دوم کا وزن وہ ہوبہو وزن ہشتم ے دردمرا چارہ بکن کہ من بدرد تو خوشم + گر بکشی ور نکشی زحکم تو سر نکشم + اگر تو کے واو کا اظہار ہو اور بدرد کی اضافت کا اشباع نہو تو یون تقطیع ہوگی - دردمر مفتعلن چارہ بکن مفتعلن کہ من بدر مفاعلن دتو خوشم مفاعلن + گر بکشی مفتعلن ور نکشی مفتعلن زحکم تو مفاعلن سر نکشم مفتعلن - اگر بدرد کی اضافت کا اشباع کرو اور تو کے واو کو معدولہ تو شعر کا التزام درست ہوجائیگا یعنی عروض وضرب دونون مطوی ہوجائینگے یون - دے ث خشم مفتعلن -

(۱۰) بیت ہشت رکنی ایک رکن مخبون ایک مطوی تا ضرب - مفاعلن مفتعلن مفاعلن مفتعلن دوبار

ے زنیکوان لطف وکرم سر اتراز جور وستم + مدار ازین بیش بغم دل مرا ماہ رخا + زنیکوا مفاعلن لطف کرم مفتعلن سر اترز مفاعلن جور ستم مفتعلن + مدار زی مفاعلن بیش بغم مفتعلن دلے مرا مفاعلن

ماہ رخا مفتعلن۔

(۱۱) شعر ہشت رکنی عروض و ضرب مطوی مذال باقی مثل وزن ماقبل۔ مفاعلن مفتعلن مفاعلن مفتعلان۔ دوبار ؎ بگلشن از خار غم ملالتے ہر نفس ست ✤ کہ بے گل روے صنم چمن بخشم نفس ست ✤ بگل شنز مفاعلن خار غم مفتعلن ملالتے مفاعلن ہر نفس ست مفتعلان۔ قس علیٰ ہذا۔

(۱۲) شعر ثمن صدر سے ضرب تک پہلے مطوی پھر مخبون علی التوالی۔ مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن دوبار۔ خاقانی ؎ گاہ چو حال عاشقان صبح کند ملوّنی ✤ گاہ چو حلّۂ دلبران مرغ کند نواگری ✤ گاہ چو جُعا مفتعلن ل عاشقا مفاعلن صبح کند مفتعلن ملوّنی مفاعلن۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔ بحر ؎ واہ رے عشق دیکھنا باغ کی سمت اُڑ چلا ✤ پر بھی قفس سے جو گرا بلبل بیقرار کا ✤ واہ عُش مفتعلن قد کمنا مفاعلن باغ کسم مفتعلن ت اُڑ چلا مفاعلن۔ الیٰ آخرہ۔

(۱۳) بیت آٹھ رکن کی عروض و ضرب مخبون مذال باقی مثل وزن دوازدہم مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلان دوبار۔ خسرو ؎ تنگ نبات چون بود لب بکشا کہ ہمچنین ✤ آب حیات چون رود خیز و بیا کہ ہمچنین ✤ تنگ نبا مفتعلن تچو بو د مفاعلن لب بکشا مفتعلن ک ہمچنین مفاعلان۔ باقی اسی طرح۔ اُستاد ؎ دشنۂ غمزہ جان ستان ناوک ناز بے پناہ ✤ تیرا ہی عکس رخ سہی سامنے تیرے آئے کیوں ✤ دشنغم مفتعلن زجا ستا مفاعلن ناوک نا مفتعلن زبے پناہ مفاعلان تیرہ عک مفتعلن س رخ سہی مفاعلن سام نتے مفتعلن ریا کیوں مفاعلان۔

(۱۴) شعر ثمن سب مثل دوازدہم و سیزدہم مگر حشو اول و سوم بھی بقول اکثر مذال بغیر نون غنہ مفتعلن مفاعلات مفتعلن مفاعلن یا مفاعلان دوبار۔ میر زا بیدل ؎ جوش غرور ما چو شمع حاصل مقصد ست و بس ✤ تارگ گردنے بجاست سر بقدم نمیرسد ✤ جوش غرو مفتعلن ر ما چ شمع مفاعلات حاصل مق مفتعلن صدست بس مفاعلن ✤ تارگ گر مفتعلن دنے بجاس مفاعلات سر بقدم مفتعلن نمیرسد مفاعلن۔ اُستاد ؎ جب وہ جمال دلفروز صورت مہر نیمروز ✤ آپ ہی ہو نظارہ سوز پردے مین مُنہ چھپائے کیوں ✤ جب وجا مفتعلن ل دلفرو ز مفاعلات صورت مہ

مفتعلن بنیمروز مفاعلان + اب وہ ہو مفتعلن نظار سوز مفاعلات پر دم مفتعلن چپا کیون مفاعلان
اذالہ سوائے عروض وضرب اور کہین جائز نہین پس ان مفاعلات درمیانی کو ہرگز مذال نہین
کہہ سکتے بلکہ یہ کہو کہ وزن مشطور یعنی مربع کو مذال بنا کر مضاعف کر لیا ہی بدین صورت اذالہ بمنزلہ
آخر ہو جائیگا۔

(۱۵) آٹھ رکن کا ایک شعر سب مثل وزن دوازدہم مگر چارون ارکان مطوی مین سے کسی رکن
مین تسکین اوسط۔ مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن + مفعولن مفاعلن مفتعلن مفاعلن۔ یا برعکس
حکیم قاآنی ؎ جنس ہنر کجا برد پیش تو گر نیاورد + دانی کاندرین بلد تنگ شدہ ست شاعری
جنس ہنر مفتعلن الخ۔ دانی کن مفعولن۔ شیخ ناسخ ؎ ناسخ قول ہی بجا حضرت میر درد کا + حسن
بلاے چشم ہی نغمہ وبال گوش ہی + ناسخ قو مفعولن الخ حسن بلا مفتعلن مفتعلن مین تین متحرک
متوالی یعنی تا وعین ولام جمع تھے درمیانی متحرک یعنی عین کو ساکن کر لیا تو اوسکا بدل مفعولن
ہوگیا۔ اگر بجاے عروض وضرب مفعولن واقع ہو تو وہ مستفعلن کا مطوی مسکن نہین بلکہ مستفعل مقطوع
برابر مفعولن ہی۔ وزن دوازدہم سے یہانتک سب ایک ہین انکا خلط باہمی بلا تکلف جائز ہی ان
اوزان کو اگر مسمط چہار خانہ کرد و تو نہایت مزہ دار ہو جاتے ہین جیسے وزن دوازدہم وچہاردہم
کی اُردو مثالین اور وزن پانزدہم کی فارسی نظیر۔

(۱۶) شعر مثمن الارکان عروض وضرب مقطوع صدر وابتدا وحشو دوم مطوی وحشواے اول مخبون
مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفعولن دوبار۔ جامی ؎ سرو نگویمت کہ اونیست بدین رعنائی + ماہ نخوانمت
کہ اونیست بدین زیبائی + سرو نگو مفتعلن بمیت کہ او ومفاعلن نیست بدی مفتعلن رعنایی مفعولن +
ماہ نخوانمت مفتعلن بمت کہ او ومفاعلن نیست بدی مفتعلن زیبایی مفعولن۔

(۱۷) بیت مثمن صدر وابتدا وحشو دوم وچہارم مطوی وحشو اول وسوم مطوی مسکن وعروض و
ضرب مقطوع مفتعلن مفعولن مفتعلن مفعولن۔ دوبار ؎ من نہ زخود گردیدم ازدو جہان بیگانہ +
عشق پریر ویانم کرد چنین دیوانہ + من ن زخد مفتعلن گردیدم مفعولن ازدو جہا مفتعلن بیگانہ مفعولن

باقی یونہین ہی۔

(۱۸) بیت ہشت رکنی عروض وضرب اعرج باقی مثل ماقبل مفتعلن مفعولن مفتعلن مفعولان۔

دوبار ؎ یارجد گشت ازمن زان بدلم حیرانی است ✤ درطلبش میگردم این ہمہ سرگردانی است ✤

یارجد مفتعلن گشت ترمن مفعولن زابدلم مفتعلن حیرانیس مفعولات ✤ درطلبش مفتعلن میگردم مفعولن

اسی ہم سر مفتعلن گردانیس مفعولات۔ جن لوگون نے ان دونون وزنون مین مفعولن درسیانی

کو بھی مقطوع کہا ہی وہ ناواقف ہین کہ قطع سواے عروض وضرب کے اور کہین جائز نہین۔

(۱۹) بیت مثمن مگر تکرار زحاف کے باعث سے مطوی ومخبون کے التزام مین بے ترتیبی مفتعلن

مفاعلان مفتعلن مفاعلن ✤ مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفاعلن۔ خاقانی ؎ کیسہ ہنوز فربہ است

با توازین قوی دلم ✤ چارہ چہ خاقانی اگر کیسہ رسد بہ لاغری ✤ کیس ہنو مفتعلن زفربہست مفاعلات

بات ازی مفتعلن قوی دلم مفاعلن ✤ چارچنا مفتعلن قانیگر مفتعلن کیس رسد مفتعلن بلاغری مفاعلن

جب یہ بے ترتیبی اور تکرار ہو تو اوسوقت اس امر کی اطلاع بصراحت یا بکنایت واجب ہی کما صرح

الخاقانی ؎ گرچہ بموضع لقب مفتعلن دوبارہ شد ✤ بحر زقاعدہ نشد تا تو بہانہ آوری ✤ لقب سے

مراد تخلص اور موضع لقب سے غرض مصرع دوم کا حشو اول۔

(۲۰) بیت مثمن مضاعف سالم الارکان۔ سولہ مستفعلن کا ایک پورا شعر۔ عبدالواسع جبلی ؎

یا صاحب الشی الحذر آن سرو قد سیمبر ✤ کز عشق اوگشتم سمر با کام خشک وچشم تر ✤ لب تشنہ وخستہ جگر

برکندہ جان افگندہ سر کردہ زغم زیر وزبر دنیا ودین وجان وتن ✤ یہ ایک شعر ہی اور صاحب

شجرۃ العروض اسکو ایک مصرع قرار دیکر اسکا دوسرا مصرع یہ بتاتے ہین ؎ آید بچشمم ہر نفس عالم

زعشقش چون قفس ✤ بے او مرا فریاد رس شبہا خیال اوست بس ✤ تا چند باشم چون جرس بے او وخموشان

از ہوس ✤ ہرگز مبادا حال کس در عشق چون احوال من ✤ فقیر شمس الدین اسی قصید یکا ایک شعر

حدائق البلاغہ مین اور لکھکر کہتے ہین این بیت از انجاست ؎ دارم زلبس نیرنگ او دل چون

دہان تنگ او ✤ آہ از دل چون سنگ او وز ناز وخشم وجنگ او ✤ تا کی چو زیر چنگ او زاری کنم در چنگ او

وزعارضِ گلرنگ وچون گل دریدہ پیرہن ✤ مگر بقول صاحب شجرہ یہ بھی ایک مصرع ہوا خیر ہوا سو اب ہم حیران ہین کہ اسکا دوسرا مصرع کہان ہی کہین نہین اور اوسپر یہ طرہ کہ من کا قافیہ پیرہن موجود ہی پھر اوسپر ٹیا شکوفہ کہ ایک ایک بیت مین ہر ہر مصرعیکے مستقلات علٰحدہ علٰحدہ ہوئے جاتے ہین یہ بھی کسی نے سنا ہی کسی نے کہا ہی نہین کوئی سُنے تو کہان سے سنے خیر آگے بڑھیے اصل بات بقول صاحب حدائق وہی ہی جو ہم پہلے لکھچکے یعنی یہ اشعار شانزدہ رکنی ہین لیکن بنظر دقیق ہماری راے مین اسکو ایک ایک شعر شانزدہ رکنی بھی کہنا بیجا ہے - اسمین قافیے موجود ہین کیون نہین کہتے کہ تین مصاریع وافی مین ایک قسم کا قافیہ ہی اور چوتھے مصرعے مین علٰحدہ وہ قافیہ جسپر بناے شعر ہی پس چار چار مصرعون کا ایک ایک بند ہوا اور اسکو بھی بقول صاحب مناظر مسمط چہارخانہ کہتے ہین چاہو اسکو مربع کہو جسطرح پانچ مصرعونکے مسمط کو مخمس یا خمسہ کہتے ہین اور ایسے مربعات فارسی مین بہت ہین جیسے ؎ زامدنِ نوبہار باغ چو تنخانہ شد ✤ گشت رخ گل چو شمع بادچو پروانہ شد ✤ پیشہ ببل کنون گفتن افسانہ شد ✤ گل زخوشی پارہ کرد بر تنِ خود پیرہن ✤ بدنیصورت عبدالواسع کا دامن دراز مل کے داغ سے بچا ہی کما قال اللّٰہ تعالٰی وکلمۃ ان عدد سے تکرار اور دو باشد و بیشتر چہار و زیادت ازین بسبب ردی مستعمل نباشد پس بیتے از چہار رکن بود یا از شش یا از ہشت رکن - لہذا اس قسم بستم کو قسم اول مین داخل کرکے یون کہنا چاہیے کہ یہ اونیس وزن وافی ہین -

(۲۱) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن دو بار ؎ ای ہرگزم نارفتہ از پیش نظر ✤ روزے بچشم مرحمت سویم نگر ✤ ای ہرگزم مستفعلن نارفت از مستفعلن پیشے نظر مستفعلن باقی تقطیع پڑھنے والونکے ذمے -

(۲۲) شعر شش رکنی عروض وضرب مذال باقی سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلان دو بار ؎ تاکہ مرا گوئی کہ از من باش دور ✤ گر دور باشم از تو کی باشم صبور ✤ تاکہ مرا مستفعلن گوئی کہ از مستفعلن من باش دور مستفعلان - گر دور باشم از تو کی مستفعلن باشم صبور مستفعلان -

(۲۳) بیت مسدس عروض سالم ضرب اعرج باقی سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن ✤ مستفعلن مستفعلن

مفعولات ؎ ہرگز نکردم با تو جانان من بدی ✤ پس چونکہ از نیکی نیم برخوردار ✤ ہرگز نکمر مستفعلن دیم بات جا مستفعلن نامن بدی مستفعلن ✤ پس چونکہ از مستفعلن نیکی نیم مستفعلن برخوردار مفعولان۔

(۲۴) بیت شش رکنی عروض سالم ضرب مقطوع باقی سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن ✤ مستفعلن مستفعلن مفعولن ؎ لطفے بکن ای جان من برعاشقے ✤ دلخستہ وارفتہ بیمارے ✤ لطفے بکن مستفعلن ای جان من مستفعلن برعاشقے مستفعلن ✤ دلخستے مستفعلن وارفتے مستفعلن بیمارے مفعولن۔

(۲۵) بیت مسدس الارکان عروض وضرب مقطوع باقی چار رکن سالم مستفعلن مستفعلن مفعولن دوبارہ ؎ عاشق شدم بر دلبرے عیارے ✤ شکر لبے سیمین برے خونخوارے ✤ عاشق شدم مستفعلن بر دلبرے مستفعلن عیارے مفعولن۔ باقی ذمۂ متعلم۔ اسکو بحر سریع مکشوف سے بھی تقطیع کر سکتے ہین بہ تشبیۂ عرب۔

(۲۶) چھ رکن کا ایک شعر عروض وضرب مقطوع مخبون باقی سالم مستفعلن مستفعلن فعولن۔ دوبارہ ؎ ای نازنین از کوے ما گزر کن ✤ وی مہ جبین بر روے ما نظر کن ✤ ای نازنی مستفعلن از کوے ما مستفعلن گزر کن فعولن۔ باقی یونہین۔ یہی بحر سریع مخبون ومکشوف العروض والضرب سے بھی تقطیع ہو سکیگی مگر بطریقۂ عرب غیر جائز۔

(۲۷) بیت شش رکنی عروض وضرب مرفل باقی سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلاتن۔ دوبارہ ؎ ای لعبتے کر لعبتان مختار گشتی ✤ بازار خوبی فتنۂ بازار گشتی ✤ ای لعبتے مستفعلن کر لعبتا مستفعلن مختار گشتی مستفعلاتن۔ قس علیٰ ہذا۔

(۲۸) بیت مسدس اور ہر رکن مخبون۔ مفاعلن مفاعلن مفاعلن دوبارہ ؎ کنون کہ گردد از بہار خوش ہوا ✤ فزون شود بہ ہر دل اندرون صفا ✤ کنوک گر مفاعلن دوز بہار مفاعلن خوش ہوا مفاعلن ✤ فزون شود مفاعلن بہر دلن مفاعلن در وصفا مفاعلن۔ در اصل یہ وزن ہزج مقبوض ہے بعضے اسکے مثمن کو ہزج مین شمار کرتے ہین اور ہزج کے مسدس مقبوض کو اس مقام پر لاتے ہین مگر راقم کے نزدیک اس وزن کو اور اسکے مثمن کو ہزج ہی سے فرض کرنا اولیٰ ہے کیونکہ ہزج کے مسدس ہونے

کی تخصیص صرف عربی کے لیے ہی۔

(۲۹) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن مطوی مفتعلن مفتعلن مفتعلن۔ دوبار ؎ ای صنم از عشق تو بیمار شدم ✤ تو نکنی بیچ بکارم نظرے ✤ ای صنم مفتعلن عشق ت بی مفتعلن بار شدم مفتعلن۔ باقی علی ہذا القیاس۔

(۳۰) بیت مسدس عروض وضرب مطوی مذال باقی مطوی۔ مفتعلن مفتعلن مفتعلان۔ دوبار ؎ ناصحم از حسن رخت بے خبرست ✤ یا دلش از راہ وفا دور ترست ✤ ناصحم مفتعلن حسن رخت مفتعلن بے خبرست مفتعلان ✤ یا دلش مفتعلن براہ وفا مفتعلن دور ترست مفتعلان۔

(۳۱) چھ رکن کی ایک بیت عروض وضرب مقطوع محض باقی مطوی۔ مفتعلن مفتعلن مفعولن۔ دوبار ؎ این دل من نیست بدرد ار زانی ✤ بار دگر تا نکند نادانی ✤ ای دل من مفتعلن نیست بدرد ار زانی مفتعلن مفعولن۔ باقی بیطرح۔ چاہو اس شعر کو بحر سریع مطوی مکشوف سے بھی تقطیع کر لو۔ لیکن وہاں صرف زحاف کا تکلف ہی اور یہاں زحاف اور اقسام وزن کا یعنی سریع مسدس الاصل ہی اور رجز مسدس النقل اس لیے شعر ہذا کو وہیں شمار کرنا اولیٰ ہی۔

(۳۲) شعر مسدس صدر وابتدا مطوی دونوں مصرعوں کے حشو مخبون عروض وضرب مقطوع۔ مفتعلن مفاعلن مفعولن۔ دوبار ؎ کشتۂ ناز آن بت طنازم ✤ جز لب او کہ جان بخشد بازم ✤ کشت بینا مفتعلن زالبتے مفاعلن طن نازم مفعولن تقطیع مصرع دوم کی بھی اسیطرح ہی۔ اس وزن کو بحر سریع مطوی مخبون مکشوف سے بھی تقطیع کر سکتے ہیں بلکہ وہیں اسکا شمار کرنا اولیٰ ہی۔ فافہم۔

(۳۳) بیت مسدس عروض وضرب اعرج باقی مثل ماقبل۔ مفتعلن مفاعلن مفعولات۔ دوبار ؎ بود نبود جان من کیسان ست ✤ زان بغمش سپردنم آسان ست ✤ بود نبود مفتعلن وجان من مفاعلن کیسانست مفعولات ✤ زان بغمش مفتعلن سپردنم مفاعلن اسانست مفعولات۔ اسکو بھی سریع مطوی مخبون موقوف سے شمار کرنا بہتر ہی۔

(۳۴) شعر شش رکنی عروض وضرب احذ چار رکن مطوی۔ مفتعلن مفتعلن فعلن سبکون عین۔ دوبار ؎ تاب وتوان نیست کنون در من ✤ کن نظر لطف وکرم بر من ✤ تاب تو مفتعلن نیست کنو مفتعلن

درمن فعلن وقس علیٰ ہذا۔ یہ شعر سریع مطوی اصلم سے تقطیع ہوسکتا ہی۔ یہان وہی عذر ہی جو وزن سی ویکیم مین ہی۔

(۳۵) بیت مسدس عروض وضرب مرفوع باقی ارکان مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلن دوبار۔ غزالی مشہدی

بے اثر مہر چہ آب وچہ گل ✤ بے نمک عشق چہ سنگ وچہ دل ✤ بے اثر ے مفتعلن مہرج الا مفتعلن بوچگل فاعلن۔ باقی یونہین۔ رشک دیدہ سمندر سے سوا ہوگیا ✤ دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہوگیا ✤ دیدہ سمن مفتعلن درس سوا مفتعلن ہوگیا فاعلن۔ باقی علی ہذا القیاس۔ یہ شعر بحر سریع مطوی مکشوف مین تقطیع ہوسکتا ہی اور اسکا سریع مین رکھنا اولیٰ ہی تین وجہون سے اوّل تو رفع کا زحاف قلیل الاستعمال ہی دوم اگر اسکا کوئی مصرع مطوی موقوف بحر سریع سے لاؤ تو رجز بگڑ جائے سوم سریع اصلی مسدس ہی اور رجز نقلی۔

(۳۶) بیت مسدس صدر وابتدا سالم حشو مطوی عروض وضرب مخبون مذال مستفعلن مفتعلن مفاعلان

دوبار ہر چند بر من زغمت قیامت ست ✤ عاشق شدن چنین بتو پیغامت ست ✤ ہر چند بر مستفعلن من زغمت مفتعلن قیام تست مفاعلان + عاشق شدن مستفعلن چنین بت پر مفتعلن غرام تست مفاعلان۔

(۳۷) شعر شش رکنی اول مطوی دوم مخبون علی الترتیب صدر سے ضرب تک مفتعلن مفاعلن مفتعلن۔ دوبار ہر طرفے کہ بگذرد دلبر من ✤ خاک رہش ہمے شود افسر من ✤ ہر طرفے مفتعلن کبگ زرد مفاعلن دلبر من مفتعلن + خاک رہش مفتعلن ہمے شود مفاعلن افسر من مفتعلن۔

(۳۸) چھ رکن کا شعر عروض وضرب مطوی مذال باقی مثل ماقبل مفتعلن مفاعلن مفتعلان۔ دوبار ہر کہ نظر بعارضش دوختہ است ✤ خرمن صبر وطاقتش سوختہ است ✤ ہر کہ نظر مفتعلن بعارضش مفاعلن دوختہ است مفتعلان + خرمن صبر مفتعلن وطاقتش مفاعلن سوختہ است مفتعلان۔

(۳۹) شعر مسدس الارکان صدر وابتدا مطوی باقی مخبون مفتعلن مفاعلن مفاعلن۔ دوبار

گر بر بد دلِ من از ہوائے تو + کو دگرے کہ دل دہم بجائے تو + گر بر مفتعلن فے منز مفاعلن ہوا تیو مفاعلن وَقِسْ عَلٰی ھٰذَا۔

(۴۰) شش رکنی شعر عروض وضرب احذ مقصور باقی چار رکن سالم مستفعلن مستفعلن فاع - دو بار

مشتاب چندین ای پریزاد + بر کشتن عشاق بیداد + مشتاب چن مستفعلن وی ای پری مستفعلن زاد فاع + بر کشتنے مستفعلن عشق شاق بے مستفعلن داد فاع - لوگ اس شعر کو مربع کی مثال مین لاکر کہتے ہین کہ اسکا عروض وضرب مرفل ہی اور ترفیل مین ایک ساکن اور بڑھا کر پورے عمل کا نام تطویل رکھا ہی گویا اجتماع ترفیل وتسبیغ کا نام تطویل ہی اور اوس رکن مستفعلاتان کا نام مطوّل رکھا ہی پس یہ ارکان یک مصرع ہوئے مستفعلن مستفعلاتان - چونکہ ترفیل خود ہی ایک زیادت کامل ہی پھر اوسپر اور ایک ساکن بڑھانا تطویل لاطائل ہی اسلیے ہمنے بموجب ہدایت سعد الشارحین اس وزن کو مزحافات سے نکالکر مسدسات مین شامل کیا - یہانتک مبنیّ اوزان مجزو ہین -

(۴۱) چار رکن کا ایک شعر یعنی دو رکن کا ایک مصرع اور ہر رکن سالم مستفعلن مستفعلن - دو بار

ای دلبر آزادہ خو + تا کی عتاب وجنگ تو + ای دلبرے مستفعلن ازاد خو مستفعلن - وعلیٰ ہذا القیاس

(۴۲) شعر مربع ضرب مرفل باقی تین رکن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلاتن - رودکی

ای دل بہ تیز آتش پری + یا زیر چنگال عقابی + ای دل بتے مستفعلن زاتش پری مستفعلن + یا زیر چن مستفعلن گاے عقابی مستفعلاتن -

(۴۳) چار رکنی شعر عروض وضرب مرفل باقی سالم مستفعلن مستفعلاتن - دو بار

بے تو مرا زندہ نہ بیند + من ذرہ ام تو آفتابی + بے تو مرا مستفعلن زندہ نہ بیند مستفعلاتن + من ذرّ رام مستفعلن تو اافتابی مستفعلاتن - اگر ترفیل اس مستفعلن اصلی مین جائز نہ سمجھو تو اس شعر کی تقطیع رجز مسدس احذ محذوف مستفعلن مستفعلن فع - دو بار سے ہوسکتی ہی - پس جہان ترفیلِ رجز نہ لاؤ تو وہان یہی درست جانو -

(۴۴) بیت مربع ضرب اعرج باقی تین رکن سالم مستفعلن مستفعلن + مستفعلن مفعولات -

ناخوردہ بادۂ چشم تو ÷ گوئی چرا شد مخمور ÷ ناخردبا مستفعلن دہ چشم تو مستفعلن ÷ گوئی چرا مستفعلن شد مخمور مفعولان۔

(۴۵) چار رکن کی ایک بیت عروض وضرب مقطوع باقی سالم مستفعلن مفعولن۔ دوبار ؎ گریار دیگر داری ÷ زان آیدم دشواری ÷ گریار دمی مستفعلن گر داری مفعولن۔ باقی یونہین۔

(۴۶) شعر مربع الارکان اور ہر رکن مطوی مقتعلن مفتعلن۔ دوبار ؎ ای لب تو مرہم من ÷ وی غم تو ہمدم من ÷ ای لب تو مفتعلن مرہم من مفتعلن۔ الی آخرہ۔ یہانتک چھ وزن مشطور ہین۔

(۴۷) تین رکن کا پورا ایک شعر اسطرح کہ عروض ماہین شعر کم باقی ارکان سالم اسکے دونون مصرعے الگ الگ نہین ہوتے مستفعلن مستفعلن مستفعلن۔ ایکبار ؎ نوشد جہان زین نوبہار و سال نو ÷ یہ پورا ایک شعر ہزج لخی کا ہی۔ نوشد جہا مستفعلن زی نوبہا مستفعلن رو سال نو مستفعلن۔ ایک وزن منہوک ہی۔

(۴۸) دو رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم مستفعلن دوبار ؎ بدخوبتے ÷ پرکیمیا ÷ بدخوبتے مستفعلن۔ دوسرا مصرع بھی یونہین۔ یہ ایک وزن مثنی ہی۔

(۴۹) ایک رکن کا پورا ایک شعر اور وہ رکن سالم۔ یعنی ہمین ہر مصرع اپنے دوسرے مصرع کا قائم مقام ہوتا ہی۔ بدیع لخی نے عبد الصمد کے عربی قصیدے کے جواب مین یون کہا ہی ؎ شوبر گزر ÷ اندر نگر ÷ یا در سفر ÷ یا در حضر ÷ دیدی بسر ÷ زو خوبتر ÷ گویا یہ چھ شعر ہین۔ یہ ایک قسم موصد ہی۔ مولف عرض کرتا ہی اگر ایسا ہوتا تو اسکو دوسرے رکن سے تعلق نہوتا۔ ہم سے پوچھو تو یہ ایک شعر مسدس ہی۔

اوزان رجز کے اونچاس ۴۹ اقسام مذکورۂ بالا مین سے سات وزن یعنی بستم و بست و ہشتم و سی و یکم و سی و دوم و سی و سوم و سی و چہارم و سی و پنجم کو مولف مستہام خارج جانکر عرض کرتا ہی کہ رجز کے کل اوزان فارسی مین بیالیس ۴۲ ہین اور وجہ اخراج ہر ایک کے تحت مین بیان ہو چکی۔

تنبیہ ؎ ہرگز بدر نگرد دراز جو آن تنگر ÷ مہر جمالش از دل سودائے زلفش از سر ÷ متاخرین کہتے ہین کہ یہ رجز مخبون مقطوع ہی بروزن مستفعلن فعولن مستفعلن فعولن۔ دوبار۔ کوئی اونسے

پوچھے کہ مستفعلن درمیانی مین قطع کیونکر آئیگا لہذا یہ وزن بلا تامل بحر مضارع مین شمار کیا جائیگا اور رجز مین شمار کرنا غلط ہی۔

رمل

یہ بحر تینون زبانون مین استعمال کی جاتی ہی۔ بزبان تازی اسکی اصل دائرے مین چھ بار فاعلاتن ہی۔ بنا مین وافی اور مجزو دو طرح پر لاتے ہین۔ اسکے عروض۔ سالم۔ محذوف۔ مخبون محذوف تین قسم کے آتے ہین اور ضربین۔ سالم۔ مخبون۔ مقصور۔ محذوف۔ مخبون مقصور۔ مخبون محذوف۔ مسبّغ۔ مخبون مسبّغ۔ آٹھ قسم کی لائی جاتی ہین اور تیرہ وزن پر یہ بحر آتی ہی یون۔

(۱) چھ رکن کا پورا شعر عروض محذوف باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن + فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن ؎ اَبْلِغِ النُّعْمَانَ عَنِّیْ مَالِکًا ۔ اِنَّہٗ قَدْ طَالَ حَبْسِیْ وَانْتِظَارِیْ + ابلغن نع فاعلاتن مان عن نی فاعلاتن مالکن فاعلن + ان نہو قد فاعلاتن طال حبسی فاعلاتن وانتظاری فاعلاتن۔ بعضون نے انتظاری کی تحتانی نکال کر اسکی ضرب کو مقصور رکھا ہی یون ون تظار فاعلات معنی۔ پونہچادے نعمان کو میری طرف سے یہ پیغام تحقیق کہ طول کھینچیا میرے حبس اور انتظار کو۔ مالک بضم لام مصدر ہی بمعنی ابلاغ۔ محقق فرماتے ہین کہ اگر عروض سالم لائین تو خلیل نے اوسکا نام متمم رکھا ہی لیکن مستعمل نہین ہی۔

(۲) شعر شش رکنی مصرع اول کے سب رکن سالم اور مصرع دوم کے کل ارکان مخبون۔ فاعلاتن فاعلاتن + فعلاتن فعلاتن فعلاتن۔ ابوالطیب متنبی ؎ اِنَّمَا بَدْرُ بْنُ عَمَّارٍ سَحَابٌ + هَطِلٌ فِیْہِ ثُوَابٌ وَعِقَابٌ + ان نما بدفا علاتن ربن عم ما فا علاتن رن سحابو فا علاتن + ہطلن فی فعلاتن ہ ثوابن فعلاتن وعقابو فعلاتن۔ جسطرح پانی پر برسنے والے ابر مین منہ اور برق ہی ویسا ہی ابی الحسن بدر بن عمار مین بھی منفعت دوستان اور عذاب دشمنان ہی۔ ہطل باران پر در پے بارندہ۔ صاحب میزان الافکار یہ شعر متمم کی مثال مین لائے ہین اور فرماتے ہین کہ سکاکی گوید کہ آنچہ متنبی درین بیت عروض سالم آورد قول مستحدث وجدید ست یعنی مخالف قول قدماست پس اعتبار را نشاید بعدہ ارشاد کرتے ہین کہ راقم الحروف

گوید سالم بودن عروض درین شعر بجہت تصریع ست کہ دران عروض را تابع ضرب می نماید اگرچہ فی نفسہا استحقاق آن نداشتہ باشد۔ مؤلف کہتا ہی کہ محقق طوسی علیہ الرحمہ نے شعر قسم اول کی تحت مین جسکی ضرب سالم ہی لکھا ہی کہ اگر عروض سالم کنند خلیل آنرا متمم خواندہ اما متعمل نیست اس عبارت کے بعد صاحب میزان لکھتے ہین کہ اسکو بجہت تمامیت جملہ ارکان متمم کہتے ہین۔ اس صورت مین متمم وہی وزن جسکے عروض و ضرب دونون بلکہ تمام ارکان سالم ہون اس شعر کی ضرب مع دیگر ارکان مصرع دوم مخبون ہی پھر اسکا عروض تابع ضرب کیونکر ہوا اور تصریع کی تعریف اوسپر کب صادق آئیگی۔ جب یہ امر ثابت ہوا تو یہ شعر متمم نہین اور طرہ یہ کہ مؤلف رسالۂ ہذا نے ایک اور شعر بھی اوسی قصیدہ کا دیوان قصائد متنبی مین ایسا ہی پایا ہی وَھُوَھٰذَا ؎ طَاعِنٌ الْفُرْسَانِ فِی الْاَحْدَاقِ شَزْرًا ٭ وَعَجَاجُ الْحَرْبِ لِلشَّمْسِ نِقَابٌ ٭ یہان بھی عروض سالم اور ضرب مع دیگر ارکان مخبون ہی یون۔ طاعنل فرفاعلاتن سان فعل اخ فاعلاتن داق شزرن فاعلاتن + وعجاجل فعلاتن حرب لش شمس فاعلاتن س نقابو فعلاتن۔ معنی۔ بدر نیزہ زنی مین ایسا ماہر ہی کہ سیاہی چشم سواران مین چپ و راست نیزہ مارتا ہی حال آنکہ جنگاہ کا غبار آفتاب کے چہرے پر بمنزلۂ نقاب ہی یعنی روز روشن پر تاریکی چھائی ہی۔ اب مؤلف ایک شعر اور نقل کرتا ہی جسمین سکاکی کا یہ شبہہ قائم ہوتا ہی کہ مستحدث وجدید ہی اور سعد الشارحین کا جواب اوس شبہے کو دفع کرتا ہی کہ شاعر نے ازروے تصریع عروض کو تابع ضرب کیا ہی وَھُوَھٰذَا۔ متنبی ؎ لَیْسَ بِالْمُنْکِرِ اِنْ بَرَّزْتَ سَبْقًا ٭ غَیْرَ مَدْفُوْعٍ عَنِ السَّبْقِ الْعِرَابْ ٭ یہان عروض وضرب دونون سالم ہین بلکہ سوائے حشو اول کے باقی ارکان بھی سالم ہیون۔ لیس بل من فاعلاتن کران برفعلاتن رزت سبقن فاعلاتن + غیر مدفو فاعلاتن عن عنس سب فاعلاتن قل عرابو فاعلاتن۔ معنی۔ کچھ عجب نہین اگر تو فضیلت لے گیا ازروے سبقت کے کہ سبقت سے دور نہین کیے گئے ہین اسپہاے عربی یعنی اسپان عربی سبقت رکھتے ہین۔ اس طول کا اختصار یہ ہی کہ اس وزن دوم کا شعر اول نہ بقول سکاکی کے مستحدث وجدید ہی اور نہ بقول سعد الشارحین کے اوسمین تصریع واقع ہی بلکہ بلا وسوسہ و بلا دغدغہ صحیح وجائز ہی۔

(۳) شعر شش رکنی عروض محذوف وضرب مقصور۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن + فاعلاتن فاعلاتن

فاعلات - ✍ مثل سحق البرد عفی بعدک القطر معناہ وتاوب الشمال ✤ لام القطر مصرع دوم مین ہی مثل سحق فاعلاتن برد عف فا فاعلاتن بعدک فاعلن ✤ قطر معنا فاعلاتن ہو وتاوی فاعلاتن بہش شمال فاعلات - بعضون نے لام شمال کا اشباع کرکے بش شمالو برو وزن فاعلاتن کہا ہی یعنی ضرب کو سالم بتایا ہی - سحق بالفتح فرسودہ وکہنہ - عفی تعفیہ کا ماضی معروف یعنی نابود کیا - قطر باران - معنی منزل آباد - تاویب بواو وہوا چلنا تمام دن - شمال بالفتح اوتر کی ہوا یعنی - پرانی چادر کے مثل تیرے بعد اوسکے مکان کو مینہ اور باد شمال تمام روزہ نے برباد کیا - یہ اصلی وزن دوم ہی -

(۴) بیت مسدس عروض وضرب دونون محذوف باقی چار رکن سالم - فاعلاتن فاعلاتن فاعلن - دوبار ✍ قالت الخنساء لما جئتها ✤ شاب رأسي بعد هذا واشتهب ✤ قالتل خن فاعلاتن سا ءلم ما فاعلاتن جے تہا فاعلن ✤ شا براسی فاعلاتن بعد ہا ذا فاعلاتن واشتہب فاعلن - خنسا ایک شاعرہ کا نام ہی کہ صاحب دیوان تہی - شاعر کہتا ہی کہ جب مین خنسا کے پاس گیا تو خنسا نے کہا کہ سپید ہو گیا ہے میرا اوسکے بعد اور غالب ہو گئی سر کے بالون کی سفیدی سیاہی پر - یہ اصلی وزن سوم ہی -

(۵) شعر شش رکنی عروض مخبون محذوف باقی مخبون - فعلاتن فعلاتن فعلن ✤ فعلاتن فعلاتن فعلاتن ✍ وإذا رايته مجدا رفعت ✤ نهض الصلت إليها فحواها ✤ واذا رافعلاتن یت مجدن فعلاتن رفعت فعلن بحرکت دوم ✤ نہض الصل فعلاتن ت الیہا فعلاتن فحواہا فعلاتن - جسوقت بڑائی ومرتبہ کو بلند کیا جاتا ہی اوسکی طرف صلت کو دوڑتا ہی پس اوسکو تمام لیتا ہی صلت ایک مرد چالاک کا نام -

(۶) بیت مسدس عروض محذوف اور ضرب سالم باقی کمفوف - فاعلاتُ فاعلاتُ فاعلن ✤ فاعلاتُ فاعلاتُ فاعلاتن ✍ ليس كل من اراد حاجة ✤ ثم جد في طلابها بقضاها ✤ لیس کل فاعلاتُ من ارادن فاعلاتُ حاجتن فاعلن ✤ ثم م جدو فاعلاتُ فی طلاب فاعلاتُ ہا قضا ہا فاعلاتن یہ بات ناممکن ہی کہ ہر شخص جو حاجت چاہے پس کوشش کرے اوسکی طلب مین تمام کرے اور مراد کو پہونچ جائے - یعنی انجام کا پورا ہونا ہر فعل کے واسطے لازم نہین ہی - طلاب بالکسر مصدر مفاعلت ہی بمعنی طلب

(۷) چھ رکن کا ایک شعر دونون حشو مشکول اور عروض محذوف باقی تین رکن سالم - فاعلاتن فعلاتُ

فاعلن + فاعلاتن فعلاتُ فاعلاتن ؎ اِنَّ سَعْدًا بَطَلٌ مُمَارِسٌ + صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ لِمَا اَصَابَهٗ
باسکان آخر- ان نسعدن فاعلاتن بطلن م فعلاتُ مارسن فاعلن + صابرن مح فاعلاتن تسبن ل فعلاتُ ما اصابہ فاعلاتن تحقیق کہ سعد ایک مرد شجاع ہو مشاق اور صابر اور جو مصیبت کہ اوسپر نازل ہوتی ہو اوسکے اجر کا طلب کرنے والا ہو- یہان رکن اول و دوم کے نون مین اور رکن دوم و سوم کے الف مین جو کہ ان دونون ارکان کے سفے کے گرداگرد ہو معاقبہ ہو اس سبب سے ارکان صدر یا عجز یا طرفین یا برمی ہو جائینگے-

(۸) بیت مسدس عروض محذوف اور ضرب مخبون مقصور باقی ارکان سالم- فاعلاتن فاعلاتن فاعلن + فاعلاتن فاعلاتن فعلات ؎ اَصْبَحَتْ كِسْرٰى وَاَمْسٰى قَيْصَرٌ + مُغْلَقًا مِنْ دُوْنِهٖ بَابُ حَدِيْدٍ
باسکان- اصبحت کس فاعلاتن رے وامسی فاعلاتن قی صرن فاعلن + مغلقن من فاعلاتن دونہی با فاعلاتن ب حدید فعلات- صبح گزاری پادشاہ فارس نے اور شام کاٹی بادشاہ روم نے جس حال مین کہ بند رہا اونکے سامنے دروازہ حدید کا- یہ آٹھ وزن وافی ہین-

(۹) چار رکن کا پورا ایک شعر ضرب مسبغ باقی تین رکن سالم- فاعلاتن فاعلاتن + فاعلاتن فاعلیان یہ وزن معقد ہے ؎ يَا خَلِيْلَيَّ اُرْبَعَا وَاسْتَخْبِرَا رَسْمًا بِعُسْفَانْ + باسکان نون- سین استخبر امرع اول مین ہے- یا خلیلی فاعلاتن یربعاوس فاعلاتن + تخبرارس فاعلاتن من بعسفان فاعلیان- اے میرے دونون رفیقو ٹھہر جاؤ اور عسفان مین خانۂ معشوقہ کے آثار کی خبر لو- عُسفان بالضم ایک موضع کا نام ہے مکہ معظمہ سے دو مرحلے پر مدینۂ منورہ کی طرف- یہ اصلی چوتھا وزن ہے-

(۱۰) شعر مربع اور چارون رکن سالم- فاعلاتن فاعلاتن- دوبار ؎ مُقْفِرَاتٌ دَارِسَاتٌ + مِثْلُ اٰيَاتِ الزَّبُوْرِ + مقفراتن فاعلاتن دارساتن فاعلاتن + مثل ایا فاعلاتن تزبوری فاعلاتن یہ سب کہنہ اور خالی گھر ایسے ہین جیسے کتابون کے نقوش کے نشان یعنی جسطرح نقوش کتاب کاتب پر دال ہوتے ہین اوسیطرح یہ مکانہاے خالی اپنے ساکنون کی دلالت کرتے ہین- زبور نام کتاب حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ السلام- یہان آیات الزبور مین ابہام ہے فافہم- یہ اصلی وزن پنجم ہے-

(۱۱) چار رکنی بیت عروض سالم ضرب محذوف باقی سالم - فاعلاتن فاعلاتن + فاعلاتن فاعلن - یہ معقد ہی
ے مَا لِمَا قَرَّتْ بِهِ الْعَيْنَانِ مِنْ هٰذَا الثَّمَنْ + عینان کے نون اول سے مصرع دوم شروع ہی - مالما قر
فاعلاتن رت بہل عی فاعلاتن - تان منہا فاعلاتن ذا ثمن فاعلن - بعض نسخ مین الثمن بلام تعریف ہی اصل عبارت
یون تھی مَا الثَّمَنُ لِمَا قَرَّتْ بِهِ الْعَيْنَانِ مِنْ هٰذَا - کیا قیمت ہی اوس چیز کی کہ ٹھنک ہوئین اسکے سبب سے
دونون آنکھین اس معشوقہ سے - یہ اصلی چھٹا وزن ہی -

(۱۲) چار رکن کا شعر عروض محذوف ضرب مخبون محذوف باقی سالم - فاعلاتن فاعلن + فاعلاتن فعلن
بحر کت دوم مین زحاف ایام جاہلیت کا یہ شعر لایا ہی ے يَا لَبَكْرٍ لَا تَنُوا + لَيْسَ ذَا حِينَ وَنَى + یا لبکرن
فاعلاتن لاتنو فاعلن + لیس ذا حی فاعلاتن ن ونی فعلن - اے قوم بکر سستی نکرو یہ سستی کا وقت نہین ہی -
بہرامی اس شعر کو بحر مدید مین لایا ہی اور خلیل نے نہ مدید مین اسکو ذکر کیا نہ یہان -

(۱۳) چار رکنی شعر عروض سالم ضرب مسبغ مخبون باقی سالم - فاعلاتن فاعلاتن + فاعلاتن فعلیان - یہ
شعر معقد ہی ے وَاضِحَاتٌ فَارِسِيَّاتٌ وَاُدُمٌ عَرَبِيَّاتْ + تاے فارسیات مصرع دوم مین ہی - واضحات
فاعلاتن فارسی یا فاعلاتن + تن وادمن فاعلاتن عربی یات فعلیان - شتران سفید فارسی وگندم گون
عربی - یہان لفظ فارسیات مین ابہام ہی - وزن نہم سے اس مقام تک پانچ اوزان مجزو ہین -

بزبان فارسی واُردو اس بحر کی اصل فاعلاتن آٹھ بار دائرے مین ہی اور دو قسم پر ہی ایک سالم دوسرے
مخبون - فارسی مین - وافی - وافی المضاعف - مجزو - مشطور - مُثَمَّن - پانچ وزنون پر لاتے ہین اور اُردو
مین مشطور و مثمن ندارد - الغرض کل اونچاس ۴۹ قسم پر یہ بحر آئی ہی یون -

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن - دوبار - سعدی ے
سہگین آبے کہ مرغابی در و ایمن نبودے + کمترین موج آسیا سنگ از کنارش دور بودے + سہگی ۱۱
فاعلاتن بیک مرغا فاعلاتن بی در ولے فاعلاتن من نبودے فاعلاتن + کمتری سو فاعلاتن جا سیا سن
فاعلاتن گو کنارش فاعلاتن دور بودے فاعلاتن - بعض لوگ کہتے ہین کہ سالم ثمن شعر نہین آیا مگر مقصور
یا محذوف ہو کر - ہم کہتے ہین کہ اسکا استعمال اکثر ہی جیسے سیفی ے مشکل دل بردن کہ تو داری نباشد دلبرا

خواب بندیہاے چشمت کم بود جادوگرے را ✤ وَفِی الْمِعْیَارِ ؎ چند گریم چند نالم چند باشم خفتہ اند
نیست گوئی ماہ روے مرمرازین غم رہائی ✤ یا جیسے اسیر ؎ ترک چشم او کند ساکن دل بیتاب ما را ✤
زندگانی کشتن آتش بود سیماب ما را ✤

(۲) شعر شمن سب ارکان سالم مگر عروض وضرب مسبغ بشرط یکہ آخر مین نون غنہ ہو۔ فاعلاتن فاعلاتن
فاعلاتن فاعلیان۔ دوبار۔ سیفی ؎ تا بکو گریم بزاری ہمچو ابر نوبہاران ✤ از سر اندوہ وحسرت وفراق
گلعذاران ✤ تا بکو گر فاعلاتن یم بزار می فاعلاتن ہمچ ابرے فاعلاتن نوبہاران فاعلیان۔ الیٰ آخرہ
بعضون نے اسمین تسبیغ بلا غنہ بھی کی ہی یون۔ محب ؎ گر کنی رسوا ے عالم عاشقان پروا ندارند ✤
ورجدا سازی سر از تن بیدلان دم برنیارند ✤ وا ندارند فاعلیان ✤ برنیارند فاعلیان۔ لیکن ایسی
تسبیغ خارج از دائرہ ہی۔

(۳) شعر ہشت رکنی عروض وضرب مقصور باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات۔ دوبار
شوکت بخاری ؎ صبح پیری بر دمید وعید خرسندی نماند ✤ خندۂ دندان نمارا استخوان بندی نماند ✤
صبح پیری فاعلاتن بر دمید وفاعلاتن عید خرسن فاعلاتن دی نماند فاعلات۔ وعلی ہذا القیاس
اُستاد ؎ نیند اوسکی ہی دماغ اوسکا ہی راتین اوسکی ہین ✤ تیری زلفین جسکے بازو پر پریشان ہوگئین ✤
نیند اُسکی فاعلاتن ہی دماغس فاعلاتن کا ہ راتے فاعلاتن اُسک ہین فاعلات۔

(۴) آٹھ رکن کا شعر عروض وضرب محذوف باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن۔ دوبار
ملا رفیع قزوینی ؎ گل نہان دارد بزیر دامن خود خار را ✤ تا نہ بیند چشم بلبل صورت اغیار را ✤
گل نہا دافاعلاتن رد بزیرے فاعلاتن دامنے خد فاعلاتن خار را فاعلن۔ محمد ابراہیم ذوق دہلوی
؎ خط بڑھا زلفین بڑھین کاکل بڑھی گیسو بڑھے ✤ حسن کی سرکارمین جتنے بڑھے ہندو بڑھے ✤
حسن کی سرفاعلاتن کارے جت فاعلاتن نے بڑے ہن فاعلاتن دو بڑے فاعلن۔ من اولہ
وزن سوم وچہارم کا اجتماع باہم درست ہی۔

(۵) بیت مثمن عروض وضرب مخبون محذوف اعرج باقی سالم فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فعول دوبار

ے تا کوا ز ہجران نگارا چند باشم بدرد ٭ سنگ و آہن نیستم من چند باشم صبور ٭ تا کیے ز ہیج فاعلاتن رانگارا فاعلاتن چند باشم فاعلاتن بدرد فعول۔

(۶) شعر ہشت رکنی عروض و ضرب مخبون محذوف مقطوع باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فعل دوبارے باتو خوبی کرد خواہم گر تو خوبی کنی ٭ ور تو زشتی کرد خواہی با تو زشتی کنم ٭ باتو خوبی فاعلاتن کرد خاہم فاعلاتن گر تو خوبی فاعلاتن کنی فعل۔ یونہین کنم کو فعل کے وزن پر سمجھو باقی تقطیع ظاہر ہے۔

(۷) شعر ثمن الارکان عروض و ضرب محذوف مطموس باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاع۔ دوبارے کار خویش از چاکر خود دانچہ داری راز ٭ کار خویش ار رازداری از سخن چین دار ٭ کار خویشتن فاعلاتن چاکرے خد فاعلاتن از چداری فاعلاتن راز فاع۔ وَقِسْ عَلٰی ھٰذَا۔ راز نہان یعنی پوشیدہ۔

(۸) بیت ہشت رکنی عروض محذوف مطموس اور ضرب محذوف احذ۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاع ٭ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فع ے مرد دانا راز دانا یار باید خوب ٭ گر تو دانائی ترا ہم یار دانا بہ ٭ مرد دانا فاعلاتن راز دانا فاعلاتن یار باید فاعلاتن خوب فاع ٭ گر تُ دانا فاعلاتن پی ترا ہم فاعلاتن یار دانا فاعلاتن بہ فع۔ یہان یہ سمجھو کہ وزن ہفتم و ہشتم کا اجتماع ہوا۔ اور وزن پنجم و ششم و ہفتم و ہشتم متاخرین نے متروک کیے معہذا اگر کوئی کہے تو کچھ عیب نہین گویا متقدمین کا مقلد ہے۔

(۹) شعر ثمن صدر و ابتدا سالم باقی مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن۔ دوبارے کاتبی نیشابوری جان چو در وصل سپر دم بچہ آید غم فرقت ٭ کشتنی مرد بگوئید کہ جلا د نیاید ٭ جاج در وصل فاعلاتن ل سپر دم فعلاتن بچہ آید فعلاتن غم فرقت فعلاتن۔ باقی یونہین۔

(۱۰) شعر ہشت رکنی صدر و ابتدا سالم عروض و ضرب مخبون مسبغ باقی مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلیان۔ دوبارے سیفی ے روزگارے است کہ در خاطرم آشوب فلان ست ٭ روزگارم چو سر زلف پریشانش ازان است ٭ روزگارے فاعلاتن سک در خا فعلاتن طرما شو فعلاتن بفلانست فعلیان۔ باقی علیٰ ہذا۔

(۱۱) سب مثل وزن نہم مگر ابتدا بھی مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن ٭ فعلاتن فعلاتن

فعلاتن فعلاتن سعدی ؎ گفتہ بودم چو بیائی غم دل با تو بگویم ٭ چہ بگویم کہ غم از دل برود چون تو بیائی ٭ چ بگویم فعلاتن کغم دل فعلاتن برود چو فعلاتن تُ بیائی فعلاتن ۔ مصرع اول مثل وزن نہم (۱۲) سب مثل وزن نہم مگر صدر و ابتدا دونون مخبون ۔ فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن ۔ دوبار ؎ چہ کنم ہر چہ کنم با تو نمیدارد سود ٭ بجز آن حیلہ ندانم کہ ز عشقت بگریزم ٭ چکنم ہر فعلاتن چکنم با فعلاتن نمیدا فعلاتن دسود م فعلاتن ۔ باقی مصرع دوم اسی طرح ۔ جن لوگون نے اس وزن کے کل ارکان پر بحر کامل مقطوع کا دھوکا کھایا ہی وہ قطع کے حکم سے غافل ہین کہ وہ عروض وضرب کے لیے خاص ہی ۔

(۱۳) شعر مثمن عروض وضرب مخبون مسبغ باقی مثل وزن ماقبل ۔ فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلیان دوبار ؎ بہ پناہ آمدہ ام بر درت از دست جفا کار ٭ کہ بجز کوے تو ام نیست دگر گوشۂ زنہار ٭ ب پناہا فعلاتن مدام بر فعلاتن در تزدہ فعلاتن رجفا کار فعلیان ۔ باقی علیٰ ہذا القیاس ۔

(۱۴) شعر ہشت رکنی ضرب مشعث باقی ارکان مخبون ۔ فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن ٭ فعلاتن فعلاتن فعلاتن مفعولن ؎ بدورخ ماہ تمامی بدوزلفک چو عبیری ٭ بدو لب شکر و قندی بدو چشمک بادامی ٭ بدرخ ما فعلاتن ہ تمامی فعلاتن بدزلفک فعلاتن چ عبیری فعلاتن ٭ بدلبشمک فعلاتن کر قندی فعلاتن بدچشمک فعلاتن بادامی مفعولن ۔

(۱۵) بیت مثمن علی التوالی ایک رکن مخبون ایک سالم ۔ فعلاتن فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن ۔ دوبار ۔ سعدی ؎ نہ براشتر بر سوارم نہ چو اشتر زیر بارم ٭ نہ خداوند رعیت نہ غلام شہریارم ٭ پن بر اشتر فعلاتن بر سوارم فاعلاتن نچ اشتر فعلاتن زیر بارم فاعلاتن ٭ نخداون فعلاتن وے رعی یت فاعلاتن نغلامے فعلاتن شہریارم فاعلاتن ۔

(۱۶) آٹھ رکن کا شعر ضرب سالم باقی سات ارکان مخبون ۔ فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن ٭ فعلاتن فعلاتن فعلاتن فاعلاتن ۔ سعدی ؎ غم موجود و پریشانی معدوم ندارم ٭ نفسے میز نم آسودۂ وعمرے میگزارم ٭ غم موجو فعلاتن و پریشا فعلاتن فی معدو فعلاتن مندارم فعلاتن ٭

نفسے مے فعلاتن زنما سو فعلاتن دمی عمرے فعلاتن میگزارم فاعلاتن - وزن نہم سے یہانتک آٹھ وزنون کا اختلاط باہم جائز ہے۔

(۱۷) شعر مثمن صدر و ابتدا سالم عروض وضرب مخبون مقصور باقی ارکان مخبون - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات - دوبار - حافظ ؎ دل بسے خون بکف آ ورد و لے دیدہ بریخت ✤ اللہ اللہ کہ بمنزل نہ اندوختہ بود ✤ دل بسے خوفاعلاتن بکفا ورفعلاتن دولے دی فعلاتن دیریخ فعلات ✤ ال الہلال ہ فاعلاتن کتلف کرفعلاتن دکاندو فعلاتن خت بود فعلات - منشی اسیر ؎ گرچہ اگلا سا نہین کوچہ قاتل مین ہجوم ✤ لوٹے مارے ہوئے آرہتے ہین دوچار ہنوز ✤ گرچ اگلا فاعلاتن س نہی کو فعلاتن چیے قاتل فعلاتن مہجوم فعلات - وعلیٰ ہذا القیاس -

(۱۸) شعر ہشت رکنی صدر و ابتدا سالم عروض وضرب مخبون محذوف باقی مخبون - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن بتحریک دوم دوبار - طالب کلیم ہمدانی ؎ ای جرس تا بکی از نالہ گلو پارہ کنی ✤ کس درین بادیہ دیدی کہ بفریاد رسد ای جرس تا فاعلاتن بکنی نا فعلاتن لگلو پا فعلاتن رکنی فعلن خواجہ آتش ؎ یار کو مین نے مجھے یار نے سونے ندیا ✤ رات بھر طالع بیدار نے سونے ندیا ✤ یار کو می فاعلاتن ن مجے یا فعلاتن رن سونے فعلاتن ندیا فعلن - وعلیٰ ہذا القیاس -

(۱۹) بیت مثمن صدر و ابتدا سالم عروض وضرب مشعث مقصور باقی مخبون - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان بسکون دوم - دوبار - راقم مشہدی ؎ میکند وعدۂ دیدار بفردا امروز ✤ یار دانستہ کہ امروز مرا فرد نیست ✤ میکند وع فاعلاتن دے دیدا فعلاتن ربفردا فعلاتن امروز فعلان وقس علیٰ ہذا - جناب بحر ؎ چتونون مین نرہنگے یہ مسیحی انداز ✤ چشم بیمار کی ٹوہ ڈھونڈھوگے دوا میرے بعد ✤ چتونومے فاعلاتن نرہنگے فعلاتن می مسیحی فعلاتن انداز فعلان -

(۲۰) آٹھ رکن کا شعر صدر و ابتدا سالم عروض وضرب مشعث محذوف باقی مخبون - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن بسکون دوم - دوبار - دانش مشہدی ؎ ای ہما از سر ما خاک نشینان بگذر ✤ سایۂ بال تو بدنامی دولت دارد ✤ ای ہما از فاعلاتن سر ما خا فعلاتن ک نشینا فعلاتن بگذر فعلن - باقی یونہی

میر عباس سلیم لکھنوی شاگرد آتش ؎ تنگ ہمسائے ہوئے دل نہ پسیجا اوسکا ✤ اے سلیم جگر تنگ یہ نالہ کیسا ✤ تنگ ہمسا فاعلاتن ی ہیے دل فعلاتن نَ پسیجا فعلاتن اُسکا فعلن - الی آخرہ -

(۲۱) سب مثل وزن ماقبل مگر ایک آدھ رکن درمیانی مسکن - فاعلاتن فعِلاتن مفعولن فعلن اختیار ہے خواہ دونون مصرعون مین تسکین اوسط کرے خواہ ایک مین خواہ ایک بار خواہ ایکبار سے زیادہ - سعدی ؎ زربدہ مرد سپاہی راتا سر بدہد ✤ وگرش زر ندہی سر بنہد در عالم ✤ زربدہ مر فاعلاتن وسپاہی فعلاتن راتا سر مفعولن بدہد فعلن - جناب بحر ؎ پوچھنا بھی ہے عبث حال خرابیِ وطن ✤ بحر ہی جب نہ رہے کیا فیض آباد رہے ✤ بحر ہی جب فاعلاتن نہ رہے کا فعِلاتن فیضاباد مفعولن رہے فعِلن - شیخ امداد علی صاحب بحر کا موطن ومولد بلدۂ فیض آباد اودھ ہے اور مسکن لکھنؤ وزن ہفدہم سے یہانتک پانچ وزنون کا خلط باہمی جائز ہے اور یہ بھی اختیار ہے کہ ان سب کا صدر یا ابتدا یا دونون مخبون کردیجیے جیسے وگرش زر فعلاتن رکن ابتدا مخبون سعدی کے ہان گزر چکا - یا جیسے بحر ؎ نہ چھٹے کشمکشِ زلف سے بے جان دیے ✤ صدقہ دے دیتے ہین جور وبلا کرتے ہین ✤ یہان صدر مخبون ہے یون - ن چٹے کش فعِلاتن - علی سرہندی ؎ نہ پسندیدہ کہ بے بر گیم آوارہ کند ✤ جگر لعل گرو چشم گہر سازم داد ✤ یہان صدر وابتدا دونون مین ضبن ہے یون - ن پسندی فعلاتن ✤ جگرے لع فعلاتن - ناسخ ؎ طلبِ آتشِ حسنِ ازلی مین ہون وہ گرم ✤ کہ ہوا مضغۂ دل سینے مین بریان پیدا ✤ یہان بھی دونون مخبون ہین یون ؎ طلبے ا فعلاتن ک ہوا مض فعِلاتن

(۲۲) شعر شست رکنی عروض مخبون مقصور اور ضرب محذوف مقطوع مخبون باقی مخبون - فعِلاتن فعِلاتن فعِلاتن فعِلات ✤ فعِلاتن فعِلاتن فعِلاتن فعَل ؎ اگر ایمن شود دے جانِ من ازدرد فراق ✤ بہمہ جورِ من از عشق تو خوشنود مے ✤ اگر ایمن فعلاتن شود دے جا فعلاتن نمنز درد فعلاتن فراق فعِلات ✤ بہمہ جو فعلاتن بمنز عش فعلاتن قتُ خشنود فعلاتن دے مے فعَل -

(۲۳) بیت مثمن عروض محذوف مقطوع مخبون اور ضرب محذوف اعج مخبون باقی مخبون فعِلاتن فعِلاتن فعلاتن فعل ✤ فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعول ؎ ندہد نیز بتو دل بشرے تا ندہی ✤ چو

سیکہ را بکشی بے گنہے ای نگار ✤ مذہبی فعلاتن زتبدیل فعلاتن بشرے تا فعلاتن زید فعل ہیچ یکے را
فعلاتن بکشی بے فعلاتن گنہے ای فعلاتن نگار فعولن۔

(۲۴) آٹھ رکن کا شعر جسکا اول مسکن عروض محذوف مضرب محذوف مطموس باقی مخبون فعلاتن
مفعولن فعلاتن فع ✤ فعلاتن فعلاتن فعلاتن فاع ✤ دہن کو چک چون تنگ دل عاشق ✤
نکہ چون حصہ آگندہ بمروارید ✤ دہنے کو فعلاتن چک چون مفعولن گدلے عا فعلاتن شق فع بکجوحق فعلاتن
قیے ا اگن فعلاتن دبمروا فعلاتن رید فاع۔

(۲۵) شعر مثمن الارکان علی التوالی ایک رکن مشکول ایک سالم۔ فعلاتُ فاعلاتن فعلاتُ فاعلاتن
دوبار۔ شعر شریف تبریزی ✤ زدودید خون فشاندم کہ نظر کنی بنکردی ✤ برہ تو خاک گشتم کہ گزر کنی نکردی
زدودید فعلاتُ خوفشاندم فاعلاتن کنظر ک فعلاتُ نی نکردی فاعلاتن۔ باقی علی ہذا القیاس جناب
غالب علیہ الرحمہ ✤ ترے وعدے پر جیے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا ✤ کہ خوشی سے مرنجاتے اگر اعتبار
ہوتا ✤ ترے وعد فعلاتُ پر جیے ہم فاعلاتن تو یجان فعلاتُ جوٹ جانا فاعلاتن۔ وقس علی ہذا۔ اگر
اس وزن کو مسمط چہار خانہ کر دیجیے تو بہت بھلا معلوم ہوتا ہے۔ لمولفہ ✤ کھلے کیسہاے مژگان
بے اشک تابدامان ✤ مری چشم گوہر افشان ✤ کوئی جوہری ہوئی ہے ✤ اسمین چوارکان کہ مشکول
آتے ہین اونکو سب جگہ مسکن کرنا جائز نہین کیونکہ تسکین سے ہر فعلاتُ مفعولُ ہوجائیگا اور مفعو
فاعلاتن مفعولُ فاعلاتن بحر مضارع ہے۔

(۲۶) بیت ہشت رکنی عروض وضرب مسبغ باقی مثل وزن بست و پنجم۔ فعلات فاعلاتن فعلات
فاعلیان۔ دوبار ✤ دل من گرفتہ الفت بجمال نازنینان ✤ نبود مجال غفلت نفسے زیاد اینان
دل تنگ فعلات رفت الفت فاعلاتن بجمال فعلات نازنینان فاعلیان۔ باقی اسیطرح۔ یا بسطرح
وزن بست و پنجم مین شعر مولف کا مصرع اول۔ ۲۵ و ۲۶ کا اجتماع باہمی جائز ہے۔

(۲۷) شعر ہشت رکنی صدر و ابتدا سالم عروض وضرب مجحوف باقی ارکان مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن
فعلاتن فع۔ دوبار۔ سلمان ساوجی ✤ آن کند قہر تو باظلم کہ با گل دی ✤ آن کند لطف تو با عدل

کہ باتن مو + اکند قہ فاعلاتن رت باظل فعلاتن مک باگل فعلاتن دی فع + اکند لط فاعلاتن فت باعد فعلاتن لک باتن فعلاتن مو فع - یہ شامیش وزن وافی ہین -

(۲۸) شعر شانزدہ رکنی صدر سالم باقی پندرہ مخبون - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن دو بار - خواجہ عصمت اللہ بخاری ؎ رنگ رخسار و در گوش و خط و خذ و قد و عارض و خال لبت ای سرو پریروے سمن بر + شفق و کوکب و شام و سحر و طوبی و گلزار بہشت ست و ہلال و طرف چشمہ کوثر + رنگ رخسا فاعلاتن رو رے گو فعلاتن شنطوخذ فعلاتن قد و عا فعلاتن رض خالو فعلاتن لبتو سر فعلاتن و پریرو فعلاتن ی سمن بر فعلاتن - باقی اسیطرح - یہ ایک وزن وافی المضاعف ہے -

(۲۹) چھ رکن کا پورا شعر اور ہر رکن سالم - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن - دو بار سیفی ؎ ای نگارین روے دلبرزان مائی + رخ مکن پنہان چو اندر جان مائی + ای نگاری فاعلاتن روے دلبر فاعلاتن زان مائی فاعلاتن + رخ مکن پن فاعلاتن ہاج اندر فاعلاتن جان مائی فاعلاتن -

(۳۰) بیت مسدس عروض و ضرب مسبغ باقی سالم - فاعلاتن فاعلاتن فاعلیان - دو بار ؎ گر دعاے دردمندان مستجاب ست + روزگار ہجر او پا در رکاب ست + گر دعاے فاعلاتن دردمند فاعلاتن مستجاب ست فاعلیان - وعلی ہذا القیاس وزن ماقبل کے ساتھ اسکا اجتماع جائز ہے جیسے نصیر المحققین ؎ ای نگار اکز تو نیکوتر نہ بینم + عاجز اندر صورت صورت نگاران + ترن منیم فاعلاتن + رت نگاران فاعلیان -

(۳۱) ضرب مخبون مشعث باقی مثل بست و نہم - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن + فاعلاتن فاعلاتن مفعولن ؎ چند باشد نیک خواہت جفت اندہ + چند باشد دوستدارت بازاری + چند باشد فاعلاتن نیک خاہت فاعلاتن جفت اندہ فاعلاتن + چند باشد فاعلاتن دوستدارت فاعلاتن بازاری مفعولن -

(۳۲) شعر مسدس عروض و ضرب مخبون مشعث باقی سالم - فاعلاتن فاعلاتن مفعولن - دو بار

ے چندبا شم ہم بدین سان بیچارہ ؛ گشتہ شادی زین دلِ من آوارہ ؛ چندبا شم فاعلاتن ہم بدی سا
فاعلاتن بیچارہ مفعولن ؛ گشت شادی نا علاتن زی دلے من فاعلاتن اوارہ مفعولن۔
(۳۳) شعر مسدس عروض وضرب مقصور باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلات۔ دوبار۔ نظیری نیشاپوری
ے مے گشد پنہان ومے پو شد کبود ؛ از فریب نرگسِ شہلا مپرس ؛ مے کشد پن فاعلاتن ہان
مے پو فاعلاتن شد کبود فاعلات۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔ جناب بحر ے بھڑ کا چھتا ہی دلِ سوراخدار ؛
اسکی آہین نیش ہین ولبر کچھے ؛ بڑک پت تا فاعلاتن ہی دلے سو فاعلاتن راخدار فاعلات ؛ وقس
علیٰ ہذا۔
(۳۴) بیت شش رکنی عروض وضرب محذوف باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن۔ دوبار۔ خسرو
ے من کجا خسپم کہ از فریاد من ؛ شب نخسپید کسے در کوے تو ؛ من کجا خس فاعلاتن پم کہ از فر
فاعلاتن یا دمن فاعلن۔ الیٰ آخرہ۔ جناب غالب علیہ الرحمہ ے دیکھے خط منہ دیکھتا ہی نامہ بر ؛
کچھ تو پیغام زبانی اور ہی ؛ دیکھ خط منہ فاعلاتن دیکھتا ہی فاعلاتن نام بر فاعلن۔ الیٰ آخرہ۔ وزن سی
وسوم وی وچہارم کا اجتماع باہمی جائز ہی۔
اگر اس وزن مین عروض وضرب مخبون ومحذوف اعرج لگا دو تو یون ہوگا۔ فاعلاتن فاعلاتن
فعول۔ اور یہ مدید مجزوے مقصور یعنی فاعلاتن فاعلن فاعلات سے تقطیع ہو سکتا ہی۔ اور زحافون
کی تعداد سے بحر مدید مین آسانی ہی۔ یونہین فاعلاتن فاعلاتن فعل یعنی رمل مخبون محذوف مقطوع کو
فاعلاتن فاعلن فاعلن یعنی مدید مجزوے محذوف سے بآسانی تقطیع کر سکتے ہین۔ اسیطرح فاعلاتن
فاعلاتن فاع یعنی رمل محذوف مطموس کو مدید مجزوے مقصور مخبون مشعث فاعلاتن فاعلن فعلان
سے تقطیع کر سکتے ہین لیکن رمل مین زحافون کی آسانی ہی۔ اسی طور پر فاعلاتن فاعلاتن فع رمل
مسدس محذوف اخذ کو فاعلاتن فاعلن فعلن مدید مجزوے محذوف مشعث سے تقطیع کر سکتے ہین
اور رمل مین ایک زحاف کی آسانی ہی پس جس بحر مین آسانی سے جو وزن بنجائے اوسی مین
رکھنا اولی ہی۔

(۳۵) بیت شش رکنی عروض وضرب مشعث محذوف باقی سالم - فاعلاتن فاعلاتن فعلن بسکون دوم
دوبارہ ؎ جان من حرف مرا نشنیدی ٭ این بلا ہا از سر خود دیدی ٭ جان من حرف فاعلاتن فے
مرا نشنید فاعلاتن نیدی فعلن وقس علیہ۔

(۳۶) شعر مسدس اوہر رکن مخبون - فعلاتن فعلاتن فعلاتن - دوبارہ ؎ طرب انگیز می آور
بصبوحی ٭ کہ حریف ست وبہار ست وجوانی ٭ طرب انگیز فعلاتن زمیاور فعلاتن بصبوحی فعلاتن +
کہ حریفیں فعلاتن ت بہارس فعلاتن تجوانی فعلاتن۔

(۳۷) شعر شش رکنی عروض وضرب دونون یا ایک مخبون مسبغ باقی مخبون - فعلاتن فعلاتن فعلیان
دوبارہ ؎ نظر لطف بحال دل حیران ٭ نبود از تو عجب ای شہ خوبان ٭ نظر لطف فعلاتن ف بحالے
فعلاتن دل حیران فعلیان۔

(۳۸) چھ رکن کا ایک شعر عروض وضرب مشعث باقی مثل وزن سی وششم - فعلاتن فعلاتن مفعولن
دوبارہ ؎ اگر ای دون کہ ہمے دانش ورزی ٭ زہمہ خلق نکو نامی یابی ٭ اگر ید و فعلاتن کہے دا
فعلاتن نشور زی مفعولن ٭ زہمہ خل فعلاتن قنکو نا فعلاتن می یابی مفعولن۔

(۳۹) بیت شش رکنی صدر وابتدا سالم عروض وضرب مخبون مقصور باقی مخبون - فاعلاتن فعلاتن
فعلات بحرکت دوم دوبار - شاہ آفرین ؎ صبح یعنی کہ ظہورش ہمہ جاست ٭ شش جہت سجدہ
چو خورشید رواست ٭ صبح یعنی فاعلاتن کظہورش فعلاتن ہمہ جاس فعلات - وعلیٰ ہذا القیاس
حکیم مومن خان ؎ کیا لگا دست دلارام سے ہاتھ ٭ دل گیا ہاتھ سے اور کام سے ہاتھ ٭ کا لگا
دس فاعلاتن تدلارا فعلاتن م سے ہات فعلات - وقس علیٰ ہذا۔

(۴۰) شعر مسدس صدر وابتدا سالم عروض وضرب مخبون محذوف باقی مخبون - فاعلاتن فعلاتن
فعلن بحرکت دوم دوبار - سیفی ؎ گر سخن زان لب چون نوش شود ٭ پستہ را خندہ فراموش شود ٭
گر سخن زا فاعلاتن لب چو نو فعلاتن ش شود فعلن - خواجہ وزیر ؎ سر مرا کاٹ کے پچھتائیگا ٭
کسکی پھر جھوٹی قسم کھائیگا ٭ سر مرا کا فاعلاتن ٹ ک پچھتا فعلاتن ی ی گا فعلن۔

(۴۱) بیت شش رکنی صدر وابتدا سالم عروض وضرب بشعث مقصور باقی مخبون - فاعلاتن فعلاتن فعلان بسکون دوم دو بار شاہ آفرین ؎ اسی مغنی بوضوے تجرید ✤ صبح شد صبح نماز توحید ✤ اسی مغنی فی فاعلاتن بوضوے فعلاتن تجرید فعلان - حکیم مومن خان ؎ کہدون مین بھی اگر اپنا احوال ✤ پھر کہو آپکا ہو کیا احوال ✤ کہدو بولی فاعلاتن اگر اپنا فعلاتن احوال فعلان -

(۴۲) شعر مسدس صدر وابتدا سالم عروض وضرب بشعث محذوف باقی مخبون - فاعلاتن فعلاتن فعلن بسکون دوم دو بار - ہلالی استرابادی ؎ برمن اے شوخ ستمہا کردی ✤ بارک اللہ کرمہا کردی ✤ برمن شوفاعلاتن خ ستم ہا فعلاتن کردی فعلن - اُستاد ؎ کب وہ سنتے ہین کہانی میری ✤ اور پھر وہ بھی زبانی میری ✤ کب وسنتے فاعلاتن ہ کہانی فعلاتن میری فعلن - جو لوگ اس عروض و ضرب کو ابتر کہتے ہین خطا کرتے ہین کیونکہ خبن یہان واجب ہی اور بترمین خبن کی گنجائش کہان

(۴۳) بیت مسدس صدر سالم ابتدا مخبون یا بکس باقی مثل اوزان ماقبل - فاعلاتن فعلاتن فعلن - درگاہ قلی خان ؎ شرک محض ست گمان من وتو ✤ من و تو نیست میان من وتو ✤ شرک محضس فاعلاتن تگمانے فعلاتن منُ تو فعلن ✤ منُ تو نے فعلاتن سمیانے فعلاتن منُ تو فعلن - میر وزیر صبا ؎ نزع مین ہون نہ ادھر آئیگا ✤ ابھی کچھ سن نہین ڈر جائیگا ✤ نزع مے ہو فاعلاتن ن ادرا فعلاتن ی ی گا فعلن ✤ اب کچ سن فعلاتن نہ ڈر جا فعلاتن ی ی گا فعلن - کبھی صدر وابتدا دونون مخبون ہوتے ہین - مخلص ؎ نبود قابل صحبت مخلص ✤ بگزارید کہ سود اوارد ✤ نبود قا فعلاتن ✤ بگزارے فعلاتن - مومن خان ؎ ہوئے آپس مین نظارے کیا کیا ✤ کیے ابرو سے اشارے کیا کیا ✤ ہُیے اا پس فعلاتن ✤ کیے ابرو فعلاتن - وزن سی ونہم سے یہانتک پانچ وزنون کا خلط باہمی جائز ہی - وزن بست ونہم سے یہانتک پندرہ وزن مجزو ہین -

(۴۴) چار رکن کا ایک پورا شعر اور ہر رکن سالم فاعلاتن فاعلاتن - دو بار ؎ خوبرویا دلربایا ✤ ازچہ باجا کرنسادی ✤ خوبرویا فاعلاتن دلربایا فاعلاتن - وعلیٰ ہذا القیاس - اسمین تسبیغ بھی جائز ہی

یعنی فاعلیان۔

(۴۵) بیت چار رکنی ضرب محذوف باقی تین رکن سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن + فاعلاتن فاعلن۔
یہ وزن معقد ہی ؎ ہر کہ بدخواند ترا از + مردمی ہست اوبری + ہر کہ بدخا فاعلاتن ندترا از فاعلاتن +
مردمی ہس فاعلاتن تو بری فاعلن۔

(۴۶) شعر مربع عروض وضرب دونون محذوف باقی وزن چہل وپنجم کے مثل۔ فاعلاتن فاعلن
دوبار ؎ ہر کہ بدخواند ترا + زادمیست اوبری + ہر کہ بدخا فاعلاتن ندترا فاعلن + زادمی یت
فاعلاتن اوبری فاعلن۔ یہ ایک مصرع نہین ہوسکتا حذف درمیانی ناجائز ہان بحر مدید کا ایک مصرع
البتہ ہی۔ اگر انمین ضرب کو فعول ساتھ فَعَل یا فَاعْ یا فع کے لائین تو بیت مصرّع نہوسکیگی یعنی قافیہ
نہ آسکیگا اور وزن معقد ہوجائیگا۔

(۴۷) بیت مربع الارکان ضرب مخبون مسبّغ باقی تین رکن مخبون۔ فعلاتن فعلاتن + فعلاتن فعلیان
؎ سخن من کہ رساند + برآن ماہ دلارام + سخنے من فعلاتن کرساند فعلاتن + برا اما فعلاتن بہ دلارام
فعلیان۔ وزن چہل وچہارم سے یہانتک چار وزن مشطور ہین۔ یہ اوزان نصف مثمن ہین پس انمین
جنکے مثمن آچکے وہ مستعمل نہین ہوتے۔

(۴۸) دو رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلاتن دوبار ؎ آفتابی + مشکبوئی + تقطیع
سہل ہی آفتابی مین تین الف لکھو اور مشکبوئی مین دو تحتانی۔

(۴۹) شعر دو رکنی اور ہر رکن مخبون۔ فعلاتن دوبار ؎ رہ شادی بہ بستی + یہ وزن معقد ہی
یون۔ رہ شادی فعلاتن + م بہ بستی فعلاتن۔ یہ دو وزن مثنّی ہین۔ شعر آخر مین شادیم کی تحتانی ساکن
اور میم موقوف ہی ورنہ مصرع اول مشکول ہوجائیگا۔

اس بحر مین جہان کہین عروض کچھ اور ہوا اور ضرب فعول یا فعل یا فاع یا فع وہ وزن متروک ہی
تسکین اوسط سب جگہ جائز ہی جب تک کہ بحر نہ بدلے۔

اگر کل ارکان مسکّن ہوجائین تو بیت اسباب سے بنجائے اور ایسا سب سے بڑا مصرع بارہ سبب کا

ہوسکتا ہی اور سب سے چھوٹا تین سبب کا یعنی بیت متمن ہوگی یا مثمن اور جب ایسا ہو تو بیت ہزج محبوق یا رجز مطوی مسکن سے مشتبہ ہوجائیگی اوسوقت اگر کسی جگہ ایسا مزاحف پاؤ کہ ہزج کا خاص ہو تو ہزج کہدو اور اگر مخصوص رجز ہو تو رجز اور مخصوص رمل ہو تو رمل کہدو اور یہی قیاس اور مشترک البحور وزنون مین بھی کافی ہی دوسرے آسانی وضع جسکا بیان مکرر گزرا اور اصل ونقل کو بھی اس معرفت مین دخل واقعی ہی۔

دائرۂ مشتبہہ کی بحرین تمام ہوئین۔

وافر

یہ بحر خاص تازیون کی ہی اسکی اصل دائرے مین چھ بار مفاعلتن ہی۔ بنا مین اوسکے عروض وضرب سالم ومعصوب ومقطوف تین تین طرح آتے ہین۔ انکے سوا اور ارکان مین زحاف عصب ونقص وعقل استعمال کرتے ہین۔ صدر سالم وعضب واقصم واعقص واجم بھی لاتے ہین اور وافی وجزو ملاکر یہ بحر بارہ وزن پر عربی مین آتی ہی یون۔

(۱) چھ رکن کا پورا شعر عروض وضرب مقطوف باقی چار سالم۔ مفاعلتن مفاعلتن فعولن۔ دوبارہ لَنَا غَنَمٌ نُسَوِّقُهَا غِزَارٌ ✤ كَأَنَّ قُرُونَ جِلَّتِهَا الْعِصِيُّ ✤ لنا غنمن مفاعلتن نسوقہا مفاعلتن غزارن فعولن ✤ ک ان قرو مفاعلتن نجل لتہل مفاعلتن عصی یو فعولن۔ معنی۔ ہمارے پاس بڑی دودھار بکریان ہین جنکو ہم چراتے ہین اونمین پرانی بکریون کی سینگ بطور عصاکے دراز ہین۔ غزار بکسر اول جمع غزیرۃ بسیار شیردار۔ جلہ بالکسر جمع جلیل بمعنی شتر کلان یہان بکریون کی صفت ہی عصی جمع عصا۔

(۲) شعر شش رکنی عروض وضرب مقطوف باقی معصوب۔ مفاعیلن مفاعیلن فعولن۔ دوبارہ إِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ شَيْئًا فَدَعْهُ ✤ وَجَاوِزْ إِلَى مَا تَسْتَطِيعُ ✤ اذا لم تس مفاعیلن تطع شین مفاعیلن فدعہ فعولن ✤ وجاوز ہو مفاعیلن الی ما تس مفاعیلن تطیعو فعولن۔ باقی اشعار سے دریافت ہوجاتا ہی کہ یہ وزن وافر ہی یا ہزج اور اگر فرد ہو تو ہزج مین شمار کرنا آسانی ہی فافہم۔ جسوقت تو طاقت کسی چیز کی نہین رکھتا تو اوسکو ترک کر اور جس چیز کی استطاعت رکھتا ہی اوسکی طرف تجاوز کر۔

(۳) شعر مسدس عروض وضرب مقطوف باقی ارکان معقول۔ مفاعلن مفاعلن فعولن۔ دوبار ؎
مَنَازِلٌ لِفَرْتَنَى قِفَارٌ ✤ كَأَنَّمَا رُسُومُهَا سُطُورُ ✤ منازلن مفاعلن لفرتنی مفاعلن قفارن فعولن
ک ان نما مفاعلن رسومہا مفاعلن سطور وفعولن۔ اسکو بھی وزن دوم کے مثل پہچانو۔ فرتنی کے
مکانات خالی ہین علامات باقی مکانون کی اون سطرون اور نقشون کے مانند ہین جو کاتب ونقاش
کے حال پر دال ہون۔ فرتنی بفتح فا وتا والف مقصورہ ایک عورت کا نام ہی اور کنیز کو بھی کہتے ہین۔

(۴) بیت مسدس الارکان عروض وضرب مقطوف باقی ارکان منقوص۔ مفاعیل مفاعیل فعولن
دوبار ؎ لِسَلَّامَةَ دَارٌ بِحُفَيْرٍ ✤ كَبَاقِي الْخَلَقِ التَّحْقِ قَفَارْ ✤ لسل لام مفاعیل تدارنب
مفاعیل حفیرن فعولن ✤ کباقلخ مفاعیل لقس سحق مفاعیل قفار وفعولن۔ اسکی پہچان بھی وزن دوم
کے مانند ہی۔ سماۃ سلامہ معشوقہ کا ایک گھر ہی موضع حفیر مین پرانے کپڑے کے مثل جا بجا سے مسکا ہوا
خالی اپنے ساکن سے۔ سلامہ بتشدید لام ایک مغنیہ کا نام ہی جو عبدالرحمن بن عبداللہ بن عمار کی معشوقہ
تھی۔ حُفَيْر بصیغۂ تصغیر ایک موضع کا نام ہی۔

(۵) چھ رکن کا شعر صدر اعضب عروض وضرب مقطوف باقی سالم مفتعلن مفاعلتن فعولن ✤ مفاعلتن
مفاعلتن فعولن۔ ؎ اَنْ نَزَلَ الشِّتَاءُ بِدَارِ قَوْمٍ ✤ تَجَنَّبَ جَارُ بَيْتِهِمُ الشِّتَاءَ ✤ ان نزلش
مفتعلن شتای بدار مفاعلتن رقومن فعولن ✤ تجن نب جا مفاعلتن ربیت ہمش مفاعلتن شتا یو فعولن
اگر جاڑے کا موسم خانۂ قوم مین آتا ہی تو آتے ہی آتے قوم کے پڑوس سے کنارہ کرتا ہی یعنی بسبب شروع کے
قوم کو جاڑا اثر نہین کرتا۔

(۶) شش رکنی بیت صدر اقصم عروض وضرب مقطوف باقی سالم مفعولن مفاعلتن فعولن ✤ مفاعلتن
مفاعلتن فعولن ؎ مَا قَالُوا لَنَا سَدَادًا وَلَكِنْ ✤ تَفَاقَمَ أَمْرُهُمْ فَأَتَوْا بِهُجْرِ ✤ ماقالو مفعولن
لناسددن مفاعلتن ولاکن فعولن۔ تفاقم ام مفاعلتن رہم فاتو مفاعلتن بہجری فعولن۔ ہمارے
حق مین کلمۂ صواب اونھون نے نکہا مگر درست نہوا اونکا کام پس فحش بکنے لگے۔ ہجر بضم اول سخن
بیہودہ اہجار فحش وبیہودہ گفتن ۱۲ صراح۔

(۷) بیت مسدس الارکان محذوف عروض وضرب مقطوف باقی سالم مفعول مفاعلتن فعولن
مفاعلتن مفاعلتن فعولن ؎ لَوْلَا مَلِيكٌ رَؤُفٌ رَحِيمٌ ✤ يُدَارِكُنِّي بِرَحْمَتِهِ هَلَكْتُ ✤ لولا
مفعول لکن رؤف مفاعلتن رحیم فعولن ✤ یدارکنی مفاعلتن برحمتہی مفاعلتن ہلکتو فعولن - اگر
بادشاہ صاحب رحمت ورافت اپنی مہر سے میرا تدارک نکرتا تو مین ہلاک ہوجاتا - مصرع اول مین رؤف
بفتح اول وضم ثانی بروزن دہم ناقص ہی اور رُوف بروزن ثمود صحیح -

(۸) ایک شعر جس کن کا صدر اجم عروض ضرب مقطوف باقی ارکان سالم - فاعلن مفاعلتن فعولن ✤ مفاعلتن مفاعلتن فعولن
؎ أَنْتَ خَيْرٌ مِنْ رَكِبَ الْمَطَايَا ✤ وَأَكْرَمُهُمْ أَبًا وَأَخًا وَأُمًّا ✤ انت خی فاعلن رمن رکبل مفاعلتن
مطایا فعولن ✤ واکرمہم مفاعلتن ابن واخن مفاعلتن وام مافعولن - تو اون سب مین عمدہ شخص ہی
جو کہ سوار ہوتے ہین سواریون پر اور اونکا بزرگ ہی از روے پدر و برادر و مادر کے - یہ آٹھ وزن
وانی ہین -

(۹) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - مفاعلتن مفاعلتن دوبار - یہ معقد ہی ؎ لَقَدْ عَلِمَتْ
رَبِيعَةُ أَنَّ حَبْلَكِ وَاهٍ خَلَقٌ ✤ ان مشدد ہی اسکا نون اول ساکن مصرع اول مین شامل
اور نون دوم متحرک مصرع دوم مین اسطرح - لقد علمت مفاعلتن ربیعتُ ان مفاعلتن ✤ نحبلک وا
مفاعلتن ہن خلقو مفاعلتن تحقیق جانا ہی قوم ربیعہ نے کہ رسی تیری کہنہ اور فرسودہ ہی یعنی عہد
پیمان تیرا سست اور پوچ ہی - یہ اصلی وزن دوم ہی -

(۱۰) شعر مربع صدر وابتدا سالم عروض وضرب معصوب - مفاعلتن مفاعیلن - دوبار ؎
أَعَاتِبُهَا وَأَمْرُهَا ✤ فَتَغْضَبُنِي وَتَعْصِينِي ✤ اعاتبہا مفاعلتن وامرہا مفاعیلن ✤ فتغضبنی مفاعلتن
وتعصینی مفاعیلن - مین اوس عورت پر جب عتاب کرتا ہون اور حکم کرتا ہون تو وہ غضب کرتی ہی
مجھپر اور میری نافرمانی کرتی ہی - یہ اصلی تیسرا وزن ہی -

(۱۱) بیت چار رکنی ضرب مقطوف باقی سالم - مفاعلتن مفاعلتن ✤ مفاعلتن فعولن ؎ بِكَيْتُ
وَمَا يَرُدُّ لَكَ الْبُكَاءُ عَلَى حَزِينٍ ✤ یہ وزن معقد ہی اور رباے بکاے سے مصرع دوم شروع ہوتا ہی

بکمیت و مامفاعلتن یرد دلکل مفاعلتن + بکای علی مفاعلتن حزینی فعولن - تو نے گریہ کیا اور مجھکو رونہین کرتا تیرا رونا اوس شخص پر جسپر تو رویا -

(۱۲) شعر مربع عروض وضرب دونون مقطوف اور ابتدا معصوب باقی ایک رکن سالم - مفاعلتن فعولن + مفاعیلن فعولن ؎ عُبَیْدَۃَ اَنْتِ الدَّھْرَ ذِکْرِیْ + وَاَنْتِ الدَّھْرَ ذِکْرِیْ + عبیدہ ان مفاعلتن تہم می فعولن + وانتدد ہ مفاعیلن رذکری فعولن - ای عبیدہ تو میری مقصود ہے اور تو زمانے مین میری شہرت ہے - وزن نہم سے یہانتک چار اوزان مجزو ہین -

زبان پارسی مین عرب کا متبع کرکے اس بحر کو بتکلف استعمال کیا ہے اور آٹھ مفاعلتن کا ایک شعر دائرے مین لائے ہین اور وافی اور مجزو اور مشطور ملاکر چودہ وزن پر یہ بحر آئی ہے اسطرح -

(۱) شعر مثمن اور ہر رکن سالم - مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن - دوبار - جامی ؎ چہ شد صنما کہ سوے کسے بچشم رضا نے نگری + زرسم جفا نے گزری طریق وفا نے سپری + چشد صنما مفاعلتن کسو یکسے مفاعلتن بچشم رضا مفاعلتن نے نگری مفاعلتن -

(۲) بیت ہشت رکنی عروض وضرب مسبغ باقی سالم - مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتان دوبار محب ؎ محبت حق مجوز کسے کہ عاشق نفس خویشتن ست + کہ اول شرط عشق خدا رحرص وہوا بری شدن ست + محب بت حق مفاعلتن مجوز کسے مفاعلتن کعاشق نف مفاعلتن سخی شت نست مفاعلتان وقس علیہ - یہ شعر خود محب نے اسی وزن مین لکھا ہے پر اضافت لفظ اول محل تامل ہے معنًا -

(۳) آٹھ رکن کا شعر ایک رکن سالم ایک رکن معصوب علی الترتیب تا ضرب - مفاعلتن مفاعیلن مفاعلتن مفاعیلن - دوبار محب ؎ اسیر غمش درین بستان بحسن گلے نمیسازد + بقیم درش زاستغنا بخلد برین نہ پردازد + اسیر غمش مفاعلتن دری بستا مفاعیلن بحسن گلے مفاعلتن نمیسازد مفاعیلن - باقی علی ہذا القیاس -

(۴) شعر مثمن عروض وضرب معصوب مسبغ باقی مثل وزن ماقبل - مفاعلتن مفاعیلن مفاعلتن مفاعیلان - دوبار محب ؎ بدور لبش زمشتاقان صلاح مجوکہ دشوار ست + بہر یک ازان کہ

مے بینی قدح کش و مست و سرشارست ✤ بدور لبش مفاعلتن زشتاق مفاعیلن صلاح مجموعہ مفاعلتن کدشوارست مفاعیلان - باقی یونہین ہے - لیکن سالم اور معصوب کا ساتھ شمنات مین نادر ہے -

(۵) بیت ہشت رکنی ایک رکن سالم ایک رکن معقول تا ضرب ترتیب وار - مفاعلتن مفاعلن مفاعلتن مفاعلن - دوبار محب ؎ کسے کہ بحق شد آشنا ز خلق جہان شود جدا ✤ فریفتہ رخ پری نظر نکند بشیشہا ✤ کسیک بحق مفاعلتن شد آشنا مفاعلن ز خلق جہ امفاعلتن شود جدا مفاعلن - باقی علی ہذا القیاس -

(۶) شعر شمن عروض وضرب معقول مسبغ بنظر اصل باقی مثل وزن پنجم - مفاعلتن مفاعلن مفاعلتن مفاعلان - دوبار محب دہلوی ؎ براہ طلب عبث ترا خیال رفیق در سرست ✤ کہ بدرقہ محبتش بمقصد خویش رہبرست ✤ براہ طلب مفاعلتن عبث ترا مفاعلن خیال رفی مفاعلتن قدر سرست مفاعلان - وقس علی ہذا - یہ چھ اوزان وافی الثمن ہین -

(۷) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - مفاعلتن مفاعلتن دوبار سیفی ؎ بتا غم تو برین دل من بزد علمے ✤ چنانکہ از و گیر و جہان شدم علمے ✤ بتا غم تو مفاعلتن بری دل من مفاعلتن بزد علمے مفاعلتن - علم اول بمعنی نیزہ و دوم بمعنی مشہور -

(۸) بیت مسدس عروض وضرب مسبغ باقی سالم - مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتان - دوبار ؎ رسید ہ سحر ز بلبلم این ترانہ بگوش ✤ کہ مست دلم ز صحبت گل بجوش و خروش ✤ رسید سحر مفاعلتن ز بلبلی مفاعلتن ترا ن بگوش مفاعلتان - باقی علی ہذا القیاس -

(۹) بیت شش رکنی عروض وضرب مقطوف صدر و ابتدا معصوب باقی سالم - مفاعیلن مفاعلتن فعولن - دوبار ؎ ز دست آن صنم بصد احترازم ✤ دل من مے تپد بہ برم چہ سازم ✤ ز دستے مفاعیلن صنم بصد مفاعلتن ترازم فعولن - وقس علیہ -

(۱۰) چھ رکن کا شعر عروض وضرب مقطوف باقی سالم - مفاعلتن مفاعلتن فعولن - دوبار ؎ چو برگزری ہمے نگرم برویت ✤ چرا نکنی بتا نظرے بکارم ✤ چو برگزری مفاعلتن ہمے نگرم مفاعلتن برویت فعولن

(۱۱) شعر مسدس عروض وضرب مقطوف باقی معصوب - مفاعیلن مفاعیلن فعولن - دوبارے نگارینا بصحرا شوکہ عالم ✤ چو روے خوب تو گشت ہست خرم ✤ نگارینا مفاعیلن بصحرا شو مفاعیلن کہ عالم فعولن - وعلیٰ ہذا القیاس - اسکو وزن بحر مسدس محذوف کہنا اولیٰ ہی بلکہ واجب ہی بشرطیکہ کوئی زحاف خاص وافر کا اسکے ساتھ والے اشعار مین نہ آیا ہو مگر یہ بھی ضرور ہی کہ اوس زحاف کا تواتر ہو ورنہ التزام مین فرق آئیگا - ہمارے زمانے مین ایک بزرگ نے مثنوی تصنیف فرمائی جسکا مطلع یہ ہی ے لوایم خامہ ولفظاست لشکر ✤ بمیدان آمدم اللہ اکبر ✤ اسمین یون بھی کہا ہی ے ومن بتیوکل کل اوسازد توکل ✤ ومن بتیوک مفاعلتن کلو سازد مفاعیلن توک کل فعولن - اگرچہ تمام مثنوی وزن بحر یعنی - مفاعیلن مفاعیلن فعولن - مین ہی جیسے مطلع لیکن جابجا رکن مفاعلتن مثل مصرع مذکور آگیا ہی اسلیے ومن یتوکل کو متحرک پاکر اور باقی ارکان ساکن دیکھکر غلطی کا اشتباہ نکرکے کل مثنوی کو بحر وافر معصوب مقطوف مین شمار کرنا چاہیے کہ تواتر ہوگیا ہی - لیکن پھر بہتر نہین -

(۱۲) بیت شش رکنی صدر وابتدا معقول عروض وضرب مقطوف باقی دو رکن سالم - مفاعلن مفاعلتن فعولن - دوبارے بوَ دلبت حیات دلم نگارا ✤ بدہ زغم نجات دلم خدارا ✤ بو دلبت مفاعلن حیاتدلم مفاعلتن نگارا فعولن ✤ بدہ زغم مفاعلن نجاتدلم مفاعلتن خدارا فعولن - اس شعر مین صاحب بین القافیتین ہی

(۱۳) شعر مسدس عروض وضرب مقطوف باقی منقوص - مفاعیل مفاعیل فعولن - دوبارے اگر یار مرا باز نوازد ✤ دلم باغم سوداش نسازد ✤ اگر یار مفاعیل مرا باز مفاعیل نوازد فعولن - اس وزن مین بھی وہی شق ہی جو وزن یازدہم مین مذکور ہوئی - وزن ہفتم سے یہان تک سات اوزان مجزو ہین -

(۱۴) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - مفاعلتن مفاعلتن - دوبارے بدی چہ کنی بجاے کسے ✤ کہ او نکند بجاے تو بد ✤ بدی چکنی مفاعلتن بجاے کسے مفاعلتن - یہ ایک وزن مشطور ہی - اگر اس بحر کے سب ارکان معصوب کر دیا ایسا زحاف لاوے کہ فرع مفاعیلن سے مشتبہ کر دے جیسا کہ وزن سیزدہم مین ہی تو ہزج مین اور اسمین کچھ امتیاز نرہے اسلیے سب ارکان اس قسم کے ایک

نظم مین کہنے بہتر ہین کچھ ممیز ضرور چاہیے۔

فارسی مین عصب وقطف کے سوا اور زحاف کم مستعمل ہین اگرچہ جستہ جستہ آئے ہین جسطرح مذکور ہوئے۔

سالم ومعصوب کا اختلاط جائز ہے لیکن پھر بھی ضرور ہے کہ نظام ارکان سب جگہ محفوظ رہے تاکہ دو تکلف ایک زحاف کا دوسرے متبع عربی کا نہونے پائیے۔

تنبیہ ۔متاخرین نے اس بحر مین بھی خوب خوب غوطے کھائے ہین اور زحافات غلط اور بے موقع سے اوزان گھڑکر دکھائے ہین ۔مثلاً۔

(۱) مفاعلتن فعولن مفاعلتن فعولن۔ دوبارہ شکستہ دلی درین رہ بمقصد دل رساند ✣ تبختر مال دنیا بخاک سیہ نشاند ✣ کہتے ہین کہ فعولن اسمین ہر جگہ مقطوف ہے۔ واہ قطف عصب وحذف سے مرکب ہے پھر حذف حشو مین کیونکر آسکے لہذا وزن غلط ہے۔

(۲) مفاعلتن مفتعلن مفاعلتن مفتعلن۔ دوبارہ زغیرت حسن توگہر نہان شدہ در گوش صدف ✣ زشرم رخت گشتہ عیان بعارض ہمہ داغ کلف ✣ زغیرت حسن مفاعلتن نے تگہر مفتعلن نہاشد در مفاعلتن گوش صدف مفتعلن۔ وقس علیہ۔ کہتے ہین کہ مفتعلن اسمین ہر جگہ اعصب ہے۔ ہم کہتے ہین کہ ہر ایک جگہ اس وزن مین عصب کا زحاف غلط یعنی بے موقع واقع ہے کیونکہ عصب دراصل خرم ہے اور خرم صدر وابتدا کے سوا اور مقام پر نادرست ہے۔ لہذا یہ وزن مکمال باہر۔

(۳) مفاعلتن مفعولن مفاعلتن مفعولن۔ دوبارہ بیاد قد دلجوئیش زالفت سرو آزادم ✣ بشوق گل رخسارش زسیر چمن بربادم ✣ کہتے ہین کہ مفعولن اسمین اقصم ہے۔ چشم بد دور قصم کا زحاف عصب وخرم سے مرکب ہے اور خرم خاص بہ اوائل ہے پھر اوسط واواخر اسکا لانانئی وارد ہے۔ ہمین توجیہ وزن ہذا مہمل۔

(۴) مفاعلتن فاعلن مفاعلتن فاعلن۔ دوبارہ منم کہ لطف وکرم محب خود م خواندہ ✣ وگر بجفا ازچہ رہ برون دہم راندہ ✣ منم کہ لطف مفاعلتن فوکرم فاعلن محب بخدم مفاعلتن خادیی فاعلن

ارشاد ہوتا ہی کہ فاعلن اواسط واواخر ہمین اجم ہی۔ استغفراللہ جہم کا زحاف عصب و قبض و عضب تینون سے مرکب ہی اور عضب در اصل خرم ہونے کے سبب سے سوائے صدر و ابتدا کے اور کہین آسکیگا ہرگز نہ آسکیگا جب آیا تو وزن غلط ٹھہرا۔ ایسی ہی دست درازیان مسدسات مین بھی کی ہین چنانچہ ؎ گر بسرم گزر کند از لطف ضم ✤ خاک رہش بدیدۂ دل سرمہ کنم ✤ گر بسرم مفتعلن گزر کند ز مفاعلتن لطف ضم مفتعلن۔ وقس علیہ۔ کہتے ہین کہ اسکے آخر بھی عضب ہی۔ عضب کیا خدا کا غضب ٹھہرا کہ جہان چاہا نازل ہوگیا۔ اور ایسے ایسے مسدسات مہمل بہت آئے ہین جنکے شمنات غلط ہم نے بتائے ہین۔

کامل

یہ بحر بھی وافر کے مثل اہل عرب کے ساتھ مخصوص ہی۔ اسکی اصل دائرے مین متفاعلن چھ بار ہی۔ اسکے عروض۔ سالم۔ مضمر۔ مرفل۔ اخذ۔ موقوص۔ مخزول چھ قسم کے آئے ہین اور ضربین سالم۔ مضمر۔ مرفل۔ مذال۔ مقطوع۔ اخذ۔ مخزول۔ مضمر مرفل۔ مضمر مذال۔ مضمر اخذ۔ مخزول مرفل۔ مرفل موقوص۔ مضمر مقطوع۔ مخزول مذال۔ چوبیس قسم کی آئی ہین۔ بنا مین اس بحر کو وافی اور مجزو دو طرح پر لاتے ہین اور دونون قسمین ملا کر چوبیس اوزان اسکے مستعمل ہین یون۔

(۱) چھ رکن کا پورا ایک شعر اور ہر رکن سالم متفاعلن متفاعلن متفاعلن۔ دوبار ؎ وَاِذَا صَحَوْتُ فَمَا اُقَصِّرُ عَنْ نَدًی ✤ وَکَمَا عَلِمْتَ شَمَائِلِیْ وَتَکَرُّمِیْ ✤ واذا صحوت متفاعلن تفاقص متفاعلن صرعن ندی متفاعلن ✤ وکما علمت متفاعلن تشمائلی متفاعلن وتکرمی متفاعلن۔ جب مستی سے ہوش مین آتا ہون تو مین بخشش مین کوتاہی نہین کرتا اور جیسا کہ تو جانتا ہی میری عادت اور کرم کو اوسی طرح باقی ہی۔

(۲) بیت شش رکنی ضرب مقطوع باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن ✤ متفاعلن متفاعلن فعلاتن ؎ وَاِذَا دَعَوْنَکَ عَمَّهُنَّ فَاِنَّهٗ ✤ نَسَبٌ یَزِیْدُکَ عِنْدَهُنَّ خَبَالًا ✤ واذا دعو متفاعلن نک عمہن متفاعلن نف انہ متفاعلن ✤ نسبن یزی متفاعلن دک عندہن متفاعلن

ن خبالا فعلاتن - سعد الشارحین فرماتے ہین کہ اگر لفظ عمھن مین اضافت عم جانب ہن ہو تو یہ معنی ہین - اگر تجھکو اون عورتون نے اپنا چچا کہا تو یہ ایک نسبت ہو جس سے تیرا نقصان اور ہلاک بڑھیگا کیونکہ جب تجھے اپنا عم کہا تو گویا بوڑہا سمجھین اور سمجھین کہ تو اونکے کام کا نہین یا یہ کہ عورت اپنے چچا پر حرام ہوتی ہو بہرصورت تجھکو قبول نکرینگی - اگر عم صیغہ امر ہو تعمیہ کا جسکے معنی نابینا کرنا اور ھن اوسکا مفعول تو یہ معنی ہونگے - جب تجھکو بلائین وہ عورتین تو اونکو تو نابینا کردے یعنی اونکے پاس نجا تاکہ تجھے نہ دیکھین کیونکہ اونکا یہ بلانا ایک نسبت ہو جس سے تیرا نقصان بڑھیگا یعنی تیری خرابی کا سبب ہوگا -

(۳) شعر مسدس الارکان ضرب مضمر احذ باقی سالم - متفاعلن متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن فعلن بسکون دوم ؎ لِمَنِ الدِّيَارُ بِرَامَتَيْنِ فَعَاقِلٍ ✣ دَرَسَتْ وَغَيَّرَ ايِهَا الْقَطْرُ ✣ لمند دیا متفاعلن برامتی متفاعلن ن فعاقلن متفاعلن + درست وغی متفاعلن یرا ایل متفاعلن قطرو فعلن - رامہ ایک موضع ہو بادیہ عرب مین شعرا اوسکو تثنیہ لاتے ہین - کذا فی القاموس - عاقل بھی ایک موضع ہو - کما صرح فی المیزان - معنی - یہ کسکے گھر ہین موضع رامہ اور عاقل مین کہ پرانے ہوگئے ہین اور بارش نے اونکی علامتون کو بدل دیا ہو -

(۴) چھ رکن کا شعر عروض وضرب دونون احذ باقی سالم - متفاعلن متفاعلن فعلن بحرکت دوم دوبارہ ؎ لِمَنِ الدِّيَارُ عَفَا مَرَابِعُهَا ✣ هَطِلٌ اَجَشُّ وَبَارِحٌ تَرِبُ ✣ لمند دیا متفاعلن عفا متفاعلن بعہا فعلن + ہطلن اجش متفاعلن ش وبارحن متفاعلن ترب فعلن - بعض نسخ مین بجاے بارح کے بَادِقٌ بمعنی برق انداز ہو - ہطل بکسر دوم باران بزرگ قطرہ - اجش باران بارعد - بارح ریح گرم - ترب بفتح اول وکسر دوم خاک اوڑانے والی ہوا یعنی آندھی - یہ کسکے گھر ہین کہ اونکے درجون کو منہ کی جھڑی اور برق اور آندھی نے دور کردیا ہو -

(۵) بیت شش رکنی عروض احذ وضرب احذ مضمر باقی سالم - متفاعلن متفاعلن فعلن بحرکت دوم متفاعلن متفاعلن فعلن بسکون دوم ؎ وَلَاَنْتَ اَشْجَعُ مِنْ اُسَامَةَ اِذْ ✣ دُعِيَتْ نَزَالِ وَلُجَّ فِي الذُّعْرِ ✣ ول انت اش متفاعلن جع من اسا متفاعلن ست اذ فعلن + دعیت نزا متفاعلن

لوبج جفذ متفاعلن ذعری فعلن - بیشک تو اوس شیر سے زیادہ شجاع ہی جو کہ بلایا جاے یہ کہکر کہ نازل ہو اور محل خوف مین جنگ کر - اُسامہ بضم اول اسد بیج بروزن مُدَامہ ہی بمعنی جنگ و خصومت کُن - نُوَعّر بضم ذال معجمہ و سکون عین مہملہ بمعنی خوف -

(۶) شعر مسدس ضرب اخذ باقی سالم متفاعلن متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن فعلن بحرکت دوم ؎ وَاِذَا مَرَرْتَ عَلَى الدِّيَارِ فَقُلْ لَهَا + جَادَتْ مَعَالِمَ رَبْعِكِ الدِّيَمُ + واذا مرر متفاعلن تعلد یا متفاعلن رفقل لہا متفاعلن + جَ ادت معا متفاعلن لم ربعکد متفاعلن دیمو فعلن - جب تو گزرے اوسطرف اوس معشوقہ سے کہ کہ تیرے گھرون کے نشانون پر ہمیشہ برسنے والے مینہ بہت برسے جَود بالفتح پانی کا بہت برسنا جَادت اوسی سے ہی - دِیَم بکسر اول و فتح دوم جمع دیمت دائمی ہلکا پانی جسمین رعد و برق نہو - یہ وزن اخفش و خلیل لائے ہین محقق نے ترک کیا -

(۷) بیت شش رکنی اوسب مضمر مستفعلن مستفعلن مستفعلن - دوبار ؎ اِنِّي امْرُؤٌ مِنْ خَيْرِ عَبْسٍ مَنْصِبًا + شَطْرِي وَاَحْمِي سَائِرِي بِالْمُنْصُلِ + ان نمرین مستفعلن من خیر عبس مستفعلن من منصبن مستفعلن + شطری واح مستفعلن می سایری مستفعلن بل منصلو مستفعلن - مین ازروے مرتبہ عبس قبیلے کا ایک بہتر مرد ہون پس میری آدھی مدد کرتا ہی یہ قبیلہ اور مین اپنی آدھی مدد کرتا ہون تلوار سے - مُنْصُل بضم اول و ثالث تلوار - اگر اسکے ساتھ کے کسی شعر مین کوئی فرع متفاعلن کی نہو تو اس وزن کو بحر رجز سے شمار کرو -

(۸) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن موقوص - مفاعلن مفاعلن مفاعلن - دوبار ؎ يَذُبُّ عَنْ حَرِيمِهِ بِسَيْفِهِ + وَرُمْحِهِ وَنَبْلِهِ وَيَحْتَمِي + یذب بعن مفاعلن حریمہی مفاعلن بسیفہی مفاعلن ورمحی مفاعلن و نبلہی مفاعلن ویحتمی مفاعلن - دفع کرتا ہی عار کو اپنے گھر سے اپنی تلوار اور نیزہ اور تیر سے اور حفظ آبرو کرتا ہی - بشرط وزن ہفتم اسکو بحر رجز مخبون مین شمار کرنا اولی ہی -

(۹) شعر مسدس الارکان اور ہر رکن مخبول مفتعلن مفتعلن مفتعلن - دوبار ؎ مَنْزِلَةٌ صَمَّ صَدَاهَا وَعَفَتْ + آيُسْهَا اِنْ سُئِلَتْ لَمْ تَجِبْ + منزلتن مفتعلن صم مصدا مفتعلن ہا وعفت مفتعلن

ارسما مفتعلن ان سیلت مفتعلن لم تجبو مفتعلن - صدا وہ آواز جو پہاڑ وغیرہ سے پھرے - ارسم بضم سین جمع رسم - یہ ایسا مکان ہو کہ وہان گنگ ہوگئی آواز کہ جواب نہین دیتا اور اوس مکان کی علامتین نیست ہوگئین اگر اون علامتون سے پوچھا جاے تو وہ جواب نہین دیتی ہین یعنی ایسا خراب اور بے نشان ہوگیا ہو کہ اگر تفحص بھی کرتے ہین تو معلوم نہین ہوتا - اس وزن کو بھی رجز مطوی کہدو بشرط وزن ہفتم -

(۱۰) بیت شش رکنی ابتدا مضمر اور ضرب مقطوع باقی ارکان سالم - متفاعلن متفاعلن متفاعلن + مستفعلن متفاعلن مفعولن ؎ وَاِذَا افْتَقَرْتَ اِلَی الذَّخَائِرِ لَمْ تَجِدْ + ذُخْرًا یَکُوْنُ کَصَالِحِ الْاَعْمَالِ

واذ فقرتمتفاعلن ت الذ ذخا متفاعلن یرلم تجد متفاعلن + ذخرن یکو مستفعلن نکصالحل متفاعلن اعمالی مفعولن - اور جسوقت تو ذخیرون کا محتاج ہوگا کوئی ذخیرہ نہ پائیگا کہ مثل اعمال نیک کے ہو

(۱۱) چھ رکن کا شعر عروض وضرب بمضمر مرفل باقی مضمر مستفعلن مستفعلن مستفعلات ن - دوبار سید علی وفا ؎ ذُوالْجَاہِ یُحْمٰی جَارُہٗ فَاحْمِیْ جِوَارَکَ + لَا تَتْرُکَنَّ فِیْ قَبْضَۃِ الْاَسْوَاءِ جَارَکَ + ذوالجاہ یحمی مستفعلن می جارہو مستفعلن فحمی جوارک مستفعلات ن + لاترکن مستفعلن فی قبضتل مستفعلن اسوای جارک مستفعلات ن - صاحب جاہ حمایت کرتا ہو اپنے ہمسائے کی پس اے عورت تو حمایت کر اپنے ہمسائے کی نچھوڑ بدون کے قبضے مین اپنے ہمسائے کو - یہ ترفیل موافق مذہب ابوالحسن اخفش کے ہو - بحر رجز مین یہ وزن نہ آئیگا کیونکہ وہان ترفیل جائز نہین پس کامل مین ہوگا مستفعلن مستفعلن متفاعلن

(۱۲) شش رکنی بیت صدر وابتدا وحشو ثانی مضمر اور ضرب مذال باقی سالم مستفعلن متفاعلن متفاعلن مستفعلن متفاعلان - احمد بن زین العابدین ؎ طَابَتْ خَلَائِلُکَ الْکِرَامُ لِاَنَّہَا + مِنْ طِیْبِہَا طَابَ الشَّمِیْمُ مِنَ النَّسِیْمِ +

طابت خلا مستفعلن لیک الکرا متفاعلن م ل ان نہا متفاعلن + من طیبہا مستفعلن طاب شمی مستفعلن ممن نسیم متفاعلان - خلائل جمع خلیلہ بمعنی صدیقہ تیری محبوب عورتین پاکیزہ ہین کیونکہ اونکی بوے خوش سے ہوا خوشبودار ہوگئی - یہ بارہ وزن وافی ہین -

(۱۳) حسان بن ثابت ایک وزن وافی اور بھی لایا ہی اور وہ پنج رکنی ہی یون - پانچ رکن کا ایک شعر رکن اوّل و دوم سالم و سوم و چہارم مضمر و پنجم اَحذ مضمر - متفاعلن متفاعلن مستفعلن مستفعلن بسکون دوم - یہ وزن معقد ہی اسطرح ؎ لِمَنِ الصَّبِیُّ بِجَانِبِ الْبَطْحَاءِ مُلْقًی غَیْرَ ذِی مَهْدٍ لمن صبی متفاعلن ی بجانبل متفاعلن + بطحاے مل مستفعلن قن غیر ذی مستفعلن مهدن فعلن یہ کسکا لڑکا پھینکا گیا جانب بادیہ بطحا کے دران حالیکہ بلا گہوارہ ہی - زمخشری نے اس وزن کا نام محذوف الصدر رکھا ہی اس سبب سے کہ صدر کا رکن گویا محذوف ہو گیا - بدنیوجہ مؤلف نے البطحا کے لام پر مصرع اول تمام کیا اور باے بطحا سے مصراع ثانی شروع کیا - اس حساب سے وافی کے تیرہ وزن ہین -

(۱۴) چار رکن کا ایک شعر ضرب مرفل باقی تین رکن سالم - متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن ؎ وَلَقَدْ سَبَقْتَهُمْ اِلَیَّ فَلَمْ تَرَعْهُ وَاَنْتَ اَخِرُ + یہ وزن معقد ہی اور الیٰ کی یاے تحتانی دوم متحرک سے مصرع دوم آغاز ہی اسلیے کہ الیَ مین یاے مشدد بمنزلہ دو تحتانی کے ہی از روے تقطیع یون - ولقد سبق تمو الی متفاعلن + ی فلم ترعہ متفاعلن ہوانت اخر متفاعلاتن آخر بفتح خاے معجمہ بمعنی دیگر - بتحقیق تو سبقت لیگیا اون لوگون پر میری طرف کو آنے مین پس خوف نہ کیا تونے اوس سبقت سے باوجودیکہ تو یکہ و تنہا شخص ہی کیا تو خوف رکھتا ہی نہین - یہ اصلی وزن ششم ہی -

(۱۵) شعر چہار رکنی ضرب مذال باقی تین رکن سالم - متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلان ؎ جدث یکون مقامہ + ابدا بمختلف الریاح + جدثن یکمو متفاعلن نمقامہو متفاعلن + ابدن بمختلف تلفریاح متفاعلان - جدث بفتحتین گور - یہ ایک قبر ہی اور ایسے مقام پر ہی کہ وہان ہمیشہ بادہاے مخالف چلتی ہین - یہ اصلی وزن ہفتم ہی -

(۱۶) شعر مربع اور ہر رکن سالم متفاعلن متفاعلن - دوبار ؎ وَاِذَا افْتَقَرْتَ فَلَا تَكُنْ + مُتَخَشِّعًا وَتَجَمَّلِ + واذ افتقرت متفاعلن تفلا تکن متفاعلن + متخشعن متفاعلن وتجملی متفاعلن

جسوقت تو محتاج ہوجاے تو خشوع اور تکلف کا اظہار نکر اور تجمل اور خوبی ظاہر کر یا صبر جمیل کر۔ بقول بعض تحمل یہان بجاے حطی ہی اور سوقت یہ معنی ہونگے کہ تو جسوقت محتاج ہوجاے تو جزع و فزع نکر اور صبر و تحمل کر۔ بہرصورت لفظ آخر شعر بصیغۂ امر ہی۔ یہ اصلی وزن ہشتم ہی۔

(۱۷) ایک شعر مین چار رکن ضرب مقطوع باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن + متفاعلن فعلاتن۔ یہ وزن معقد ہی ؎ وَاِذَا هُمْ ذُكِرُوا الْاِسَاءَةَ اَكْثَرُوا الْحَسَنَاتِ ✤ واذا ہمو متفاعلن ذکرل اسا متفاعلن + یت اکثرل متفاعلن حسناتی فعلاتن۔ اور جسوقت وہ لوگ یاد کرتے ہین بدی کو تو اکثر نیکی کا ذکر کرتے ہین یعنی ذکر خیر اکثر اونکی زبان پر جاری ہی اور ذکر بد کمتر۔ یہ اصلی نوان وزن ہی۔

(۱۸) بیت چہار رکنی ضرب مضمر مقطوع باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مفعولن۔ یہ شعر معقد ہی ؎ وَاَبُو الْجَلِيسِ وَرَبِّ مَلَّةَ فَارِغٌ مَشْغُوْلُ ✤ کاف اول ساکن مکہ مصرع اول مین اور کاف دوم متحرک مصرع دوم مین شامل ہی۔ اور ابو الجلیس قسم ہی پروردگار مکہ کی فارغ ہی بد اور مشغول ہی بجہم۔

(۱۹) چہار رکنی شعر ضرب مرفل مضمر باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مستفعلاتن۔ یہ شعر معقد ہی ؎ وَغَدَرْتَنِي وَزَعَمْتُ اِنَّكَ لَابِنٌ فِي الصَّيْفِ تَامِرُ ✤ انک کا نون اول ساکن مصرع اول مین شامل ہی۔ وغدرتنی متفاعلن وزعمت ان متفاعلن + نک لابن متفاعلن فصیف تامر مستفعلاتن۔ اور تو نے غدر اور خلاف وفا کیا اور مین نے گمان کیا کہ بتحقیق تو شیر فروش ہی موسم گرما مین اور خرما فروش ہی یعنی تو ارازل اور بازاریون مین سے ہی۔ بعض رسائل مین بجاے غدرتنی غرتنی آیا ہی غرور سے اوسکے معنی فریب دیا تو نے۔

(۲۰) شعر مربع الارکان ضرب مضمر مذال باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مستفعلان۔ یہ معقد ہی ؎ وَاِذَا اَعْتَبَطْتُ اَوِ ابْتَأَسْتُ حَمِدْتُ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ✤ ابتاست کی تاے دوم مصرع دوم مین شامل ہی یون۔ واذ اعتبطت متفاعلن ت اوب ت اس متفاعلن + تحمدت رب متفاعلن بل عالمین مستفعلان۔ اور جسوقت ذبح کرتا ہون مین اونٹون کو یا محتاج محزون ہوتا ہون

تو پروردگار عالمین کی ستایش کرتا ہون بعض رسائل مین شروع شعر سے اغطبتُ بغین معجمہ ہ غبطہ سے بمعنی حسن و مسرت حال - یعنی جسوقت مین تونگر ہوتا ہون یا محتاج شکر خدا کرتا ہون -

(۲۱) شعر چہار رکنی ضرب موقوص مرفل باقی سالم - متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مفاعلاتن

ے ولقد شہدت وفاتہم + ونقلتہم الی المقابر + ولقد شہد متفاعلن ت وفاتہم متفاعلن ونقلتہم متفاعلن الل مقابر مفاعلاتن - تحقیق کہ حاضر ہوا مین اونکی وفات مین اور اونکو اوتارا مین نے اونکی قبرون مین -

(۲۲) بیت مربع الارکان ضرب مخزول مرفل باقی سالم - متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مفتعلاتن

یہ معقد ہے ے صفحوا عن ابنک ان فی ابنک حدۃ حین تکلمہ + ابنک دوم کی با موجدہ مصرع اول مین شامل ہے یون صفحوعنب متفاعلن نکان نفب متفاعلن + نک حدتن متفاعلن حین تکل لم مفتعلاتن - اونھون نے اعراض کیا تیرے لڑکے سے کیونکہ تیرے لڑکے مین حدت کلام کے وقت کہ سخن تیز اور سخت کہتا ہے -

(۲۳) شعر مربع الارکان ضرب موقوص مذال باقی سالم + متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مفاعلاتن

ے کتب الشقاء علیہما + فہما لہ میسران + کتبش شقا متفاعلن یعلیہما متفاعلن + فالمتفاعلن میسران مفاعلاتن - اون دونون کے واسطے بدبختی لکھی گئی پس وہ دونون اوس بدبختی کو آسان جاننے والے ہین -

(۲۴) چار رکن کا ایک شعر ضرب مخزول مذال - متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مفتعلاتن - یہ شعر معقد ہے ے واجب اخاک اذا دعاک معالیا غیر مخاف + دعاک کا کاف مصرع دوم مین ہی سطرح - واجب اخا متفاعلن ک اذا دعا متفاعلن + ک معالین متفاعلن غیر مخاف مفتعلاتن اور قبول کر اپنے بھائی کی دعوت معالی کی طرف بغیر خوف کے یعنی اگر تیرا بھائی علو کی طرف تجھکو ہدایت کرے تو بلا تردد اوسپر کاربند ہو - معالی جمع معلاۃ بمعنی رفعت و شرف - وزن چار دہم سے یہان تک گیارہ اوزان مجزو ہین -

زبان فارسی واُردو مین اس بحر کی اصل دائرے مین آٹھ بار متفاعلن آئی ہی اور وافی و مجزو و مشطور ملاکر بیتیس طرح پر مستعمل ہی یون۔

(۱) آٹھ رکن کا پورا شعر اور ہر رکن سالم۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن۔ دوبار جلال الدین سلمان ساوجی ؎ بصنوبر قدِ دلکشش اگر ای صبا گزرے کنی ✣ بہوائے جان حزین من دلِ خستہ را خبرے کنی ✣ بصنوبرے متفاعلن قدِ دلکشش متفاعلن اگر ہی صبا متفاعلن گزرے کنی متفاعلن۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔ لمولفہ ؎ وہ تو دل تھا زلف سیاہ مین جسے یون سنائی جلی کٹی ✣ وہ اندھیرے گھر کا چراغ تھا جسے مُنہ سے تم نے بجھا دیا ✣ وت دل تزل متفاعلن فسیاہ مے متفاعلن جس یو سنا متفاعلن جلی کٹی متفاعلن۔ وقس علیٰ ہذا۔ اگر اس وزن کو بسمط چہار خانہ لائین تو زیادہ لطیف ہوجاتا ہی۔ بیدل ؎ نہ دماغ دیدہ کشودنی نہ سر فسانہ شنودنی ✣ ہمہ را ربودہ غنودنی بکنار رحمتِ عام او ✣ نہ دماغ دی متفاعلن دکشودنی متفاعلن۔ نسرے فسا متفاعلن نشنودنی متفاعلن ✣ ہم را ربو متفاعلن دغنودنی متفاعلن۔ بکنار رح متفاعلن متِ عام او متفاعلن۔ مومن خان ؎ سنو ذکر ہی کئی سال کا۔ کہ کیا اک آپنے وعدہ تھا ✣ سو نباہنے کا تو ذکر کیا۔ تمھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو ✣۔

(۲) شعر ثبت رکنی عروض وضرب مذال باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلان دوبار۔ جامی ؎ زخدنگہاے جفاے او چہ قدر خوشم کہ ہنوز ازان ✣ نزدلم نکردہ یکے گزر بتفاے آن دگرے رسید ✣ کہنوز زان متفاعلان ✣ دگرے رسید متفاعلان۔ بعض نسخ مین بجاے رسید صیغۂ ماضی لفظ رسد بصیغۂ مضارع دیکھا ہی بہ ہیصورت ضرب سالم ہوگی اور فی الحقیقت اذالہ یہان بغیر نون غنہ خارج از دائرہ ہی اگرچہ فارسیون نے اسکا ارتکاب بہت کیا ہی جیسے ؎ شبِ فرقت تو دو چشم من مژۂ ترا بر بہا رداشت ✣ گہر سرشکم از آستین گزرے بجیب و کنار داشت ✣ ربہا رداش متفاعلان ✣ بکنارداش متفاعلان۔ اذالہ باغنہ اُردو مین بھی ہی جیسے خواجہ آتش ؎ عجب اسکا کیا نہ سماؤن مین جو خیال دشمن و دوست مین ✣ وہ مقام ہون کہ گزر نہین

مکان ہون کہ پتا نہین + من دوس مین متفاعلان + ک پتا نہین متفاعلان - باقی تقطیع آسان ہے۔

(۳) شعر شمن متوالی ایک رکن سالم ایک مضمر۔ متفاعلن مستفعلن متفاعلن مستفعلن۔ دوبار

میر شمس الدین فقیر دہلوی ؎ صنما خیالت راچہ شد کہ بما ندار دالفتے + نجلم زدو غمت کزو فا بسرم گزارد

منتے + صنما خیا متفاعلن لت راچہ شد مستفعلن کبما ندا متفاعلن ردالفتے مستفعلن + نجلم زدو متفاعلن

غمت کزو فا مستفعلن بسرم گزا متفاعلن ردمن نتے مستفعلن۔

(۴) شعر ہشت رکنی عروض وضرب مذال باقی ایک رکن مضمر ایک سالم علی الترتیب مستفعلن

متفاعلن مستفعلن متفاعلان۔ دوبار غضائری رازی ؎ اے دوستان برہ خدا برحال من نظرے

کنید + زین دردِ دل کہ بو د مرا دلدار اخبرے کنید + اے دوستا مستفعلن برہے خدا متفاعلن

برحال من مستفعلن نظرے کنید متفاعلان + زی دردِ دل مستفعلن ک بو د مرا متفاعلن دلدار را

مستفعلن خبرے کنید متفاعلان۔ یہ وزنِ سوم کا عکس ہے۔

(۵) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن موقوص۔ مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن۔ دوبار حکیم

قاآنی ؎ نسیم خلدے وزد گہ زجو یبارہا + کہ بوے مشک مید ہد ہوائے مرغزارہا + نسیم خلد مفاعلن

ومیوزد مفاعلن گہ زجو مفاعلن ے بارہا مفاعلن۔ وقس علیٰ ہذا۔ اولیٰ یہ ہے کہ بحر کامل مین اس

وزن کو نہ رکھین اسلیے کہ متفاعلن مین تین عمل سے مفاعلن حاصل ہوگا۔ اوّل تسکین تا سے متفاعلن

جس سے مستفعلن بنے۔ دوم سقوط سین مستفعلن جس سے متفعلن رہے۔ سوم تبدیل متفعلن

مفاعلن کے ساتھ۔ رہا مفاعیلن مین ایک ہی عمل ہوگا یعنی سقوط حرف پنجم۔ بدین آسانی اس

وزن کو ہزج مقبوض ہی سے شمار کرنا انسب ہے۔ صرف تمیز کے واسطے یہ وزن پنجم قائم کیا۔

(۶) بیت ہشمن ایک رکن سالم ایک موقوص علی الترتیب۔ متفاعلن مفاعلن متفاعلن مفاعلن

دوبار۔ سلمان ساوجی ؎ تو بہر کجا کہ جلوۂ زجمال خود نمودۂ + کمند زلف پرشکن دل عالمے

ربودۂ + بت بہر کجا متفاعلن کہ جلوے مفاعلن زجمالخد متفاعلن نمو دیی مفاعلن

وعلیٰ ہذا القیاس۔

(۷) بیت ہشت رکنی عروض وضرب موقوص مذال باقی مثل ماقبل۔ متفاعلن مفاعلن متفاعلن مفاعلان۔ دوبارہ بخیال چشم مست تو قدح جنون کشیدہ ایم ✤ دل فارغ از غم جہان ہوائے او گزیدہ ایم ✤ بخیال چشم متفاعلن مم مست تو مفاعلن قدحے جنو متفاعلن کشیدایم مفاعلان۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔

(۸) شعر آٹھ رکن کا ایک سالم ایک مخزول تا ضرب۔ متفاعلن مفتعلن چار بارہ من مضطرب تا بکجا بجفائے او صبر کنم ✤ بلب آمدہ جان حزین برود اگر صبر کنم ✤ من مضطرب متفاعلن تا بکجا مفتعلن بجفائے او متفاعلن صبر کنم مفتعلن۔ وقس علیٰ ہذا۔

(۹) بیت ہشت رکنی عروض وضرب مضمر مقطوع حشو اول وسوم مخزول مسکن باقی سالم۔ متفاعلن مفعولن متفاعلن مفعولن۔ دوبارہ نہ بر رود دل یارائے نہ باکسے غمخوارے ✤ چکنم کجا ہوا ناصح شدہ زندگی آزارے ✤ نہ بر رود دل متفاعلن یارائے مفعولن نباکسے متفاعلن غمخوارے مفعولن۔ وقس علیٰ ہذا۔ جو لوگ یہاں مفعولن در میانی کو بھی مضمر مقطوع سمجھے ہیں سہو کرتے ہیں۔ یہ فو وزن وانی اشمن ہیں

(۱۰) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن۔ دوبارہ نکنم بیار کسان طمع کہ جفا بود ✤ نہ روا بود کہ چنین کنم نہ روا بود ✤ نکنم بیا متفاعلن رکسا طمع متفاعلن کجفا بود متفاعلن۔

(۱۱) بیت مسدس عروض وضرب مقطوع باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن فعلاتن۔ دوبارہ چکنم کہ جز بمراد خود نرود دل ✤ چکنم کہ جز بتو دل بہ نگراید ✤ چکنم کجز متفاعلن بمراد خود متفاعلن نرود دل فعلاتن۔ الیٰ آخرہ۔

(۱۲) شش رکنی شعر صدر وابتدا مضمر حشوین موقوص عروض وضرب سالم مستفعلن مفاعلن متفاعلن دوبارہ روزے بود کہ عشق تو بسر آید ✤ یا آن دلت بمہر من بگراید ✤ روزے بود مستفعلن کعشق تو مفاعلن بسراید متفاعلن۔ وقس علیٰ ہذا۔

(۱۳) بیت مسدس صدر وابتدا سالم دونوں حشو مضمر عروض وضرب مضمر مذال۔ متفاعلن مستفعلن مستفعلان۔ دوبارہ چو عیان شوی آسایدم روح وروان ✤ چو نہان شوی از جان من خیزد فغان

چیا شوی متفاعلن ا اسایدم متفعلن روحوروان مستفعلان - وقس علیہ -

(۱۴) شعر شش رکنی عروض سالم ضرب مقطوع باقی سالم - متفاعلن متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن فعلاتن ؎ ہمہ دم بود صنما خیال تو در دلم + نکنم ز سینہ برون چو جان شب و روز ش + ہم دم بود متفاعلن صنما خیا متفاعلن ل ت در دلم متفاعلن + نکنم زسی متفاعلن ن بروج جا متفاعلن شب روزش فعلاتن -

(۱۵) بیت مسدس صدر و ابتدا سالم دونوں حشو موقوص عروض ضرب مضمر مقطوع - متفاعلن مفاعلن مفعولن - دوبار ؎ تو بہر طرف کہ چشم خود انداز ی + دل عالے ز تیر ژخمی سازی + ت بہر طرف متفاعلن کچشم خد مفاعلن اندازی مفعولن + دل عالے متفاعلن ز تیر ژخ مفاعلن می سازی مفعولن

(۱۶) چھ رکن کا پورا ایک شعر ضرب احذ باقی صدر و ابتدا و عروض و حشوین سب سالم - متفاعلن متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن فعلن بحرکت دوم ؎ سحرم دہد چو صبا خبر ز گل رخت + بہ نثار او دل و دین خود سپرم + سحرم دہد متفاعلن چصبا خبر متفاعلن ز گلے رخت متفاعلن + بنثار او متفاعلن دل دین خد متفاعلن سپرم فعلن -

(۱۷) بیت مسدس عروض سالم ضرب مضمر احذ باقی سالم - متفاعلن متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن فعلن بسکون دوم ؎ بگل رخش دل و جان من شدہ مبتلا + چو نسیم صبح مدام ہیا رم + بگلے رخش متفاعلن دل جان من متفاعلن شد مبتلا متفاعلن + چنسیم صب متفاعلن حدام بی متفاعلن ما رم فعلن -

(۱۸) چھ رکن کا شعر عروض مقطوع ضرب احذ باقی سالم - متفاعلن متفاعلن فعلاتن + متفاعلن متفاعلن فعلن بحرکت دوم ؎ تہ دام مرغ من آمدہ بہ اسیری + بہ کمند زلف بتان بود دل من + تہ دامر متفاعلن غمنامدہ متفاعلن باسیری فعلاتن + بکمند زل متفاعلن فتبتا بود متفاعلن دل من فعلن -

(۱۹) بیت شش رکنی عروض مقطوع ضرب مضمر احذ - متفاعلن متفاعلن فعلاتن + متفاعلن متفاعلن

فعلن بسکون دوم ے نرود بدی برہ کسے بخیالم ✣ بہ بدی رود نہ براہِ من یک کس ✣ نرود بدی متفاعلن برہے کسے متفاعلن بخیالم فعلاتن ✣ بہ بدی رود متفاعلن نہ براہ من متفاعلن یک کس فعلن

(۲۰) شعر مسدس عروض وضرب دونون اخذ باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن فعلن بحرکت دوم دوبارے رخ چشم من ہمہ سوے تست نگر ✣ ہمہ چشم دل سر کوے تست نگر ✣ رخ چشم من متفاعلن ہم سوے تس متفاعلن تنگر فعلن ✣ ہم چشم دل متفاعلن سر کوے تس متفاعلن تنگر فعلن۔

(۲۱) شعر مسدس الارکان عروض اخذ ضرب ضمر اخذ باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن فعلن بحرکت دوم ✣ متفاعلن متفاعلن فعلن بسکون دوم ے شب ہجر ما چہ دراز گشت ضنم ✣ شدہ روز حشر نمود در عالم ✣ شب ہجر ما متفاعلن چہ دراز گشت متفاعلن تضنم فعلن ✣ شد روز حشر متفاعلن بنمود در متفاعلن عالم فعلن۔

(۲۲) بیت شش رکنی عروض وضرب دونون مضمر اخذ۔ متفاعلن متفاعلن فعلن بسکون دوم دوبارے شب و روز شکر و دعاے تو گویم ✣ شب و روز حمد و ثناے تو گویم ✣ شب و روز شکر متفاعلن ردعاے تو متفاعلن گویم فعلن ✣ شب روز حم متفاعلن دثناے تو متفاعلن گویم فعلن

وزن دہم سے یہان تک تیرہ اوزان مجزو ہین۔ محقق ان سب مسدسات کو وافی کہتے ہین اس سبب سے کہ وزن مثمن اونکے زمانے مین معتبر نہ تھا لہذا وہ دائرۂ فارسی کی بنیا دمسدس پر جانتے ہین عربی کے مثل۔ ہمارے عہد مین مثمنات کی کثرت ہو بدنیوجہ ہم نے بموجب ارشاد سعد الشارحین اورون کے مانند شعر ہشت رکنی کو مثمن الاصل قرار دیا ہے اسلیے دائرۂ فارسی کی بنیا د مثمن پر رکھکر اوسکو وافی ٹھہرایا۔ جب مثمن وافی ٹھہرا تو وزن مسدس لامحالہ اوسکا مجزو ہوگا اور وزن مربع مثمن کا مشطور قرار پائیگا۔

(۲۳) چار رکن کا پورا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ متفاعلن متفاعلن۔ دوبارے نہ روا بود کہ جفا کنی ✣ بکسے کہ با تو وفا کند ✣ نہ روا بود متفاعلن کجفا کنی متفاعلن۔ الی آخرہ۔

(۲۴) شعر مربع عروض وضرب مرفل باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلاتن۔ دوبارے بہمہ جہان

تو یکے نہ بینی ✤ چو نگارمن بسفید کاری ✤ بہمہ جا متفاعلن ت یکے ن بینی متفاعلاتن ✤ چنگارمن متفاعلن بسفید کاری متفاعلاتن۔

(۲۵) بیت چہار رکنی عروض وضرب احذ باقی سالم۔ متفاعلن فعلن بحرکت دوم۔ دوبارہ
نہ نکو بود کہ کنی ✤ تو بہیچ روے بدی ✤ نکو بود متفاعلن ک کنی فعلن ✤ ت بہیچ رو متفاعلن
ی بدی فعلن۔

(۲۶) چار رکنی بیت عروض سالم ضرب مرفل باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن ✤ متفاعلن متفاعلاتن
بہ درامید ہمے رسم ✤ چو درآید از درمن نگارم ✤ بدرے امے متفاعلن دہمے رسم متفاعلن
چدرایدز متفاعلن درمن نگارم متفاعلاتن۔

(۲۷) بیت مربع الارکان عروض سالم ضرب مذال باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن ✤ متفاعلن
متفاعلان تہ تیغ وخنجر ناز تو ✤ صنما نیم گلوے جان ✤ تہ تیغ خن متفاعلن جر ناز تو متفاعلن
صنما نمے متفاعلن نگلوے جان متفاعلان۔

(۲۸) بیت بحر ہجا رکنی عروض مذال ضرب مرفل باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلان ✤ متفاعلن
متفاعلاتن سوعاشقان توشدی روان ✤ کہ درامدہ بخزان بہارے ✤ سوعاشقا
متفاعلن تشدی روان متفاعلان ✤ کدرامدہ متفاعلن بخزابہارے متفاعلاتن۔

(۲۹) شعر مربع الارکان عروض وضرب دونون مذال باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلان۔ دوبارہ
من وذکرتست بصدزبان ✤ دل ویادتست بہرزمان ✤ من ذکرتس متفاعلن تبصدزبان
متفاعلان ✤ دل یادتس متفاعلن ت بہرزمان متفاعلان۔

(۳۰) بیت چہار رکنی عروض سالم ضرب مقطوع باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن ✤ متفاعلن فعلاتن
سوباغ وراغ دویدہ ام ✤ چو ندیدہ ام رخ خوبت ✤ سوباغ را متفاعلن ندویدہ ام متفاعلن
چندیدہ ام متفاعلن رخ خوبت فعلاتن۔

(۳۱) شعر چار رکن کا عروض وضرب دونون مضمر احذ باقی دو رکن سالم۔ متفاعلن فعلن

بسکنات دوم دوبار ؎ رہِ بے نشان پویم + چونشانِ او جویم + رہِ بے نشا متفاعلن پویم فعلن + چونشان او متفاعلن جویم فعلن -

(۳۲) بیت چہار رکنی عروض احذ ضرب مضمر احذ باقی سالم - متفاعلن فعلن بحرکت دوم + متفاعلن فعلن بسکون دوم ؎ چو شنیدہ ام خبرش + ہمہ میروم در خود + چو شنیدہ ام متفاعلن خبرش فعلن + ہمہ میروم متفاعلن در خود فعلن -

وزن بست و سوم سے یہان تک وہ اوزان مشطور ہین اور محقق انکو مجزو کہتے ہین اوس سبب سے جو کہ مؤلف نے وزن بست و دوم مین مذکور کیا -

الغرض اس بحر کے سب مزاحفات مین مضمر سب سے بہتر ہی لیکن اگر ایک پوری نظم مین جملہ ارکان مضمر لاؤ تو اوسکو بحر رجز مین شمار کرتا پڑیگا اور یہ بھی مناسب ہی کہ جس نظم کے ایک شعر مین جو التزام مزاحف یا غیر مزاحف کا رکھا جائے وہ اوس نظم مین آخر تک یکسان رکھنا چاہیے اور اگر التزام نکنی کرے تو تواتر ضرور ہی علی الخصوص اسکی پابندی عروض و ضرب مین لازم ہی -

تنبیہ - اس تنبیہ کو جب تمام و کمال دیکھ جاؤگے تو اوزان کی غلطیان معلوم ہونگی -

(۱) متفاعلاتن متفاعلاتن متفاعلاتن - دوبار ؎ بشب فراقت نگرشتہ دزدل کہ بجان عاشق چہ رسیدہ باشد + دلِ دردمندش اے کہ دارد ز جفاے ہجرت چہ کشیدہ باشد + بشب فراقت متفاعلاتن نگرشت در دل متفاعلاتن کہ بجان عاشق متفاعلاتن چہ رسیدہ باشد متفاعلاتن وقس علیہ - متاخرین کہتے ہین کہ ہمین ہر رکن مرفل ہی -

(۲) مستفعلاتن مستفعلاتن مستفعلاتن - دوبار ؎ بیا ر عشقم در و دل من غیر از وصالش درمان ندارد + انا ازین غم جان برلب آمد کا یام ہجرش پایان ندارد + بیا ر عشقم مستفعلاتن در دے دلے من مستفعلاتن غیر ز وصالش مستفعلاتن درما ندارد مستفعلاتن - باقی علی ہذا القیاس - کہتے ہین کہ ہر رکن مضمر مرفل ہی - ہم تو اسکو بحر متقارب شانزدہ رکنی کہینگے جو کہ متقارب کے وزن پنجاہم مین ذکر کرینگے -

(۳) مفتعلاتن مفتعلاتن مفتعلیان - دوبارہ ای بصباحت خسرو خوبان وی بلطافت مایۂ ایمان + سبزۂ خطت خضر معلی العل لبانت چشمۂ حیوان + ای بصباحت مفتعلاتن خسرو خوبان وی بلطافت مفتعلاتن مای ایمان مفتعلیان کہتے ہین کہ ہر رکن کامل مخزول مرفل اور عروض وضرب مسبغ بھی ہی - ہم تو اسکو وہ وزن کہینگے جو متقارب کے وزن پنجاہ و دوم مین لائینگے -

(۴) مفتعلاتن مفتعلاتن مفتعلان - دوبارہ ای دل مسکین باش جفاکش و رغم یار + رسم وفا از زہرہ جبینان چشم مدار + ای دل مسکی مفتعلاتن باش جفاکش مفتعلاتن و رغم یار مفتعلان + رسم وفا از مفتعلاتن زہرہ جبی نا مفتعلاتن چشم مدار مفتعلان -

کہتے ہین کہ مسدس کامل ہی اسکا ہر رکن مخزول مرفل ہی اور عروض وضرب مخزول مذال - اب ہمسے سنیے کہ ترفیل سوا عروض وضرب کے اور رکن مین ناجائز اور غلط ہی بدین وجہ یہ چارون وزن محض نادرست ہین اور ثمن تو غلط در غلط - نصیر المحققین فرماتے ہین کہ بسبب خفیف زیادت کنند الا در آخر متفاعلن بیفتد و خاص بود بوزن مجزو و بآخر ہیت و رکن او را مرفل خوانند - دائرۂ موتلفہ کی بحرین تمام ہوئین -

متقارب

اس بحر کی اصل بزبان تازی دائرے مین فعولن آٹھ بار ہی - اسکے عروض - سالم مقبوض - محذوف مقصور - ابتر - پانچ قسم کے آتے ہین اور ضرب مین سالم مقصور - محذوف - ابتر چار طرح کی آتی ہین - وافی و مجزو و مشطور ملاکر چودہ وزن پر یہ بحر مستعمل ہی یون -

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فعولن فعولن فعولن فعولن - دوبارہ فَاَمَّا تَمِیْمٌ تَمِیْمُ بْنُ مُرٍّ + فَاَلْفَاهُمُ الْقَوْمُ رُوْبِیْ نِیَامَا + فام ما فعولن تمی من فعولن تمی مب فعولن نمر ان فعولن + فالفا فعولن ہل قو فعولن مروبی فعولن نیاما فعولن - پس لیکن وہ تمیم کہ تمیم بن مرہ ہی پس پایا قوم نے انکو مست سونے والے - رُوبی بالفتح رائب کی جمع ہی بمعنی مست شونده و بقولے رُوبی بضم اوّل وہ شخص کہ رواروی کی کثرت سے تھک گیا ہو - نیام جمع نائم بمعنی خوابنده

(۲) شعر مثمن ضرب مقصور باقی سالم۔ فعولن فعولن فعولن فعولن + فعولن فعولن فعولن فعول
ع وَبَاوِی اِلٰی نِسْوَۃٍ یَا نِسَاتٍ + وَشُعْثٍ مَرَاضِیعَ مِثْلِ السَّعَالٰی + تسکین آخر
وباوی فعولن الی نس فعولن وتن یا فعولن یساتن فعولن + وشعثن فعولن مراضی فعولن
ع مثلس فعولن سعال فعول۔ اسکی ضرب مین بزبان تازی ردف لازم ہی پس حروف علت
مین سے چاہے کوئی حرف ہو۔ اور جگہ قبول کرتا ہی اون عورتونکی طرف جو کہ منقطع الحیض
ہین اور پریشان بال گرد آلودہ رکھنے والی اور شیر دار ہین اور غول بیابانی کے مانند۔ یا لسات
آلسات کا مبدل ہی آئسہ کی جمع وہ عورت کہ سن ایاس مین پونہچی ہو اور حیض اوسکا بند ہوگیا
ہو۔ صاحب نہایۃ الارب نے بالسات بای موحدہ کے ساتھ صحیح جانا ہی جسکے معنی محتاج
عورتین۔ شعث بالضم شعثا بالفتح کی جمع ہی وہ عورت جسکے موے سر پراگندہ و گرد آلود ہون۔
مراضیع جمع مرضعہ زن شیر دہندہ۔ سعال سعالی کا مخفف جو کہ سعلاۃ بالکسر کی جمع ہی بمعنی غول
بیابانی جیسے القاضی سے القاض۔

(۳) ہشت رکنی شعر ضرب محذوف باقی سالم۔ فعولن فعولن فعولن فعولن + فعولن فعولن
فعولن فعل ع وَاَرْوِی مِنَ الشِّعْرِ شِعْرًا عَوِیصًا + یُنَسِّی الرُّوَاۃَ الَّذِی قَدْ رَوَوْا +
واروی فعولن منش شع فعولن رشعرن فعولن عویصن فعولن + ینس سر فعولن رواتل فعولن
لذی قد فعولن رو وفعل۔ مین روایت کرتا ہون شعرمین سے ایک شعر مشکل کہ بھلا دے
راویون کو جنھون نے اوسکی روایت کی ہی۔ بعض نسخون مین اروی کے عوض اَنبِئ دیکھا ہی
یعنی بنا کرتا اور انشا کرتا ہون۔

(۴) آٹھ رکن کا شعر ضرب ابتر باقی سالم۔ فعولن فعولن فعولن فعولن + فعولن فعولن فعولن
فع ع خَلِیلَیَّ عُوجَا عَلٰی رَسْمِ دَارٍ + خَلَتْ مِنْ سُلَیْمٰی وَمِنْ مَیَّۃَ + خلیلی فعولن
یعوجن فعولن علی رس فعولن مدارن فعولن + خلت من فعولن سلیمی فعولن ومن مے فعولن
یہ فع۔ سلیمی ایک معشوقہ اور منیہ ایک عورت کا نام۔ اے میرے دونون دوستو سلیمی اور منیہ

مشقوقہ کے خانۂ خالی کے نشان پر ٹھہرو۔

(۵) شعر مثمن ضرب سالم باقی سات رکن مقبوض۔ فعولُ فعولُ فعولُ + فعولُ فعولُ فعولن ؎ اَفَادَ فَجَّادَ وَسَادَ فَزَّادَ + وَقَادَ فَذَّادَ وَعَادَ فَاَفْضَلْ + افاد فعول فجاد فعول وساد فعول فزاد فعول + وقاد فعول فذاد فعول وعاد فعول فافضل فعولن۔ وہ لشکر پر امیر ہوگیا تو جوانمردی کی اور سردار ہوگیا تو عزت بڑھائی اور لشکر کشی کی تو روان ہوا اور عود کیا تو بخشش کی۔ ذود بالفتح روان کرنا۔

(۶) شعر ہشت رکنی صدر اور حشو سوم مقبوض عروض محذوف باقی سالم۔ فعولُ فعولن فعولن فعل + فعولن فعولُ فعولن فعولن ؎ کَتَبْتُ اُنَاسًا فَاَفْنَيْتُهُمْ + وَكَانَ الْاِلٰهُ هُوَ الْمُسْتَاْسَا + کتبت فعولُ اناسن فعولن فافنیتہم فعولن + وکان الاہ فعولُ ہول مس فعولن ت ااسا فعولن۔ مین نے لوگون کو جمع کیا پس اونکو فنا کیا اور تھا ویسا ہی خدا استعانت طلب کیا گیا۔

(۷) بیت مثمن حشو اول مقبوض عروض مقصور باقی سالم۔ فعولن فعولُ فعولن فعولُ تسکین آخر + فعولن فعولن فعولن فعولن۔ یہ معقد ہی ؎ فَرَضْنَا الْقِصَاصَ وَكَانَ التَّقَاصُّ + عَدْلًا وَحَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِينَا + التقاص کا صاد مشدد ہی صاد اول ساکن مصرع اول مین اور متحرک دوم مصرع دوم مین شامل ہی۔ فرضنل فعولن قصاص فعولُ وکانت فعولن تقاصُ فعولن + صعدلن فعولن وحقن فعولن علل مس فعولن لمینا فعولن۔ ہم نے قصد کیا قصاص کا اور قصاص انصاف وحق ہی مسلمانون پر۔ التقاص کے عوض بعضون نے القصاص پڑھا ہی بدین صورت یہ شعر محذوف العروض ہوجائیگا کیونکہ اسکا صاد دوم مشدد نہین لیکن خلیل نے التقاص ہی پڑھا ہی اور مقصور العروض صحیح جانا ہی۔

(۸) شعر ہشت رکنی صدر اتلم حشو دوم مقبوض باقی سالم۔ فعلن فعولن فعولُ فعولن + فعولن فعولن فعولن فعولن ؎ لَوْ لَا يَدَاشٌ اَخَذْتُ جِمَالَاتِ سَعْدٍ وَلَمْ اُعْطِهَا

مَا عَلَيْهَا + یہ شعر بھی مقدہ اور تاے جمالات سے مصرع دوم شروع ہو۔ لولا فعلن خدش فعولن اخذت فعول جالا فعولن + تسعدن فعولن ولم اع فعولن طہی ما فعولن علیہا فعولن۔ اگر خراش اور زخم نہ ہوتا تو مین سعد کے اونٹون کو لے لیتا اور جو کچھ اونپر تھا وہ بھی اوسکو نہ دیتا۔ خدش بالکسر کی اصل خدش بالفتح ہی جسکے معنی چھیلنا اور پوست کھینچنا۔ جمالات بالکسر جمالہ کی جمع اور وہ جمع جمل بمعنی شتر۔

(۹) آٹھ رکن کا شعر صدر اشرم عروض محذوف باقی سالم۔ فعل فعولن فعولن فعل + فعولن فعولن فعولن فعولن ے قُلْتُ سَدَادًا لِمَنْ جَاءَنِيْ + فَاَحْسَنْتُ قَوْلًا وَاَحْسَنْتُ رَاْيًا + قلت فعل سدادن فعولن لمن جا فعولن ی نی فعل + فاحسن فعولن تقولن فعولن واحسن فعولن ترایا فعولن۔ مین نے سچ بات کہی اوس سے جو کہ میرے پاس آیا پس مین نے تحسین کی قول اور راے کی۔

(۱۰) شعر شمن ابتدا ألم عروض وضرب محذوف۔ فعولن فعولن فعل + فعلن فعولن فعولن فعل ے وَعَيْنٌ لَهَا حَدْرَةٌ بَدْرَةٌ + شَقَقْتَ مَاقِيْهِمَا مِنْ اُخَرْ + وعین فعولن لہا حذ فعولن رتن بدر فعولن رتن فعل + شق قت فعلن م اقی فعولن ہما من فعولن اخر فعل حذر بکسر حاے حطی وسکون ذال معجمہ بارا ے مہملہ بیدار رہنا۔ اوس عورت کے واسطے آنکھ کھلی ہوئی بالکل مثل بدر کے ہی اور دونون آنکھون کے گوشے پھیلے ہوئے ہین یعنی سوتا نہین یہ وہ وصف وافی ہین۔

(۱۱) چھ رکن کا ایک شعر عروض وضرب محذوف باقی سالم۔ فعولن فعولن فعل۔ دوبارے اَمِنْ دِمْنَةٍ اَقْفَرَتْ + لِسَلْمٰى بِذَاتِ الْغَضَا + امن دم فعولن منن اق فعولن فرت فعل + اسلمی فعولن بذا ال فعولن غضا فعل۔ درختہاے غضاۃ والی زمین مین کیا یہ نشان سلمی کے خانۂ خالی کے ہین۔ غضاۃ بروزن حیات ایک صحرائی درخت کنار دشتی کے برابر کہ اوسکی لکڑی کی آگ دیر تک رہتی ہی۔ اور یہ غضا کی جمع ہی مگر بجاے واحد مستعمل ہی۔ یہ اصلی وزن پنجم ہی۔

(۱۲) شش رکنی شعر عروض محذوف ضرب ابتر باقی سالم۔ فعولن فعولن فعل + فعولن فعولن فع ؎ تعفف ولا تبتئس + فما یقض یا تیکا + تعف فف فعولن ولا تب فعولن تیس فعل + فما یق فعولن ض یا تی فعولن کا فع۔ تو پاک دامن ہو جا اور غم نکر کیونکہ تقدیر مین جو کچھ حکم کیا گیا ہی وہ تیری طرف آئیگا۔ یہ اصلی وزن ششم ہی۔

(۱۳) بیت مسدس صدر مقبوض ابتدا اثرم دونون حشو سالم عروض ابتر ضرب محذوف۔ فعول فعولن فع + فعُلُ فعولن فعَلُ ؎ وَزَوجُكِ فِی النَّادِی + یعلم ما فی غد + وزوج فعول کفن نا فعولن دی فع + یعل فاع ما فی فعولن غدی فعل۔ اے عورت تیرا شوہر جانتا ہی مجلس مین جو کچھ کہ کل واقع ہوگا۔ وزن یازدہم سے یہان تک تین اوزان مجزو ہین۔

(۱۴) مولدین متاخرنے اس بحر کا مربع بھی کہا ہی۔ چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم فعولن فعولن۔ دوبار ؎ شَرِیفُ السَّلَامِ + مِنَ الْمُسْتَهَامِ + عَلٰی خَیْرِ خَلْقٍ + رَفِیعِ الْمَقَامِ + حَمِیدِ السَّجَایَا + لَطِیفِ الْکَلَامِ + شریف فعولن سلامی فعولن + منل مس فعولن تہامی فعولن۔ یہ ایک شعر ہی۔ علی خی فعولن رخلق فعولن + رفیعل فعولن مقامی فعولن۔ یہ دوسرا شعر ہی۔ حمید س فعولن سجایا فعولن + لطیفل فعولن کلامی فعولن۔ یہ تیسرا شعر ہی۔ بزرگ سلام بندۂ عاجز کی طرف سے۔ بہترین خلق کی طرف جو کہ بلند مقام ہی۔ نیک عادت رکھنے والا نازک و عمدہ کلام رکھنے والا۔ یہ ایک وزن مشطور ہی۔

بزبان فارسی و اُردو اس بحر کی اصل آٹھ بار فعولن دائرے مین ہی۔ وافی اور وافی المضاعف اور مجزو اور مشطور اور معشّر ملاکر اسکے اوزان نوّے قسم پر مستعمل ہین۔ اسطرح۔

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ فعولن فعولن فعولن فعولن۔ دوبار۔ میر حیدی طہرانی ؎ درین فصل گل ہر چہ داری بمردہ + مبادا کہ دیگر بہارے نیاید + دری فصل فعولن گل ہر فعولن چداری فعولن بمردہ فعولن + مبادا فعولن کدیگر فعولن بہارے فعولن

تیاید فعولن - میر علی اوسط رشک لکھنوی ؎ لب وچشم کا جسکو بیمار دیکھا ✤ کئی بار پوچھا کئی بار دیکھا ✤ لبوچش فعولن سکا جس فعولن کبیما فعولن ردیکا فعولن - باقی علیٰ ہذا القیاس

(۲) شعر ہشتم عروض وضرب مسبغ باقی ارکان سالم - فعولن فعولن فعولن فعولان - دوبار جناب غالب علیہ الرحمہ ؎ درین شب روا باشد ار چرخ گردان ✤ کند گنج انجم نثار چراغان ✤ دری شب فعولن روا با فعولن شد رچر فعولن خگر دان فعولان - وعلی ہذا القیاس - شیخ ناسخ ؎ وہ کرتا ہی باتین مین کرتا ہون آہن ✤ گہر بارہ وہ شربا مین ہون ✤ وکرتا فعولن بیاتے فعولن مکرتا فعولن ہُ ا مین فعولان - وقس علیٰ ہذا - فارسی واُردو مین اکثرون نے تسبیغ بلاغنہ کا بھی استعمال کیا ہی مگر محقق علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ این ناپسندیدہ است چہ حرف آخر از دائرہ خارج است - جیسے حافظ شیرازی ؎ اگرچہ دلم رفت لیکن غمش نیست ✤ بجز آن خم زلف جائے ندارد غمش نیس فعولان - یا جس طرح ناسخ ؎ لب گنگ بے تابی ایسی ہی بے یار ✤ کبھی وار مین ہون کبھی پار مین ہون ✤ ہ بے یار فعولان -

(۳) شعر ہشت رکنی عروض وضرب مقصور باقی سالم - فعولن فعولن فعولن فعول - دوبار میر محمد جان قدسی مشہدی ؎ سگ نفس را رفتہ از کار چشم ✤ تو از عینکش کردہ چار چشم ✤ سگے نف فعولن سرا رف فعولن ت ازکا فعولن رچشم فعول - سحر مرحوم ؎ زمرد کی بوتل ہو ہیرے کا کاگ ✤ نظر آئے یاقوت احمر شراب ✤ زمرد فعولن کبوتل فعولن ہ ہیرے فعولن کاگ فعول - وقس علیٰ ہذا -

(۴) شعر ہشتم عروض وضرب محذوف باقی سالم - فعولن فعولن فعولن فعل - دوبار خواجوے کرمانی ؎ جگر تشنہ وغرق آب آمدہ ✤ زبان بستہ ودر خطاب آمدہ ✤ جگرتش فعولن نیوغر فعولن ق اابا فعولن مدہ فعل - سحر مرحوم ؎ ہمین کیا جو تربت پہ میلے رہے ✤ یہ سب کچھ ہوا ہم اکیلے رہے ✤ ہے کا فعولن جتربت فعولن پہیلے فعولن رہے فعل - وعلیٰ ہذا القیاس - وزن سوم وچہارم کا اجتماع باہمی جائز ہی - اہل فارس وزن اول وسوم

وچہارم کو (راہ اعشیٰ) کہتے ہین اس سبب سے کہ لسان عربی مین اعشیٰ شاعر کے اشعار ان اوزان پر بہت آئے ہین جیسے ؎ وَکَاَسٍ شَرِبْتُ عَلَی لَذَّۃٍ + وَاُخْرٰی تَدَاوَیْتُ مِنْھَا بِھَا +۔

(۵) شعر مثمن عروض وضرب ابتر باقی سالم۔ فعولن فعولن فعولن فع۔ دوبار ؎ نگاہے کہ بودش بمن گاہے + کنون نیست آن ہم من وآہے + نگاہے فعولن کبودش فعولن بمن گا فعولن ہے فع + کنونے فعولن س ا ا ہم فعولن منوا ا فعولن ہے فع۔ ہم اس وزن کو مقبوض محذوف مجبوق بھی کہہ سکتے ہین۔ فافہم۔

(۶) بیت مثمن اثلم الابتداء عروض وضرب محذوف باقی سالم۔ فعولن فعولن فعولن فعل + فعلن فعولن فعولن فعل۔ رودکی سمرقندی ؎ بہارست ہر روزہ در روزنم + منکر فراوان ومعروف کم + بہارس فعولن تہرروفعولن زدررو فعولن زنم فعل + منکر فعلن فراوا فعولن نمعروفعولن فکم فعل۔ نم کے دن سے مراد روزبارش۔

(۷) آٹھ رکن کا شعر صدر وابتدا اثلم حشو اول وسوم مقبوض حشو دوم وچہارم مجبوق باقی سالم فعلن فعولن فعلن فعولن۔ دوبار۔ واقف بتالوی ؎ ہر غنچہ شبکفت الادل من + اوا دل من اوا دل من + ہر غن فعلن چشبکف فعولن تل لا فعلن دلے من فعولن۔ الیٰ آخرہ۔ آتش ؎ بتخانہ چھوڑا باز آئے بت سے + وہ شہر بھولا وہ شاہ بھولا + بتخا فعلن نچوڑا فعولن باز افعلن ی بت سے فعولن۔ وقس علی ہذا۔

(۸) شعر مثمن عروض وضرب مسبغ باقی مثل وزن ہفتم۔ فعلن فعولن فعلن فعولان۔ دوبار حافظ ؎ گر تیغ بارد در کوے آن ماہ + گردن نہادیم اَلْحُکْمُ لِلّٰہ + گر تے فعلن غبارد فعولن در کو فعلن ی ا ا ماہ فعولان + گردن فعلن نہادے فعولن مل حک فعلن ملل لاہ فعولان۔ میر تقی میر ؎ اب حال اپنا اوسکے ہر دلخواہ + کیا پوچھتے ہو الحمد للہ + اب حا فعلن ل اپنا فعولن اسکے فعلن ہر دلخواہ فعولان۔ وقس علیٰ ہذا۔

(۹) سب مثل وزن ہفتم و ہشتم مگر رکن درمیانی بقول اکثر مسبغ - فعلن فعولان فعلن فعولان دوبارہ حافظ ؎ گہ گفتیم غم طبیبان + درمان نکرد مسکین غریبان + چند فعلن گہ گفتیم فعولان تم بہ صد طبیبان فعولان + درما فعلن نکرد مسکی فعلن غریبان فعولان لیکن یہان تسبیغ درمیانی نمسال باہر ہی بلکہ یہ کہو کہ حشو اول و سوم سالم ہین - یون - چند فعلن گہ گفتے فعولن تم با فعولن طبیبان فعولان + درما فعلن نکردن فعولن دسکی فعولن غریبان فعولان دیکھو تسبیغ ناجائز کا قصہ کیسا پاک ہوا اگر ان وزان کو مسمط چہار خانہ لاؤ تو خوش آیند ہو جاتے ہین جیسے حافظ ؎ ای بخت سرکش تنگش ببر کش + گہ جام زرکش - گہ لعل دلخواہ + ہفتم و ہشتم و نہم تینون اوزان کا اجتماع باہمی جائز ہی -

(۱۰) بیت ششمن صدر و ابتدا و حشو دوم و چہارم مقبوض عروض و ضرب و حشو اول و سوم محبق - فعولن فعلن فعولن فعلن - دوبارہ ؎ دعاے دارم سحرگہ برلب + سراسر جرمم بہل کن یارب + دعاییے فعولن دارم فعلن سحرگہ فعولن برلب فعلن + سراسر فعولن جرمم فعلن بہل کن فعولن یارب فعلن - یہ وزن گویا وزن ہفتم کا عکس ہی -

(۱۱) آٹھ رکن کا شعر اس ترتیب سے کہ رکن اول مقبوض اور دوم محبق پھر وہی رکن اول دوبارہ مقبوض اسیطرح رکن سوم مقبوض رکن چہارم محبق پھر وہی رکن سوم دوبارہ مقبوض تاکہ ایک مصرع بروزن فعول فعلن فعول فعلن نکل آئے یہی عمل مصرع دوم مین بھی سمجھو اور اسکو مقبوض حزین محبق کہو جیسے حافظ ؎ گرم بنوازی ورم برانی + دل حزین را بجای جانی + گر سب فعول خانی فعلن ور سب فعول رانی فعلن + دلیچ فعول زیر افعلن بجاے فعول جانی فعلن - اکثر - اہل عروض مین اسکا نام مقبوض اثلم لکھا ہی اور صریح غلط ہی کیونکہ ثلم در اصل خرم ہی اور وہ حشو و عروض و ضرب مین جائز نہین - محقق طوسی کے عہد مین یہ وزن متقارب سے مستخرج ہی نہین ہوا تھا اس سبب سے کہ قبض او سوقت تک بزبان فارسی متعمل التقا نہ تھا بلکہ ثلم بھی غیر مستعمل تھا یہان تک کہ اسکو صدر و ابتدا مین بندرت لاتے تھے فی المعیار

قدما اثلم در صدر یا ابتدا بنا در بکار داشتہ اند و استعمال قبض در فارسی روا نیست بہیچ وجہ - یعنی اوسکے بعد تحقیق کرین جب بھی روا نہین اس سے ثابت ہوا کہ اثرم بھی اس بحر مین غیر مستعمل تھا مگر متاخرین نے قبض کا استعمال بکثرت کیا ہی اور فی الحقیقت اسکا کوئی مقام خاص نہین ہی کہون کہ یہ جہان چاہین قبض لاسکین کوئی چیز اسکی مانع نہین ہی اثلم و ثرم صدر و ابتدا مین بلا تکلف اسکتا ہی - محقق نے آخر معیار مین ایک شعر اسی وزن پر یون لکھا ہی ؎ اگر بدانی کہ بے تو چونم پدر ا درین غم رواندارمی + اور بسبب عدم استعمال قبض اسکی تقطیع چار مفاعلاتن ثمانی سے سمجھکر فرمایا ہی کہ از مستفعلن مخبون مرفل برین وزن باشد و از متفاعلن موقوص مرفل ہمچنین - طرفہ یہ کہ شعر مذکورہ نہ ایسے مستفعلن سے سمجھا جا سکتا ہی نہ ایسے متفاعلن سے کیونکہ ترفیل کو وہ خود آخر بیت یعنی عروض و ضرب کے لیے متفاعلن یعنی بحر کامل مین خاص کرتے ہین اور یہان صدر و ابتدا بھی مرفل ہوا جاتا ہی - اب رہی بحر رجز یعنی مستفعلن کو مخبون کرکے مرفل بنانا وہ جائز ہی نہین کیونکہ ترفیل بحر کامل کے لیے خاص ہی کما قال النصیر بسبب خفیف زیادت کنند الا در آخر متفاعلن بیفتد و خاص بود بوزن مجزو و بہ آخر بیت و رکن اورا مرفل خوانند - شارح و مترجم معیار اس چوٹ کو صاف بچا گئے ہین اصل یہ ہی کہ اوسکے ارکان اور نام وہی ہین جو ہمنے پیشتر ذکر کیے

(۱۲) عروض و ضرب مسبغ باقی مثل وزن یازدہم - فعول فعلن فعول فعلان - دوبار ؎ غم تو تا در دلم نہان است + سر شکم از دیدہ ہا روان است + غمت فعول تا در فعلن دلم فعول ہا نشست فعلان + سر شکم فعول مزدی فعلن دہا رفعول روانست فعلان -

فائدہ - ممکن ہی کہ اس بحر مین تین قسم کے صدر و ابتدا اور چار قسم کے حشو اور آٹھ قسم کے عروض و ضرب آسکین مثلاً فعلن اثلم یا فاع اثرم یا فعول مقبوض کو صدر و ابتدا بنائیے پھر فعولن سالم اور فعلن محبق اور فاع مقبوض محبق اور فعول مقبوض کو حشو ٹھہرائیے پھر فعولن سالم یا فعولان مسبغ یا فعول مقصور یا فعل محذوف یا فاع مقصور محبق یا فع محذوف محبق خواہ ابتر یا فعلن محبق یا فعلان محبق مسبغ کو عروض و ضرب مقرر کیجیے تو ان عروض و ضرب شتگانہ کو

صدر و ابتدا سے ستہ گانہ مین ضرب دینے سے چوبیس وزن پیدا ہونگے بعدہٗ اون چوبیس کو حشو ہاے چہارگانہ مذکورہ مین ضرب دینے سے چھیانوے اوزان حاصل ہو سکتے ہین لیکن اکثر مقام پر تحبیق ناجائز یا ثلم غیر جائز ہو کر وزن غلط ہو جائینگے اور یہ بات عمل سے آئینہ ہو سکتی ہی - اسلیے راقم السطور کے نزدیک صدر و ابتدا صرف اثرم اور حشو مقبوض اور عروض و ضرب سالم یا مسبغ یا مقصور یا محذوف لانے سے چار وزن پیدا ہونگے - اوّل فاعِ فعولُ فعولُ فعولن - دوم فاعِ فعولُ فعولُ فعولان - سوم فاعِ فعولُ فعولُ فعول - چہارم فاعِ فعولُ فعولُ فعَل - بعدہ ہر ایک وزن مین آٹھ قسم کے عمل کرنے سے کل تیئیس اوزان صاف نکل آئینگے اور وہ اعمال ہشتگانہ مؤلف نے اسطرح استخراج کیے (ا) رکن دوم مین اوسکے ماقبل تحبیق کرو باقی ارکان کو بحال خود رہنے دو (ب) دوم و سوم ارکان مین تحبیق کرو باقی بحال خود (ج) دوم و سوم و چہارم مین تحبیق کرو (د) پنجم مین تحبیق نکرو باقی سب مین (ہ) دوم رکن مین تحبیق نکرو باقی سب مین تحبیق کرو (و) دوم و سوم رکن مین تحبیق نکرو باقی مین تحبیق کرو (ز) کسی رکن مین تحبیق نکرو اس سے اصلی وزن نکلیگا (ح) صرف پنجم مین تحبیق کرو باقی حالت اصلی پر رکھو - اب مین ترتیب وار سب اوزان کی مثالین بتاتا ہون - یون -

(۱۳) آٹھ رکن کی ایک بیت رکن اول اثرم دوم مقبوض محبق سوم مقبوض چہارم سالم فعلن فاعِ فعول فعولن - جناب بحر ؎ عرض یہ ہے نقاش ازل سے ✤ حب کے نقش مین یار کو گھردو ✤ حب کے فعلن نقش فاعِ میار فعول کُ گردو فعولن - باقی مصرع اول بروزن بستم آیندہ - ہم نے ان اوزان مین محبق مقبوض کا رکن فاعِ لکھا ہی اسکے عوض فعَل بسکون اوسط بھی آسکتا ہی -

(۱۴) شعر شمن رکن اول اثرم پھر دوم مقبوض محبق چہارم سالم - فعلن فعلن فاعِ فعولن - بحر ؎ جی جلتا ہی آہ کے جھو کو ✤ شمع محبت کو گل کر دو ✤ جی جل فعلن تا ہی فعلن اہ فاعِ بجھو کو فعولن - باقی مثل وزن ہفدہم آیندہ -

(۱۵) بیت ہشت رکنی اول رکن اثرم پھر دوسرا مقبوض محبق چوتھا محبق - فعلن فعلن فعلن فعلن - دوبار - رند ؎ گزرے جسدم ہم دنیا سے + ہم نے جانا دنیا گزری + دونون مصرعے ایک ہی وزن پر ہین - گزرے فعلن جسدم فعلن ہم دن فعلن یا سے فعلن - باقی علی ہذا القیاس اس وزن مین یا اسکے ساتھ والے وزن مین اگر کوئی رکن مزاحف بحر متقارب کا خاص نہو تو اوسکو متدارک مثمن مخبون مسکن سے سمجھنا اولی ہی لیکن اس شعر والی غزل مین زحافات خاص متقارب آئے ہین -

(۱۶) شعر مثمن رکن اول اثرم دوم محبق مقبوض سوم مقبوض چہارم محبق - فعلن فاع فعولن فعلن - مصرع دوم بھی یونہین رند ؎ کافر پر بھی نگزرے ایسی + ہم پر جو بُت ترسا گزری + کافر فعلن پر ب فاع نگزرے فعولن ایسی فعلن + ہمپہ فعلن جوب فاع ت ترسا فعولن گزری فعلن -

(۱۷) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض محبق چہارم محبق - فاع فعولن فعلن فعلن - ہر دو مصراع یکسان - رند ؎ آئے نہین تم عرصہ گورا + منع کیا کس نے کیا گزری + اے فاع نہی تم فعولن عرصہ فعلن گزرا فعلن - وقس علی ہذا -

(۱۸) شعر ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم محبق - فاع فعول فعولن فعلن جناب بحر ؎ اپنا گلا خود کاٹتے ہین ہم + دم لوچھری کے تلے بیدرد و + دم ل فاع چھری فعول تلے بے فعولن درد و فعلن - مصرع اول بروزن نبستم آیندہ -

(۱۹) بیت مثمن رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم سالم - فاع فعول فعول فعولن بحر ؎ دم کی آمد شد کیا کہیے + ضعف کی راہ سے ہین یہ سفر دو + ضعف فاع کراہ فعول سے فعول سفر دو فعولن - مصرع اول بروزن پانزدہم -

(۲۰) شعر ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض محبق چہارم سالم - فاع فعولن فاع فعولن ؎ تیر نگاہت بر دلِ عاشق + کارگر آمد صورتِ ناوک + تیر فاع نگاہت فعولن

بر دفاع لعاشق فعولن - باقی علیٰ ہذا القیاس - بحر ؎ جان اون آنکھون سے نہ بچیگی + ہی یہ ادھر تنہا وہ اودھر دو + جان فاع انا کو فعولن سین فاع بچیگی فعولن وقس علیٰ ہذا۔

(۲۱ و ۲۲) شعر آٹھ رکن کا رکن اول اثرم دوم مقبوض محبق سوم مقبوض چہارم مسبغ - فعلن فاع فعول فعولان - پھر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض محبق چہارم مسبغ - فعلن فعلن فاع فعولان ؎ چھپکر آنکھ لڑاو تو جانین + دل مین ڈالو گھاو تو جانین + چھپکر فعلن اک فاع لڑاو فعول تجانین فعولان + دلے فعلن ڈالو فعلن گاو فاع تجانین فعولان - اس شعر مین دو وزن غیر مشترک جمع ہین -

(۲۳) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض محبق چہارم مسبغ محبق - فعلن فعلن فعلن فعلان ؎ سردار بزم غم ہم ہین + گویا نخل ماتم ہم ہین + سردا فعلن رے بزفعلن مے غم فعلن ہم ہین فعلان - باقی علیٰ ہذا القیاس - اگر اس وزن کے ساتھ والے شعر مین کوئی زحاف متقارب کا مخصوص نہو تو اسکو متدارک جانو -

(۲۴) بیت ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم مقبوض محبق سوم مقبوض چہارم مسبغ محبق - فعلن فاع فعولن فعلان - جناب بحر ؎ جان ومال فدا کرنے مین + فکر و تردد اکنامرد و + جانو فعلن مال فاع فدا کر فعولن نے مین فعلان - مصرع دوم مثل وزن ہفدہم -

(۲۵) شعر مثمن رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض محبق چہارم مسبغ محبق - فاع فعولن فعلن فعلان - حکیم مومن خان ؎ چشم تر و شور ابہ غم مین + سو شکر ابی ایک اک دم مین + سو ش فاع کر ابی فعولن ایک فعلن دم مین فعلان - مصرع اول مثل وزن بستم -

(۲۶) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم مسبغ محبق - فاع فعول فعولن فعلان - جناب بحر ؎ شکر گزار ہر صورت ہین + زہر ہمین دو یا شکر دو + شکر فاع گزار فعول ہر صو فعولن رت ہین فعلان - مصرع دوم مثل وزن ہفدہم -

(۲۷) بیت ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم سبیغ - فاع فعول فعول فعولان
ے آب حیات وصال ہو آسان + عشق مین پہلے لڑاؤ تو جانین + اب فاع حیات فعول
وصال فعول ہ اسان فعولان - وقس علی ہذا -

(۲۸) شعر شمن رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض محبق چہارم سبیغ - فاع فعولن فاع
فعولان - جناب بحر ے آہ یہ دونون آفت جان ہین + نازوادا لعنت برہر دو + افاع
یدونو فعولن الف فاع تجاہین فعولان - دوم مصرع بروزن ہفدہم -

(۲۹ و ۳۰) آٹھ رکن کی بیت رکن اول اثرم دوم مقبوض محبق سوم مقبوض چہارم مقصور - فعلن
فاع فعول فعول - پھر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض محبق چہارم مقصور - فعلن فعلن فاع
فعول ے ساقی باغ پہ چھائی بہار + لانا ساغر آئی بہار + ساقی فعلن باغ فاع پچای فعول بہار
فعول + لانا فعلن ساغر فعلن الف فاع بہار فعول - اسمین دو وزن غیر مشترک مجتمع ہین -

(۳۱ و ۳۲) بیت ہشمن رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض محبق چہارم مقصور محبق - فعلن فعلن
فعلن فاع - پھر رکن اول اثرم دوم مقبوض محبق سوم مقبوض چہارم مقصور محبق - فعلن فاع
فعولن فاع ے میرے ساقی بھر کر جام + جامون پر دے برابر جام - میرے فعلن ساقی
فعلن بر کر فعلن جام فاع + جامو فعلن پر دفاع برابر فعولن جام فاع + اس شعر مین بھی دو
وزن غیر مشترک شریک ہین -

(۳۳) شعر شمن رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض محبق چہارم مقصور محبق - فاع فعولن
فعلن فاع - خسرو ے راے چھورا پورے داشت + پورنگو یم جورے داشت + راے فاع
چھورا فعولن پورے فعلن داش فاع - وقس علی ہذا - اسیر ے سوے عدم ہم جاتے ہین +
آگے سے سر کو رستا دو + سوے فاع عدم ہم فعولن جاتے فعلن ہین فاع - دوم مصرع بروزن
چہل ویکم آیندہ -

(۳۴ و ۳۵) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم مقصور محبق - فاع فعول فعولن

فاع - پھر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم مقصور - فاع فعولُ فعولُ فعولُ ؎ مستِ الست او ٹھین سب مست ٭ تجھکو دعائین دین بادہ پرست ٭ مست فاع الست فعولُ ائے سب فعولن مست فاع ٭ تجکہ فاع دعاے فعول دیا فعول پرست فعول - اسمین دو وزن غیر مشترک شامل ہین -

(۳۶) بیت ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض مجبق چہارم مقصور - فاع فعولن فاع فعول - جامی ؎ اے شبِ زلفت خالیہ ساے ٭ روے تہ رویت غالیہ پوتس ٭ ائیس فاع بزلفت فعولن خال فاع یساے فعول - باقی علیٰ ہذا القیاس - عاشق ؎ دل مین سمایا او سکا خیال ٭ آنکھون مین چھایا او سکا جمال ٭ دل م فاعِ سمایا فعولن اسک فاع خیال فعول - وقس علیٰ ہذا -

(۳۷) شعر ششمن رکن اول اثرم دوم مقبوض مجبق سوم مقبوض چہارم محذوف - فعلن فاع فعول فعل ؎ جب تک مہ کا نشان رہے ٭ جاری تیری دکان رہے ٭ جب تک فعلن میک فاع نشان فعولُ رہے فعَل - باقی اسی طرح -

(۳۸) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض مجبق چہارم محذوف - فعلن فعلن فاعِ فعَل - شاد ؎ دو مین سے اک کام کرو ٭ شاد کا بوسہ لو یا دو ٭ دوے فعلن سے اک فعلن کام فاع کرو فعَل - مصرع دوم مثل وزن چہل[۴۱] وکیم آیندہ -

(۳۹) بیت ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض مجبق چہارم محذوف مجبق - فعلن فعلن فعلن فع - اسیر ؎ تل عارض کا دکھلا دو ٭ مرغ نگہ کو دانا دو ٭ تل عا فعلن رض کا فعلن دکلا فعلن دو فع - مصرع دوم بروزن چہل[۴۱] وکیم آیندہ -

(۴۰) شعر ششمن رکن اول اثرم دوم مقبوض مجبق سوم مقبوض چہارم محذوف مجبق - فعلن فاع فعولن فع - اسیر ؎ بحث بڑھی ہے بوسون مین ٭ لینا ایک نہ دینا دو ٭ لینا فعلن ایک فاع دینا فعولن دو فع - مصرع اول بروزن سی[۳۳] وسوم -

(۴۱) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض مجتث چہارم محذوف مجتث۔ فاع فعولن فعلن فع۔ اسیر ؎ گیسوئے ورخ کا بوسا دو + چاند گہن ہے صدقا دو + گیس فاع ورخکا فعولن بوسا فعلن دو فع۔ مصرع دوم اسیطرح۔

(۴۲) بیت ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم محذوف مجتث۔ فاع فعولن فعولن فع۔ اسیر ؎ تیغ نگہ جو پڑے اوسکی + مہر ہو صورت جوزا دو + تیغ فاع نگہ ج فعول پڑے اس فعولن کی فع + مہر فاع ہصور فعول تجوزا فعولن دو فع۔

(۴۳) شعر شمن رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم محذوف فاع فعولُ فعولُ فعَل۔ شاد ؎ روتے ہین دیدۂ تر سے لہو + بہتے ہین خون کے دریا دو + روت فاع ہدیدفعول ی ترس فعول لہوفعل۔ مصرع دوم مثل چہل و دوم۔

(۴۴) آٹھ رکن کی بیت رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض مجتث چہارم مخذوف۔ فاع فعولن فاع فعَل ؎ روے تو دیدم اے گل تر + نخل اُمیدم داد ثمر + روے فاع تدیدم فعولن ایک فاع لتر فعل۔ وقس علیٰ ہذا۔ اسیر ؎ دیکھ اسیر اعجاز نبیؐ + سب نے قمر کو دیکھا دو + دیک فاع اسیرع فعولن جاز فاع نبی فعل۔ مصرع دوم بروزن چہل و یکم۔ وزن سیزدہم سے یہانتک وہ بتیس ۳۲ اوزان ہین جو اعمال ہشتگانۂ مذکورہ سے پیدا ہوئے ہین۔ اس بتیسی ۳۲ کا اختلاط باہمی بلا تامل جائز ہی۔

جناب شیخ امداد علی صاحب بحر نے اسکی تصحیح کے امتحان کے واسطے ایک قاعدہ خوب استخراج کیا ہی کہ ایسے اوزان مین ہمیشہ سبب خفیف کے بعد سبب خفیف یا دو سبب خفیف کے درمیان ایک سبب ثقیل ہوگا مگر وہ ثقیل ایک رکن کے آخر کا ایک متحرک اور ایک رکن کے آغاز کا ایک متحرک ملا کر ہاتھ آئیگا بشرطے کہ اگر عروض وضرب مین التقاے ساکنین ہو تو ساکن آخر سے چشم پوشی کرو مثلاً فعلن فعلن فع۔ یہان سبب خفیف کے بعد سبب خفیف ہی جیسے فاع فعولن فاع فعول۔ یہان فاع فعولن مین فاع کا عین اور فعولن کی فے دونون ملا کر

ایک سبب ثقیل دو سبب خفیف کے درمیان مین ہو اور بوجہ اجتماع ساکنین لام فعول سے آنکھ چرانی ہوگی۔ اس امتحان کے علاوہ ان بتیس اوزان مین جہان رکن سوم مقبوض ہو اوسکے بعد رکن چہارم یعنی عروض یا ضرب ابتر بھی آسکتے ہین اور ایسے عروض یا ضرب لانے سے چار وزن اور پیدا ہونگے اگرچہ قاعدے سے غلط نہین لیکن دو تین تو اونمین بالکل خوش آیند نہین مثلاً۔

(۴۵) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم مقبوض محبق سوم مقبوض چہارم ابتر۔ فعلن فاع فعولُ فع ؎ ساقی ریخت بجام مے + مارا دمدام مے + ساقی فعلن ریخ فاع بجام فعولُ مے فع۔ مصرع دوم بھی اسیطرح۔

(۴۶) بیت مثمن رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم ابتر۔ فاع فعولُ فعولُ فع ؎ نالہ شنید وصد آہ ہم + یار نکرد نگاہ ہم + نال فاع شنید فعول صداہ فعول ہم فع۔ مصرع دوم علیٰ ہذا القیاس۔

(۴۷) بیت ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض محبق چہارم ابتر۔ فعلن فعلن فاع فع ؎ مشت برمن یار نہ + کام جانم بازدہ + من نمت فعلن برمن فعلن یار فاع نہ فع۔ وقس علیٰ ہذا۔

(۴۸) آٹھ رکن کی بیت رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض محبق چہارم ابتر۔ فاع فعولن فاع فع ؎ بوسہ رویت کام دل + عشق لبت در آب وگل + بوس فاع یرویت فعولن کام فاع دل فع۔ مصرع دوم بھی یونہین۔ یہ اڑتالیس اوزان وافی ہین۔ ان اوزان کا ایک کلیہ اور بھی ہو کہ جہان کہین صدر وابتدا کے سوا فاع یا فعلن بسکون دوم واقع ہو اور اوسکے ماقبل کوئی ساکن نہو تو وہ وزن غلط ہو۔ فافہم۔

ان اڑتالیسون مین اکثر وزن مضاعف ہوکر سولہ رکن کا شعر بنتے ہین اور خوش آیند ہوتے ہین۔ وہ تضعیف پانچ صورتون سے ہوتی ہو۔ یا تو ایک نئے وزن کو چار بار مکرر لیکر

شاذ دہ رکنی شعر بناتے ہین - یا دو نئے وزنون کو ایک ایک بار اور دو پرانے وزنون کو ایک ایک بار یا تین نئے وزنون کو ایک ایک بار اور ایک پرانے وزن کو ایک بار - یا تین پرانے وزنون کو ایک ایک بار اور ایک نئے وزن کو ایک بار - یا چار نئے وزنون کو ایک ایک بار - لیکر سولہ رکن کا شعر لاتے ہین - الغرض ہر بیت مین مشترک یا غیر مشترک چار چار وزن شامل ہوتے ہین - اس حساب سے ہر شعر شاذ دہ رکنی چہار خانہ ہوجاتا ہی - ہم نے مضاعف خانہاے غیر مختلف کے آغاز پر اوسکے مثمن وافی کا وزن از روے شمار بتا دیا اور مختلف خانون کے مضاعفات مین خانے خانے کے ساتھ اوسکے مثمن وافی کے شمار کا پتا دیا - تاکہ ہر خانے کے وزن کا نام بآسانی مل سکے اور ہر بیت مین جسقدر وزن غیر مشترک آئے ہین اونھین کے حساب سے نمبر شمار مین ہندسے دیے ہین - وہان واو عاطفہ کے فرق سے دریافت ہوسکتا ہی کہ ایک ایک شعر مین کتنے اوزان وافی غیر مشترک شریک ہین مثلاً -

(۴۹) سولہ رکن کا پورا شعر وزن اول کا مضاعف - محمد ابراہیم ذوق دہلوی ؎ یہ کشتون کا اوس مانگ کے یہان پتا ہی کہ اون تیرہ بختون کے مرقد پہ کوئی + اگر سنگ موسیٰ کا تعویذ دیکھے تو رکھتے ہی بس درمیان سے وہ شق ہو + یکشتو فعولن ک اسا فعولن گ کے یا فعولن پتا ہی فعولن ک انتی فعولن رہ بختو فعولن کمر قد فعولن پکوی فعولن - باقی علیٰ ہذا القیاس - اس وزن کو وسط کر دینے سے دراز مل کا عیب کسیقدر رد ہنک جاتا ہی کیونکہ وزن سالم الارکان ہی - جیسے ولہ ؎ مری زندگی تھی ابھی اک تمنا - مسیحائی جو کر گئی تیری ٹھوکر + کہ ٹھکرایا تو نے تو یون تھا سمجھکر - نکلجاے جان کچھ جو سدرمق ہو + اسمین تسبیغ یا غنہ بھی آئی ہی یون ؎ یہ بحر و قوافی غزل کے بدلکر رقم اک غزل کر کہ اے ذوق جسمین + نہ لفظ مغلق نہ تعقید مطلق جو فی الجملہ کچھ ہو تو معنی ادق ہو + ک اسا ذو فعولن فجسمین فعولان - الغرض یہ وزن شاذ ہی -

(۵۰) بیت شاذ دہ رکنی - وزن ہفتم کا مضاعف - محب ؎ بیار عشقم در دل من غیر انہ وصالش درمان ندارد + اما ازین غم جان برلب آمد کا یام ہجرش پایان ندارد + بیا فعلن

رعشقم فعولن دروے فعلن دلے من فعولن غیر زفعلن وصالش فعولن درما فعلن ندارد فعولن
اسیطرح تقطیع مصرع دوم بھی ہی۔ مؤلف مستہام نے اس وزن مین اُردو اشعار کہے اور وہ
مسمط چہار خانہ لانے سے ناگوار مذاق نہین یون ؎ کب تک سہیگا تیری جفا دل نالش کریگا
روز جزا دل ٭ پتھر ترا دل شیشہ مرا دل ہشیار رہنا خالق ہی عادل ٭ کب تک فعلن سہیگا فعولن
تیری فعلن جفا دل فعولن نالش فعلن کریگا فعولن روزے فعلن جزا دل فعولن۔ وقس
علیٰ ہذا۔ اسمین ہم نے تسبیغ باغنہ کا بھی استعمال کیا ہی یون ؎ دل سے الگ چل تو کچھ تسلی مین
دیتا ہی ہمکو غمگین صدا مین ٭ سہتا ہی دن بھر تیری جفا مین کرتا ہی شب بھر تیرا گلا دل ٭ غمگی
فعلن صدا مین فعولان۔ لوگ اس کو بحر کامل سے بتاتے ہین اور دھوکا کھاتے ہین ہم نے
یہی فارسی شعر وہان لکھکر وجہ مغالطہ بتا دی ہی۔

(۵۱) شعر شاذ دہ رکنی وزن یازدہم کا مضاعف۔ خواجہ عصمۃ اللہ بخاری ؎ زہے دولت
بخون مردم کشادہ تیر وکشیدہ خنجر ٭ رخ چو ماہت صباح دولت خط سیاہت شب معنبر ٭ زہے
فعول چشمت فعلن بخون فعول مردم فعلن کشاد فعول تیر وفعلن کشید فعول خنجر فعلن۔ باقی
علیٰ ہذا القیاس۔ میر عباس سلیم لکھنوی ؎ تمام شب یہ رہا ہی عالم ادھر کی دنیا اودھر ہوئی
ہی ٭ اخیر وقت آئے دیکھنے کو بھلے کو اب بھی خبر ہوئی ہی ٭ تمام فعول شب یہ فعلن رہا ہی فعول
عالم فعلن ادرک فعول دنیا فعلن ادھر فعول یی ہی فعلن۔ باقی اسیطرح۔ اس وزن مین
مسمط بہت بھلا معلوم ہوتا ہی۔ جیسے جناب بحر ؎ چمک رہے ہین چمن مین بلبل۔ مہک
رہے ہین کھلے ہوئے گل ٭ چھلک رہے ہین پیالۂ مل۔ خوشی ہی ابر بہار آیا ٭ اسکے تین خانے
زوالقافیتین بھی ہین۔ اسمین تسبیغ باغنہ بھی جائز ہی۔ اسیر ؎ بجا ہی آنکھون سے گرم آنسو
جو شمع کی طرح ڈھل رہے ہین ٭ لگی ہی ایک آگ اپنے دل مین بدن سے شعلے نکل رہے ہین ٭
ح ڈلر فعول ہے ہین فعلان ٭ نکلر فعول ہے ہین فعلان۔

(۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵) شعر شاذ دہ رکنی خانۂ اول بروزن تسبیغ خانۂ دوم بروزن چہلم

خانۂ سوم بروزن ہجدہم خانۂ چہارم بروزن سی وہشتم - جناب میر تقی علیہ الرحمہ ؎ حال نہین ہی عشق سے مجھ مین کس سے میر اب حال کہون + آپ ہی چاہکر اوس ظالم کو اپنا ایسا حال کیا + حال فاع نہی ہی فعولن عشق فاع سمجھے فعولن - کس سے فعلن میر فعلن حال فاع کہون فعول + اپ فاع ہچاہ فعول کرس ظا فعولن لم کو فعلن - اپنا فعلن ایسا فعلن حال فاع کیا فعل - اسمین چارون خانے غیر مشترک ہین - اسکے خانۂ اول کے وزن پر فارسی مین شمس الدین فقیر نے شعر مضاعف یون کہا ہی ؎ زلف معنبر برمہ رویت تیرہ شب است و وادیِ موسیٰ + جامۂ صبرم درکف عشقت دامنِ یوسف دستِ زلیخا + زلفِ فاع معنبر فعولن برم فاع ہرویت فعولن تیر فاع شبستو فعولن واد فاع یموسیٰ فعولن - اسمین ایک ہی وزن چار بار مکرر آیا ہی -

(۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹) سولہ رکن کا شعر - خانۂ اول بروزن چار دہم - دوم بروزن سی وچہارم سوم بروزن پانزدہم - چہارم بروزن سی وہفتم - میر ؎ سارے رند اوباش جہان کے تجھسے سجود مین رہتے ہین + بانکے ٹیڑھے ترچھے تیکھے سبکا تجھکو امام کیا + سارے فعلن رندو فعلن باش فاع جہاکے فعولن - تجس فاع سجود فعول مرہتے فعولن ہین فاع + باکے فعلن ٹیڑھے فعلن ترچھے فعلن تیکھے فعلن - سب کا فعلن تجک فاع امام فعول کیا فعل - اس شعر مین ہر چہار خانہ غیر مشترک آیا ہی -

(۶۰ و ۶۱) بیت شانزدہ رکنی - خانۂ اول بروزن چار دہم - دوم بروزن سی و دوم - سوم بروزن بستم - چہارم بروزن چہل و سوم - جناب بحر ؎ کیسی پری کیسی جوانی ہم سب لوگ مسافر ہین + صبح ہوئی تو کوچ کی ٹھہری شام ہوئی تو مقام کیا + کیسی فعلن پری فعلن کیسی فاع جوانی فعولن - ہم سب فعلن لوگ فاع مسافر فعولن ہین فاع + صبح فاع ہوئی تو فعولن کوچ فاع کی ٹھہری فعولن - شام فاع ہوئی تو فعول مقام فعول کیا فعل - اسمین خانۂ دوم و خانۂ چہارم دونون غیر مشترک ہین -

(۶۲ و ۶۳) شولہ رکن کا شعر۔ خانۂ اول بروزن چار دہم۔ دوم بروزن سی و سوم۔ سوم بروزن
چار دہم۔ چہارم بروزن چہل و یکم۔ جناب بحر ؎ شربت ہوتا خون ہمارا کاش تیونکے مشرب مین +
شکر کے مانند ہمارے دل کی کدورت بیٹ جاتی + شربت فعلن ہوتا فعلن خون فاع ہمارا فعولن
کاش فاع تیو کے فعولن مشرب فعلن مین فاع + شک کر فعلن کے ما فعلن نند فاع ہمارے فعولن
دل ک فاع کدورت فعولن بیٹجا فعلن تی فع۔ اسمین خانۂ دوم و چہارم غیر مشترک دونون مین۔
(۶۴ و ۶۵ و ۶۶) شعر شانزدہ رکنی۔ خانۂ اول بروزن شانزدہم۔ دوم بروزن چہل و چہارم
سوم بروزن ہجدہم۔ چہارم بروزن سی و نہم۔ بحر ؎ صدقے اپنی قناعت کے کیا فقر مین
اپنا فخر رہا + دست سوال جو اپنا بڑھتا ہاتھون عزت گھٹ جاتی + صدقے فعلن اپن فاع
قناعت فعولن کے کا فعلن۔ فقر فاع م اپنا فعولن فخر فاع رہا فعل + دست فاع سوال
فعول ج اپنا فعولن بڑتا فعلن۔ ہا تو فعلن عزت فعلن گھٹجا فعلن تی فع۔ اسمین خانۂ اول
و دوم و چہارم غیر مشترک ہین۔
(۶۷ و ۶۸) سولہ رکن کی بیت۔ خانۂ اول بروزن چار دہم۔ دوم بروزن سی و پنجم۔ سوم بروزن
بستم۔ چہارم بروزن چہل و دوم۔ بحر ؎ اوٹھو کپڑے بدلو چلو کیا بیٹھے ہو بحر اوداس اوداس +
سیر کے دن ہین پھول کھلے ہین جوش پہ فصل بہاری ہو + اٹ ٹو فعلن کپڑے فعلن بدل
فاع چلو کا فعولن۔ بیٹ فاع ہجر فعول اداس فعول اداس فعول + سیر فاع کدن ہو فعولن
پول فاع کلے ہو فعولن۔ جوش فاع پفصل فعول بہاری فعولن ہو فع۔ اسمین خانۂ دوم
و خانۂ چہارم غیر مشترک ہین۔
(۶۹ و ۷۰ و ۷۱) بیت شانزدہ رکنی خانۂ اول بروزن ہفدہم۔ دوم بروزن بست و نہم۔
سوم بروزن شانزدہم۔ خانۂ چہارم بروزن سی و ششم۔ میر ؎ آج ہمارے گھر آیا تو کیا ہو
یان جو نثار کرین + الا کھینچ بغل مین تجھکو دیر تلک ہم پیار کرین + الج فاع ہمارے فعولن
گرا فعلن یا تو فعلن۔ کا ہو فعلن یاج فاع نثار فعول کرین فعول + ال لا فعلن کھینچ فاع

بعل مے فعولن تجکو فعلن - دیر فاع تلک ہم فعولن پار فاع کرین فعول - اس شعر مین خانۂ اول و دوم و چہارم غیر مشترک ہین -

(۷۲) سولہ رکن کا شعر - خانۂ اول بروزن ہفدہم - دوم بروزن چہلم - سوم بروزن ہفدہم - چہارم بروزن سی ونہم - میر ؎ آج غزال اک رہبر ہو کر لایا تربت مجنون پر + قصد زیارت رکھتے تھے ہم جب سے وحشت رکھتے تھے + الج فاع غزال اک فعولن رہبر فعلن ہو کر فعلن - لایا فعلن ترب فاع تجنو فعولن پر فع + قصد فاع زیارت فعولن رکھتے فعلن تے ہم فعلن - جب سے فعلن وحشت فعلن رکھتے فعلن تے فع - اسمین صرف خانۂ دوم غیر مشترک ہی -

(۷۳ و ۷۴) بیت شانزدہ رکنی - خانۂ اول بروزن بستم - دوم بروزن چہل و یکم - سوم بروزن نوزدہم - چہارم بروزن سی و یکم - میر ؎ کی ہی عمارت دل کی جنھون نے اونکی بنا کچھ رکتی ہی + اور تو خانہ خراب ہی دیکھے اس بستی کے معماران + کیہ فاع عمارت فعولن دلک فاع جنونے فعولن - انک فاع بناکچ فعولن رکتی فعلن ہی فع - اور فاع تخان فعول خراب فعول ہدیکے فعولن - اس بس فعلن تیکے فعلن معا فعلن ران فاع - اسمین خانۂ سوم و چہارم غیر مشترک -

(۷۵ و ۷۶) سولہ رکن کا شعر - خانۂ اول بروزن ہفدہم - دوم بروزن بست و یکم - سوم بروزن نوزدہم - خانۂ چہارم بروزن بست و دوم ؎ آج گلابی کپڑے پہنے گلشن مین ہی وہ سرو خرامان + طوق مین قید ہی قمری وحشی پرزے پرزے گل کا ہی دامان + الج فاع گلابی فعولن کپڑے فعلن پہنے فعلن - گلشن فعلن میہ فاع وسرو فعول خرامان فعولان + طوق فاع مقید فعول ہقمر فعول یوحشی فعولن - پرزے پرزے فعلن پرزے فعلن گلک فاع ہدامان فعولان - خانۂ دوم و چہارم غیر مشترک -

(۷۷ و ۷۸) شعر شانزدہ رکنی - خانۂ اول بروزن بستم - خانۂ دوم بروزن بست و سوم -

سوم بروزن نسبتم چہارم بروزن بست و چہارم ؎ وقتِ مدد ہی جلد خبر لے سوتی ہی کیا چشم گریان + گھر مین ہمارے آگ لگی ہی سینہ غم سے ہی اپنا بریان + وقت فاع مدد ہی فعولن جلد فاع خبر لے فعولن - سوتی فعلن ہی کا فعلن چشمے فعلن گریان فعلان + گرم فاع ہمارے فعولن اگ فاع لگی ہی فعولن - سینہ فعلن غمس فاع ہ اپنا فعولن بریان فعلان - اسمین خانۂ دوم وخانۂ چہارم دونون غیر مشترک ہین -

(۷۹ و ۸۰ و ۸۱) سولہ رکن کا شعر - خانۂ اول بروزن چار دہم - دوم بروزن بست و پنجم - سوم بروزن سیزدہم - چہارم بروزن بست و ششم ؎ گھر ہو خالی آئے اکیلے خوب ہنسے ہو میرے بس مین + جھوٹے سارے زمانے کے ہو تم ابتو نا نوچنگا جھوٹی قسمین + گر ہی فعلن خالی فعلن اے فاع اکیلے فعولن - خوب فاع بسے ہو فعولن میرے فعلن بس مین فعلان + جوٹے فعلن سار فاع زمان فعول کہو تم فعولن - ابت فاع نمان فعول گجوٹی فعولن قسمین فعلان - خانۂ دوم وسوم وچہارم غیر مشترک ہین -

(۸۲ و ۸۳) بیت شانزدہ رکنی - خانۂ اول بروزن نسبتم - خانۂ دوم بروزن بست و ہفتم سوم بروزن نسبتم - چہارم بروزن بست و ہشتم ؎ کوئی تماشا دیدکا دیکھے پردۂ چشم مین میرے نہان ہین + آنکھ بھی ہی اک بھول بھلیان ڈھونڈھ پھرا مین اونکو کہان ہین + کوے فاع تماشا فعولن دید فاع کدیکے فعولن - پردفاع یچشم فعول ممیر فعول نہا ہین فعولان اک فاع بہ اک فعولن بول فاع بلو یا فعولن - دوڈ فاع پرامر فعولن انک فاع کہا ہین فعولن اسمین خانۂ دوم وخانۂ چہارم دونون غیر مشترک ہین - وزن چہل و نہم سے یہان تک تینتیس اوزان وافی المضاعف ہین -

(۸۴) چھ رکن کا پورا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فعولن فعولن فعولن - دوبار - سیفی ؎ زدردِ جدائی چنانم + کہ از زندگانی بجانم + زدردے فعولن جدائی فعولن چنانم فعولن باقی تقطیع علیٰ ہذا القیاس -

(۸۵) شعر شش رکنی عروض وضرب مسبغ باقی مثل ہشتاد وچارم۔ فعولن فعولن فعولان
دوبارہ منم عاشق رند بدنام ✤ ندارد دلم بے تو آرام ✤ منم عافعولن شقے رن فعولن
دبدنام فعولان وقس علیہ۔

(۸۶) شعر مسدس عروض وضرب مقصور باقی ارکان سالم۔ فعولن فعولن فعول۔ دوبارہ
ازان خطِ مشکین یار ✤ شدہ ماہش اندر محاق ✤ ازاخط فعولن ملشکی فعولن نیارفعول
شدہ مافعولن ہشند فعولن محاق فعول۔

(۸۷) چھ رکن کا شعر عروض وضرب محذوف باقی مثل وزنِ ہشتاد وششم۔ فعولن فعولن
فعل۔ دوبارہ بیا در برم ای صنم ✤ کہ شد بیتو جان از تنم ✤ بیا در فعولن برم ای
فعولن صنم فعل۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔

(۸۸) شعر مسدس صدر وابتدا اثلم باقی سالم۔ فَعلن فعولن فعولن۔ دوبارہ بپیش قدِ
نازِ دلبر ✤ ہیچ ست سرو وصنوبر ✤ بپیشے فَعلن قدے نا فعولن زدلبر فعولن۔ وقس علیہ۔

(۸۹) چھ رکن کا شعر عروض وضرب مسبغ باقی مثل وزن ہشتاد وہشتم۔ فعلن فعولن فعولان
دوبارہ رفتیم در کوے جانان ✤ کردیم سیرِ گلستان ✤ رفتے فَعلن مدر کو فعولن ی جانان
فعولان۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔ یہ چھ اوزان مجزو ہین۔

(۹۰) چار رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ فعولن فعولن۔ دوبارہ عیان شد نہانم ✤
زرنگ رخانم ✤ عیا شد فعولن نہانم فعولن ✤ زرنگے فعولن رخانم فعولن۔

(۹۱) بیت مربع عروض وضرب مقصور باقی سالم۔ فعولن فعول۔ دوبارہ توئی دلگداز
منم دل سپار ✤ تیی دل فعولن گداز فعول ✤ منم دل فعولن سپار فعول۔ اس وزن مین
بھی عروض یا ضرب یا دونون محذوف لاسکتے ہین۔ یہ دو وزن مشطور ہین۔ متاخرین کے
نزدیک مجزو ومشطور متروک ہین۔ اگر کوئی کہے تو مضائقہ نہین۔

(۹۲) شعر معشر۔ خلاف قرارداد اہل فن مسکین مرثیہ گوے اُردو نے دس رکن کا مثلث

بحر متقارب مین یون کہا ہی۔ فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن۔ سہ بار ے عزیزان حسین ابن حیدر کے ماتم مین آؤ ٭ غریبون یتیمون اسیرون کا دکھ سُنتے جاؤ ٭ جواون سب کو مظلوم جانو تو آنسو بہاؤ ٭ عزیزا فعولن حسینب فعولن ن حیدر فعولن کماتم فعولن م ا ا و و فعولن۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔ لیکن اس وزن کو دراز مل مین شامل کرنا لازم ہی۔

غریب

یہ بحر بزبان عربی قلیل الاستعمال ہی۔ اسکی اصل دائرے مین بزبان تازی آٹھ بار فاعلن ہی۔ اسکے عروض وضرب چھ قسم کے آئے ہین۔ سالم۔ مخبون۔ مذال مقطوع مخبون مسکن مخبون مرفل۔ مگر فی الواقع مخبون مسکن ومقطوع اواخر ابیات مین ایک کام کرتے ہین بدین سبب اسکے عروض وضرب پانچ ہی رکھنا اولیٰ ہی۔ وافی ومجزو ومشطور ملاکر یہ بحر دس وزنون پر مستعمل ہی یون۔

(۱) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن۔ دو بار ے حَارَبُوْا قَوْمَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَرْعَوُوْا ٭ لِلصَّلَاحِ الَّذِيْ خَيْرُهُ رَاهِنٌ ٭ حاربو فاعلن قومہم فاعلن ثم لم فاعلن یرعووا فاعلن ٭ لص صلا فاعلن حل لذی فاعلن خیرہو فاعلن راہنو فاعلن۔ اون لوگون نے اپنی قوم سے جنگ کی پھر نہ باز آئے بدی سے اور اوس نیکی کی طرف میل نکیا جسکی خیر ثابت ہی۔

(۲) بیت مثمن اور ہر رکن مخبون۔ فعلن فعلن فعلن فعلن۔ بحرکات دوم۔ دو بار ے وَ آتَيْتُ جَمِيْعَ مَوَاطِنِهَا ٭ فَاَسَفْتُ بِغَيْبَةِ سَاكِنِهَا ٭ واتی فعلن تحمی فعلن عموا فعلن طنہا فعلن ٭ فاسف فعلن تبغی فعلن بت سا فعلن کنہا فعلن۔ مین اوسکے تمام مکانون مین پھرا تو مین نے اون مقامون کے ساکنون کے غائب ہونے پر افسوس کیا۔

(۳) شعر مشت رکنی اور سب ارکان مخبون مسکن۔ فعلن فعلن فعلن فعلن۔ بسکنات دوم دو بار ے يَا مَحْبُوْبِيْ اَدْرِكْ رُوْحِيْ ٭ وَارْحَمْ قَلْبِيْ فَاجْلِسْ عِنْدِيْ ٭ یامح فعلن بوبی

فعلن ادرک فعلن روحی فعلن + ورحم فعلن قلبی فعلن فجلس فعلن عندی فعلن - اے میرے دوست میری روح کو تازہ کر اور میرے دل پر رحم کر کہ میرے پاس بیٹھ - جو لوگ اس وزن بھر کو مقطوع کہتے ہین خطا کرتے ہین کیونکہ قطع عروض وضرب کے واسطے خاص ہی اور یہان آٹھون رکن اوسی قطع کے ہین پھر باقی چھ ارکان مین قطع کیونکر ہو سکے - اسی وزن کا نام صوت الناقوس بھی ہی اس سبب سے کہ حضرت جابر عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ ملک شام مین صدر اہل بیت کرام جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کے ہمردیف تھے ایک کلیسا سے ناقوس کی آواز آئی جو کہ اس وزن کے ارکان سے تلتی تھی - حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ناقوس یہی کہتا ہی ؎ حَقًّا حَقًّا حَقًّا حَقًّا + صِدْقًا صِدْقًا صِدْقًا صِدْقًا + اسی بنیاد پر سمجھو کہ لوگون نے علم عروض کا استخراج کو بہ قصار کی آواز پر سمجھا ہی جسکا ذکر بدیع العروض مولفہ قاضی جہان سیفی مین موجود ہی اور فی الواقع شعر کی بنا تخیلات پر ہی - لیکن سعد الشارحین کہتے ہین تعجب ہی کہ خلیل نے صوت الناقوس کا ذکر نہین کیا اگرچہ اوسکا زمانہ حضرت کے زمانے کے بعد ہی -

مولف عرض کرتا ہی کہ حضرت نے بھی تو یہی فرمایا تھا کہ ناقوس سے یہ صدا آرہی ہی یہ نہین ارشاد کیا کہ ناقوس سے یہ اشعار نکلتے ہین یا اس وزن کا نام صوت الناقوس ہی - فتامل -

(۴) چار رکن کا شعر مخبون و مسکن باہم مخلوط اسمین اختیار ہی جہان چاہے رکن مخبون لائے جہان چاہے مخبون مسکن - اگر عروض وضرب کو مخبون مسکن لائے تو اونکو مقطوع بھی کہہ سکتے ہین مثلاً صدر وحشو اول مخبون مسکن - حشو دوم وعروض مخبون - پھر ابتدا مخبون وحشو سوم مخبون مسکن اور حشو چہارم وضرب مخبون - فعلن فعلن فعلن فعلن - دو رکن اول بسکنات دوم و دو رکن آخر بحرکات دوم - فعلن فعلن فعلن فعلن - رکن دوم بتسکین دوم باقی بحرکات دوم ؎ یا لیل الصب متی عدہ + اقیام الساعۃ موعدہ + یا لیل فعلن لص صب فعلن بمتی فعلن عد ہو فعلن + اقیا فعلن مس سا فعلن عتِ مو فعلن عد ہو فعلن - اے شب عاشق اوسکا وعدہ کس وقت ہی کیا اوسکا وقت وعدہ قیام قیامت پر ہی - یہ چار وزن وافی ہین -

(۵) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلن فاعلن فاعلن۔ دوبارہ ؎ قِفْ عَلٰی دَارِهِمْ وَتَبَیَّنْ بَیْنَ اَطْلَالِهَا وَالدِّمَنْ + قِفْ علیٰ فاعلن دارہم فاعلن وتبین فاعلن + بین اطلا فاعلن لہا والدمن فاعلن۔ توقف کر اونکے گھرون پر اور اون گھرون اور آدمیون کے نشانون پر گریہ کر۔ طلل بالتحریک پرانی بنیادین کہ گھڑ ہی جانے کے بعد باقی رہین اطلال بفتح اول اوسکی جمع۔ دمنہ بالکسر نشان اور آدمیون کے نشان دمن بفتحتین اوسکی جمع ہی۔

(۶) بیت مسدس صدر و ابتدا و حشو اول و ثانی و عروض سالم و ضرب مذال۔ فاعلن فاعلن فاعلن + فاعلن فاعلن فاعلان ؎ هٰذِهٖ دَارُهُمْ اَقْفَرَتْ + اَمْ زَبُوْرٌ مُحَتَّهَا الدُّهُوْرُ + ہاذی فاعلن دارہم فاعلن اقفرت فاعلن + ام زبو فاعلن رمحت فاعلن ہدر دہور فاعلان۔ اونکے خال گھر ہین یا کتاب کی سطرین جنکو زمانون نے مٹا دیا ہی۔ زبور بضم اول بقول اسنوی زبر بکسر اول کی جمع ہی جسکے معنی سطر۔

(۷) شعر شش رکنی عروض و ضرب مخبون مرفل باقی سالم۔ فاعلن فاعلن فعلاتن ؎ دَارُ سُعْدٰی لِشَجْرِ عُمَّانِ + قَدْ كَسَاهَا اَبِلَ الْمَلَوَانِ + ہر دو مصرع باشباع آخر۔ دار سعد فاعلن دی لشج فاعلن رعمانی فعلاتن + قد کسا فاعلن ہا بلل فاعلن ملوانی فعلاتن۔ سعدیٰ معشوقہ کا گھر ساحل عمان پر شجر مین ہو جسپر درزات کی کنگی چھا گئی ہی۔ شجر بفتح و کسر شین معجمہ و سکون جیم تازی عمان اور عدن کے مابین کا ساحل و کنارہ کذا فی المنتخب و بقول سعد الشارحین ایک بندر مشہور اوسی جگہ۔ وزن مجمع سے یہان تک تین اوزان مجزوہین۔

(۸) بعض مولدین نے اسکے مربع مین بھی شعر کہے ہین جیسے۔ چار رکن کی ایک بیت اور ہر رکن سالم۔ فاعلن فاعلن۔ دوبارہ ؎ اَیْنَ اَهْلُ الْحِمٰی + اِنَّ شَوْقِیْ نَمَا + یہ ایک شعر ہی عَیْنُ دَمْعِهِمْ + دَمْعُهَا قَدْ هَمَا + یہ دوسرا شعر ہی۔ این اہ فاعلن لل حمیٰ فاعلن + ان شوقی فاعلن نما فاعلن۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔ صاحبان چراگاہ کہان ہین بتحقیق کہ میرا شوق ترقی پر ہی اونکے عاشقون کی آنکہ کے اشک زور شور سے جاری ہین۔ ہمی بالفتح جاے بلند سے آب روان

کا گرنا - کذا فی المنتخب -

(۹) شعر مربع صدر سالم ابتدا مجنون عروض وضرب ذال - فاعلن فاعلان + فعلن فاعلان
ے غَرِّدِی یَا حَمَامُ + لِیَطِیبَ الْهُیَامُ + غردی فاعلن یا حمام فاعلان + لیطی فعلن بل هیام
فاعلان -

(۱۰) شعر چہار رکنی ضرب ذال باقی تین رکن سالم - فاعلن فاعلن + فاعلن فاعلان ے
لِلَّذِی قَلْبُهُ + بَیْنَ تِلْكَ الْخِیَامُ + لل لذی فاعلن قلبہو فاعلن + بین تل فاعلن کل خیام
فاعلان - وزن نہم و دہم کے یہ معنی ہین - اک کبوتر تو گونج تا کہ بہلا رہے عشق اوس شخص کا جسکا
دل وابستہ ان خیمون کے اندر ہی - وزن ہشتم سے یہان تک تین اوزان مشطور ہین -

بزبان فارسی و اُردو اس بحر کی اصل آٹھ بار فاعلن دائرے مین آئی ہی - وافی اور وافی
المضاعف و مجزو اور مجزو المضاعف و مشطور ملا کر پچیس اوزان پر یہ بحر مستعمل ہی یون -

(۱) آٹھ رکن کا پورا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن - دوبا رسیفی ے
حسن و لطف ترا بندہ شد مہر و مہ + خط و خال ترا مشک چین خاک رہ + حسن لط فاعلن فے ترا
فاعلن بند شد فاعلن مہر مہ فاعلن + خط طخا فاعلن لے ترا فاعلن مشک چی فاعلن خاک رہ فاعلن
بزبان اُردو اس وزن مین بتکلف وضرورت اشعار آئے ہین جیسے طالب دلہوی ے کیا کرون
مین گلہ یار نے کیا کیا + دل مرا چھین کر مفت ہی لے لیا + کا کرو فاعلن مو گلہ فاعلن یار نے فاعلن
کا کیا فاعلن - باقی علی ہذا القیاس یا جسطرح میر علی اوسطر رشک ے مرگ ناسخ کا غل چار سو سے
اوٹھا + لطف تحقیق کا گفتگو سے گیا + رشک نے مصرع سال رحلت کہا + شعر گوئی اوٹھی لکھنؤ سے
دلا + مرگنا فاعلن سنخ غل فاعلن چار سو فاعلن سے اُٹھا فاعلن + لطف تح فاعلن قیق کا فاعلن
گفتگو فاعلن سے گیا فاعلن -

(۲) شعر ششمن عروض وضرب بغنہ ذال باقی سالم - فاعلن فاعلن فاعلن فاعلان - دوبا
ے آن صنم کز غمش جان و دل گشتہ خون + نی عجب گر چکد اشک من لالہ گون + ا صنم فاعلن

کز غمش فاعلن جاندل فاعلن گشت خون فاعلان - وقس علیٰ ہذا - کبھی اس وزن مین ا ذالہ بغیر نون غنہ بھی آتا ہی یون ؎ دل بدر آمدہ ست آہ از ہجر یار ٭ دیدہ ام شد سفید از غم انتظار ٭ ہجر یار فاعلان انتظار فاعلان - باقی معلوم -

(۳) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن مخبون - فعلن فعلن فعلن فعلن بحرکات دوم دوبار - سلمان ساوجی ؎ چو خست نبود گل باغ ارم ٭ چو قدت نبود قد سرو چمن ٭ چو رخت فعلن نبود فعلن گل باغ ارم فعلن - باقی علیٰ ہذا - طالب دہلوی ؎ تری آنکھ سے آنکھ لڑی جو صنم ٭ نہین آنکھ سے آنکھ لگی تو دم ٭ ترا فعلن کس ا فعلن کلڑی فعلن جو صنم فعلن - وقس علیٰ ہذا -

(۴) بیت ہشت رکنی عروض وضرب مخبون مذال باقی مثل وزن سوم - فعلن فعلن فعلن فعلان بحرکات دوم دوبار ؎ اگر او دہدم بجواب امان ٭ سخنے ست بدل کشمش بزبان ٭ اگر و فعلن دہدم فعلن بجوا فعلن ب امان فعلان - وعلی ہذا القیاس - ہوس ؎ غم دل کی کسیکو خبر ہی نہین ٭ اوسے حال یہ میرے نظر ہی نہین ٭ غم دل فعلن کسی فعلن کو خبر فعلن نہین فعلان

(۵) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن مخبون مسکن - فعلن فعلن فعلن فعلن - بسکنات دوم دوبار - سیفی ؎ ہر دم بپشت دارم زاری ٭ کز غم تا کی زارم داری ٭ ہر دم فعلن بپشت فعلن دارم فعلن زاری فعلن - باقی یونہین - طالب ؎ ہر دم کرتا ہون مین زاری ٭ دیکھی بس بس تیری یاری ٭ ہر دم فعلن کرتا فعلن ہو مے فعلن زاری فعلن - اسکے عروض وضرب کا نام مقطوع بھی کہہ سکتے ہین - اس وزن کو ہزج مسدس اخرب مکفوف محبوق محذوف اور رمل مسدس مخبون محذوف مسکن اور متقارب ثمن اثرم مقبوض محبوق بھی کہہ سکتے ہین بشرطیکہ اسکے باقی اشعار مین کوئی رکن خاص مثل مخبون کے نہو -

(۶) شعر ہشت رکنی عروض وضرب اعرج باقی مخبون مسکن - فعلن فعلن فعلن فعلان بسکنات دوم - دوبار ؎ دردے دارم در دل پنہان ٭ شاید بخشی زان لب درمان ٭ دردے فعلن دارم فعلن در دل فعلن پنہان فعلان - وقس علیہ -

(۷) بیت مثمن عروض وضرب مطموس باقی ارکان مخبون مسکن - فعلن فعلن فعلن فاع - بسکنات دوم - دوبار ؎ رخ پوشید از من دلدار ٭ زان مے نالم ہر دم زار ٭ رخ پوفعلن شید ز فعلن مندل فعلن دار فاع - وقس علیہ -

(۸) شعر مثمن ایک رکن مخبون مسکن اور ایک مخبون علی الترتیب تا ضرب فعلن فعلن فعلن فعلن دوبار ایک بتسکین دوم ایک بتحریک دوم ہو ؎ ہم تاج برت ہر شاہ و گدا ٭ محتاج درت ہر صبح و مسا ٭ ہمتا فعلن جبرت فعلن ہر شا فعلن و گدا فعلن - الی آخرہ - اسمین عروض وضرب مذال بھی آسکتا ہی یون ؎ جب آنکھون سے آنکھین چار ہوئین ٭ سینے سے سنا ئین پار ہوئین ٭ جب اا فعلن کس اا فعلن کے چا فعلن رہین فعلان - وقس علی ہذا وزن سوم سے یہانتک سب کا اجتماع جائز اور یہی مجموعہ گویا وزن نہم ہو -

(۹) بیت مثمن مخبون ومخبون مسکن درہم وبرہم اسمین عروض وضرب کو مذال لانیکا اختیار بھی ہو اور مخبون بھی اور مقطوع بھی جیسے - فعلن فعلن فعلان ٭ فعلن فعلن فعلن فعلان اول و دوم و پنجم و ہشتم ارکان بسکنات دوم باقی بحرکات دوم - شیخ بہاء الدین آملی ؎ یارب یارب بہ بہائی زار ٭ آن نامہ سیاہ خطا کردار ٭ یارب فعلن یارب فعلن ب بہا فعلن ی ی زار فعلان ٭ اا نا فعلن میسا فعلن بخطا فعلن کردار فعلان - یا جیسے - فعلن فعلن فعلن ٭ فعلن فعلن فعلن فعلن - ارکان چہارم وہفتم وہشتم بسکنات دوم باقی بحرکات دوم - کاہش ؎ کوئی اونکو پکارے باہر سے ٭ مری جان چلی ہو اندر سے ٭ ئے اُن فعلن کہکا فعلن رل با فعلن ہر سے فعلن ٭ مرجا فعلن بچلی فعلن ہو ان فعلن در سے فعلن -

(۱۰) شعر مثمن الارکان ایک رکن سالم ایک رکن مخبون علی الترتیب تا ضرب - فاعلن فعلن فاعلن فعلن - دوبار محب دہلوی ؎ گشتہ ام صنما مبتلاے غمت ٭ سوے من نظرے باید از کرمت ٭ گشت ام فاعلن صنما فعلن مبتلا فاعلن غمت فعلن - باقی علی ہذا القیاس مگر نصیر المحققین سالم ومخبون کا خلط خارج از قیاس بتاتے ہین -

(۱۱) شعر ہشت رکنی صدر و ابتدا و حشو دوم و چہارم سالم باقی بقول اکثر مخبون مقطوع۔ فاعلن فعل فاعلن فعل۔ دوبار۔ جامی ؎ سنبل سیہ برسمن مزن + لشکر حبش برختن مزن + سنبلے فاعلن سیہ فعل برسمن فاعلن مزن فعل۔ وقس علی ہذا۔ محمد حیات بیتاب ؎ شاہ مرگئے ظلم یہ ہوا + خیمہ جل گیا گھر بھی لٹ گیا + شاہ مر فاعلن گیے فعل ظلم سیہ فاعلن ہوا فعل۔ الآخر۔ لیکن یہ صریح غلط ہے کیونکہ حشو اول و سوم یہاں مقطوع ہین اور قطع درمیانی اصلا جائز نہین۔ اس لیے مؤلف کی راے مین اس وزن کو بحر متدارک مین سمجھنا ہی بچا ہے بلکہ یہ کہو کہ اشعار مذکور بحر قریب مسدس الاصل اشتر مکفوف محذوف ہین ہین۔ فاعلن مفاعیل فاع لن سے اسکی تقطیع کرلیون۔ سنبلے فاعلن سیہ برس مفاعیل من مزن فاعلن + لشکرے فاعلن حبش برخ مفاعیل تن مزن فاعلن۔ یونہین شعر اردو کی تقطیع۔ شاہ مر فاعلن گیے ظلم مفاعیل یہ ہوا فاع لن + خیم جل فاعلن گیا گھر مفاعیل لٹ گیا فاع لن۔

(۱۲) بہ مثل وزن یازدہم فقط عروض و ضرب بقول اکثر مخبون مقطوع مذال۔ فاعلن فعل فاعلن فعول۔ دوبار۔ ملا محمد خطا ؎ شد سر حسین بر سر سنین + وا محمدا کشتہ شد حسین + شد سر سے فاعلن حسی فعل برسرے فاعلن سنین فعول۔ باقی اسیطرح۔ مؤلف کی راے مین یہ بھی بحر قریب ہی عروض و ضرب مقصور بروزن فاعلن مفاعیل فاع لات۔ یون شد سرے فاعلن حسی برس مفاعیل رے سنین فاع لات۔ وا محم فاعلن مدا کشت مفاعیل شد حسین فاع لات۔ حسین کا نون مصرع اول مین بہر تقطیع غنہ ہوجائیگا۔ کبھی عجم از روے لہجہ ایسا بھی کہتے ہین۔ حکیم قاآنی ؎ نامش چہ بد حسین زنزا دکہ از ملی + ماشش کہ بود فاطمہ جدش کہ مصطفےٰ۔

(۱۳) بیت ہشت رکنی عروض و ضرب مطوس باقی سالم۔ فاعلن فاعلن فاعلن فاع۔ دوبار ؎ گیسوان وقت شب کردوا یار + کنجہ زد بر دلم تا سحر مار + گیسوا فاعلن وقت شب فاعلن کردوا فاعلن یار فاع۔ وقس علیہ۔ یا جیسے جناب بحر کا یہ مصرع اول ؎ جام مل ہاتھ مین وہ

بغل مین ٭ بجرا پنی یہ قسمت کہان ہی ٭ جامہ مل فاعلن ہات مے فاعلن وہ بغل فاعلن مین فاع-
(۱۴) شعر شمن عروض وضرب احذ باقی سالم- فاعلن فاعلن فاعلن فع- دوبار- جناب بحر
ے آنسو بہنے لگے دیکھتے ہی ٭ زلف محبوب ہی یا دھوان ہی ٭ ۱۱اس بہ فاعلن نے لگے فاعلن
دیکھتے فاعلن ہی فع + زلف مح فاعلن یوب ہی فاعلن یا دوا فاعلن ہی فع- وزن ماقبل کے
ساتھ اسکا اجتماع درست ہی- اس وزن مین ہر رکن مخبون بھی جائز ہی بروزن فعلن فعلن فعلن
فع- اور مخبون مسکن بھی درست ہی بروزن فعلن فعلن فعلن فع- وزن آخر بحر متقارب سے بھی
بن سکتا ہی مگر آسانی نہین ہی- یہ چودہ اوزان وافی ہین-
(۱۵) سولہ رکن کا شعر وزن سوم کا مضاعف- فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن
بحرکات دوم دوبار- میرزا بیدل ے چہ بود سرو کا غلط سبقان در علم وعمل بفسانہ زدن ٭ ز
غرور دلائل بیخبری ہمہ تیر خطابہ نشانہ زدن ٭ چبود فعلن سر کا فعلن غلط فعلن سبقا فعلن در عل
فعلن عمل فعلن بفسا فعلن نزدن فعلن- وقس علیہ- ابوظفر شاہ دہلی ے ظفر آدمی اوسکو
نجانیگا وہ ہو کیسا ہی صاحب فہم وذکا ٭ جسے عیش مین یاد خدا نرہی جسے طیش مین خوف
خدا نرہا ٭ ظفر فعلن دمیں فعلن کنجا فعلن نیگا فعلن وہکی فعلن سہصا فعلن جسے فعلن
ندکا فعلن- وعلی ہذا القیاس- اس وزن کو اگر سمط چہار خانہ لائین تو خوش آیند ہو جاتا ہی
لمؤلفہ ے رہی صبر وستم مین ذرا نہ کمی- ہوئی خوب فراغت تازہ دمی ٭ رہا ستا لگا تو چھری نہ
تھمی- وہ چھری جو تھمی تو گلا نرہا ٭ اس وزن مین اذالہ بھی جائز ہی یعنی فعلان اور
دونون کا خلط بھی-
(۱۶) شعر شانزدہ رکنی وزن پنجم کا مضاعف- فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن
بسکنات دوم دوبار- لمولفہ ے تم ہو جابر ہم ہین صابر یہ تو اپنا اپنا دل ہی ٭ جھگڑا کیا پھر اسمین آخر یہ تو
اپنا اپنا دل ہی ٭ تم ہو فعلن جابر فعلن ہم ہی فعلن صابر فعلن یہ تو فعلن اپنا فعلن اپنا فعلن
دل ہی فعلن- وقس علیہ- اسمین اذالہ بھی درست ہی-

(۱۷) سولہ رکن کا شعر عروض و ضرب احذ باقی مثلِ وزنِ شاذ دہم - فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فع - بسکنات دوم دوبار - ذوق ؎ قطرہ قطرہ آنسو جسکی طوفان طوفان شدت ہو ✤ پارہ پارہ دل ہو جسمین تو وہ تو وہ حسرت ہو ✤ قطرہ فعلن قطرہ فعلن ا اسو فعلن جسکی فعلن طوفا فعلن طوفا فعلن شدت فعلن ہو فع - باقی علیٰ ہذا القیاس - متقارب سے بھی یہ وزن ترش سکتا ہو لیکن آسانی نہین ہو -

(۱۸) بیت شاذ دہ رکنی وزنِ ہشتم کا مضاعف - فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن ایک متسکین دوم ایک بتحریک دوم ترتیب وار دو بار - لمولفہ ؎ کیون لاش پہ میری روتے ہین سب کیون میت مین آنکھین کھوتے ہین سب ✤ چونکو نگانہ خوابِ مرگ سے مین ہو شور عبث فریاد عبث ✤ کو لا فعلن شپ مے فعلن ری رو فعلن تہ سب فعلن کو مف فعلن تم ا افعلن کے کو فعلن تہ سب فعلن - وقس علیٰ ہذا - ساری غزل ایسی ہو - اسمین اذالہ بھی آتا ہو جیسے شاد ؎ صیاد اگر فریاد کرین ہم تازہ اسیر الزام نہین ✤ معلوم نہین آئین قفس آگاہِ طریقِ دام نہین ✤ رلزا فعلن م نہین فعلان - اس وزن مین یہ ترتیب واجب نہین بلکہ مستحسن ہو ہان اگر کوئی از قبیل لزوم مالا یلزم التزام کرلے تو اوسوقت واجب ہوجائیگی - اسیطرح التزام بالعکس بھی جائز ہو یعنی پہلے رکن مخبون لائے پھر مخبون مسکن علی الترتیب -

(۱۹) شعر شاذ دہ رکنی وزنِ نہم کا مضاعف اسمین ہر طرح کا اختیار ہو گویا یہ وزن اوزان پانزدہم و شانزدہم و ہجدہم کا مجموعہ ہو - خواہ ایک پورا مصرع مثل وزنِ شاذ دہم لاؤ باقی کو غیر ملتزم کردو جیسے ذوق ؎ تم وہ وہ زخم دل پر میرے کرتے ہو دکھلانے کو ✤ پر برش تیغ ناز سے اپنے دل مین کرتے عشش ہو ✤ تم وہ فعلن وہ زخ فعلن مے دل فعلن پرمے فعلن رے کر فعلن تے ہو فعلن دکلا فعلن نے کو فعلن ✤ یہان سب ارکان بسکنات دوم ہین - پر بر فعلن رش تے فعلن غے نا فعلن زس اپ فعلن نیدل فعلن سکیر فعلن تے عش فعلن عش ہو فعلن - یہان رکن دوم و چہارم بحرکات دوم ہین باقی بسکنات دوم - اس وزن مین صدر و ابتدا مخبون مسکن بھی آتے ہین

جیساکہ مذکور ہوا اور صرف مخبون بھی۔ گویا ؎ نہ اجل آئی نہ وہ یار آیا یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا ✤ نہ تو وصل ہوا نہ وصال ہوا یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا ✤ ن اجل فعلن ا ای فعلن ن ویا فعلن را یا فعلن یہ بی فعلن نہوا فعلن وہ بی فعلن نہوا فعلن ✤ نت وصل فعلن لہوا فعلن نوصا فعلن لہوا فعلن تی بی فعلن نہوا فعلن وہ بی فعلن نہوا فعلن۔ وزن پانزدہم سے یہانتک پانچ اوزان وافی المضاعف ہین

(۲۰) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلن فاعلن فاعلن۔ دوبار ؎ سرخ گل بہ دورخ کشتہ ✤ لاجرم فتنہ کشتہ ✤ سرخ گل فاعلن بر درخ فاعلن کشتہ ✤ لاجرم فاعلن فتنہ فاعلن کشتہ ای فاعلن

(۲۱) بیت مسدس عروض وضرب مذال باقی سالم۔ فاعلن فاعلن فاعلان۔ دوبار ؎ تا نظر بر رخش افتاد ✤ صبر و آرام دل شد برباد ✤ تا نظر فاعلن بر رخش فاعلن افتاد فاعلان ✤ باقی یونہین سمجھلو۔

(۲۲) شعر شش رکنی اور ہر رکن مخبون۔ فعلن فعلن فعلن بحرکات دوم دوبار ؎ بفدائے تو ام صنما ✤ رخ خویش بمن بنما ✤ رخ خے فعلن شمبن فعلن بنما فعلن۔ باقی مصرع اول اسی قیاس پر ہے

(۲۳) چھ رکن کی بیت اور ہر رکن مخبون مسکن یا عروض وضرب مقطوع۔ فعلن فعلن فعلن۔ بسکنات دوم۔ دوبار ؎ تا شد بختم یار ✤ [illegible] ✤ تا شد فعلن بختم فعلن یار فعلن ✤ دلبر فعلن ا امد فعلن دلبر فعلن۔ وزن بستم سے یہانتک چار اوزان مجزو ہین۔

(۲۴) بارہ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن مخبون مسکن۔ فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن [illegible] دوبار ؎ دلہوی ؎ دور از جانان ہر دم چون مجنون مضطر ✤ ورد ہجرش در دل شور عشقش در سر ✤ فعلن فعلن جانا فعلن ہر دم فعلن ہجر فعلن فعلن نوحم فعلن مضطر فعلن ✤ یہ ایک زن وزن بستہ وسوم کا مجزو المضاعف ہے اور شاذ۔

(۲۵) چار رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلن فاعلن۔ دوبار ؎ سجدہ کردت بتا ✤ آفتاب از فلک ✤ سجدہ کرد فاعلن دت بتا فاعلن ✤ ا افتا فاعلن بز فلک فاعلن۔ یہ ایک وزن مشطور ہے۔ مجزو و مشطور مین مخبون اور مخبون مسکن ارکان بھی آتے ہین لیکن ملائم طبع نہین ہوتے جیسے مجزو مین

تم دیکھ چکے کہ ذٰلِکَ فِی الْمِعْیَارِ مسدسات و مربعات مخبون و مسکن از طبع دور تر بود اور یہی حال مذال و مقطوع کا عروض و ضرب مین جانو - بزبان فارسی رکن سالم کو اس بحر مین مخبون یا مخبون مسکن کے ساتھ لانا جائز نہین کَمَا قَالَ الْمُحَقِّقُ سالم با مخبون و مسکن خلط نکنند کہ از قیاس خارج بود - یہی حکم اُردو زبان کے واسطے کافی ہی -

تنبیہ ۸ - بیت ہشت رکنی بروزن فاعلن فعول فاعلن فعول - دو بار ؎ تا بکوے یار گشتہ ام مقیم ✤ نایدم بیاد جنۃ النعیم ✤ تا بکو فاعلن ی یا فعول گشتہ ام فاعلن مقیم فعول + نایدم فاعلن بیاد فعول جن متن فاعلن نعیم فعول - کہتے ہین کہ فعول اہمین اعرج مخبون ہر جگہ ہی - عرج تو قطع و اذالہ کا قائم مقام ہوتا ہی پھر درمیان مصرع کیونکر آئیگا لہٰذا یہ وزن مہمل ہی - دائرۂ متفقہ کی دونون بحرین ختم ہوئین -

طویل

یہ تازی گویونکی خاص بحر ہی - اسکی اصل دائرے مین فعولن مفاعیلن چار بار لائے ہین - استعمال مین اسکو یہ لوگ وافی ہی لاتے ہین - اسکے عروض کو مقبوض ہی لانا واجب ہی لیکن بندرت سالم و محذوف بھی آیا ہی اور ضرب سالم و مقصور و محذوف و مقبوض اہمین آئی ہی - یہ بحر چودہ طرح پر مستعمل ہی یون -

(۱) آٹھ رکن کا شعر عروض مقبوض باقی ارکان سالم - فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن + فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن ؎ اَبَا مُنْذِرٍ کَانَتْ غُرُوْرًا صَحِیْفَتِیْ ✤ وَلَمْ اُعْطِکُمْ فِی الطَّوْعِ مَالِیْ وَلَا عِرْضِیْ ✤ ابا من فعولن ذرن کانت مفاعیلن غرورن فعولن صحیفتی مفاعلن + ولم اع فعولن طکم فط طو مفاعیلن عمالی فعولن ولا عرضی مفاعیلن - اے ابو منذر جو نوشتہ مین نے تمکو دیا تھا وہ مغرور تھا مین نے تمکو اپنا مال بخوشی خاطر نہین دیا اور نہ اپنی آبرو دی - طوع بالفتح اطاعت - غرور بفتح اول وہ چیز کہ فریب دے - عرض بالکسر آبرو -

(۲) شعر ثمن عروض و ضرب دونون مقبوض باقی سالم - فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن - دو بار طرفہ بن العبد ؎ سَتُبْدِیْ لَکَ الْاَیَّامُ مَا کُنْتَ جَاہِلًا ✤ وَیَاْتِیْکَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ ✤

ستبہ سی فعولن لکل اسی یا مفاعیلن ممکن فعولن تجاہلن مفاعلن + ویاتی فعولن کبل انجبا مفاعیلن رمن لم فعولن تزوودی مفاعلن - تیرے واسطے زمانہ وہ چیز ظاہر کریگا جس سے تو انجان ہی اور خبر نہ لائیگا وہ شخص کہ اوسکو تونے زاد نہین دیا یعنی جناب رسول اللہ صلعم شرع کے مسائل اور غیب کے احکام تمھارے واسطے بغیر طمع و بلا عوض بیان فرمائین گے -

(۳) بیت ہشت رکنی عروض مقبوض ضرب محذوف باقی سالم - فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن + فعولن مفاعیلن فعولن فعولن ؎ اَقِیمُوا بَنِی النُّعْمَانِ عَنَّا صُدُورَکُمْ ۞ وَاِلَّا تُقِیمُوا صَاغِرِینَ الرُّؤُسَا ۞ اقیموفعولن بنن نعمامفاعیلن نعن نافعولن صدورکم مفاعلن + وال لافعولن تقیموصا مفاعیلن غری نرفعولن رووسافعولن - اے بنی نعمان ہماری طرف سے اپنے سینون کو صاف کرو یعنی کینہ ونفاق دور کرو نہین تو اپنے سرونکو یا اپنے سردارون کے سرون کو برباد کرتے رہوگے یعنی ذلیل وخوار ہوجاؤگے - صاغرو شخص کہ ذلت پر راضی ہو یہ لازمی ہی لیکن یہان متعدی آیا ہی اور رؤسا کو اوسکا مفعول بنایا ہی کما فی الخزرجیہ لیکن سعد الشارحین فرماتے ہین عجب نہین کہ رؤسا تقیموا کا مفعول ہو اور صاغرین رؤسا کا حال - مراد رؤس سے اون لوگونکی ذاتین یا سر لوگ - اس صورت مین یہ معنی ہونگے کہ آمادہ کروگے تم آپ کو یا اپنے سردارون کو ذلت اور خواری کی حالت پر - بقول زجاج جو فعولن کہ ضرب سے مقدم ہی اوسکو اس وزن مین مقبوض لانا بہتر ہی - سکا کی کہتا ہی کہ یہ بات نہایت معقول ہی اسلیے کہ اگر فعولن سالم رہے تو دو فعولن یکجا ہوجائین حالانکہ اصل دائرے مین پاس پاس کے رکن سب مختلف ہین - الغرض اسطرح لانا چاہیے جس طرح وزن چہارم مین آیندہ آتا ہی - خلیل و اخفش کے نزدیک ایسی ضرب مین قافیہ مردفہ ضرور ہی یعنی جسکی روی سے قبل حرف مد ہو جیسے - عماد - قعود - وعید - ایسا ہی رؤس اس شعر مین ہی -

(۴) آٹھ رکن کا شعر عروض وحشو چہارم مقبوض اور ضرب محذوف - فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن + فعولن مفاعیلن فعول فعولن ؎ وَفَارَقْتُ حَتَّی مَا اُبَالِی مِنَ النَّوَی ۞ وَاِنْ بَانَ جِیرَانٌ عَلَیَّ کِرَامٌ ۞ باشباع - وفارق فعولن تحت ترا مفاعیلن ابالی فعولن منن نوی مفاعلن + وان بانا فعولن نجیرانن

مفاعیلن ہی فعول کرا موفعولن - مین نے جدائی گوارا کی ہی یا تک کہ جدائی سے دبتا نہین ہون اگرچہ وہ پڑوسی جو مجھپر کرم کرنے والے تھے مجھسے جدا ہوگئے - یا یہ معنی ہین - اگرچہ مجھپر مہربانی کرنے والے ہمسائے ظاہر ہون اور میرے پاس آئین اور یکجائی کا اصرار کرین یعنی اب رنج فراق کو اسقدر مین نے قبول کیا ہی کہ کسیکی مفارقت کا مجھے قلق نہین اور جب تک کوئی نیا رنج فراق سے نہ پاؤنگا وصال اختیار نہ کرونگا -

(۵) شعر شمن صدر وحشو دوم وضرب مقبوض باقی ارکان مع عروض سالم - فعولُ مفاعیلن فعولُ مفاعیلن * فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن - نافع بن اسود کندی ؎ وَلَحْنٌ ضَمَمْنَا الْخَيْلَ حَوْلَيْ وَاقِفٌ * وَقَدْ اَجْحَمَتْ عَنَّا اللُّيُوثُ الضَّوَاغِمُ * باشباع - ولحن فعول ضمنا خیل مفاعیلن حولی فعول واقف مفاعیلن * وقداجحمت عنا فعولن جحمت عنہل مفاعیلن اللیوثض ضواغمو مفاعلن ہم نے نہاوند کی طرف گھوڑے دوڑائے اور تحقیق رک گئے اونسے شیران کامل - نہاوند مقام کا نام حضرت نوح نے بنایا تھا اسلئے اسکی اصل نوح آوند ہو - دیکھو یہان عروض بندرت سالم آیا ہی -

(۶) بیت بشت رکنی ہر فعولن مقبوض اور ہر مفاعیلن مع عروض سالم - فعول مفاعیلن فعول مفاعیلن - دوبار تبنی ؎ تَفَكُّرُهُ حِلْمٌ وَمَنْطِقُهُ هُدًى * وَبَاطِنُهُ دِينٌ وَظَاهِرُهُ ظَرْفٌ * تفکر کی فعول رہو حلمن مفاعیلن ومنطق فعول قہو حکمن مفاعیلن * وباطنہ فعول نہو دینن مفاعیلن وظاہرہ فعول رہو ظرفن مفاعیلن - ممدوح کا تفکر کرنا علم اور اوسکا کلام حکم ہی اور اوسکا باطن دین اور اوسکا ظاہر ظریف ہی - سعد الشارحین نے ظرف کا ترجمہ صاحب ظرف اور صاحب صراح نے زیرک لکھا ہی - اس وزن مین بھی مثل وزن پنجم عروض سالم نادر آیا ہی -

(۷) آٹھ رکن کا شعر حشو دوم وچہارم وضرب مقبوض اور عروض محذوف باقی ارکان سالم - فعولن مفاعیلن فعول فعولن * فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن - یہان بھی عروض خلاف قرار دادہی یہ وزن گویا وزن چہارم کا عکس ہی ؎ جَزَى اللهُ عَنَّا عَبْسَ آلَ بَغِيضٍ * جَزَاءَ الْكِلَابِ الْعَاوِيَاتِ وَقَدْ فَعَلْ * جزا اللہ عنا فعولن عبس اال فعول بغیضن فعولن * جزاءل

فعولن کلا اہل عامفاعیلن ویات فعول وقد فعل مفاعلن - خدا جزا دے ہماری طرف سے عبس ابن بغیض کو بھونکنے والے کتوں کے مانند اور بتحقیق وہ جزا خدا نے دی عبس بن بغیض عرب کے ایک بڑے قبیلہ کا نام - بعض نسخہ مین بجاے عنا لفظ عبسا آیا ہی یعنی خدا جزا دے عبس کو وہ عبس کہ ابن بغیض ہی - یہ شعر ابن القطاع لایا ہی -

(۸) شعر ہشت رکنی صدر و ابتدا و عروض و حشو چارم مقبوض اور ضرب مقصور باقی تین رکن سالم فعول مفاعیلن فعولن مفاعلن + فعول مفاعیلن فعول مفاعیلن - امرؤ القیس ؎ شَبَابُ بَنِي عَوْفٍ طَهَارَى نَقِيَّةٌ + وَأَوْجُهُهُمْ بِيضُ الْمَسَافِرِ غُرَّانُ + باسکان - شباب فعول بنی عوفن مفاعیلن طہاری فعولن نقی تین مفاعلن + واوج فعول ہُم بیض مفاعیلن مسافر فعول غرّان مفاعیل - قوم بنی عوف منزہ و پاکیزہ ہین اور اونکے مُنہ گورے اور کشادہ اور روشن ہین مسافر جو کچھ چہرے سے نمایان ہو - غران جمع اغر بمعنی روشن - بعض نسخ مین بجاے شباب لفظ بنات جمع بنت آیا ہی - یہ شعر اخفش نے نقل کیا ہی -

(۹) بیت ہشتمن ضرب سالم باقی سب ارکان مقبوض - فعول مفاعلن فعول مفاعلن + فعول مفاعلن فعول مفاعیلن ؎ أَتَطْلُبُ مَنْ أُسُودٍ بِيشَةٍ دُونَهُ + أَبُو مِطْرٍ وَعَامِرٍ وَأَبُو سَعْدِ + أتطل فعول بمن اسود مفاعلن دبیشہ فعول تدونہ مفاعلن + ابو مطر فعول طرن و عامر مفاعلن مرزبنو ابوسعد مفاعیلن - کیا تو طلب کرتا ہی اون لوگون کو کہ شجاعت مین شیران بیشہ اونسے کمتر ہین او وہ لوگ ابو مطر و عامر و ابو سعد ہین - اُسود بالضم جمع اسد بمعنی شیر - بیشہ بالکسر و یاے معروف و یا ہمزہ و شین معجمہ یمامہ کی راہ مین ایک کنام کا نام -

(۱۰) بیت ہشتمن ہر رکن مقبوض - فعول مفاعلن فعول مفاعلن - دوبارہ ؎ سَمَاحَةُ ذَا وَبِرُّ ذَا وَوَفَاءُ ذَا + وَنَائِلُ ذَا إِذَا صَحَا وَإِذَا سَكِرْ + باسکان - سماح فعول تذا و بر مفاعلن رذا و فعول وفاء ذا مفاعلن + ونائل ذا اذا صحا مفاعلن صحا و فعول اذا سکر مفاعلن شجاعت اوس شخص کی اور نیکی اوسکی اور وفا اوسکی اور بخشش اوسکی بہرحال ہی خواہ ہوش مین ہو

خواہ سکر سے مست ہو۔

(۱۱) شعر ہشت رکنی صدر اثلم شواول وسوم مکفوف عروض مقبوض باقی سالم فعلن مفاعیلن فعولن مفاعلن + فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن ؎ شَاقَتْكَ اَحْدَاجُ سُلَيْمٰى بِعَاقِلٍ ٭ فَعَيْنَاكَ لِلْمَبْيَنِ تَجُوْدَانِ بِالدَّمْعِ ٭ باشباع۔ شاقت فعلن ک احداج مفاعیل سلیمی فعولن بعاقلن مفاعلن + فعینا فعولن کللمبین تجودا فعولن ن بدمعی مفاعلن۔ شوق پر آمادہ کیا تجھکو سلیمیٰ کے موجودجن نے مقام عاقل مین پس تیری دونون آنکھین جدائی سے آنسو بہاتی ہین صح بالکسر سواری زنانہ مثل محفہ احداج بالفتح اوسکی جمع ہی۔ عاقل ایک پہاڑ کا نام اور سکات موضعون کا سلیمیٰ نام سلیمیٰ سلمیٰ کی تصغیر نام معشوقہ۔

(۱۲) آٹھ رکن کا شعر صدر وابتدا دونون اثلم عروض مقبوض باقی پانچ رکن سالم۔ فعلن مفاعیلن فعولن مفاعلن + فعلن مفاعیلن فعولن مفاعیلن ؎ لٰكِنْ عُبَيْدُ اللّٰهِ لَمَّا اَتَيْتُهٗ ٭ اَعْطٰى عَطَاءً لَا قَلِيْلًا وَّلَا نَزْرًا ٭ لاکن فعلن عبیدل لامفاعیلن لما فعولن اتیتہ مفاعلن + اعطی عطاء لا قلیلا ولا نزرا مفاعیلن۔ لیکن عبید اللہ ایسا ہی کہ جب مین اوسکے پاس آیا عطیہ کثیر وعطیہ قلیل وکمتر نزر بفتح نون وتقدیم زاے معجمہ بر راے مہملہ بمعنی اندک۔ کذا فی المنتخب۔

(۱۳) ہشت رکن صدر اثلم عروض مقبوض باقی سالم۔ فاع مفاعیلن فعولن مفاعلن + فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن ؎ هَاجَكَ رَبْعٌ دَارِسُ الرَّسْمِ بِاللِّوٰى ٭ لَا سِيَّمَا عَفَّى اٰيَهُ الْمُوْرُ وَالْقَطْرُ ٭ باشباع۔ ہاج فاع کربعین دارس رسم فعولن مبل لوی مفاعلن + لاسیما فعولن عیف فاا مفاعیلن مبل مورفعولن رول قطر ومفاعیلن۔ جوش مین لایا اسما معشوقہ کا مکان معدوم الآثار جوکہ لوی میں تھا اوسکے نشانون کو موج آب نے محو کردیا۔ ربع بالفتح خانہ ومنزل۔ دارس الرسم جسکا نشان نابود ہوگیا ہو۔ لوی بکسر اول تودۂ ریگ۔ اسما بالفتح نام معشوقہ۔ تعفیہ نابود اور محو کرنا۔ ایٓ بالف ممدودہ آیہ کی جمع جسکے معنی علامت۔ مور بالضم وراے مہملہ غبار یا ہوا وبالفتح موج۔ قطر باران

بعض نسخ مین بجاے المورکے اَلْمُزْنُ آیا ہی مزنہ کی جمع بمعنی سحاب -

(۱۴) شعرشمن ابتدا اثرم حشو دوم اورعروض وضرب بقبوض باقی چاررکن سالم - فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن + فاع مفاعیلن فعولن مفاعلن ؎ فَلَمَّا اَتَانِیْ وَالسَّمَاءُ تَبُلُّهٗ ❊ قَلْتُ لَهٗ اَهْلاً وَّسَهْلاً وَّمَرْحَبًا ❊ فلما فعولن اتانی وس مفاعیلن سماء تبل لہو مفاعلن + قلت فاع لہوا لہن مفاعیلن وسہلن فعولن ومرحبا مفاعلن - پس جسوقت وہ آیا میرے پاس اس حال سے کہ آسمان (یعنی ابر) اوسکو بارش سے بھگوتا تھا مین نے اوس سے کہا - تو آیا اپنے اہل وعیال مین اور تونے طوی کی زمین نرمی سے کشادہ ہو تیرے واسطے درخانہ -

طویل مین جب بیت کے دونون مصرعے وزن اور روی مین متساوی لاتے ہین یعنی شعر مصرع ہوتا ہی جیسے مطلع تو اوسوقت عروض کو ضرب کے موافق کرلیتے ہین خواہ وہ عروض تغیر کی ضرورت رکھتا ہو خواہ نرکھتا ہو اور ضرب مین کچھ تغیر نہین کرتے تاکہ باقی اضراب سے موافقت رہے -

اس بحر مین صدر کو مقبوض اور اثلم اور اثرم اور حشو کو مقبوض اور مکفوف اور ابتدا کو مقبوض الا ما جائز ہی اور کبھی اثلم واثرم بھی لاتے ہین جیسا کہ امثلۂ ماسبق سے ظاہر ہوا -

حشو والے مفاعیلن کے یا دونون مین معاقبہ ہی یعنی دونون باہم ساقط نہین ہوسکتے یا مفاعلن ہوگا یا مفاعیلُ اوسکو مفاعلُ کبھی نہ لاسکین گے -

اسنوی کے نزدیک اسکے فعولن مین زحاف قبض مستحسن ہی اور مفاعیلن مین قبض صالح بلکہ خلیل کی راے مین قبض مفاعیلن کف سے اصلح ہی لیکن خفش کہتا ہی کہ اسکے مفاعیلن مین قبض سے کف اصلح ہی اور ثلم اور ثرم دونون قبیح ہین -

ثلم ہو خواہ ثرم صدر وابتدا کے سوا اور کہین جائز ہی نہین -

فارسی مین بہ تتبع عرب نہایت تکلف سے اس بحر مین اشعار آئے ہین - انکے ہان بھی دائرے مین اسکی اصل فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن دوبار ہی - اور سات وزنون پر وافی اسطرح مستعمل ہی

(۱) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم - فعولن مفاعیلن - چار بار - سلمان ساوجی ؎ باحسان

توئی حاتم برفعت توئی کسریٰ ✤ بقرمان توئی آصف ببرہان توئی عیسیٰ ✤ باحسا فعولن ت ی ی حاتم
مفاعیلن برفعت فعولن ت ی کسریٰ مفاعیلن - وقس علیٰ ہذا -

(۲) بیت ہشت رکنی عروض وضرب دونون مسبغ باقی سالم - فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلان
دوبارہ ؎ کسے راکہ در دنیا بعشقش سروکارست ✤ یقین دان کہ در عقبیٰ ہم او را غم یارست ✤ کسیر فعولن
کدر دنیا مفاعیلن بعشقش فعولن سروکارست مفاعیلان - باقی علیٰ ہذا القیاس - یہ تسبیغ خارج از دائرہ ہے

(۳) بیت ششمن عروض مقبوض مسبغ ضرب مسبغ باقی سالم - فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلان
فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلان ؎ ببردی دل وجانم بیک غمزہ ناگہان ✤ نہ بردی کہ من
دادم تو خود بے گناہی زان ✤ ببردی فعولن دلو جانم مفاعیلن بیک غم فعولن زناگہان مفاعلان
نبردی فعولن کہ من دادم مفاعیلن تو خود بے فعولن گناہی زان مفاعیلان -

(۴) شعر ہشت رکنی حشو دوم وعروض وضرب مقبوض باقی پانچ رکن سالم - فعولن مفاعیلن فعولُ
مفاعلن ✤ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن - سعدی ؎ سری طوبیٰ طیف من یجلو بطلعۃ اللہ الذی
شگفت آمد از بخت کہ این دولت از بجا ✤ سری طو فعولن فمن یجلو مفاعیلن بطلع فعول تہ دجی مفاعلن
شگفتا فعولن دز بخت مفاعیلن ک ای دو فعولن لتر بجا مفاعلن -

(۵) آٹھ رکن کی بیت عروض وحشو سوم وچہارم وضرب مقبوض باقی سالم - فعولن مفاعیلن فعولن
مفاعلن ✤ فعولن مفاعلن فعولُ مفاعلن ؎ بدین عاشقی ہر کہ دہد پند مرا ✤ ہے کو زبر کند فسانہ
زابلہی ✤ بدی عا فعولن شقی ہر کو مفاعیلن دہ بن فعولن دمر مرا مفاعلن ✤ ہمیکو فعولن زبر کند
مفاعلن فسان فعولُ زابلہی مفاعلن -

(۶) شعر شمن عروض وحشو سوم مقبوض ضرب محذوف باقی سالم - فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن ✤ فعولن
مفاعلن فعولن فعولن ؎ نگارے کجا ہمتا بخوبی ندانمش ✤ چہ گوئی کرا باشد بعشقش صبوری ✤
نگارے فعولن کجا ہمتا مفاعیلن بخوبی فعولن ندانمش مفاعلن ✤ چگوئی فعولن کرا باشد مفاعیلن
بعشقش فعولن صبوری فعولن - وزن سوم عربی کی قید اس وزن میں بھی لگانا بہتر ہے کیونکہ یہ بحر ہی

بتقلیب عربی بیان مستعمل ہی۔

(۷) آٹھ رکن کی بیت صدر و ابتدا اثلم اور حشو دوم و چہارم بقول اکثر اثلم باقی ارکان بمقبوض فعلن مفاعلن فعلن مفاعلن - دوبار - امام الدین طالب دہلوی صاحب تقویۃ الشعرا رکھتے ہین چشم نم قاتل نکرستم ٭ مرتے ہین تجھپہ ہم دیکھ اب کہان ہی دم ٭ سکتے فعلن چشم نم مفاعلن قاتل فعلن نکرستم مفاعلن + مرتے فعلن ہ تجھپ ہم مفاعلن دیکھ فعلن کہان ہی دم مفاعلن - ہمکو اس وزن مین دو تامل ہین - اول یہ کہ بحر طویل خواہ سالم ہو خواہ مزاحف اردو مین متعمل ہی نہین - دوم ثلم درمیانی ہرگز جائز نہین کیونکہ وہ خرم سے مرکب ہی اور خرم اوائل مصاریع کے لیے خاص ہی - اور اگر یہ کہیے کہ یہان رکن دوم و سوم مین باہم تعلیق ہوئی ہی تو اوسوقت قبض و کف دونون کو رکن دوم مین ماننا پڑیگا اور اشتراک قبض و کف بحکم عاقبہ بالکل غلط ہو جائیگا اسلیے یہ وزن محض غلط ہی - عروضیان فارس اس بحر کے اشعار مجزو اور مشطور بھی لاتے ہین لیکن بے کیف اسکے وافی مین امثلہ گزشتہ کے سوا کبھی عروض سالم کو ضرب مسبغ یا مقبوض مسبغ کے ساتھ لاتے ہین اور کبھی عروض مسبغ کو ضرب مسبغ کے ساتھ اور کبھی عروض مقبوض یا مقصور یا محذوف کو ضرب مقصور کے ساتھ اور کبھی عروض مقصور یا محذوف کو ضرب محذوف کے ساتھ استعمال کرتے ہین - الغرض یہ ساتون وزن وافی ہین۔

مدید

یہ بحر بھی مخصوص اہل عرب کی ہی - اسکی اصل دائرے مین مثمن فاعلاتن فاعلن چار بار ہی لیکن استعمال مین ہمیشہ مجزو آتی ہی یعنی فاعلاتن فاعلن فاعلاتن - دوبار - ابن جنی کہتا ہی کہ یہ مسدس الاصل ہی مگر یہ محل تامل ہی کہ ایک ہی دائرے سے مثمن و مسدس کیونکر مستخرج ہو سکین - اسکے عروض سالم - مکفوف - مخبون - مشکول - محذوف - مخبون محذوف - چھ طرح کے آتے ہین اور ضرب سالم - مخبون - مقصور - محذوف - ابتر - مخبون مقصور - مخبون محذوف - سات قسم کی - مجزو و مشطور ملاکر یہ بحر بارہ وزنون پر آئی ہی - یون -

(۱) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم - فاعلاتن فاعلن فاعلاتن - دوبارہ ؎ یَا لَبَکْرٍ اَنْشِرُوْا لِیْ کُلَیْبًا ✤ یَا لَبَکْرٍ اَیْنَ اَیْنَ الْفِرَارُ ✤ یا لبکرن فاعلاتن انشروا فاعلن لی کلیبن فاعلاتن ✤ یا لبکر فاعلاتن این این فاعلن فر فرارو فاعلاتن - اے قوم بنی بکر میری فریاد کو پونچھو اور کلیب کو میری طرف ابھارو تاکہ مجھکو نجات دے اے بنی بکر کہان ہی میرے واسطے مفر کہان ہی - یعنی پیش آئی ہوئی بلا سے بھاگنے کی تاب مین نہین رکھتا جلد میری فریاد کو پونہچو - انشروا صیغہ جمع حاضر امر ہی باب نصر ینصر سے - کلیب ایک شخص کا نام ہی - اسنوی نہایۃ الراغب مین کہتا ہی یا لبکر دراصل یا آل بکر تھا او کلیب اوس قبیلے کے جد کا نام ہی اور معنی شعر یہ ہین کہ اے آل بکر اگر تمسے ہوسکے اپنے جد کو میرے مقابلے کے واسطے آمادہ کرو اے آل بکر اب تمکو میرے ہاتھ سے مفر کہان ہی -

(۲) شعر مسدس عروض محذوف ضرب مقصور باقی سالم - فاعلاتن فاعلن فاعلن + فاعلاتن فاعلن فاعلات ؎ لَا یَغُرَّنْ اَمْرَأً عَیْشُهٗ ✤ کُلُّ عَیْشٍ صَائِرٌ لِلزَّوَالْ ✤ باسکان - لا یغررن فاعلاتن مرءن فاعلن عیشہو فاعلن + کل عیشن فاعلاتن صایرن فاعلن لزوال فاعلات - مناسب کہ فریب ندے آدمی کو اوسکا عیش کیونکہ کل عیش زائل ہو جانے والے ہین - غرور بالفتح فریب -

(۳) بیت شش رکنی عروض وضرب دونون محذوف باقی سالم فاعلاتن فاعلن فاعلن دوبار ؎ اِعْلَمُوْا اَنِّیْ لَکُمْ حَافِظٌ ✤ شَاهِدًا مَا کُنْتُ اَوْ غَائِبًا ✤ اعلموان فاعلاتن نی لکم فاعلن حافظن فاعلن + شاہدن ما فاعلاتن کنت او فاعلن غایبن فاعلن - واضح ہو کہ تحقیق مین تھا نگہبان ہون خواہ حاضر ہون خواہ غائب - یہان لفظ شاہد کنت کی خبر ہی اور ما مصدریت کے واسطے ہی -

(۴) چھ رکن کا شعر عروض محذوف ضرب ابتر باقی سالم - فاعلاتن فاعلن فاعلن + فاعلاتن فاعلن فعْلن متسکین اوسط ؎ اِنَّمَا الذِّلْفَاءُ یَا قُوْتَةٌ ✤ اُخْرِجَتْ مِنْ لَیْسِ دِهْقَانْ ✤ ان نمذ ذل فاعلاتن فای یا فاعلن قوتتن فاعلن + اخرجت من فاعلاتن کیس دہ فاعلن قانی فعْلن

سچ تو یہ ہی کہ ذلفا عورت اوس یاقوت کے مثل ہی جو رئیس وہ کی اسی تھیلی سے نکالا گیا ہو جسمین جواہر معدنیہ ہون یعنی وہ عورت اچھوتی ہی مثل اوس یاقوت کے کہ ابھی تھیلی سے نکالا گیا ہو ذلفا بر وزن حمرا، ذلف بفتحتین سے ہی جسکے معنی کوتاہی بینی اور نرمے کا سُدھ ہونا لہذا عورتون کی تعریف ہی - بقول سکاکی خلیل کے نزدیک اس وزن کی ضرب مین قافیہ مردفہ ضرور چاہیے مگر اخفش ردف لازم نہین جانتا -

(۵) شعر مسدس عروض وضرب دونون مخبون محذوف باقی سالم - فاعلاتن فاعلن فعلن بتحریک دوم دو بار ؎ لِلْفَتَی عَقْلٌ یَعِیْشُ بِہٖ ✤ حَیْثُ تَھْدِیْ سَاقَہٗ قَدَمُہٗ ✤ للفتی عق فاعلاتن لن یعنی فاعلن ش بہی فعلن ✤ حیث تہدی فاعلاتن ساقہ فاعلن قدمہ فعلن - جوانمرد کی ایسی عقل ہوتی ہی کہ عیش کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہی اوس سے اور جاتا ہی جسطرف کہ اوسکا قدم اوسکی ساق پاکو رہنمائی کرتا ہی یعنی اوسکی پیش بینی اوسکے انجام کو ہدایت کرتی ہی -

(۶) بیت شش رکنی عروض مخبون محذوف اور ضرب ابتر باقی سالم - فاعلاتن فاعلن فعلن بتحریک دوم + فاعلاتن فاعلن فعلن بتسکین دوم ؎ رُبَّ نَارٍ بِتُّ مُرْمِقُھَا ✤ تَقْضِمُ الْھِنْدِیَ وَالْغَارَا ✤ رب نارن فاعلاتن بت ت ارمقہا فعلن ✤ تقضمل ہن فاعلاتن دی یول فاعلن غارا فعلن مین بہت دیکھا کرتا تھا کہ اکثر آگ جلاتی تھی عود ہندی اور چوب غار کو یعنی مین ایسا تو انگر تھا کہ جسے گھر راتون کو اکثر یہ خوشبودار لکڑیان جلا کرتی تھین - غار بھی مثل عود ہندی ایک خوشبودار لکڑی ہی صاحب نہایۃ الارب کہتے ہین کہ نار سے یہان مراد جنگ وحرب ہی اور تقضم اقتلاع وضاد وجیم تقضم سے ہی جسکے معنی اطراف دندان سے کھانا اور ہندی سے مراد شمشیر ہندی اور غار ایک درخت کہ اوسکی لکڑی کے تیر بناتے ہین بدین صورت یہ معنی ہین کہ بہت لڑائیان مین نے راتون کو دیکھین کہ شمشیر وتیر کو کھاتے ہین -

کسائی نے وزن پنجم وششم کو فاعلن مستفعلن فعلن بتحریک وتسکین عین سے تقطیع کرکے بسیط عروض وضرب مخبون یا مقطوع مین شامل کیا اور کہا کہ پہلے مستفعلن اسکے اوڑ گئے - مولف کہتا ہی

کہ آغاز مصاریع پر احد الحکم فوز مز اند البتہ آتے ہین سعد و ابتدا سے رکن کے رکن اور جائے گا کوئی حکم اس علم مین نہین اسلیے ان دونون وزنون کو بحر بسیط سے جدا دعوا سے بے دلیل ہی۔ ہان وزن ششم کو رمل مسدس مخبون محذوف مطموس یعنی فاعلاتن فاعلاتن فع سے تقطیع کر سکتے ہین اور وہ بھی مصرع دوم کو لیکن ملبس ہے واسطے زبان فارسی کی دقت عارض ہوگی اور آسانی بھی بحر مدید مین ہی پس مدید ہی مین رکھنا اولی ہی اور اگر وزن پنجم کو رمل مسدس مکفوف مخبون محذوف مقطوع سے تقطیع کرین تو معاقبہ آڑے آئیگا۔

(۷) شعر مسدس اور ہر رکن مخبون۔ فعلاتن فعلن فعلاتن۔ دوبارہ وَمَتٰی مَا یَعِنَّ لَنَا کَلَامًا ✤ یُکَلِّمُنَا فَیُعْجِبُنَا بِعَقْلٍ ✤ باشباع۔ ومتی ما فعلاتن یعن فعلن ککلامن فعلاتن + یکلم فعلاتن فیعجب فعلن بعقلی فعلاتن۔ وہ جس وقت نگاہ رکھتا ہی یعنی سنتا ہی تجھسے کوئی کلام پس کلام کرتا ہی جواب دیتا ہی تو بمقتضاے عقل۔ یہ شعر موافق مفروض سکاکی کے ہی کہ اوسنے مثل عروض و ضرب کے ہر فاعلاتن و فاعلن مین خبن اور ہر فاعلاتن کف و شکل یہان جائز جانا ہی بشرطیکہ حکم معاقبہ شکست نہو اور اسکا مؤید محقق کا یہ قول ہی۔ کہ بطریق زحاف خبن و کف و شکل در ارکان دیگر روا دارند یعنی جس رکن مین جو آسکے۔ اسکے معنی لوگ یون سمجھتے ہین کہ۔ در ارکان دیگر روا دارند و در عروض روا ندارند۔ سعد الشارحین کا مفہوم یہ ہی کہ۔ خبن و کف و شکل در ارکان دیگر جائز دارند اما در عروض واجب دارند۔ مؤلف مستہام شارح معیار کا طرفدار ہوکر عرض کرتا ہی کہ یہ وزن ہفتم کی مثال سعد الشارحین کی معاون ہی لیکن زحاف شکل اوس رکن سباعی مین جائز نہوگا جسکے ماقبل یا مابعد خبن یا کف ہو۔ اس شعر مین معاقبے کا زور ہی کہ کوئی رکن سباعی مکفوف نہین ہوسکتا۔

(۸) شعر شش رکنی عروض محذوف ابتدا مخبون ضرب مخبون مقصور۔ فاعلاتن فاعلن فاعلن + فعلاتن فاعلن فعلات بتحریک دوم ے کُنْتُ اَحْشٰی صَرْفَ تِلْکَ الْوَرٰی ✤ فَرَمَانِی سَہْمُہَا فَاَصَابَ ✤ باسکان۔ کنت احشی فاعلاتن صرف تلک فاعلن الورٰی فاعلن + فرمانی فعلاتن سہمہا

فاعلن فاصاب فعلات - اوس معشوقہ کو خلق کی طرف پھیرنے سے مین ڈرتا تھا پس ناگاہ اوس گردش نے مجھے ایک تیر مارا اور وہ کارگر ہوگیا - بعضون نے اجتماع خبن و قصر کو جیسا اس ضرب مین ہے جائز نہین جانا ہے - یہان عروض مکفوف و حشو دوم مخبون نہ آسکین گے بزور معاقبہ

(۹) بیت مسدس سوائے ضرب سالم کے ہر رکن سباعی مکفوف - فاعلات فاعلن فاعلات تحریک آخر + فاعلات فاعلن فاعلاتن ؎ لَنْ یَزَالَ قَوْمُنَا مُخْصِبِیْنَ ✤ صَالِحِیْنَ مَا اتَّقَوْا وَاسْتَقَامُوْا ✤ لن یزال فاعلات قومنا فاعلن مخصبین فاعلات + صالحین فاعلات مت تقو فاعلن و استقاموفا علاتن - میری قوم کے لوگ ہمیشہ رفاہ عیش مین نیکوکار رہین گے جب تک کہ اتقا کرینگے اور اوسپر مستقیم رہین گے - یہان بزور معاقبہ صدر اور عروض اور ابتدا کے بعد کے ارکان مخبون نہین ہوسکتے -

(۱۰) چہار رکن کا شعر صدر و عروض مشکول باقی سالم - فعلات فاعلن فعلات تحریک آخر + فاعلاتن فاعلن فاعلاتن ؎ لِمَنِ الدِّیَارُ غَیَّرَهُنَّ ✤ کُلُّ جُوْنِ الْمُزْنِ دَانِی الرَّبَابِ ✤ باشباع لمند و فعلات یارغو فاعلن یرزبن ن فعلات + کل لجونل فاعلاتن مزندا فاعلن نرربابی فاعلاتن یہ کسکا دیار ہے جسکو ہر ابر سفید اور سحاب قریب نے متغیر کر دیا ہے - جُون بالضم سفید و سیاہ - دانی قریب - رباب ابر - سکا کی مصرع دوم کو یون لایا ہے - کُلُّ دَانِ الْمُزْنِ جُوْنِ الرَّبَابِ - تقطیع وہی ہیگی جو پہلے تھی صرف معنی مین ابر سفید اور سحاب قریب ادھر کے اودھر ہو جائین گے - یہان بزور معاقبہ حشو اوّل و ابتد امخبون نہین ہوسکتے اور اگر حشو دوم کو مخبون کرین تو ابتدا مکفوف نہو سکیگی -

(۱۱) بیت مسدس ابتد امشکول باقی سب ارکان سالم - فاعلاتن فاعلن فاعلاتن + فعلات فاعلن فاعلاتن ؎ لَیْتَ شِعْرِیْ هَلْ لَنَا ذَاتَ یَوْمٍ ✤ بِجَنُوْبٍ فَارِغٍ مِنْ تَلَاقِ ✤ باشباع لیت شعری فاعلاتن ہل لنا فاعلن ذات یومن فاعلاتن + بجنوب فعلات فارغن فاعلن من تلاقی فاعلاتن - کاش مین جانتا کہ کوئی دن ہمارے واسطے ہو ایسا جسمین با دجنوب

چلتی ہو اوس شخص کی طرف سے جو کہ پرواے ملاقات نہین رکھتا ہی - ذات یوم سے مراد اسم یوم ہی جیسے سبت یا احد وغیرہ - جنوب بفتح اول باد جنوب کذا فی المنتخب - اسنوی کے نزدیک فارع اس شعر مین بہ راوعین مہملتین ایک قلعے کا نام ہی - یعنی اے کاش مین جانتا کہ آیا ہم کسی دن اوس شخص سے ملاقات کرینگے جو قلعۂ فارع کے جنوب طرف رہتا ہی - اس شعر مین بزور معاقبہ عروض مکفوف اور حشو دوم مخبون نہین ہو سکتے - یہ گیارہ وزن باعتبار اصل دائرہ مجزو مین (۱۲) چار رکن کا شعر ضرب مخبون باقی سالم - فاعلاتن فاعلن + فاعلاتن فعلن تجریک دوم ؎ یا لبکر لا تنوا ٭ لیس ذا حین وانا ٭ یا لبکرن فاعلاتن لاتنو فاعلن + لیس ذا حی فاعلاتن نونی فعلن - اسکے معنی رمل کے وزن دوازدہم عربی مین تحریر ہو چکے - نہ خلیل نے اسکا ذکر کیا نہ محقق نے اسکو محسوب کیا زجاج اسکی وجہ یہ سمجھتا ہی کہ رمل مجزو سے مخبون بھی تو یہی ہوتی ہی اس لیے اوسنے اس وزن کو رمل مین قائم کیا اور فرق بتانے کے لیے وہان مؤلف نے بھی ساتھ دیا - مگر بہرامی نے اسکو بحر مدید مین بہتر جانا اور حق یہ ہی کہ رمل مین خبن وحذف دونون زحاف تین جگہ آئینگے اور یہان ایک زحاف یعنی خبن ایک ہی جگہ - بدین سبب اسی جگہ اسکو سمجھنا اولی ہی - یہ ایک وزن اپنے مجزو کا مشطور ہی -

اس بحر مین بقول محقق نون فاعلاتن اور الف فاعلن مین معاقبہ ہی اور بقول صاحب میزان الف اول فاعلاتن مین بھی معاقبہ ہی یعنی بوزن مجزو جب دونون مصرعون کو ملاکر ایک نظر سے دیکھو تو فاعلاتن عروضی اور فاعلاتن ابتدائی کے تن فا مین بیشک معاقبے کا حکم قائم رہنا چاہیے -

بزبان فارسی طویل کی طرح بتکلف مدید مین بھی اشعار آئے ہین - انکے ہان یہ بحر دائرے مین مثمن آئی ہی اور استعمال مین وافی المثمن اور مجزو اور مشطور ملاکر نو وزنون پر مستعمل ہی اور اسکی اصل فارسی مین فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن دائرے مین ہی -

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فاعلاتن فاعلن - چار بار - جامی ؎ دل ز ہجرت

اے صنم خونِ خود را میخورد ٭ جان مردستت اے صنم جامہ بر تن میدرد ٭ دل ز ہجرت فاعلاتن اے صنم فاعلن خون خدرا فاعلاتن میخرد فاعلن - وقس علیٰ ہذا -

(۲) شعر ہشت رکنی عروض وضرب مذال باقی سالم - فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلان - دوبارہ اے بخوبی مثلِ تو کس نباشد در جہان ٭ شکر این نعمت بگویم خ بپوش از عاشقان اے بخوبی فاعلاتن مثل تو فاعلن کس نباشد فاعلاتن در جہان فاعلات - باقی علیٰ ہذا -

(۳) شعر ہشتم رکن سباعی سب سالم اور رکن خماسی سب مخبون - فاعلاتن فعلن فاعلاتن فعلن بتحریک دوم - دوبارہ - سیفی اے ازمیان ودہنش تا توان یک سرمو ٭ زان نشان بازمدہ زین سخن ہیچ مگو ٭ ازمیانو فاعلاتن دہنش فعلن تا توایک فاعلاتن سرمو فعلن ٭ زانشانہا فاعلاتن زمدہ فعلن زی سخن ہے فاعلاتن چگو فعلن - اگر مو ومگو کو موے ومگوے بتحتانی پڑھو تو یہی شعر عروض وضرب مخبون مذال کی مثال ہو سکتا ہے -

(۴) شعر ہشتم عروض وضرب مخبون مذال باقی مثل وزن سوم - فاعلاتن فعلن فاعلاتن فعلان - دوبارہ غمزۂ نازِ صنم آفتِ جان نست ٭ خال ہندوے لبش عقل را راہزنست ٭ غمزے نافاعلاتن زصنم فعلن افتے جافاعلاتن زنست فعلان - وقس علیہ -

(۵) بیت ہشت رکنی اور ہر رکن مخبون - فعلاتن فعلن فعلاتن فعلن - دوبارہ - ازمعیار اے زلبانت پسرا بیکے بوسہ چرا ٭ نکنی شاد مرانہ بترسی زخدا ٭ زلبانت فعلاتن پسرا فعلن بیکے بوسہ فعلاتن چرا فعلن ٭ نکنی شاد فعلاتن ومرا فعلن ن بترسی فعلاتن زخدا فعلن -

(۶) بیت ہشتم الارکان عروض وضرب مخبون مذال باقی چھ رکن مخبون - فعلاتن فعلن فعلاتن فعلان - دوبارہ لب اوآب بقا سخنش مایۂ جان ٭ قد او سرو سہی دہنش سر نہان ٭ لب اوا فعلاتن ب بقا فعلن سخنش ما فعلاتن ی یجان فعلان + قد او سر فعلاتن وسہی فعلن دہنش سر فعلاتن رنہان فعلان - جو لوگ وزنِ اول وسوم وپنجم کو بحر رمل ثمن محذوف قرار دیتے ہیں صریح غلط پر ہیں کیونکہ حذف درمیانی اصلا جائز نہیں - الغرض یہ چھوں وزن

وافی ہین -

انکے سوا عروض سالم کو ضرب مذال یعنی فاعلان کے ساتھ - یا عروض مذال کو ضرب سالم کے ساتھ یا عروض وضرب دونون مذال - یا عروض سالم کو ضرب مخبون کے ساتھ - یا عروض سالم کو ضرب مقطوع یعنی فعلن بتسکین دوم کے ساتھ - یا عروض وضرب دونون مقطوع - یا عروض مخبون کو ضرب مقطوع کے ساتھ - یا عروض مقطوع کو ضرب مخبون کے ساتھ - لانا جائز ہی ان عروض وضرب سے آٹھ اوزان اور بن سکتے ہین اور اس حساب سے وافی کے چودہ وزن ہو جائین گے -

(۷) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم - فاعلاتن فاعلن فاعلاتن - دوبار ؎ غالیہ زلفے سمن عارضینے ٭ سرو بالائے وزنجیر موے ٭ غالیہ زل فاعلاتن فے سمن فاعلن عارضینے فاعلاتن سرو بالا فاعلاتن یے یزن فاعلن جیر موے فاعلاتن -

(۸) شعر مسدس عروض محذوف ضرب مقصور باقی سالم - فاعلاتن فاعلن فاعلن + فاعلاتن فاعلن فاعلات ؎ زندگانی تلخ کردی مرا ٭ زندگانی بے تو نا ید بکار ٭ زندگانی فاعلاتن تلخ کر فاعلن دی مرا فاعلن + زندگانی فاعلاتن بے تنا فاعلن ید بکار فاعلات - یہ دو وزن مجزو ہین - انکے سوا عروض سالم کو ضرب مقصور کے ساتھ - یا عروض وضرب دونون مقصور - یا عروض وضرب دونون محذوف - یا عروض مقصور کو ضرب محذوف کے ساتھ - یا عروض محذوف کو ضرب مخبون محذوف یعنی فعلن بتحریک دوم کے ساتھ - یا دونون مخبون محذوف - یا عروض محذوف کو ضرب ابتر یعنی فعلن بتسکین دوم کے ساتھ - یا عروض مخبون محذوف کو ضرب ابتر کے ساتھ - لانا جائز ہی اور ان عروض وضرب سے آٹھ وزن اور ملیا رہو کر سب اوزان مجزو دونون ہو جائین گے -

(۹) چار رکن کا شعر اور ہر رکن سالم - فاعلاتن فاعلن - دوبار ؎ یک رہ اے بیدادگر ٭ لطف کن در مانگر ٭ یکرہ ہو بے فاعلاتن دادگر فاعلن + لطف کن در فاعلاتن مانگر فاعلن - یہ وزن بعینہ رمل مربع ہی جسکے عروض وضرب محذوف ہون - لیکن رمل مین یہ وزن نقلی و

مزاحف ہوگا اور یہان اصلی وسالم بدین سبب ہی بحر سے سمجھنا اولی ہی - یہ ایک وزن مشطور ہی -

عریض

یعنی مقلوب طویل - اس بحر کی اصل دائرے مین مفاعیلن فعولن چار بار ہی - زبان عربی مین یہ بحر نادر الاستعمال اور ایک ہی وزن پر پائی گئی ہی یون -

(۱) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم - مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن - دو بار - امرأ القیس ؎ اَلَا یَا عَیْنُ فَابْکِیْ عَلٰی فَقْدِیْ لِمَالِکِیْ ✣ وَاَتْلَافِیْ لِمَالِیْ بِلَا جِدٍّ وَّجَهْدٍ ✣ باشباع - الایا عی مفاعیلن فبکی فعولن علی فقدی مفاعیلن لمالکی فعولن + واتلافی مفاعیلن لمالی فعولن بلا جدون مفاعیلن وجهدی فعولن - اے آنکھ گریہ کر میرے ملک کے گم کر دینے پر اور میرے مال کے تلف کر دینے پر بغیر سعی وکوشش کے - سوائے سالم کے زبان عربی مین کسیکا شعر نہین ملا ہی - یہ ایک وزن وافی ہی -

بزبان فارسی بھی اسکی اصل دائرے مین مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن - دو بار ہی بہرامی نے لکھا ہی کہ فرالاوی شاعر نے اس بحر مین اکثر شعر کہے ہین - وافی ومجزو ملا کر یہ بحر اس طرح چار اوزان پر مستعمل ہی -

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - مفاعیلن فعولن - چار بار - فرالاوی ؎ نگارے دلربائے ربود از من دلِ من ✣ من بیدل چگونہ از و بوسہ ستانم ✣ نگارے دل مفاعیلن ربائے فعولن ربود زمن مفاعیلن دلے من فعولن + منے بیدل مفاعیلن چگونہ فعولن از و بوسہ مفاعیلن ستانم فعولن -

(۲) شعر شش رکنی عروض وضرب مسبغ باقی سالم - مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولان - دو بار ؎ من آن مدہوش عشقم کہ از خویشش خبر نیست ✣ مرا تا شد دل از کف دگر پروائے سر نیست ✣ منا مدہو مفاعیلن شعشقم فعولن کہ از خیشش مفاعیلن خبر نیس فعولان - باقی علی ہذا القیاس بتقلید سعد الشارحین ہم یہی شعر ہزج کے وزن سوم فارسی مین لکھ چکے ہین اور وہان اسکو غلط کہکر

فرق بتایا ہی۔

(۲) بیت شمن ارکان سباعی سب مکفوف اور خماسی سب سالم۔ مفاعیل فعولن مفاعیل فعولن دوبار ؎ برخ ماہ تمامی بقد سرو روانی ٭ بلب راحت روحی بچشم آفت جانی ٭ برخ ماہ مفاعیل تمامی فعولن بقد سرو مفاعیل روانی فعولن ٭ بلب راح مفاعیل ترو حی فعولن بچشمان مفاعیل تجانی فعولن۔ اگر اسکو مسمط چہار خانہ لائین تو کسیقدر خوش آیند ہو جائے۔ اس شعر کو بھی بتحقیق مناسب میزان ہم نے وزن ششم بحر ہزج فارسی مین نقل کیا اور غلط لکھکر اپنی رائے ظاہر کردی۔ یہانتک تین وزن وافی ہین۔ انکے سوا عروض مستفع ضرب سالم کے ساتھ۔ یا عروض سالم ضرب مستفع کے ساتھ لاسکتے ہین۔

(۴) چھ رکن کا ایک شعر صدر و ابتدا اضرب پہلا حشو مقبوض دوسرا حشو سالم عروض مستفع ضرب مقصور۔ مفعول فعول مفاعیلان مفعول فعولن مفاعیل۔ فرالاوی ؎ پرنور جہان سیہ تنگ ست ٭ تا باشمن آن بت جنگ ست ٭ پرنور مفعول جہاں فعول ہیو تنگست مفاعیلان ٭ تا باش مفعول منابت فعولن جنگ ست مفاعیل۔ اس شعر کو بحر غریب کے وزن نہم سے بھی تقطیع کرسکتے ہین مگر حشو چہارم سالم اور ضرب اخذ ذال وہان لانی پڑیگی۔ سیج پوہپو توزحاف کے شمار سے دونون بحرون مین درجہ تساوی ہی ہان وزن بحر وکی دقت یہان زیادہ ہی اس لیے متدارک مین سمجھنا اولی ہی۔ شمن بمعنی بت پرست یہان اس سے مراد عاشق۔ یہ ایک وزن مجزو ہی۔ اسکے سوا عروض محذوف ضرب مقصور کے ساتھ۔ یا عروض مقصور ضرب محذوف کے ساتھ۔ یا دونون مقصور۔ یا دونون محذوف بھی لانا جائز ہی۔ صدر و ابتدا کو مکفوف بھی لاسکتے ہین۔ الغرض یہ بحر فارسی زبان مین بھی قلیل الاستعمال ہی۔ اس بحر کا تیسرا نام مستطیل بھی ہی۔

بسیط

یہ بحر بھی خاص اہل عرب کی ہی۔ دائرے مین مثمن یعنی مستفعلن فاعلن چار بار اسکی اصل آئی ہی۔ اسکے عروض۔ سالم۔ مخبون۔ مقطوع۔ مقطوعِ مخبون۔ مخبونِ اخذ۔ پانچ قسم کے اور

ضرب مین - سالم مذال - مخبون مقطوع - مخبون مذال - مخبول مذال - احذ مسبغ مطوی مذال مخبون مقطوع نو قسمون کی آئی مین اور یہ بحر وافی اور مجزو اور مشطور ملاکر کل بیس اوزان پر مستعمل ہوتی ہے -

(۱) آٹھ رکن کا شعر عروض وضرب مخبون باقی ہر رکن سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن بتحریک دوم - دوبارہ یَا حَارُ لَا اَرْمَیْنَ مِنْکُمْ بِدَاهِیَةٍ ✤ لَمْ یُلْقِهَا سُوْقَةٌ قَبْلِیْ وَلَا مَلِكٌ ✤ باشباع - یا حارلا مستفعلن ارمین فاعلن منکم بدا مستفعلن ہیتین فعلن + لم یلقہا مستفعلن سوقتن فاعلن قبلی ولا مستفعلن ملکو فعلن - اے حارث مناسب ہے کہ تمہاری طرف سے مین اوس بلا مین جو دشوار ہے نہ ڈالا جاؤن جیسین مجھسے پیشتر نہ کوئی رعایا مین سے پھنسا ہو نہ کوئی بادشاہ - بلا سے مراد یہان ہجو ہے خلاصہ یہ کہ تم ایسا نہ کرو کہ مین تمہاری ہجو کرون اور تمکو ایسا ذلیل کردون کہ کوئی امیر و غریب ویسا ذلیل نہوا ہو - حارث مرخم حارث - لا ارمین نہی متکلم رمی کا - داہیہ بلا - سوقہ بالضم رعیت -

(۲) شعر ہشت رکنی عروض مخبون ضرب مقطوع باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن بتحریک دوم + مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن بتسکین دوم ✤ قَدْ اَشْهَدُ الْغَارَةَ الشَّعْوَاءَ تَحْمِلُنِیْ ✤ جَوْدَاءُ مَعْرُوْقَةُ اللَّحْیَیْنِ سُرْحُوْبُ ✤ باشباع - قد اشہدل مستفعلن غارتش فاعلن شعواے تح مستفعلن تحملنی فعلن + جردا یع مستفعلن رو قتل فاعلن لحیین سر مستفعلن حوبو فعلن - مین لڑائیون اور تانیثے متفرقہ مین اسپ مادہ اکثر موے خشک کلہ دراز پر سوار ہوکر حاضر ہوتا ہون - غارۃ الشعواء غارتہاے متفرقہ - جردا بالفتح والمد مادیان کوتاہ وباریک مو - معروقۃ اللحیین مادیان کم گوشت بر ہر دو کلہ - سرحوب بضم اول اسپ طویل - خلیل وانحش اس وزن کی ضرب مین قافیہ مردفہ لازم جانتے ہین جیسے واو سرحوب - مگر ابن ہانی لازم نہین جانتا اور شعر وزن سوم کو سند لایا ہے - مؤلف عرض کرتا ہے کہ شعر مذکور اسکی مثال نہین ہو سکتا اسلیے کہ دونون کے عروض مین اختلاف ہے فتامل -

(۳) بیت شمن عروض وضرب دونون مقطوع باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن بتسکین دوم دوبارہ لَا تَبْتَكِ لَیْلَ وَلَا تُطْرِبْ اِلٰی هِنْدِ ✤ وَاشْرَبْ عَلَی الْوَرْدِ مِنْ حَمْرَاءَ كَالْوَرْدِ ✤ باشباع اواخر - لا تبتک لی مستفعلن لی ولا فاعلن تطرب الی مستفعلن ہندی فعلن + واشرب علل مستفعلن

وردمن فاعلن حمرا یکل مستفعلن وردی فعلن - لیلی کے واسطے گریہ نکرا ور ہند کے لیے خوشی نکر اور شراب پی زن ہمرخ رنگ مثل گل ورد کے رخسار کی یاد پر - وردکل سرخ یعنی گلاب -

(۴) آٹھ رکن کا شعر صدر وحشو اول وعروض مخبون ضرب احذ مسبغ باقی سالم - مفاعلن فعلن مستفعلن فعلن بتحریک دوم + مستفعلن فاعلن مستفعلن فاع ے اَقُوْلُ حِیْنَ اَرٰی کَعْبًا وَاٰسِیَۃً ٭ لَا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْ خَمْسٍ وَسِتِّیْنَ ٭ باسکان - اقولحی مفاعلن ن ارحی فعلن کعبن واسیتن مستفعلن ستین فعلن + لا بارکل مستفعلن لاہفی فاعلن خمسن وست مستفعلن تین فاع - یہ ضرب یعنی فعل بسکنات آخر اہل صناعت کے خلاف فرا نے نقل کی ہے معنی شعر یہ ہین - جب مین دیکھتا ہون کعب اور آسیہ کو تو کہتا ہون کہ خدا برکت ندے شصت و پنج مین -

(۵) ہیت مثمن اور ہر رکن مخبون - مفاعلن فعلن مفاعلن فعلن بتحریک دوم دوبار ے لَقَدْ خَلَتْ حِقَبٌ صُرُوْفُہَا عَجَبٌ ٭ فَاَحْدَثَتْ غِیَرًا وَاَعْقَبَتْ دَوَلًا ٭ لقدخلت مفاعلن حقبن فعلن صروفہا مفاعلن عجبن فعلن + فاحدثت مفاعلن غیرن فعلن واعقبت مفاعلن دولن فعلن بتحقیق ایسے زمانے گزرے کہ اونکے حوادث عجیب ہین پس پیدا کیا تغیرات کو اور ادبار لائے دولتون پر حقب بکسر حاے حطی و فتح قاف دہر اور سال کی ایک مدت - از میزان الافکار صروف بضمتین انقلاب زمان - غیر بکسر غین معجمہ و فتح تحتانی جو امور کہ حادث ہوئے ہون -

(۶) شعر ہشت رکنی ارکان سباعی سب مطوی عروض وضرب مخبون باقی سالم مفتعلن فاعلن مفتعلن فعلن بتحریک دوم دوبار ے اِرْتَحَلُوْا غُدْوَۃً فَاَنْطَلَقُوْا اَسْحَرًا ٭ فِیْ زُمَرٍ مِنْہُمْ تَتْبَعُہَا زُمَرٌ ٭ ارتحلو مفتعلن غدوتن فاعلن فنطلقو مفتعلن سحرن فعلن + فی زمرن مفتعلن منہو فاعلن تتبعہا مفتعلن زمرن فعلن - اونھون نے کوچ کیا اول روز مین پس گئے صبح کو اون جماعتون مین کہ اونکے پیچھے اور گروہ تھے -

(۷) آٹھ رکن کی ایک بیت عروض وضرب مخبون اور ارکان سباعی سب جگہ مخبول باقی سالم فعلتن فاعلن فعلتن فعلن بتحریک دوم دوبار ے وَزَعَمُوْا اَنَّہُمْ لَقِیَہُمْ رَجُلٌ ٭ فَاَخَذُوْا مَالَہٗ

وضربوا عنقہ ✤ باسکان - وزعمو فعلتن ان نہم فاعلن تقیم فعلاتن علن فعلن + فاخذو فعلتن بالھو فاعلن وضربو فعلتن عنقہ فعلن - اور کہا کہ اون کو ایک شخص ملا پس اونھون نے اوسکا مال چھین لیا اور اوسکی گردن ماری - یہ سات وزن وافی ہین - انکے سوا عروض وضرب دونون مذال یا عروض مذال ضرب سالم کے ساتھ - یا عروض سالم ضرب مذال کے ساتھ - یا عروض سالم ضرب مخبون مذال کے ساتھ - یا عروض سالم ضرب مخبون کے ساتھ - یا عروض سالم ضرب اعرج کے ساتھ - یا عروض سالم ضرب مقطوع کے ساتھ - یا عروض مخبون ضرب مخبون مذال کے ساتھ - یا عروض مخبون مذال ضرب مخبون کے ساتھ - یا عروض مخبون ضرب اعرج کے ساتھ لانا جائز ہی - بدین شمار دس وزن اور بڑھکر وافی کے سترہ اوزان ہوجائینگے -

(۸) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن - دوبار ؎ مَاذَا وُقُوْفٌ عَلٰی رَبْعٍ عَفَا ✤ مُخْلَوْلِقٍ دَارِسٍ مُسْتَعْجِمٖ ✤ باشباع - ماذا وقوف مستفعلن فی علی فاعلن ربعن عفا مستفعلن + مخلولق مستفعلن دارسن فاعلن مستعجمی مستفعلن - سیر اٹھہرنا ایسے مکان نابود پر یا ویران پر کیون ہی جو معشوقہ سے خالی ہوکر کہنہ ہوگیا اور گرکر زمین کے برابر ہوگیا ہو ایسا کہ اپنے ساکن کا حال نہین بیان کرسکتا - عفو مٹنا اور مٹانا - اخلولق الرسم وہ در و دیوار خانہ جو زمین کے برابر ہوگئے ہون دارس کہنہ مستعجم ساکت یا ریزہ ریزہ ہوجانے والا - یہ اصلی چوتھا وزن ہی -

(۹) شعر شش رکنی ضرب مذال باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن مستفعلان ؎ اِنَّا ذَمَمْنَا عَلٰی مَا خَیَّلَتْ ✤ سَعْدَ بْنَ زَیْدٍ وَعَمْرًا مِنْ تَمِیْمٍ ✤ باسکان - ان ذمم مستفعلن نا علی فاعلن ما خیلت مستفعلن + سعد بن زی مستفعلن دن وعم فاعلن رن من تیم مستفعلان - ہم نے سعد بن زید اور عمرو قبیلۂ بن تمیم کی ہجو کی اور اوسی ہجو پر معشوقہ نے خیال کیا - اسنوی کہتا ہی کہ اسکی ضرب مین قافیہ مردفہ ضرور چاہیے جیسے تمیم یا تمام یا ہموم تاکہ اجتماع ساکنین سہل ہوجائے - یہ اصلی تیسرا وزن ہی -

(۱۰) شعر مسدس الارکان ضرب مقطوع باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن + مستفعلن فاعلن مفعولن

ے سِیرُوا مَعًا اِنَّمَا مِیعَادُکُمْ ✤ یَوْمُ الثُّلَثَاءِ بَطْنُ الْوَادِی ✤ سیرو معن مستفعلن ان نما فاعلن میعادکم مستفعلن یومث ثلا مستفعلن ثلاے بط فاعلن نلوادی مفعولن - تم لوگ چلو سب اکٹھا ہوکر بالفعل اسکے سوا اور کوئی بات نہین کہ تمھارا وعدہ وادیہ مین منگل کے دن ہی ثلاثا کو بالفتح اور کبھی بالضم لاتے ہین اور لام کے بعد الف اشباعی بڑھاتے ہین اور دوسرا الف ممدودہ لگاتے ہین بنی شنبہ یہ اصلی وزن نیم ہی -

(۱۱) شعر مسدس عروض وضرب دونون مقطوع باقی سالم مستفعلن فاعلن مفعولن - دوبار

ے مَا هَیَّجَ الشَّوْقَ مِنْ اَطْلَالٍ ✤ اَضْحَتْ قِفَارًا کَوَحْیِ الْوَاحِیْ ✤ ماہی یجش مستفعلن شوقن فاعلن اطلالن مفعولن ✤ اضحت قفارا مستفعلن رن کوح فاعلن یلواحی مفعولن - کون چیز شوق کو ہیجان مین لائی معشوقون کے گھرون کے آثار دیکھنے سے کہ خالی ہوگئے ہین جسطرح مکتوب کاتب کی دلالت کرتے ہین - یہ اصلی وزن ششم ہی - وحی الواحی مکتوب کاتب - ایسے مقطوع العروض والضرب وزن کو مخلع کہتے ہین بجاے مجمہ - مخلع وہ شخص جسکے دونون سرین نوچ لیے ہون اور ایسے کی رفتار کو تخلیع کہتے ہین - بعض کا گمان ہی کہ جو فعولن مستفعلن سے بنے اور بسیط مجزو مین واقع ہو تو اوس فعولن کا نام مخلع ہی اور یہ گمان غلط ہی بلکہ مخلع نہ فرع کا نام ہی اور نہ تخلیع زحاف کا نام - جب کوئی وزن بسیط مجزو کا ایسا ہو جسکا عروض وضرب مقطوع یعنی مفعولن ہو تو اوس وزن بھر کو مخلع اور جس مجزوے بسیط کا عروض وضرب مخبون مقطوع یعنی فعولن ہو تو اوس وزن بھر کو مخلع مخبون کہنا چاہیے لِذَا فِی الْمِعْیَارِ وقوے پندارند کہ مخلع اسم فعولن ست کہ فرع مستفعلن است و در بسیط مجزو - ونہ چنان ست بل مخلع اسم وزنے است از بسیط مجزو کہ عروض وضربش مقطوع باشد خواہ مخبون وخواہ غیر مخبون - سکاکی کی راے مین بھی ایسے ہی وزن کا نام مخلع ہی - خلیل نے عروض مقطوع کے واسطے ضرب مقطوع لازم جانی ہی لیکن کسائی لازم نہین جانتا بلکہ وہ عروض مقطوع کے ساتھ اس وزن مین ضرب مطوی مذال بھی لایا ہی جیسا کہ وزن دوازدہم مین موجود ہی - مؤلف کہتا ہی کہ اگر ایسے وزن کے واسطے مخلع کی قید لگائینگے تو عروض وضرب دونون کو

مقطوع لانا پڑیگا یہی خلیل کی مراد ہی اور اگر دونون مین مقطوع کی قید نہوگی تو وزن کی صحت مین کچھ کلام نہین مگر مخلع اوسکا نام نہین یہی کسائی کا مفہوم ہی۔

(۱۲) بیت شش رکنی صدر و ابتدا مخبون حشو سالم عروض مقطوع ضرب مطوی مذال۔ مفاعلن فاعلن مفعولن + مفاعلن فاعلن مفتعلان ؎ وَنَحْنُ قَوْمٌ لَنَا رَمَلٌ + وَثَرْوَةٌ مِنْ مَوَالٍ وَصَمِيمٌ + تبسکین۔ ونحنقو مفاعلن من لنا فاعلن رمل ماحن مفعولن + وثروتن مفاعلن منموالن فاعلن لنو صمیم مفتعلان۔ ہم ایسے گروہ ہین کہ ہمارے واسطے نیزہ گر اور رمعاون اور مخلص بہت ہین ایسے وزن کو مخلع نہ کہین گے کیونکہ ضرب مثل عروض مقطوع نہین۔

(۱۳) شعر شش رکنی عروض و ضرب مقطوع مخبون باقی سالم۔ مستفعلن فاعلن فعولن۔ دوبار اَصْبَحْتُ وَالشَّيْبُ قَدْ عَلَانِي + يَدْعُوا حَثِيثًا إِلَى الْخِضَابِ + باشباع۔ اصبحت وش مستفعلن شیب قد فاعلن علانی فعولن + یدعوحثی مستفعلن ثن الل فاعلن خضابی فعولن۔ مین اوس حال مین پونہچا کہ پیری میرے سر پر خضاب کی طرف پکارتی ہوئی شتابان پونہچی۔ یہ وزن مخلع مخبون ہی۔

(۱۴) شعر مسدس صدر مطوی ابتدا مخبول حشو سالم عروض مخبون اخذ ضرب مخبون مقطوع۔ مفتعلن فاعلن فعل بتحریک اوائل + فعلتن فاعلن فعولن ؎ إِنَّ شَوَاءً وَنَشْوَةً + وَخَبَبَ الْبَازِلِ الْأَمُونِ + باشباع۔ ان نشوا مفتعلن ین ونش فاعلن وتن فعل + وخبب بل فعلتن بازلل فاعلن امونی فعولن۔ صاحب نہایۃ الراغب کے نزدیک مستفعلن مین خبن احسن ہی اور طی صالح اور خبل قبیح۔

(۱۵) چہ رکن کا شعر عروض مخبون اخذ ضرب مخبون مقطوع باقی سالم۔ مستفعلن فاعلن فعل + مستفعلن فاعلن فعولن ؎ مِنْ لَذَّةِ الْعَيْشِ وَالْفَتَى + لِلدَّهْرِ وَالدَّهْرُ دَوْلُونُ + باشباع من لذ ذتل مستفعلن عیشوال فاعلن فتی فعل + لد دہر ودد مستفعلن دہر زدو فاعلن فنونی فعولن۔ اشعار وزن چہار دہم و پانزدہم کے یہ بتنے ہین۔ کباب اور نشاہ اور شتر دُسالہ کا دوڑنا یہ تینون

پیزہین لذت عیش سے ہین اور جوان دنیا کا تابع ہوا اور دنیا بوقلمون ہی۔

(۱۶) شش رکنی شعر ضرب مخبون مذال باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن مفاعلان

ے قَدْ جَاءَكُمْ اَنَّكُمْ يَوْمًا اِذَا ✤ مَا ذُقْتُمُ الْمَوْتَ سَوْفَ تُبْعَثُوْنَ ✤ باسکان - قد جاءکم مستفعلن ان نکم فاعلن یومن اذا مستفعلن + ما ذقتم مستفعلن موتسو فاعلن فتبعثون مفاعلان - تحقیق تمھارے حق مین پیغمبر خدا صلعم سے خبر وارد ہوئی ہی کہ تحقیق تم نے جب کہ موت کو چکھا تو ایکدن مبعوث کیے جاؤگے۔

(۱۷) بیت مسدس ضرب مطوی مذال باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن مفتعلان

ے يَا صَاحِ قَدْ اَخْلَفْتَ اَسْمَاءُ مَا ✤ كَانَتْ تُمَنِّيْكَ مِنْ حُسْنِ وِصَالْ ✤ باسکان - یا صاح قد مستفعلن اخلفت فاعلن اسما یا مستفعلن + کانت تمن مستفعلن نیکمن فاعلن حسن وصال مفتعلان - اے میرے صاحب اسما معشوقہ نے وصال مین خلاف وعدگی کی ایسا وعدہ جسکا تو تمنی اور آرزومند تھا - صاح صاحب کا مرخم - اسما معشوقہ کا نام - بعض رسائل مین تمنیک کے عوض تُهَنِّيْكَ آیا ہی تہنیت سے اور بعض مین تُهَيِّيْكَ تہیہ سے بمعنی آمادگی کردن۔

(۱۸) چھ رکن کا شعر ضرب مخبول مذال باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن فعلتان

ے هٰذَا مَقَامِيْ قَرِيْبٌ مِنْ اَخِيْ ✤ كُلُّ امْرِئٍ قَائِمٌ مَعَ اَخِيْهِ ✤ باسکان - ہاذا مقا مستفعلن می قربی فاعلن بن من اخی مستفعلن + کل لم رین مستفعلن قایمن فاعلن مع اخیہ فعلتان - میرا مقام میرے بھائی کے قریب ہی اور ہر آدمی اپنے بھائی کے ساتھ اچھی طرح رہتا ہی - لفظ مع بسکون عین و فتح عین دونون درست ہین مگر یہان مفتوح العین ہی۔

(۱۹) بیت مسدس ضرب مخبون مقطوع باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن فعولن

ے قُلْتُ اسْتَجِبْنِيْ فَلَمَّا لَمْ تُجِبْ ✤ سَالَتْ دُمُوْعِيْ عَلٰى رِدَائِيْ ✤ قلتس تجی مستفعلن بی فلم فاعلن ما لم تجب مستفعلن + سالت دموعی مستفعلن عی علی فاعلن ردایی فعولن - مین نے کہا میرا کہا مان پس جب نہ قبول کیا تو میری چادر پر میرے آنسو جاری ہوئے - بعض ادیبون نے

لکھا ہی کہ مولدین اس بحر کے عروض وضرب مین خبن کا التزام ضرور کرتے ہین اور وہ گویا لزوم لایلزم کی قبیل سے ہی اختیار ہی یہ التزام کرین یا نکرین - وزن ششم سے یہانتک بارہ اوزان مجزو ہین انکے سوا - عروض وضرب دونون مذال - یا عروض سالم ضرب عرج کے ساتھ - یا عروض وضرب دونون اعرج - یا عروض اعرج ضرب مقطوع کے ساتھ - یا عروض مقطوع ضرب اعرج کے ساتھ - لانا درست ہی ان حسابون پانچ وزن اور بڑھکر کل مجزو کے سترہ اوزان ہوجائین گے -

(۲۰) مولدین مین اکثر نے اس بحر کے مربع مین بھی شعر کہے ہین جیسے محمد بن الحسن کی ایک نظم مشہور ہی جسمین ضرب مخبون اور عروض کہین سالم کہین مخبون آئے ہین باقی سالم مستفعلن فاعلن یا فعلن بتحریک دوم - دوبارے اَنْتَ الْفَرِیْدُ عُلًی ✤ فِی الْخُبْرِ وَالْخَبَرِ ✤ باشباع - یہ ایک شعر ہی - انتل فری مستفعلن فعلن ✤ فل خبرول مستفعلن خبری فعلن - اَنْتَ الْمُقَدَّمُ فِی ✤ وِرْدٍ وَفِی صَدَرٍ ✤ باشباع - یہ شعر دوم ہی - انتل مقدمستفعلن دم فی فعلن ✤ وردن وفی مستفعلن صدری فعلن - قَدْ لُحْتَ بِالْوِتْرِ فِی ✤ عَیْنٍ وَفِی اَثَرٍ ✤ باشباع - یہ تیسرا شعر ہی - قد لحت بل مستفعلن وترفی فاعلن ✤ عین وفی مستفعلن اثری فعلن - فِی طَلْعَةٍ بِهَرَتْ ✤ تَزْهُو عَلَی الْقَمَرِ ✤ باشباع - فی طلعتن مستفعلن بہرت فعلن ✤ تزہو علل مستفعلن قمری فعلن - یہ چوتھا شعر ہی - تَهْتَزُّ فِی حِبَرٍ ✤ مِنْ اَشْرَفِ الْحِبَرِ ✤ باشباع - یہ پانچوان شعر ہی - تہتززفی مستفعلن حبرن فعلن ✤ من اشرفل مستفعلن حبری فعلن - تو یگانہ ہی از روے بلندی علم او خبر کے - تو مقدم ہی ورود اور بازگشت مین - بتحقیق کہ ظاہر ہوا تو فرد ہو کر ذات اور ملت مین - ایسی شکل سے کہ جو فخر کنان غالب آئی چاند پر - اہتزاز کرتا ہی تو ایسے لباسہاے یمانی مین کہ بہترین لباسہاے یمانی ہین - یہ ایک وزن مشطور ہی -

بزبان فارسی مثل عربی اس بحر کی اصل دائرے مین مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن دوبار ہی - اور وافی ومجزو ملاکر گیارہ اوزان پر مستعمل ہی یون -

(۱) آٹھ رکن کا ایک پورا شعر اور ہر رکن سالم مستفعلن فاعلن - چار بار - مولوی جامی

ے چون خار خس روز و شب افتادہ ام در رہت ✤ باشد کہ بر حال من افتد نظر ناگہت ✤ چو خار خس مستفعلن روز شب فاعلن افتادام مستفعلن در رہت فاعلن + باشد کہ بر مستفعلن حال من فاعلن افتد نظر مستفعلن ناگہت فاعلن - شیخ ولایت علی گویا شاگرد جرأت ے مین نے کہا آصنم اپنے نہ گھر جا صنم ✤ تو ہی خفا کیا صنم میری قسم کھا صنم ✤ مینے کہا مستفعلن اصنم فاعلن اپنے نگر مستفعلن جا صنم فاعلن + تو ہی خفا مستفعلن کا صنم فاعلن میری قسم مستفعلن کا صنم فاعلن - اگر اس شعر مین - مین نے - اپنے - تو ہی - میری - ان چارون کے اواخر کو اشباع نکرو تو مستفعلن کے عوض مفتعلن مطوی ہو جائیگا - یا جیسے جناب بحر ے فرقت کی آفت بری دن کا ٹنا سال ہے ✤ یہ ہاتھ ہی موگری یہ سینہ گھڑیال ہی ✤ فرقت کی آ مستفعلن فت بری فاعلن دن کا ٹنا مستفعلن سال ہی فاعلن + یہ ہات ہی مستفعلن موگری فاعلن یہ سین گڑ مستفعلن یال ہی فاعلن - اگر اس وزن مین یا اسکے ساتھ والے شعر مین فاعلن واسط کے مقام پر کسی جگہ فاعلان آجائے تو پھر اوسوقت تمام نظم کو بحر منسرح مین ماننا پڑیگا جیسے بحر کی اوسی غزل کا دوسرا شعر یہ ہی ے ریشم کے لچھے ہین بال مخمل کے ٹکڑے ہین گال ✤ ہی یہ نزاکت کا حال پتلی کمر بال ہی ✤ ریشم کے لچ مستفعلن چے ہے بال فاعلات مخمل کے ٹک مستفعلن ٹڑے ہے گال فاعلات + ہی یہ نزا مستفعلن کت کا حال فاعلات پتلی کمر مستفعلن بال ہی فاعلن - اب یہ ساری غزل بحر منسرح مین سمجھی جائیگی ہان اگر تمام نظم کے کسی شعر مین فاعلات درمیانی نہو تو اوسکو بحر بسیط سے سمجھنا اولی ہی کیونکہ اس بحر مین بلا زحاف اور منسرح مین زحاف کے ساتھ تقطیع ہوگی اور یہی حکم ایک فرد کے ارکان وسطی کے لیے کافی ہی -

(۲) بیت ہشت رکنی عروض و ضرب مذال باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلان - دوم ے جانم بلب آمدہ از حسرت روے دوست ✤ در بند غم ماندہ ام از یاد گیسوے دوست ✤ جانم بلب مستفعلن آمدہ فاعلن از حسرتے مستفعلن روے دوس فاعلان - باقی علی ہذا القیاس -

(۳) شعر شمن ارکان سباعی سب جگہ سالم اور خماسی ہر جگہ مخبون مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن دوبارے روزم سیاہ چرا گر تو سیاہ خطی ✤ اشکم عقیق چرا گر تو عقیق لبی ✤ روزم سیا مستفعلن

ہجر افعلن گر تو سیا مستفعلن بخطی فعلن + اشکم عقبی مستفعلن قبچر افعلن گر تو عقبی مستفعلن قلبی فعلن
جیسا اس شعر مین ہی اسیطرح اس وزن مین بہتر یہ ہی کہ جب عروض وضرب کو مخبون کردین تو
دونون رکن خماسی درسیانی کو سالم نرکھین بلکہ مخبون لائین بحاقال المحقق اگر عروض وضرب
مخبون کنند آن بہتر کہ فاعلن ہمہ جا مخبون کنند - اسی لیے سعدی نے ایک قطعہ مین تمام جگہ اسکا
التزام کیا ہی وھو ھذا ؎ دانی چہ گفت مرا آن بلبل سحری + تو خود چہ آدمی کز عشق بیخبری
اشتر بشعر عرب در حالت ہست وطرب + گر ذوق نیست ترا کز طبع جانوری + اب ضرور ہی کہ مصرع
سوم مین رائے شعر وتاے است کو اشباع نکرین - اگر فاعلن درسیانی کو مخبون کرین تو عروض وضرب
سالم کو بھی مخبون کرنا بہتر ہی بحاقالوا چنان بہتر کہ ہر زحاف کہ استعمال کنند در ہمہ مواضع آن
قصیدہ مطرد بود - یعنی عام رکھین شاذ نرکھین -

(۴) بیت ثمن عروض وضرب مخبون مذال باقی مثل وزن سوم مستفعلن فعلن مستفعلن فعلان
دوبارہ ؎ گر او نمے شنود اوصاف اہل دلان + بارے ہمے نگرد اوضاع خلق جہان + گر او نمے
مستفعلن شنود فعلن اوصاف اہ مستفعلن لدلان فعلات - باقی مصرع دوم کی بھی تقطیع
یونہین ہی -

(۵) آٹھ رکن کا شعر مستفعلن ہر جگہ مخبون اور فاعلن سالم اور عروض وضرب مذال مفاعلن
فاعلن مفاعلن فاعلان - دوبارہ ؎ خیال او از دلم نمیرد دیگر زبان + چگونہ دل برکنم ز عشق
آن نوجوان + خیال او مفاعلن از دلم فاعلن نمیرد دمفاعلن یگزبان فاعلان - باقی علی
ہذا القیاس - اس وزن مین عروض وضرب سالم بھی بلا تامل لاسکتے ہین -

(۶) شعر ہشت رکنی اور ہر رکن مخبون - مفاعلن فعلن مفاعلن فعلن - دوبارہ بچہر
چون قمری بہ لعل لب شکری + برخ چو برگ گلی بزلف مشک تری + بچہر چو مفاعلن قمری فعلن
بلعل لب مفاعلن شکری فعلن + برخ چہر مفاعلن گ گلی فعلن بزلف مش مفاعلن ک تری فعلن
اس وزن مین عروض وضرب کو مذال بھی لاتے ہین یون ؎ گلے چو عارض او ندیدہ ام بجہان +

ازان نشاندہ مشنج صحن گلشن جان ٭ گلے چ عا مفاعلن رضل وفعلن ندید ام مفاعلن بجہان فعلات - وقس علیہ -

(۷) آٹھ رکن کی بیت ارکان سباعی ہر جگہ مطوی وخماسی ہر جگہ سالم مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن دوبار ؎ ای رخ خوبت قمر وی لب لعلت شکر ٭ محو تماشاے تو دیدۂ اہل نظر ٭ ای رخ خوبت مفتعلن بت قمر فاعلن وی لب لعل مفتعلن لبت شکر فاعلن ٭ محو تماشا مفتعلن شاے تو فاعلن دیدۂ اہل مفتعلن لے نظر فاعلن - ایک مفتعلن یا سبب مفتعلن کو یہان مسکن بنا لینے کا اختیار ہی بر وزن مفعولن اگر اس وزن مین کسی فاعلن درمیانی کی جگہ فاعلات آجائے تو بلا تامل بحر منسرح ہی جیسے حافظ شیرازی ؎ سرو گلستان من قامت دلجوے تست ٭ قامت دلجوے تست سرو گلستان من ٭ قامت دل مفتعلن جوے تست فاعلات سرو گلس مفتعلن تان من فاعلن - اب یہ وزن بحر بسیط مین نہین - اس غزل کا مطلع یہ ہی ؎ دلبر جانان من برد دل وجان من ٭ برد دل وجان من دلبر جانان من ٭ اس شعر مین کہین بجاے فاعلن فاعلات نہین آیا لیکن چونکہ ایسے اشعار اسکے ساتھ ہین جنمین اکثر فاعلات وسطی آگیا ہی بدین وجہ اس مطلع کو بھی بحر بسیط مین نہین کہہ سکتے بلکہ وہی بحر منسرح ہی - یا جیسے ناسخ ؎ ہجر کی شب جب ہوا جوش مرے رونے کا ٭ صبح کو تر تا نظر آیا پلنگ آب مین ٭ ہجر کشب مفتعلن جب ہوا فاعلن جوش مرے مفتعلن رونکا فاعلن ٭ وعلی ہذا القیاس - اس تمام غزل مین دو جگہ فاعلن درمیانی کے عوض فاعلات آیا ہی جیسے ؎ نرم طبیعت کو کیا پونچے عدو سے گزند ٭ سنگ ہی ہو جائے غرق گر پڑے سنگ آب مین ٭ سنگ ہو مفتعلن جاے غرق فاعلات گر پڑے سن مفتعلن گا ب مین فاعلات - ایک شعر اس غزل مین ایسا ہی اور ہی - اسلیے ناسخ کے اشعار کو بحر بسیط نہ کہین گے بلکہ بحر منسرح ہی - اگرچہ تاویلا کہہ سکتے ہین کہ یہ بسیط مضاعف المشطور ہی اور فاعلان مذال آیا ہی لیکن یہ حجت ضعیف ہی اس سبب سے کہ دوسری بحر بلا دغدغہ موجود ہی - الغرض اگر کسی پوری نظم مین کہین بجاے فاعلن وسطی فاعلات ہو تو منسرح اور بسیط دونون کہہ سکتے ہین مگر بحر بسیط مین سمجھنا اولی ہی کہ زحاف کی تعداد سے

اس بحر مین بلاشک سہولت ہی۔

(۸) شعر ہشت رکنی ارکان سباعی سب مخبول اور فاعلن سوم سالم باقی تین مخبون۔ فعلتن فعلن فعلتن فعلن + فعلتن فاعلن فعلتن فعلن ؎ چہ بو فا پسری چہ نسنہ اصنمی + کہ بزبان دری کہ تو چرا بنمی + چہ بو فا فعلتن پسری فعلن چہ نسنہ اعلتن صنمی فعلن + کہ بزبا فعلتن نا وری فاعلن تو چرا فعلتن بنمی فعلن۔ یہ وزن بقول صاحب میزان سب سے ناخوشتر ہی اور حق ہی اور سپر طرح یہ کہ خبن کا التزام بھی اسمین شکست ہوگیا۔ یہ آٹھ وزن وافی ہین۔

(۹) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن۔ دوبار ؎ بر مستمند ے مکن چندین ستم + کو برنمے آرد از عشق تو دم + بر مستمن مستفعلن دے مکن فاعلن چندی ستم مستفعلن + کو برنمے مستفعلن آرد ز فاعلن عشقے تو دم مستفعلن۔

(۱۰) شعر مسدس عروض وضرب مقطوع مخبون باقی سالم مستفعلن فاعلن فعولن۔ دوبار ؎ گشتم بدر از تو من نگارا + آن بہ کہ یک رہ کنی مدارا + گشتم بدر مستفعلن ز تن فاعلن نگارا فعولن + ا بہ کہ یک مستفعلن رہ کنی فاعلن مدارا فعولن۔ یہ وزن مخلع مخبون ہی کیونکہ اس فعولن او اخر کی اصل مستفعلن تھی قطع سے مفعولن بنا جب یہ مفعولن وزن مجزو مین آیا تو وہ وزن مخلع کہلایا پھر وہی مفعولن تو ہی جسکو خبن سے فعولن بنالیا ہی اور وزن اب تک مجزو قائم ہی۔ اس شعر کے اول لفظ مین سعد الشارحین کو دو شک ہوئے۔ اول گشتم بکاف تازی مضموم کہا اور عبارت یون مقدر بتائی۔ گشتم خود را از درد بسبب تو ای نگار۔ دوم گشتم بکاف فارسی کہکر یون مقدر بتایا۔ گشتم مقارن بدر د از تو ای نگار۔ مؤلف کی راے مین یہان گشتم بکاف فارسی مفتوح بجاے برگشتم ہی یعنی من از تو برگشتم ای نگار سبب رسانیدن درد۔ اور اسکا ثبوت مصرع دوم مین ہی کہ تو مرا در رسانیدی من از تو برگشتم پس بہتر آنکہ یک بار مدارا کن تا از برگشتگی باز آیم۔ اب رہا گشتن بجاے برگشتن وہ مولوی معنوی کے ہان موجود ہی ؎ چون از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت + چون از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت +۔

(۱۱) شعر شش رکنی ارکان سباعی سب مطوی اور خماسی سب سالم مفتعلن فاعلن مفتعلن - دوبار
ے دور مدارا ی صنم لب زلبم + تا بفزاید بدل در طربم + دور مدا مفتعلن ری صنم فاعلن
لب زلبم مفتعلن + تا بفزا مفتعلن بدل فاعلن در طربم مفتعلن - بدل کے بعد در زائد آیا ہی -
وزن نہم سے یہانتک تین اوزان مجز وہین -

آن گیارہوں کے سوا اوزان وافی مین - عروض مذال ضرب سالم کے ساتھ - یا عروض
سالم ضرب مذال کے ساتھ - یا دونون مذال - یا دونون مخبون مذال - یا عروض سالم ضرب
مخبون مذال کے ساتھ - یا عروض سالم ضرب مخبون کے ساتھ - یا عروض سالم ضرب اعرج یعنی
فعلان کے ساتھ - یا عروض سالم ضرب مقطوع کے ساتھ - یا عروض مخبون ضرب مخبون مذال کے
ساتھ - یا عروض مخبون ضرب اعرج کے ساتھ - یا عروض مخبون ضرب مقطوع یعنی فعلن کے
ساتھ لانا درست ہی -

اوزان مجز وہین - عروض سالم ضرب مذال کے ساتھ - یا دونون مذال - یا عروض سالم
ضرب اعرج یعنی مفعولان کے ساتھ - یا عروض سالم ضرب مقطوع کے ساتھ - یا عروض مقطوع ضرب
اعرج کے ساتھ یا عروض اعرج ضرب مقطوع یعنی مفعولن کے ساتھ - یا دونون اعرج - لانا جائز ہی -
فارسی مین یہ بھی جائز ہی کہ سب ارکان مخبون کردین جیسے وزن ششم مین اسکی مثال
گزر چکی یا صرف ارکان خماسی کو مخبون کرین جسطرح وزن سوم مین یا ارکان سباعی کو مطوی
کرلین جیسے وزن ہفتم مین اسکی نظیر آچکی - مگر بہتر یہ ہی کہ ایک سباعی یا ایک خماسی مین جو زحاف
ممکن لائین وہی ہر سباعی اور ہر خماسی مین استعمال کرین سوائے تسکین اوسط کے یعنی اختیاراً
ہی چاہین ایک مفتعلن مین خواہ ایک فعلن متحرک الثانی مین چاہین سب خماسی و سباعی فروع
مین تسکین کرلین مگر اسقدر یہ ہی کہ رکن مسکن کی صورت مین رکن سالم نہ لائین - تسکین اوسط تو
جبھی لاسکوگے کہ رکن سباعی کو پہلے مطوی یا رکن خماسی کو پہلے مخبون بنالو پس جب ایک کو مطوی
یا مخبون بنایا تو اوس قسم کے ہر رکن کو ویسا ہی بنالینا احوط ہی جیسا کہ وزن سوم کے آخر مین

مذکور ہو چکا - جب مسئلہ احوط جاری کیا تو رکن مسکن کے ساتھ رکن سالم لانیکو کہان سے ملیگا -

عمیق

یعنی مقلوب مدید - یہ بحر عربی مین بالکل متروک اور فارسی مین کمیاب اور اُردو مین معدوم صاحب معیار نے مثالاً فصل پنجم مین ایک مصرع لکھا ہے اور وہ بھی اس بحر مین بے معنی - الغرض دائرے مین اس بحر کی اصل فاعلن فاعلاتن چار بار ہے اور دو وزن اسکے ہاتھ لگے ہین اور دونون وافی اس طرح -

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن - دو بار - ابن عاوے ای صبا رو بسویش بگذری چون بکویش ✣ حرف من گو بر رویش جان سپرد م ببویش ✣ ای صبا فاعلن رو بسویش فاعلاتن بگذری فاعلن چو بکویش فاعلاتن ✣ حرف من فاعلن گو بر رویش فاعلاتن جا سپر فاعلن دم ببویش فاعلاتن -

(۲) بیت ثمن عروض و ضرب مقصور باقی سالم - فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلات - ذو بار - ولے بوسہ روے او ما آرزو کردہ ایم ✣ این گل باغ خوبی طرفہ بو کردہ ایم ✣ بوسیے فاعلن روے او ما فاعلاتن ارزو فاعلن کردہ ایم فاعلات ✣ ای گلے فاعلن باغ خوبی فاعلاتن طرفہ بو فاعلن کردہ ایم فاعلات - اسکے فاعلن مین خبن اور فاعلاتن مین خبن و کف آسکتے ہین مگر اسطرح کہ معاقبہ نہونے پائے یعنی دوسرے فاعلن مین خبن اور پہلے فاعلاتن مین کف نہو سکیگا باقی اور زحاف مناسب کا اختیار ہے - اس بحر کا تیسرا نام مُتَد بھی ہے - دائرۂ مختلفہ کے اوزان بحور ختم ہوئے

سریع

اس بحر کی اصل بزبان تازی دائرے مین مستفعلن مستفعلن مفعولات بضم آخر دو بار ہے - اسکے عروض - مطوی مکشوف - مخبول مکشوف - دو قسم کے ہین اور معقدات کے حساب سے موقوف - مکشوف - دو قسم کے اور بھی ہین - ان حسابون چار قسم کے عروض ہو جائینگے - اسکی ضربین - مطوی موقوف - مطوی مکشوف - اصلم مخبول مکشوف - موقوف مکشوف

موقوف مخبون - مکشوف مخبون - آٹھ قسمون کی ہین - یہ بحر وافی اور شطور ملاکر کل بارہ اوزان پر یون آئی ہی -

(۱) چھ رکن کا شعر عروض مطوی مکشوف اور ضرب مطوی موقوف باقی سالم مستفعلن مستفعلن فاعلن + مستفعلن مستفعلن فاعلات ؎ اَزمان سلمیٰ لا یریٰ مثلھا الرّاؤن فی شامٍ وَ لا فی عِراقٍ + باسکان - یہ شعر معقد ہی اور راؤن کی رائے مہملہ مشدد ہوکر ساکن مصرع اول مین اور متحرک مصرع ثانی مین شامل ہوگیون - ازمان سل مستفعلن می لاریٰ مستفعلن مثل ہر فاعلن + راون فی مستفعلن شامن ولا مستفعلن فی عراق فاعلات حسن وخوبی مین سلمیٰ معشوقہ کے زمانے شام وعراق مین دیکھنے والے نہین دیکھتے ہین - شام وعراق دونون خوبی وحسن مین شہرت رکھتے ہین اسلیے شاعر نے تخصیص کی ہی -

(۲) بیت شش رکنی عروض وضرب دونون مطوی مکشوف باقی سالم مستفعلن مستفعلن فاعلن دوبار ؎ ھاجَ الھوی رسمٌ بذاتِ الغضا + مُخلولقٌ مُستبعِمٌ محولُ + باشباع - ہاجل ہوی مستفعلن رسمن بذا مستفعلن تل غضا فاعلن + مخلولقن مستفعلن مستبعمن مستفعلن محولو فاعلن عشق کو ہیجان مین لایا اون گھرون کا نشان جو کہ موضع ذات الغضا مین ہی اور وہ نشان ایک تودۂ ریگ ہوکر منقلب الاحوال ہوگیا ہی - ذات الغضا وہ جگہ جہان غضا کے درخت بہت ہون اور غضا ایک درخت عرب کا نام ہی - محول بکسر واو صاحب حول یعنی وہ شخص جسپر ایک سال گزرا ہو اور بقول بعض وہ چیز جسپر کوئی حاجت گزری ہو -

(۳) شعر مسدس عروض مطوی مکشوف ضرب اصلم باقی سالم مستفعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فعَلن بسکون دوم ؎ قالَتْ ولَمْ یُقصدْ لقیلِ الخنا + مھلاً فقد ابلغتَ اسماعی + قالت ولم مستفعلن لقصد لقی مستفعلن لل خنا فاعلن + مہلن فقد مستفعلن ابلغت اس مستفعلن باعی فعَلن - ہنوز سخن ہجو اور فحش کا قصد بھی نہین کیا گیا تھا کہ معشوقہ نے کہا تحقیق بارزہ کہ پونہچایا تو نے فحش کو میرے کانون تک - اسنوی نے نہایۃ الراغب مین ہمزۂ اسماعی کو بفتح وکسر دونون طرح صحیح جانا ہی -

(۴) چھ رکن کی بیت عروض و ضرب دونون مخبول مکشوف باقی سالم ستفعلن ستفعلن فعلن بتحریک دوم دوبار ؎ اَلنَّشْرُ مِسْكٌ وَالْوُجُوْهُ دَنَانِيْرٌ وَاَطْرَافُ الْاَكُفِّ عَنَمٌ ✣ باسکان - یہ شعر معقد ہی اور دنانیر کے الف پر مصرع اول ختم ہی یون - ان نشرمسک فعلن کن والوجوہ ستفعلن دنا + نیرن واط ستفعلن اطراف اکف ستفعلن عنم فعلن یعشوقون کی بوے خوش بوے مشک کے مثل ہی اور اونکے مُنہ حسن اور چمک مین دینارون کے مانند اور اونکی انگلیان درخت خروب شامی کی شاخون کے مثل ہین - عنم بعین مہملہ ونون ایک درخت کہ اوسکی شاخین سرخ ہوتی ہین اور بقول بعض ایک درخت حجازی کہ اوسکا پھل سرخ ہوتا ہی سرانگشت حنائی سے اوسکو تشبیہ دیتے ہین - کذا فی شرح بردہ -

(۵) چھ رکن کی بیت عروض مخبول مکشوف ضرب اصلم باقی سالم مستفعلن فعلن بتحریک دوم + مستفعلن مستفعلن فعلن بتسکین دوم ؎ يَا اَيُّهَا الزَّارِيْ عَلٰى عُمَرٍ ✣ قَدْ قُلْتَ فِيْهِ غَيْرَ مَا تَعْلَمْ ✣ یا ای یہر مستفعلن زاری علی مستفعلن عمرن فعلن + قد قلت فی مستفعلن ہن غیر ما مستفعلن تعلم فعلن - ای عمر پر عتاب کرنے والے تحقیق کہ تونے اوسکے حق مین وہ چیز کہی جسکو تو نہین جانتا خلیل و محقق نے وزن چہارم و پنجم کو ایک ہی جانا ہی کیونکہ وہ فعلن کی تحریک دوم و تسکین دوم کو ایک ہی سمجھتے ہین مگر اخفش و زجاج نے دونو کو علحدہ علحدہ فرض کیا - مؤلف کے نزدیک یہ دونون وزن علحدہ ہین مگر دونون کا اختلاط ایک قصیدے مین جائز ہی -

(۶) شعر مسدس عروض مطوی مکشوف اور ضرب مطوی موقوف باقی مخبون - مفاعلن مفاعلن فاعلن + مفاعلن مفاعلن فاعلات ؎ اَرِدْ مِنَ الْاُمُوْرِ مَا يَنْبَغِيْ ✣ وَمَا تُطِيْقُهٗ وَمَا يَسْتَقِيْمُ ✣ باسکان - اردمنل مفاعلن امور ما مفاعلن ینبغی فاعلن + وما تطی مفاعلن قہو وما مفاعلن یستقیم فاعلات - سب امور مین جس چیز کا تو سزاوار ہوا ور جسکی تجھکو طاقت ہو اور جو کچھ مستقیم ہو اوسیکا ارادہ کر - بعض کے نزدیک ضبن مستفعلن احسن ہی جیسا کہ شعر ہذا مین گزرا -

(۷) بیت ششم رکنی عروض مطوی مکشوف ضرب مطوی موقوف باقی مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلن + مفتعلن مفتعلن فاعلات ؎ قَالَ لَهَا وَهُوَ بِهَا عَالِمٌ ✤ وَيْحَكِ اَمْثَالُ طَرِيْفٍ قَلِيْلُ ✤ باسکان - قال لہا مفتعلن وہو بہا مفتعلن عالمن فاعلن + ویحک امْ مفتعلن ثال طری مفتعلن فن قلیل فاعلات - اوس حالت مین کہ قائل معشوقہ کو جانتا تھا - کہا اوس معشوقہ سے تجھپر رحمت ہو امثال مرعجیب یا امثال مال جدید یا امثال مرد طریف کمتر ہین - ویح کلمہ رحمت ہی - طریف بطای مطبقہ عجیب یا مال جدید اور ایک شخص کا نام - بعض کے نزدیک طی مستفعلن احسن ہی جیسا کہ شعر ہذا مین ہی -

(۸) چھ رکن کا شعر عروض مطوی مکشوف ضرب مطوی موقوف باقی مخبول فعلتن فعلتن فاعلن + فعلتن فعلتن فاعلات ؎ وَبَلَدٍ قَطَعَهُ عَامِرٌ ✤ وَجَمَلٍ نَحَرَهُ الطَّرِيْقُ ✤ باسکان و بلدن فعلتن قطعہ فعلتن عامرن فاعلن + وجملن فعلتن نحرہو فعلتن فط طریق فاعلات بہت شہرون یعنی زمینون کو عامر نے طی کیا اور راہ مین بہت اونٹون کو ذبح کیا مستفعلن مین اسنوی کے نزدیک خبل قبیح ہی جیسا کہ اس شعر مین گزرا - اس بحر کے عروض وضرب کو موقوف یا مکشوف بنالین تو اوسمین خبن لانا جائز نہین جب تک کہ بحر کے ارکان کل مسدس رہین - اس شعر تک آٹھ وزن وافی ہین - اس بحر کا وزن مجزو نہین آسکتا کیونکہ وہ بعینہ بحر رجز کا مجزو ہو جائیگا -

(۹) تین رکن کا ایک شعر معقد یعنی ڈیڑھ کا ایک مصرع ضرب موقوف باقی سالم - اسمین عروض وضرب ایک ہی زیادہ تعریف ثلث رجز عربی کے وزن نہم مین مذکور ہو چکی مستفعلن مستفعلن مفعولات - ایکبار ؎ يَنْضَحْنَ فِيْ حَافَاتِهِ بِالْاَبْوَالِ ✤ باسکان ینضحن فی مستفعلن حافاتہی مستفعلن بل ابوال مفعولات - ناقے پیشاب کرتے ہین اپنی فرج کے کنارون سے - یہ ایک شعر اپنی اصل کا ایک مصرع ہی - یہ اصلی وزن پنجم ہی -

(۱۰) بیت ستہ رکنی ضرب مکشوف باقی مثل وزن نہم مستفعلن مستفعلن فعولن - ایک بار ؎ يَا صَاحِبَيَّ رَحِّلَا اَقِلَّا عَذْلِيْ ✤ یا صاحبی مستفعلن رحلی اقل مستفعلن لا عذلی مفعولن

ہم یہ شعر مع معنی رجز عربی کے وزن یازدہم مین لکھ چکے - سکاکی کہتا ہی کہ اس شعر کو رجز مشطور مقطوع العروض مین رکھنے سے یہان لانا بہتر ہی اس سبب سے کہ رجز مین مستفعلن کے لام کی حرکت مع نون جائیگی اور یہان صرف مفعولات کی تاے فوقانی متحرک ساقط ہوگی اس لیے یہین آسانی ہی - یہ اصلی وزن ششم ہی -

(۱۱) شعر ثلث ضرب موقوف مخبون باقی مثل وزن نہم مستفعلن مستفعلن فعولان - ایکبار ؎ لَا یُبْدِیَنَّهٗ فَاخْدِرْنَ وَارْقَبْنَ ✤ باسکان - لابد دس مستفعلن ہوفن حذ مستفعلن توقین فعولان - یہان ضمۂ منہ کا اشباع ہوگا اگر اوسکا اشباع نکرو جب بھی درست ہی رکن دوم مفاعلن مخبون ہوجائیگا - اے عورتو ضرور ہی کہ اوس سے نیچے اُترو اور اوپر چڑھو - چونکہ یہ وزن اب مسدس نہین اسلیے مفعولات موقوف مین خبن درست ہی - انخدرن انخدار کا صیغۂ امر جمع مونث ہی اسیطرح ارقبین رقی کا -

(۱۲) ایک بیت مین تین رکن ضرب مکشوف مخبون باقی مثل وزن نہم مستفعلن مستفعلن فعولن ایکبار ؎ یَارَبِّ اِنْ اَخْطَاْتُ اَوْ نَسِیْتُ ✤ باشباع - یارب اگر مستفعلن اخطات او مستفعلن نسیتو فعولن اے پروردگار مین نے اگر خطا کی یا نسیان کیا تو مجھکو تو بخشدے - یہان بھی وزن مسدس نہین بدنیوجہ مفعولن مکشوف مین خبن جائز ہی - وزن نہم سے یہانتک چار وزن مشطور ہین دیکھو یہ مکانفے کا زور ہی کہ اس بحر کے مستفعلن مین خبل سے سببین کے دونون ساکنون کو گرانا یا خبن سے ساکن اول کو گرانا اور دوم کو بحال رکھنا یا طے سے ساکن دوم کو گرانا اور اول ساکن کو بحال رکھنا اس رکن مین ساتھ ہی جائز ہی -

بزبان فارسی بھی اس بحر کی اصل دائرے مین مستفعلن مستفعلن مفعولات دوبار آئی ہی - وافی اور مشطور ملاکر بیتین اوزان اسکے مستعمل ہین یون -

(۱) چھ رکن کا شعر عروض وضرب موقوف باقی سالم مستفعلن مستفعلن مفعولات - باسکان دوبار - اسیر ؎ خواہم ترا جویم ترا من اے یار ✤ خوانم ترا گویم ترا گلرخسار ✤ خاہم ترا مستفعلن

جو یم تر امستفعلن من ای یار مفعولات + خانم تر امستفعلن گویم تر امستفعلن گلرخسار مفعولات اس وزن کو سالم ہی سمجھنا چاہیے مگر یہ وزن خالی از تکلف نہیں ہمچو فی المعیار بر سالم و مخبون شعر نیامدہ ہست الا آنچہ عروضیان بتکلف برائے مثال گفتہ اند از جہت تشبیہ بعرب۔

(۲) شعر شش رکنی عروض مطوی مکشوف ضرب مطوی موقوف باقی سالم مستفعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلات ؎ دلخواہ من بر من ستمگارہ شد + بے ہیچ جرمے مرمرا کردخوار + دلخواہ من مستفعلن بر من ستم مستفعلن گارشد فاعلن بے ہیچ جر مستفعلن مے مرمرا مستفعلن کردخوار فاعلات - یہ وزن بھی خالی از تکلف نہیں۔

(۳) بیت مسدس الارکان عروض مطوی مکشوف ضرب مطوی موقوف باقی مخبون مفاعلن مفاعلن فاعلن + مفاعلن مفاعلن فاعلات ؎ چرا نہ مردمی کنی بارہی + چرا ہمے کنی دلش را بدرد + چرا نمر مفاعلن دمی کنی مفاعلن بارہی فاعلن + چرا ہمے مفاعلن کنی دلش مفاعلن را بدرد فاعلات - اسمین بھی تکلف ہے۔

(۴) شعر شش رکنی ابتدا سالم عروض و ضرب مطوی موقوف باقی مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلات + مستفعلن مفتعلن فاعلات - سلمان ساوجی ؎ صورت اقبال ترا بر جبین + إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا + صورت اق مفتعلن بال ترا مفتعلن بر جبین فاعلات + ان نافتح مستفعلن تا لک فت مفتعلن حن مبین فاعلات - جو لوگ اس شعر کو وزن ہفتم مین پڑھتے ہین وہ إِنَّا کے الف ساکن کو بلا قاعدہ حذف کرکے عبارت قرآنی کو غلط کرتے ہین۔

(۵) بیت شش رکنی عروض و ضرب صرف موقوف باقی چار رکن مطوی مفتعلن مفتعلن مفعولات - بوقف دو بار ؎ گرچہ غم ہجر ترا پایان نیست + درد مرا ہم ہوس درمان نیست + گر چغے مفتعلن ہجر ترا مفتعلن پایانیس مفعولات + درد مرا مفتعلن ہم ہوسے مفتعلن درمانیس مفعولان۔

(۶) بیت مسدس عروض و ضرب صرف مکشوف باقی مطوی چار رکن مفتعلن مفتعلن مفعولن۔

دوبار ؎ دلبرا گر نکند دلداری ✤ کیست کہ آید بپئے غمخواری ✤ دلبرا مفتعلن گر نکند مفتعلن دلدا ری مفعولن - وقس علیٰ ہذا -

(۷) چھ رکن کا شعر عروض وضرب مطوی موقوف باقی چار رکن مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلات دوبار - حرفی اصفہانی ؎ میرسد آن شوخ شہیدانِ عشق ✤ مژدہ شمارا کہ قیامت رسید ✤ میرسد مفتعلن شوخ شہی مفتعلن دانعشق فاعلات + مژدہ شما مفتعلن راکہ قیامت مفتعلن رسید فاعلات - میر تقی میر ؎ سر بفلک ہونے کو ہی کسکی خاک ✤ گرد اک اوٹھی ہی بیابان سے آج ✤ سر بفلک مفتعلن ہونک ہی مفتعلن کسک خاک فاعلات + گرد اکٹ مفتعلن ٹی ہیبیا مفتعلن باس اج فاعلات -

(۸) شعر شش رکنی عروض وضرب مطوی مکشوف باقی مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلن - دوبار ؎ رفتے و پروانہ رویش شدے ✤ شمع اگر بال و پرے داشتے ✤ رفت ے پر مفتعلن و انی رو مفتعلن ویش شدے فاعلن + شمع اگر مفتعلن بالپرے مفتعلن داشتے فاعلن - حکیم مومن خان ؎ آنکھ نہ لگنے سے سب احباب نے ✤ آنکھ کے لگجانے کا چرچا کیا ✤ اک نلگ مفتعلن نے س سج مفتعلن باب نے فاعلن + اک کلگ مفتعلن جان کچر مفتعلن چا کیا فاعلن -

(۹) چھ رکن کا شعر مثل وزن ہفتم وہشتم مگر سوائے عروض وضرب اکثر مطوی اور اکثر مطوی مسکن - اسمین اختیار ہی خواہ ایک رکن کو مسکن کیجیے مصرع اول مین جیسے مولوی جامی تحفۃ الاحرار مین فرماتے ہین ؎ چون زگل آن گلبن سر برکشید ✤ غنچۂ نورستۂ دل دردمید ✤ چو زگلا مفتعلن گلبن سر مفعولن برکشید فاعلات - خواہ دونون رکن کو جیسے شمس الدین فقیر ؎ قمری از دستان خاموش گشت ✤ فاختہ از لحن فرو ایستاد ✤ قمری از مفعولن دستا خا مفعولن موش گشت فاعلات خواہ ایک رکن کو مصرع دوم مین - خاقانی ؎ حلقۂ ارکم شود از زلف تو ✤ خاتم جم خواہی تا آن آن - خاتم جم مفتعلن خاہی تا مفعولن وان اان فاعلات - خواہ دونون رکن کو جامی ؎ بستہ حروفش تتق مشک فام ✤ حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِی الْخِیَامْ ✤ حورن مق مفعولن صورا تن

مفعولن فل خیام فاعلات - مؤلف نے بتتبع اساتذہ اپنی مثنوی قضا و قدر مین بزبان اُردو تسکین کا استعمال کیا ہی یون ؎ بیچ ابھی اور نہ کچھ منہ سے بول ٭ واہ جی گھر گھوڑا نخاس مول ٭ واہ جگہ مفتعلن گوڑا نخ مفعولن خاس مول فاعلات - اسیطرح مکشوف العروض و الضرب بین بھی تسکین اوسط جائز ہی - جامی ؎ قمری بنہاد و بشمشاد دل ٭ سوخت بداغ غم او شاد دل ٭ قمری بن مفعولن ہاد بشم مفتعلن شاد دل فاعلن - لمولفہ ؎ سایہ صفت ساتھ علی کا رہا ٭ لحمک لحمی احمد نے کہا ٭ لحمک لح مفتعلن می احمد مفعولن نے کہا فاعلن - یہ تسکین دونون مصرعون مین بھی معا روا ہی - جامی ؎ زان نسزد تہمت این درج را ٭ زین نرسد ظلمت این برج را ٭ ز انسزد مفتعلن تہمت ای مفعولن درج را فاعلن + زی نرسد مفتعلن ظلمت ای مفعولن برج را فاعلن - صاحب حدائق وغیرہم اس مفعولن درمیانی کو مستفعلن کا مقطوع کہتے ہین اور صریح غلط ہی کیونکہ قطع عروض و ضرب کے سوا اور کہین آہی نہین سکتا اسلیے یہ کہو کہ مستفعلن کو مطوی کیا تو مفتعلن ہوا پھر مفتعلن کو مسکن کیا تو مفعولن ہوگیا - عوام اس تسکین کو سکتہ سمجھتے ہین اسلیے ایک پوری نظم مین نکہ رلانا بہتر ہی کہ اونکا وہم تو مٹجائے - وزن چہارم و ہفتم و ہشتم و نہم کا اجماع باہمی بلا تکلف جائز ہی -

(۱۰) شعر مسدس الارکان عروض مطوی موقوف اور ضرب مخبول مکشوف باقی مطوی - مفتعلن مفتعلن فاعلات ٭ مفتعلن مفتعلن فعلن بتحریک دوم ؎ ماہر خابر بہمہ روے زمین ٭ جز تو مرا یار دگر نسزد ٭ ماہر خا مفتعلن بر بہم رو مفتعلن بے زمین فاعلات + جز تمر ا مفتعلن یار دگر مفتعلن نسزد فعلن -

(۱۱) شعر شش رکنی عروض مطوی مکشوف ضرب مخبول مکشوف مسکن باقی مطوی - مفتعلن مفتعلن فاعلن ٭ مفتعلن مفتعلن فعلن بتسکین دوم ؎ پستہ تو مہست شفاے دلم ٭ زانکہ شد او خستہ بادامت ٭ پستے تو مفتعلن مہست شفا مفتعلن بے دلم فاعلن + ز اکشد و مفتعلن خستے بادامت مفتعلن فعلن - اگر شفاے کی تحتانی کو اشباع نکرو تو یہی شعر عروض مخبول مکشوف یعنی فعلن بتحریک الاوسط اور ضرب مخبول مکشوف مسکن یعنی فعلن مسکن الاوسط کی مثال ہو سکتا ہی - لوگون نے اسکی ضرب کو

اصلم کہا ہی یعنی مفعولات سے لات گرگیا رہا مفعو وہ برابر فعلن کے ہی۔ محقق فرماتے ہین کہ یہ اونکا سہو ہی کیونکہ بصورت صلم ضرب مطوی کب ہوسکیگی باوجودیکہ طی یہان لازم جانتے ہین جب مفعولات مین طی کیا تو فاعلات رہا پھر جب عمل صلم سے لات نکالا تو فاع باقی رہتا ہی فعلن کب ہوسکتا ہی اسلیے طی کے لزوم سے یہان مخبول مکشوف مسکن ہی اسکا نام ٹھیک ہی۔

(۱۲) بیت مسدس عروض مخبول مکشوف اور ضرب مخبول موقوف۔ مفتعلن مفتعلن فعلن تحریک دوم + مفتعلن مفتعلن فعلات تحریک دوم ؎ قبلۂ من روے چو ماہ تو شد + قبلہ ازین بہ نبود بجہان + بلا اشباع کسرۂ ماہ۔ قبلی من مفتعلن روے چما مفتعلن ہت شد فعلن + قبل ازی مفتعلن بہ نبود مفتعلن بجہان فعلات۔ معیار مین بجہان کے عوض درجہان کاتب کا سہو القلم ہی ورنہ خبل نہوسکیگا۔

(۱۳) چھ رکن کا شعر چار رکن مطوی باقی محقق اسکا عروض وضرب اصلم مقصور بتاتے ہین۔ مفتعلن مفتعلن فاع۔ دوبار ؎ سنگدل آن یار بے آزرم + یک شبم از خود نکند شاد + سنگدلا مفتعلن یار بیا مفتعلن زرم فاع + یکشبم مفتعلن خذ نکند مفتعلن شاد فاع۔ اسمین عروض یا ضرب یا دونون کو اصلم محذوف یعنی فع بھی اگر لائین تو درست ہی۔ جیسے وزن چار دہم۔

(۱۴) شعر مسدس الارکان عروض وضرب اصلم محذوف باقی مطوی۔ مفتعلن مفتعلن فع۔ دوبار ؎ کیست کہ گوید بتو یارا + حال دل خستۂ مارا + کیس کگو مفتعلن دیبت یا مفتعلن رافع + حال دے مفتعلن خست یا مفتعلن رافع۔

(۱۵) چھ رکن کا شعر عروض وضرب موقوف باقی مخبون۔ مفاعلن مفاعلن مفعولات۔ دوبار ؎ صبا بکن تو کوتہ از زلفش دست + ہزار دل بہر خم مولیش ہست + صبا بکن مفاعلن تکوتہ ز مفاعلن زلفش دست مفعولات۔ باقی علی ہذا القیاس۔

(۱۶) عروض وضرب مکشوف باقی مثل وزن پانزدہم۔ مفاعلن مفاعلن مفعولن۔ دوبار ؎ کسے کہ از نخست شد شرمندہ + بکام خویش میرسد جوینده + کسیک از مفاعلن نخست شد

مفاعلن شرمندۂ مفعولن - باقی قس علیہ - ان دونون وزنون کو تکلف سے خالی نجانو۔

(۱۷) بیت مسدس لارکان صدر وابتدا مطوی دونون حشو مطوی مسکن عروض وضرب اصلم مقصور مفتعلن مفعولن فاع - دوبار - جامی ؎ ای گل رویت آتش بیز ٭ زلف سیاہت سنبل خیز ٭ ای گل رو مفتعلن بیت الاتش مفعولن بیز فاع ٭ زلف سیا مفتعلن بہت سنبل مفعولن خیز فاع - اس وزن کو متقارب ثمن اثرم مقبوض مقصور محبق یعنی فاع فعولن فعلن فاع سے بھی تقطیع کرسکتے ہین عمل کی سہولت اور تسکین کی آسانی اور صلم کی دقت سے اسکو متقارب کے وزن سی و سوم فارسی مین رکھنا اولی ہی - ہم نے فرق بتانے کے لیے یہان وزن ہفدہم لکھا - شمس الدین فقیر نے حدائق البلاغہ مین بشمول وزن ہذا اپنا ایک شعر لکھا ہی یون ؎ تیغ بکف از ناز بیا ٭ تا نشدہ عمر سپرے ٭ مفتعلن مستفعل فع - یہ لکھکر فرماتے ہین کہ حشو مکفوف ہین اور عروض وضرب اسکے منحور - حال آنکہ بیان زحافات مین خود تحریر فرما چکے ہین کہ کف عبارت ہت از اسقاط ساکن ہفتم سببی مستفعلن مجموعی کے آخر سبب کہان ہی جسمین کف کی گنجایش ہوا ور مستفعل کا نام مکفوف رکھا جائے - پس اس شعر کو متقارب فارسی کے وزن چہل و چہارم مین شامل کرو بر وزن فاع فعولن فاع فعل -

(۱۸) چھ رکن کا شعر عروض وضرب مکشوف مخبون باقی سالم مستفعلن مستفعلن فعولن - دوبار ؎ ای نازنین از کوے ما گزر کن ٭ وی مہ جبین بر روے ما نظر کن ٭ ای نازنی مستفعلن از کو یما مستفعلن گزر کن فعولن + وی مہجبی مستفعلن بر رو یما مستفعلن نظر کن فعولن - یہ وزن بقول صاحب حدائق در فارسی مستعمل نیست - اور عربی کے مسدس مین خبن عروض وضرب مین روا نہین ورنہ متبع سمجھا جاتا - بدنیوجہ اس وزن کو بحر جز فارسی سے شمار کرو جو کہ وزن بست و ششم مین ہی - یہ اٹھارہ وزن وافی ہین -

(۱۹) تین رکن کا ایک شعر مقصد ضرب موقوف باقی ارکان مطوی - اسمین عروض وضرب ایک ہی ہی جیسا کہ عربی کے وزن نہم مین ذکر ہو چکا - مفتعلن مفتعلن مفعولات - اکیبار ؎ در سر من جز

ہوس جانان نیست ٭ درسر من مفتعلن جز ہوسے مفتعلن جانا نیس مفعولات۔

(۲۰) شعر شلث معقد ضرب مکشوف باقی مثل وزن نوزدہم مفتعلن مفتعلن مفعولن۔ ایکبار ؎ بار دگر آن بت من باز آمد ٭ بار دگر مفتعلن ابت من مفتعلن باز امد مفعولن۔ نوزدہم و بستم یہ دو وزن مشطور ہین۔ بحر سریع کے اکثر اوزان بحر رجز سے ملتے ہین ہم نے رجز مسدس مین اونکی تحقیق بتادی۔ پس جس بحر مین اولویت ہو وہین اون اوزان کو شمار کرو۔

جدید

یہ بحر عربی مین متروک الاستعمال اور فارسیونکی خاص مگر قلیل الاستعمال ہے۔ اسکی اصل دائرے مین فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن۔ دو بار ہے۔ اسکے چھ وزن آئے ہین اور چھون وافی حسب تفصیل ذیل۔

(۱) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن۔ دو بار ؎ ہر شبم گوئی کہ فردایت خوش کنم ٭ چند فردا رفت شاید فردا کنی ٭ ہر شبم گوئی فاعلاتن لی کفردا فاعلاتن یت خش کنم مس تفع لن ٭ چند فردا فاعلاتن رفت شاید فاعلاتن فردا کنی مستفعلن۔

(۲) شعر شش رکنی اور ہر رکن مخبون۔ فعلاتن فعلاتن مفاعلن۔ دو بار ؎ چو قدت گرچہ صنوبر کشد سرے ٭ نبود چون قد سروت صنوبرے ٭ چقدت گر فعلاتن چصنوبر فعلاتن کشد سرے مفاعلن ٭ نبود چو فعلاتن قد سروت فعلاتن صنوبرے مفاعلن۔ بتکلف سید انشاء اللہ خان انشا نے زبان اُردو مین اسمین پانچ شعر کی غزل کہی ہے۔ یون ؎ تجھے لازم ہے تغافل بیاقیا ٭ مے عشرت سے تہی ہے ایاغ دل ٭ تج لازم فعلاتن تغافل فعلاتن بیاقیا مفاعلن ٭ مے عشرت فعلاتن ستہی ہے فعلاتن ایاغ دل مفاعلن۔ استعمال اُردو کا حکم اسپر جاری نہین ہوسکتا کیونکہ یہ شاذ ہے۔

(۳) چھ رکن کا شعر عروض و ضرب مقصور باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن مفعولن۔ دو بار ؎ بادف و نی مے بخوردم با دلبر ٭ کی بیابم روز عشرت زین خوشتر ٭ با دفو نی فاعلاتن مے بخوردم فاعلاتن

با دلبر مفعولن + کہ بیا بم فاعلاتن روز عشرت فاعلاتن زی خشتر مفعولن۔

(۴) شعر مسدس الارکان عروض مقصور باقی مخبون - فعلاتن فعلاتن مفعولن - دوبار ؎ چو رخ خوب تو بینم در راہے ٭ بدرا ید زدل غمکش آہے ٭ چو رخے خو فعلاتن بت بینم فعلاتن در راہے مفعولن + بدرا ید فعلاتن زدلے غم فعلاتن کش ااہے مفعولن۔

(۵) بیت مسدس صدر وابتدا سالم حشو مکفوف عروض وضرب مقصور - فاعلاتن فاعلات مفعولن - دوبار - غضائری رازی ؎ مہ جبینا روے روشنت بکشا ٭ نازنینا بدرخویشتن بنما ٭ مہ جبینا فاعلاتن روے روشن فاعلات نت بکشا مفعولن + نازنینا فاعلاتن بدرخیش فاعلات تن بنا مفعولن - صاحب تقویۃ الشعرا نے اس وزن کے عروض وضرب مین خبن کرکے بروزن فاعلاتن فاعلات مفاعلن شعرا اُردو یون کہا ہے ؎ عاشقون پر دیکھیا رنکر ستم ٭ انکا ہے خود حال زار نکر ستم ٭ عاشقو پر فاعلاتن دیکھ یا رفاعلات نکر ستم مفاعلن + انک ہے خد فاعلاتن حال زار فاعلات نکر ستم مفاعلن - اول تو یہ اُردو مین غیر مستعمل دوم بحکم معاقبہ فاعلاتن دوم کا نون اور مس تفع لن کا سین معاً گر نہین سکتے بدین سبب یہ شعر اُردو اور اسکا وزن دونون غلط۔

(۶) شعر شش رکنی عروض وضرب مقصور مخبون باقی سالم - فاعلاتن فاعلاتن فعولن - دوبار ؎ برمن ای جانان مکن این ستمہا ٭ خوردہ ام اندر فراقت چہ غمہا ٭ برمنی جا فاعلاتن نامکن ای فاعلاتن ستمہا فعولن + خوردام ان فاعلاتن در فراقت فاعلاتن چہ غمہا فعولن - دیکھو یہان بحکم معاقبہ حشو مکفوف شاعر نہ لایا - یہ چھ اوزان وافی ہین - باقی وزن اسکے اور بحرون سے مشتبہ ہین اور خوش آیند بھی نہین - دوسرا نام اس بحر کا بھی غریب ہے اور تیسرا نام اسکا بزرجمہری اس سبب سے کہ بزرگ مہر نے اسکو ایجاد کیا۔

قریب

یہ بحر بھی خاص فارسی گویون کی ہے - اسکی اصل دائرے مین مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن

دوبار ہے اور بقول محقق طوسی علیہ الرحمہ استعمال مین مکفوف لائے ہین - مگر شاذ سالم بھی آئی ہے
اسکے اوزان وافی اور وافی المضاعف ملاکر سب بارہ مستعمل ہین اسطرح -

(۱) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم - مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن - دوبار ہے سرم
ازعرش بالاتر بگزرانی ٭ اگر گوئی کہ ہستی از بندگانم ٭ سرم ازعرش مفاعیلن شبالاتر مفاعیلن
بگزرانی فاع لاتن + اگر گوئی مفاعیلن کہ ہستی از مفاعیلن بندگانم فاعلاتن -

(۲) بیت شش رکنی عروض وضرب سالم باقی مکفوف - مفاعیل مفاعیل فاع لاتن - دوبار
ہے خداوند جہان بخش شاہ عادل ٭ شہنشاہ جوان بخت راد کامل ٭ خداوند مفاعیل جہان بخش
مفاعیل شاہ عادل فاع لاتن + شہنشاہ مفاعیل جوانبخت مفاعیل راد کامل فاع لاتن -

(۳) شعر شش رکنی عروض وضرب مسبغ باقی مثل وزن دوم - مفاعیل مفاعیل فاعلیان
دوبار ہے کسے کو بود از جام عشق مدہوش ٭ غم ہستیش از دل شود فراموش ٭ کسے کو بود از
و ز جام مفاعیل عشق مدہوش فاعلیان + غمے ہست مفاعیل ہیشز دلش مفاعیل و فراموش
فاعلیان -

(۴) شعر مسدس عروض وضرب مقصور باقی مکفوف - مفاعیل مفاعیل فاعلات - دوبار
ہے بسودائے سر زلف مشکبار ٭ پریشانم وہم تیرہ روزگار ٭ بسودائے مفاعیل سر زلف
مفاعیل مشکبار فاعلات + پریشان مفاعیل مہم تیرہ مفاعیل روزگار فاعلات - آمین عروض
وضرب محذوف بھی آتے ہین -

(۵) بیت مسدس الارکان صدر وابتدا اخرب مشو مکفوف عروض وضرب سالم مفعول
مفاعیل فاع لاتن - دوبار سیفی ہے تا طبع رہی برقرار باشد ٭ مداح در شہریار باشد ٭
تا طبع مفعول رہی برق مفاعیل رار باشد فاع لاتن + مداح مفعول درے شہر مفاعیل
یار باشد فاع لاتن - اس وزن کو شمس الدین فقیر بحر مضارع مین غلطی سے لائے ہین -

(۶) شعر شش رکنی عروض وضرب مسبغ باقی مثل وزن پنجم - مفعول مفاعیل فاعلیان - دوبار

ملا غوری شیرازی ؎ چون عرصۂ رزم ست وصدائے رنگ ست ✤ صیت سخنش در جہان امکان ست
چو عرصہ مفعول یزنکوس مفاعیل دائے رزم ست فاعلیان ✤ صیتیں مفعول خنش در ج مفاعیل
ہان امکان فاعلیان۔

(۷) بیت شش رکنی صدر و ابتدا اخرب حشو مکفوف مسکن عروض سالم ضرب مسبّغ۔ مفعولن
مفعول فاع لاتن ✤ مفعولن مفعول فاعلیان ؎ شمشیر برّندہ کف دہندہ ✤ خود ہر چہ
جزا این بود محال ست ✤ شمشیرے مفعولن برندہ مفعول کف دہندہ فاع لاتن ✤ خد ہر چے
مفعولن جزا یب مفعول و دمحالست فاعلیان۔ کاتب معیار کے سہو القلم سے بجائے
مفعولن مفعول نکلا اور سعد الشاعرین نے بھی غور نکر کے شعر ہذا کو بر وزن مفعول فاع لاتن
و فاع لیان قائم رکھا اور نہ سوچے کہ حشو مین خرب جائز نہین یا وجودیکہ رائے شمشیر اور ہائے
ہر چہ کے اشباع سے یہ سقم مٹا جاتا تھا یعنی صدر و ابتدا اخرب اور حشو مین مکفوف مین باہم تسکین
ہو کر وہی وزن قائم ہو گیا جو ہم نے بتایا۔ اگر خواجہ نے صدر و ابتدا کو اخرب کہا تو کیا نقصان
یہ بھی تو وہ پہلے فرما چکے ہین کہ در بنا مکفوف بکار دارند۔ بعدہ صدر و ابتدا و عروض و ضرب کی
تصریح کی اور حشو کو مکفوف ٹھہرا کر اس بحر کے آخر بیان مین خود فرمایا کہ حکم تسکین اوسط ہمان است
کہ گفتہ آمد۔ پھر ہم حشو کو مکفوف کہکر رکن اوائل و اواسط مین تسکین کیون نہ کہین۔

(۸) بیت مسدس صدر و ابتدا اخرب حشو مکفوف عروض و ضرب مقصور۔ مفعول مفاعیل
فاعلات۔ دوبارہ ؎ با مرد مناساز گار طبع ✤ بیچارہ بود مرد ساز گار ✤ با مرد مفعول
مناساز مفاعیل گار طبع فاعلات + بیچار مفعول بود مرد مفاعیل ساز گار فاعلات۔ صاحب
حدائق اسکو بحر مضارع بتاتے ہین اور دھوکا کھاتے ہین۔

(۹) شعر شش رکنی عروض و ضرب محذوف باقی مثل وزن ہشتم۔ مفعول مفاعیل فاعلن
دوبارہ ؎ آنرا کہ طلبگار وصل شد ✤ از جور رقیبان چہ غم بود ✤ ادراک مفعول طلبگار
مفاعیل وصل شد فاعلن۔ باقی علی ہذا القیاس۔ اس وزن کو شمس الدین نے بحر مضارع

مین غلط شامل کیا ہے۔

(۱۰) چھ رکن کا شعر صدر و ابتدا اشتر شکوکفوف عروض وضرب محذوف - فاعلن مفاعیل فاعلن - دوبار - خضائری رازی ؎ اے گل رخت خیرت سمن ✤ وی دو نرگست نرگس چمن ✤ اے گلے فاعلن رخت خیر مفاعیل تے سمن فاعلن ✤ وی دو نر فاعلن گست نرگ مفاعیل سے چمن فاعلن۔

(۱۱) بیت شش رکنی عروض وضرب مقصور باقی مثل وزن دہم - فاعلن مفاعیل فاعلات دوبار - ملا خطاے نراقی ؎ خواہر حسینؑ بے برادر ست ✤ خنجر حسین زیر خنجر ست ✤ خاہرے فاعلن حسی ببیب مفاعیل رادرست فاعلات ✤ خنجرے فاعلن حسی زیر مفاعیل خنجرست فاعلات - ہم ان دونون اوزان کو متدارک کے وزن یازدہم و دوازدہم فارسی مین لکھ چکے اور وہان انکو غلط بتا کر یہی اوزان قریب بتا دیے ہین صرف غلطی بتانے کے لیے متدارک کے وہ دونون اوزان قائم کیے - یہ گیارہ اوزان وافی ہین۔

(۱۲) بارہ رکن کا شعر وزن دہم کا مضاعف الارکان - فاعلن مفاعیل فاعلن فاعلن مفاعیل فاعلن - دوبار - محب دہلوی ؎ جان و دل ربا برمن گدا اینقدر جفا میکنی چرا ✤ از رہ وفا یکدمے بیا پردہ برکشا رخ ہمن نما ✤ جان و دل فاعلن ربا برم مفاعیل نے گدا فاعلن اینقدر فاعلن جفا میک مفاعیل نی چرا فاعلن - باقی علی ہذا القیاس - یہ ایک وزن مضاعف الوافی ہے یوسف عروضی نیشاپوری نے خلیل بن احمد کے دوسو برس بعد یہ بحر استخراج کی مگر متاخرین نے اسکو متروک کر دیا۔

منسرح

اس بحر کی اصل دائرے مین بزبان تازی مستفعلن مفعولات مستفعلن - دوبار ہے - اسکے عروض سالم - مخبون - مطوی - تین قسم کے ہین - اور ضرب ہین - موقوف مکشوف - مطوی - مقطوع - موقوف مخبون - مکشوف مخبون - چھ اقسام کی آتی ہین - وافی اور منہوک ملا کر نو اوزان پر یہ بحر مستعمل ہے

(۱) چھ رکن کا شعر ضرب مطوی باقی سالم مستفعلن مفعولات مستفعلن مستفعلن مفعولات مفتعلن ؎
إِنَّ ابْنَ زَيْدٍ لَا زَالَ مُسْتَعْمِلًا ٭ لِلْخَيْرِ يُفْشِي فِي مِصْرِهِ الْعُرْفَا ٭ ان نمبن زید مستفعلن دن لا زال مفعولات مستعمل مستفعلن + للخیر یفشی مستفعلن شی فی مصر مفعولات ہل عرفا مفتعلن ۔ تحقیق کہ ابن زید ہمیشہ خیر کا استعمال کرتا ہی اور اپنے شہر مین احسان ونکوئی یا امر بالمعروف کو فاش کرتا ہی۔ عُرف بضم احسان یا بمعنی امر بالمعروف مگر یہان بضمتین ہی جیسے عُنُر و عُنْر۔

(۲) شعر مسدس ضرب مطوی باقی مخبون ۔ مفاعلن مفاعیل مفاعلن + مفاعلن مفاعیل مفتعلن ؎ مَنَازِلٌ عَفَاهُنَّ بِذِي الْأَرَاكِ كُلُّ وَابِلٍ مُسْبِلٍ هَطِلِ ٭ باشباع ۔ یہ شعر مقدم اور کاف اراک مصرع دوم مین شامل ہی یون ۔ منازلن مفاعلن عفاہن ن مفاعیل بذل ارا مفاعلن + ک کل لوا مفاعلن ملن بمسب مفاعیل لن ہطلی مفتعلن ۔ یہ وہ مکانات ہین جنکو موضع ذی الاراک مین بڑی بڑی بوندون والے مینہ کی جھڑی نے مٹا دیا ہی ۔ ذی الاراک وہ جگہ جہان اراک کے درخت ہون اراک پیلو کا درخت ۔ وابل باران بزرگ قطرہ ۔ مسبل ابر بارندہ ۔ این بری کہتا ہی کہ خبن مستفعلن مین یہان صالح ہی اور مفعولات مین قبیح اور یہی شعر اس حسن و قبح کی مثال ہی۔

(۳) بیت شش رکنی اور ہر رکن مطوی مفتعلن فاعلات مفتعلن ۔ دوبارہ ؎ إِنَّ سُمَيْرًا أَرَى عَشِيرَتَهُ ٭ قَدْ جَدَبُوا دُونَهُ وَقَدْ أَنِفُوا ٭ ان سمیرا مفتعلن رن اراع فاعلات شی رتہو مفتعلن ٭ قد جدبو مفتعلن دو نہو و فاعلات قد انفو مفتعلن ۔ تحقیق سمی سمیر نے اپنے اقارب کو دکھایا کہ اوس سے ننگ و عار اور گریز کر کے مبتلاے قحط تھے یعنی سمیر سے اوسکے اقارب علیحدہ ہوگئے اور اوسکے احسان کو ننگ و عار جانا اور قحط زدہ ہوگئے ۔ اسنوی کہتا ہی کہ طی مستفعلن و مفعولات دونون احسن ہین اور یہی بیت اوسکی نظیر ہی۔

(۴) شعر مسدس الارکان عروض سالم ضرب مطوی باقی مخبول ۔ فعلتن فعلات مستفعلن ٭ فعلتن فعلات مفتعلن ؎ وَبَلَدٍ مُتَنَائِيهِ سَمْتُهُ ٭ قَطَعَهُ رَجُلٌ عَلَى جَمَلِهِ ٭ باسکان

دبلدن فعلتن متشاب فعلات ہین بمتہو مستفعلن + قطعہو فعلتن رطلغ فعلات لی جملہ مفتعلن بہت ایسی زمینون کو مردنے اپنے اونٹ پر طوکیا بنکی راہین مشتبہ ہین - اسنوی کہتا ہی کہ مستفعلن اور مفعولات مین خبل قبیح ہی اور یہی شعر اس قباحت کی مثال ہی - محقق فرماتے ہین کہ بطریق زحاف اضراب کے سوا سبب ارکان مین خبن وطی وخبل استعمال کرتے ہین مگر عروض مین خبل نکرنا چاہیے کہ اگر اوسمین خبل کرین تو اول مفعولات کی تاے متحرک سمیت پانچ متحرک متوالی ہوجائین اور وہ خالی از ثقل نہین - مؤلف کہتا ہی یہی سبب ہی کہ ضرب مین خبل ممنوع ہی ورنہ تاے مفعولات دوم ملاکر یہان بھی پانچ متحرک یکجا ہوجاتے پس بیت ہذا حکم محقق اور قول مؤلف کی شاہد ہی -

(۵) چھ رکن کا شعر ابتدا سالم ضرب مقطوع باقی مطوی - مفتعلن فاعلات مفتعلن + مستفعلن فاعلات مفعولن ؎ ذاکَ وَقَدْ اَذْعَرَ اَلْوُحُوْشَ بِصَلْتِ الْخَدِّ رَحْبٍ لَبَانُہٗ مُجْفَرُ + باسکان - یہ شعر معقد ہی اور تاے صلت سے مصرع دوم آغاز ہی یون - ذاک قد مفتعلن اذعرلو فاعلات حوش بصل مفتعلن + تل خد درح مستفعلن بن لبان فاعلات ہوجفر مفعولن یہ شخص ہی درحالیکہ ڈرایا وحشیون کو کشادہ رخسار نے کہ اوسکا سینہ فراخ اور واسع ہی - یہ وزن خلیل نہین لایا مگر سکاکی نے مفتاح مین لکھا ہی - یہ پانچ وزن وافی ہین -

(۶) دو رکن کا ایک شعر ضرب موقوف باقی سالم - مستفعلن مفعولات بسکون آخر ؎ صَبْرًا بَنِیْ عَبْدِ الدَّارْ + باسکان - صبرن بنی مستفعلن + عبد دار مفعولات - صبر کرو اے پسران عبد الدار - عبد الدار مثل عبد الکعبہ ایام جاہلیت کا نام ہی - اس وزن کی ضرب مین ردف ضرور ہی یعنی روی کے پیشتر حروف علت مین سے کوئی ساکن حرف چاہیے اسی وزن مین سیفی نے بھی یہ شعر لکھا ہی ؎ مَنْ یَشْتَرِیْ اَلْبَاذِنْجَانْ + بیگن لو بیگن اسکے صدر وابتدا وعروض وغیرہ کی شناخت قاعدۂ ہفتم مین مذکور ہوچکی یہ وزن اصلی دوم ہی -

(۷) شعر ثمنی ضرب مکشوف باقی سالم۔ مستفعلن مفعولن ایکبار ؎ ویلم سعدِ سعدی ✤ ویلم مسع مستفعلن وین سعدی مفعولن۔ ام سعد پر عذاب ہو جسکا نام سعدی ہو۔ ویلم کی اصل ویل ام ہو۔ اس وزن کو خبنہ مع کف مقطوع نہ کہنا چاہیے اس سبب سے کہ اس ضرب کا اجتماع مفعولات متحرک لآخر کے ساتھ درست ہو اور وہ رجز مین کہان ممکن ہو۔ یہ اصلی وزن سوم ہو۔

(۸) بیت دورکنی ضرب موقوف مخبون باقی سالم۔ مستفعلن فعولان۔ ایکبار ؎ منزلگاہِ سولاف ✤ یا منزلین مستفعلن بسولاف فعولان۔ ای منزل سولاف مین۔ سولاف خورستان مین ایک قریے کا نام ہو۔ نصیر المحققین فرماتے ہین کہ در ضربہاے منہوک خبن بکار دارند۔ اسلیے خبن اس ضرب مین یہان جائز ہو بخلاف وافی۔

(۹) دورکن کا شعر ضرب مکشوف مخبون باقی سالم۔ مستفعلن فعولن۔ ایکبار ؎ ھل بالدیارِ انسُ ✤ ہل بدیا مستفعلن بانسو فعولن۔ کیا اہل دیار کے ساتھ انس ہو۔ بقول بعض انس یہان بروزن فاعل وصیغۂ اسم فاعل ہو یعنی اہل دیار کے ساتھ انس کرنیوالا ہو۔ اسکو بحر مضارع اخرب یعنی مفعول فاع لاتن مین شمار نہین کر سکتے کیونکہ وہان دورکن کا ایک شعر نہین آیا ہو۔ وزن ششم سے یہانتک چار اوزان منہوک ہین۔ دیکھیے جب چھ رکن سے دو تہائی یعنی چار رکن نکال ڈالے تو دورکنی وزن کا نام منہوک ہوگیا۔

بزبان فارسی مشرح کی اصل دائرے مین مستفعلن مفعولات چار بار ہو۔ وافی اور مجزو اور مشطور ملاکر یہ بحر بین طرح مستعمل ہو حسب تفصیل ذیل۔

(۱) شعر آٹھ رکن کا اوسمین عروض وضرب موقوف باقی سالم۔ مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات۔ دوبار ؎ یکدم بیا ای دلدار بنمار آن رخسار ✤ کز رشک گل در گلزار در پیرہن دار دخار ✤ یکدم بیا مستفعلن ای دلدار مفعولات بنمار مستفعلن آن رخسار مفعولات ✤ کز رشک گل مستفعلن در گلزار مفعولات در پیرہن مستفعلن دار دخار مفعولات۔ صاحب شجرۃ العروض

یہ شعر لائے ہین مگر اسکو نادر سمجھنا چاہیے -

(۲) بیت ششمن رکن مستفعلن ہر جگہ سالم اور مفعولات ہر جگہ مطوی عروض وضرب موقوف مستفعلن فاعلات مستفعلن فاعلات - دوبار ؎ بر یار من بیگناہ بے جرم بگرفت راہ ٭ آن حاسد عیب خواہ وآن دشمن زشت گوے ٭ بر یار من مستفعلن بیگناہ فاعلات بے جرم بگ مستفعلن برفت راہ فاعلات + ۱۱ حاسد ے مستفعلن عیب خاہ فاعلات ۱۱ دشمنے مستفعلن زشت گوے فاعلات - جناب بحر ؎ بیچین کہان دل سا مال یعقوب کا ہی مقال ٭ جنس وفا کا ہکال کنعان مین ہتال ہی ٭ بیچے کہا مستفعلن دلس مال فاعلات یعقوب کا مستفعلن ہی مقال فاعلات + جنسے وفا مستفعلن کا ہکال فاعلات کنعا ہٹ مستفعلن تال ہی فاعلن - ضرب بیان مطوی مکشوف ہی - اگر اس وزن مین مفعولات کو سب جگہ مطوی مکشوف لائین تو مشطور کو مضاعف فرض کرکے درست ہوجائیگا اور اسکی تصریح وزن چہارم مین کیجائیگی جیسے بحر کا یہ دوسرا شعر ؎ روتا ہون شام وسحر ٹکڑے ہی غم سے جگر ٭ بیدرد کچھ رحم کر میرا برا حال ہی ٭ روتا ہون شام مستفعلن وسحر فاعلن - وقس علی ہذا - اگر ہمین ایسی ایک پوری نظم ہو کہ فاعلات درمیانی کے عوض سب اشعار مین فاعلن ہی آئے تو اوسکو بسیط سالم سے فرض کرنا اولیٰ ہی والا فلا - اسکا ذکر وزن اول فارسی بسیط مین آچکا ہی -

(۳) آٹھ رکن کا شعر عروض وضرب مطوی موقوف باقی مطوی مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات دوبار - رفیعی کاشی ؎ عزم سفر کردیار مازمیان مے رویم ٭ او اگر از شہر رفت مازجہان مے رویم ٭ عزم سفر مفتعلن کردیار فاعلات مازمیا مفتعلن مے رویم فاعلات - الیٰ آخرہ - میر تجلی دہلوی ؎ بیٹھ تو پہلو مین یار کچھ تو ہو دلکو قرار ٭ تو جو گیا ہی نگار صبر وتحمل کہان ٭ بیٹھ تپہلو مفتعلن لو میار فاعلات کچھ تو ہل مفتعلن کو قرار فاعلات + تو جو گیا مفتعلن ہی نگار فاعلات صبر تحمل مفتعلن ہل کہان فاعلات - اسکے رکن درمیانی کو موقوف کہنے کی کچھ ضرورت نہین کیونکہ دوم کو بقاعدۂ تقطیع متحرک کرسکتے ہین اور درصورت فرض وقف اسکا جواز آئندہ مذکور ہوتا ہی

(۴) شعر ہشت رکنی رکن دوم وچہارم وششم وہشتم مطوی مکشوف باقی مطوی مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن - دوبار - ظہوری ؎ بند نقاب بے کشم تیغ وترنج آورم ✤ یوسف ویعقوب سا کف ببریدن دہم ✤ بند نقا مفتعلن بے کشم فاعلن تیغ ترن مفتعلن جاورم فاعلن - وقس علے ہذا - میر تقی میر ؎ میر نہین پیر تم کاہلی اللہ ری ✤ نام خدا ہو جوان کچھ تو کیا چاہیے ✤ میر نہی مفتعلن پیر تم فاعلن کاہلی اللہ ری فاعلن - باقی علی ہذا القیاس - وقف اور کشف درمیانی جائز نہین اسلیے نصیر المحققین ارشاد کرتے ہین کہ چون این وزن چہار خانہ شود مسمط یا غیر مسمط رکن دوم ہر دو مصراع ہم مطوی مکشوف یا موقوف بکار دارند بر قیاس عروض وضرب اسکا منشا یہ ہی کہ جب وزن چہار خانہ ہو جائے تو ہر ایک خانہ قائم مقام ایک مصراع ہی یعنی پورا وزن گویا مشطور ہو کر مضاعف ہو گیا ہی بنیصورت نصف مصرع اس وزن کا دراصل ایک مصراع ہو جائیگا جب یہ ہوا تو کشف یا وقف بر قیاس عروض وضرب ٹھیک واقع ہو کر درمیان مین جائز ہوگا - اس وزن کو بحر بسیط مین مطوی کرکے لانا بہتر ہی جب تک کہ اسکے ساتھ کسی شعر مین وقف درمیانی نہ ملے مثلاً ظہوری کا دوسرا شعر ؎ فرق ببردم چو پیش دست نگہداشت زخم ✤ در پس زانوے حیف لب بگزیدن دہم - یہان فاعلات ما بین یعنی وقف وسطی موجود ہی اسلیے پوری غزل منسرح مین سمجھی جائیگی - وزن سوم وچہارم کو اگر مسمط لائین تو لطیف تر ہو جاتا ہی جیسے میر تجلی کا شعر مذکور ہو چکا یا جسطرح مؤلف ؎ خط کی بھی کیا بات ہی - دور کی سوغات ہی ✤ نصف ملاقات ہی - بھیجیے ای یار خط ✤ -

(۵) شعر مثمن صدر مخبون مسکن باقی مثل وزن سوم وچہارم مفعولن فاعلن مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلن - خاقانی ؎ گیرم چون گل نہ ساختہ خونین لباس ✤ کم زنبغشہ مباش دوختہ نیلی وطاس ✤ گیرم چو مفعولن گل نی فاعلن - باقی معلوم - وطا بکسر اول وہمزۂ آخر سکھیال کا چھٹکا اور ہر لباس - کذا فی الغیاث - اس صورت مین ضرب بھی مطوی موقوف ہو سکتی ہی بر وزن فاعلات - اس وزن مین جس مفتعلن کو چاہو مسکن کر سکے

بر وزن مفعولن بنالو۔

(۶) آٹھ رکن کا شعر صدر مرفوع باقی مثل وزن سوم وچہارم۔ فاعلن فاعلات مفتعلن فاعلات ؛ مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلات۔ ملا محمد خطائے نراقی ؎ السلام السلام ای سپہر تشنہ کام ؛ جان پدر از برم دور مشو صبح وشام ؛ اس سلا فاعلن مس سلام فاعلات ای سپہر مفتعلن تشنہ کام فاعلات ؛ جان پدر مفتعلن از برم فاعلن دور مشو مفتعلن صبح شام فاعلات لیکن ایسا صدر قلیل الاستعمال ہی اگرچہ غلط نہین۔

(۷) بیت مثمن ابتدا مخبون رکن ہفتم سالم باقی مثل وزن پنجم مفعولن فاعلن مفتعلن فاعلات ؛ مفاعلن فاعلات مستفعلن فاعلات۔ خاقانی شروانی ؎ گوید خاقانیا این ہمہ آشوب چیست ؛ نہ ہرکہ گوید دو بیت نسبت بخاقان برد ؛ گوید خا مفعولن قانیا فاعلن ای ہم مفتعلن شوب چیست فاعلات ؛ نہ ہرک گو مفاعلن ید دبیت فاعلات نسبت بخا مستفعلن قا برد فاعلن۔

(۸) شعر ہشت رکنی مستفعلن سب جگہ مخبون اور مفعولات سب جگہ مطوی عروض وضرب موقوف۔ مفاعلن فاعلات مفاعلن فاعلات۔ دوبارہ ؎ مرا ازان روے لعل اوزان دو زلف سیاہ ؛ زروزگہ شب کنی وز شب گہے باز روز ؛ مرا ازا مفاعلن رو ے لعل فاعلات ازا دزل مفاعلن فے سیاہ فاعلات ؛ زروزگہ مفاعلن شب کنی ی فاعلات زشب گہے مفاعلن باز روز فاعلات۔ نصیر المحققین فرماتے ہین کہ اگر ہر مستفعلن مخبون ہو جیسے اس شعر مین ہی تو نہایت برا معلوم ہوتا ہی ہان اگر دو مستفعلن مخبون اور دو مطوی ہون تو چندان ناگوار نہوگا۔ وزن دوم سے یہان تک سات اوزان کا اختلاط باہمی جائز ہی۔

(۹) شعر ثمن عروض وضرب اصلم مقصور باقی مطوی مفتعلن فاعلات مفتعلن فاع۔ دوبیت سعدی ؎ بخت جوان دارد آنکہ با تو قرین ست ؛ پیر نگردد دگہ در بہشت برین ست ؛ بخت جوا مفتعلن دارد اک فاعلات با تقری مفتعلن نست فاع ؛ پیر نگر مفتعلن د دگد ر فاعلات

ہشت بری مفتعلن نست فاع - جیسے اس شعر مؤلف کا مصرع اول ؎ عرش نشینان صلح سیر کنان ہین ٭ کوٹھے سے کوٹھا ملا ہی دیر و حرم کا ٭ عرش نشی مفتعلن نان صلح فاعلات سیر کنا مفتعلن ہین فاع - باقی بروزن دہم - لوگون نے اس عروض و ضرب کا نام مجدوع رکھا ہی لیکن جدع سے وتد مفروق کی حرکت دوم بحال رہتی ہی اسلیے اصلم مقصور کہو -

(۱۰) شعر شمن عروض و ضرب اصلم محذوف باقی مطوی مفتعلن فاعلات مفتعلن فع دوبار حزین اصفہانی ؎ مشہد پروانہ ہست عالم بالا ٭ کشتۂ شمع قدت مزار ندارد ٭ مشہد پر مفتعلن و ان ہست فاعلات عالم بالا مفتعلن لافع + کشت ۂ شمع مفتعلن ع قدت م فاعلات زار ندا مفتعلن ردفع - استاد ؎ دیتے ہین جنت حیاتِ دہر کے بدلے ٭ نشاہ باند ازۂ خمار نہین ہی ٭ دیت ہجن مفتعلن نت حیات فاعلات دہر کے بد مفتعلن لے فع + نشی ب ان مفتعلن د از یخ فاعلات مار نہی مفتعلن ہی فع - لوگ اس عروض و ضرب کو منحور کہتے ہین اور اوسکی خرابی ہم نے قاعدۂ نہم مین بہ تحت تحریر بیان کی -

(۱۱) بیت شمن مستفعلن اول و سوم مخبون اور مستفعلن دوم و چہارم و ہر مفعولات در میانی مطوی عروض و ضرب اصلم محذوف - مفاعلن فاعلات مفتعلن فع - دوبار ؎ مرا بعل و در تو نیست نصیبے ٭ مرا ز چرغ نسیاہ تست گزندے ٭ مرا ز بع مفاعلن لو در ے ت فاعلات نیس نصی مفتعلن بے فع + مرا ز چر مفاعلن غے سیاہ فاعلات تست گزا مفتعلن دے فع - وزن نہم و دہم و یا زدہم کا اجتماع باہمی جائز ہی - یہ گیارہ اوزان وافی ہین -

(۱۲) چھ رکن کا شعر شتو مطوی عروض و ضرب مذال باقی سالم مستفعلن فاعلات مستفعلان دوبار ؎ برمن چرا کردۂ دراز این زبان ٭ بگزارتا دارم این زبان در دہان ٭ برمن چرا مستفعلن کردید فاعلات رازی زبان مستفعلان + بگزارتا مستفعلن دارم فاعلات این در دہان مستفعلان -

(۱۳) بیت شش رکنی صدر و ابتدا مخبون ضرب مطوی مذال باقی مطوی - مفاعلن فاعلات

مفتعلن + مفاعلن فاعلات مفتعلان ؎ زہر خوبی نہ از براے وفا ٭ تراگزیدم تباز خلق جہان ٭ زہر خو مفاعلن بی ن ازب فاعلات رایو فا مفتعلن + تراگزی مفاعلن دم تباز فاعلات خلق جہان مفتعلان -

(۱۴) شعر مسدس کل ارکان مطوی مفتعلن فاعلات مفتعلن - دوبار سیفی ؎ شاہجہان باد تازمانہ بود ٭ کز کرمش خلق شادمانہ بود ٭ شاہ جہا مفتعلن باد تاز فاعلات مانبود مفتعلن کز کرمش مفتعلن خلق شاد فاعلات مانبود مفتعلن -

(۱۵) بیت مسدس الارکان عروض وضرب مطوی مذال باقی مطوی مفتعلن فاعلات مفتعلان - دوبار ؎ یارمن آن سروقد وموے میان ٭ سیم برو مشک زلف بدر جمال ٭ یارمنا مفتعلن سروقد وفاعلات مویمیان مفتعلان + سیم برو مفتعلن مشک زلف فاعلات بدر جمال مفتعلان -

(۱۶) بیت شش رکنی عروض وضرب مقطوع باقی مطوی مفتعلن فاعلات مفعولن - دوبار سیفی ؎ بسکہ بموبت اسیر شد جانم ٭ گر بگزاری گریخت نتوانم ٭ بسبک بمو مفتعلن بت اسیر فاعلات شد جانم مفعولن + گر بگزا مفتعلن ری گریخ فاعلات نتوانم مفعولن - بگزاری کے کاف فارسی کو اگر ساکن پڑھو تو ابتدا مطوی مسکن ہو جائیگی بر وزن مفعولن اور وہ بھی جائز ہی

(۱۷) چھ رکن کی بیت ضرب اعرج عروض مقطوع باقی مطوی مفتعلن فاعلات مفعولن + مفتعلن فاعلات مفعولات ؎ چون زتو باشد عنایت اے مہتر ٭ ہیچ نترسم زحاسدو بدخواہ ٭ چوز تبا مفتعلن شد عنای فاعلات تے مہتر مفعولن + ہیچ نترسم مفتعلن ہم زحاس فاعلات دو بدخاہ مفعولات مستفعلن کے لام کو ساکن کرلیا تو مفعولان ہوگیا یہی عرج ہی ممکن ہی کہ اس ضرب کو بھی مقطوع کہین اور ایک ساکن بڑھائین لیکن اصل ونقل پر نظر کرکے ازالہ وایاغ کا جھگڑا باقی رہیگا اسلیے عرج ہی مناسب ہی - اس وزن مین عروض کو بھی اعرج لانا درست ہی - بعض قدمانے اس وزن مین عروض وضرب یا ایک کو مخبون مطموس یعنی فعول بھی

استعمال کیا ہی۔

(۱۸) بیت شش رکنی عروض وضرب اخذ مقصور باقی مطوی مفتعلن فاعلات فاع - دوبار
ای بدوخ چون گل بہار ٭ چون تو ندیدم بکے نگار ٭ ای بدرخ مفتعلن چو گلیب فاعلات بار
فاع + چوتندی مفتعلن دم مکین فاعلات گار فاع - اسمین عروض وضرب دونون یا ایک کو
اخذ محذوف یعنی فع بھی لانا درست ہی جیسے ای لب تو مایۂ حیات ٭ چشم تو سر فتنۂ بود ٭
ای لب تو مفتعلن مای ٭ فاعلات یات فاع + چشم تسر مفتعلن فت ن ہیب فاعلات ود فع -
وزن دوازدہم سے یہان تک سات اوزان مجزو ہین۔

(۱۹) چار رکن کا شعر عروض وضرب مطوی موقوف باقی مطوی مفتعلن فاعلات دوبار
چون ز تو رنجم فزود ٭ صابری ازمن مخواہ ٭ چوز ترن مفتعلن جم فزود فاعلات +
صابر نیز مفتعلن من مخاہ فاعلات۔

(۲۰) بیت مربع عروض وضرب مطوی مکشوف باقی مطوی مفتعلن فاعلن - دوبار
شمع شب افروز من ٭ عشق تو جانسوز من ٭ شمع شبف مفتعلن روز من فاعلن + عشق تجا
مفتعلن سوز من فاعلن - وزن نوزدہم ۱۹ وبستم کا اجتماع باہم جائز ہی - اس وزن کو بحر بسیط
مین شمار نہین کرسکتے کیونکہ وہان وزن مشطور کا اعتبار نہین - یہ دونون وزن مذکورہ
منسرح کے مشطور ہین۔

اس بحر مین واجب ہی کہ عروض وضرب مین مفعولات کو سالم نہ لائین اسلیے کہ حرکت آخر کی برداشت
زبان فارسی نہین کرسکتی - اسمین سب ارکان کو مطوی استعمال کرنا چاہیے مگر بہ ندرت
مخبون بھی لاتے ہین کَمَا صَرَّحْنَا فِی الصَّدْرِ - اسکے مستفعلن کو مطوی کرکے مسکن کرنا
ہر جگہ جائز ہی بروزن مفعولن جب تک کہ بحر تبدیل نہو مثلاً اگر وزن نہم و دہم کو مسکن
کرین تو اول مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع اور دوم مفعولن فاعلن مفاعیلن فع ہوجائگا
اور یہ دونون ترانۂ ہزج ہین پس یہان تسکین سچا ہیے اسکے سوا جہان ایسا واقع ہو تو اوس

نظم کے اور مصاریع سے بھی فرق کر سکتے ہین یعنی اگر کہین رکن سالم یا رکن مزاحف مخصوص تمام نظم مین نکل آئے تو بحر کا فیصلہ ہو جائے ورنہ زحاف کی آسانی اور وضع پر غور کرنا بھی تو بڑے کام آتا ہی۔

خفیف

اس بحر کی اصل بزبان تازی دائرے مین فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن دوبار ہی۔ اسکے عروض۔ سالم مخبون مخبون محذوف مکفوف مشعث مشکول محذوف سات قسم کے آتے ہین۔ اور ضربین۔ سالم مخبون مخبون مقصور مشعث مخبون محذوف محذوف چھ طرح پر وافی و مجزو ملا کر اسکے اوزان مستعملہ بارہ ہین یون۔

(۱) چھ رکن کا شعر معقد اور ہر رکن سالم۔ فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن۔ دو بار

حَلَّ اَھْلِی مَا بَیْنَ دُرْنٰی فَبَادُوْلِی وَحَلَّتْ عُلْوِیَۃٌ بِالسِّخَالِ ۔ باشباع۔ بادولی کے واو پہ مصرع اول تمام ہی یون۔ حل ل اہلی فاعلاتن مابین درمس تفع لن نی نباد و فاعلاتن + لی وحل لت فاعلاتن علوی یتن مس تفع لن بس سخالی فاعلاتن۔ میرے لوگ اوترے موضع دُرنی اور موضع بادولی کے درمیان اور ساکنان عالیہ قریۂ سخال مین فروکش ہوئے۔ درنی بضم و فتح دال۔ سخال بکسر اول۔ بادولی۔ یہ سب مواضع کے نام ہین۔ عالیہ چند قریے حوالی مدینہ اور نجد پر زمین تہامہ اور مکہ مین ہین۔

(۲) بیت شش رکنی ضرب محذوف باقی سالم۔ فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن + فاعلاتن مس تفع لن فاعلن

لَیْتَ شِعْرِیْ ھَلْ ثُمَّ ھَلْ اِتِیَنَّھُمْ + اَوْ یَحُوْلَنَّ مِنْ دُوْنِ ذَاکَ الرَّدٰی + لیت شعری فاعلاتن ہل ثم ہل مس تفع لن اتین ہم فاعلاتن + او یحولن فاعلاتن سن دونذا مس تفع لن کر ردی فاعلن۔ کاش مین جانتا کہ آیا اونکے پاس آؤنگا یا بغیر اونکے ہلاک حائل ہوگا یعنی بن دیکھے مرجاؤنگا۔ اتینھم صیغہ مضارع تکلم بنون خفیفہ ہی۔ یحولن مضارع غائب بنون خفیفہ۔ دوسرا ہل پہلے ہل کی تاکید ہی۔

(۳) شعر مسدس عروض وضرب محذوف باقی سالم - فاعلاتن مس تفع لن فاعلن - دوبار
ے اِنْ قَدَرْنَا یَوْمًا عَلٰی عَامِرٍ ✤ نَنْتَصِفْ مِنْهُ اَوْ نَدَعْهُ لَكُمْ ✤ ہاے منہ وندعہ کا اشباع
ہوگا یون - انقدرنا فاعلاتن یومن علی مس تفع لن عامرن فاعلن + نن تصف منہ فاعلاتن
ہوا و ندع مس تفع لن ہولکم فاعلن - اگر ہم قدرت پائینگے عامر پر کسیدن تو اوس سے انتقام
لینگے یا اوسکو تمھاری خاطر سے چھوڑ دینگے - اگر منہ اور ندعہ کو نہ کھینچین تو مصرع دوم بروزن
چارم ہوجائیگا اور اونکا اختلاط نا جائز -

(۴) چھ رکن کی بیت اور ہر رکن مخبون - فعلاتن مفاعلن فعلاتن - دوبار ے وَفُؤَادِیْ
كَعَهْدِهٖ لِسُلَیْمٰی ✤ بِهَوًی لَمْ یَحِلْ وَلَمْ یَتَغَیَّرْ ✤ وفوادی فعلاتن کعہدہی مفاعلن لسلیما
فعلاتن + بہوی لم فعلاتن یحل ولم مفاعلن یتغیر فعلاتن - میرا دل اپنے عہد کے مانند سلیمٰی
معشوقہ کے عشق مین اوس سے نہ پھرا اور نہ متغیر ہوا -

(۵) بیت شش رکنی صدر وابتدا سالم عروض وضرب مخبون محذوف باقی مخبون فاعلاتن
مفاعلن فعلن بحرکت دوم - دوبار ے بَیْنَمَا هُنَّ بِالْاَرَاكِ مَعًا ✤ اِذْ اَتَی رَاكِبٌ عَلٰی
جَمَلِهٖ ✤ باسکان - بینما ہن فاعلاتن نبل ارامفاعلن کمعن فعلن + اذاتی را فاعلاتن کبن علے
مفاعلن جملہ فعلن - وہ عورتین موضع اراک مین مجتمع تھین اسی مابین مین ناگاہ ایک
شتر سوار اپنے اونٹ پر آیا -

(۶) چھ رکن کا شعر ضرب سالم باقی مکفوف - فاعلاتُ مستفعلُ فاعلاتُ + فاعلاتُ
مستفعلُ فاعلاتن ے یَا عُمَیْرَ مَا تُظْهِرُ مِنْ هَوَاكَ ✤ اَوْ تُجِنُّ سَتَلْتَذُّ حِیْنَ یَبْدُوْ ✤
یاعمیر فاعلاتُ ماتظہر مستفعل من ہواک فاعلاتُ + اوتجن ن فاعلاتُ ستلتذ مستفعل
حین یبدو فاعلاتن - اے عمیر تو اپنے عشق سے جو بات ظاہر کرتا ہی یا پوشیدہ رکھتا ہی اوسکی
کثرت ہوجاتی ہی جب کہ اوسکے آثار ظاہر ہوجاتے ہین - بقول نصیر المحققین کف رکن اول
مین درست ہی اور بقول سکاکی کے سوے آخر ضرب سب ارکان مین کف جائز ہی اور یہی شعر اوسکی مثال ہی

(۷) بیت مسدس صدر وعروض وحشو دوم مشکول حشو اول وابتدا وضرب سالم فعلات مس تفع لن فعلاتُ + فاعلاتن مفاعل فاعلاتن ؎ حرمتک اسماءُ بعدَ وصالِها فاصبحتَ ملتبساً حزیناً ✤ یہ شعر معقد ہوا اور لام وصال پر مصرع اول ختم ہو یون - حرمتک فعلات اسماے بع مس تفع لن د وصال فعلات + ہا فاصبح فاعلاتن تمک تے مفاعل بن حزی ن فاعلاتن - تجھکو اسما معشوقہ نے اپنے وصال کے بعد منع کیا پس تو رنجیدہ اور غمگین ہوگیا شکل بھی نصیر المحققین کے نزدیک رکن اول مین روا ہی - اور سکا کی وغیرہ کف کی طرح اسکو بھی سواے ضرب جائز جانتے ہین اور یہی بیت اوسکی مثال ہی - اس شعر مین معاقبہ طرفین ہی یعنی حرف آخر فاعلاتن اور حرف دوم مس تفع لن مین اور علی ہذا القیاس فاعلاتن فاعلاتن مین اور اسی طور مس تفع لن فاعلاتن مین ایک کا سقوط اور ایک کا ثبوت جایز ہی

(۸) شعر شش رکنی حشو اول مکفوف ابتدا مشکول ضرب مشعث باقی سالم - فاعلاتن مفاعل فاعلاتن + فعلاتُ مس تفع لن مفعولن ؎ انّ قومی حجاجۃٌ کرامٌ ✤ منقادِ م مجدُھم اخیارُ ✤ باشباع - ان قومی فاعلاتن حجاج مفاعل تن کرامن فاعلاتن + منقاد فعلات من مجدہم مس تفع لن اخیار ومفعولن - تحقیق کہ میری قوم سردار بزرگ ہین قدیم ہی اونکی بزرگی اور بہت نیک ہین - حجاجۃ جمع حجج بمعنی سردار - اخیار جمع خیّر بہ تشدید تحتانی بمعنی بسیار نیک -

(۹) بیت مسدس صدر وابتدا سالم حشو اول مخبون حشو دوم سالم عروض وضرب مشعث فاعلاتن مفاعلن مفعولن + فاعلاتن مس تفع لن مفعولن ؎ دُمیۃٌ عِندَ راھبٍ قِسّیسٍ ✤ صوّروھا فی جانبِ المحرابِ ✤ باشباع - دمیتین عن فاعلاتن در راہبین مفاعلن قس سی سن مفعولن + صوروہا فاعلاتن فی جانبل مس تفع لن محرابی مفعولن زاہد عالم نصاریٰ کے پاس ایک تصویر ہی کہ اوسکو محراب کی طرف کھینچا ہی - یہ نو دن وافی ہین -

(۱۰) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فاعلاتن مس تفع لن - دوبار ؎ لیت شعری ما ذا تری ٭ ام عمرو فی امنا ٭ لیت شعری فاعلاتن ما ذاتری مس تفع لن + ام عمرن فاعلاتن فی امنا مس تفع لن - کاش ہمکو معلوم ہوجاتا کہ مادر عمر ہمارے مقدمے مین کیا رائے دیتی ہی - یہ اصلی وزن چہارم ہی -

(۱۱) بیت مربع ضرب مخبون مقصور باقی سالم - فاعلاتن مس تفع لن + فاعلاتن فعولن ؎ کل خطب ان لم تکونوا غضبتم سید ٭ باتباع - یہ شعر معقد ہی اور تکونوا کے نون سے مصرع دوم شروع ہی یون - کل لخطب ن فاعلاتن ان لم تکو مس تفع لن + نوغضبتم فاعلاتن لیسہ وفعولن - اگر تم غضب نکرو تو ہر کار دشوار آسان ہی - یہ وزن اصلی پنجم ہی -

(۱۲) شعر چہار رکنی مروض وضرب مخبون باقی سالم - فاعلاتن مفاعلن - دوبار ؎ ان شئی القلب منکم ٭ مهد الحب عذرکم ٭ یہ ایک شعر ہی - لو رایتم کملکم ٭ فی فوادی لسرکم ٭ یہ دوسرا شعر ہی - ان شئی قل فاعلاتن بحر کم مفاعلن + م ہ دل حب فاعلاتن بعذرکم مفاعلن + لو رایتم فاعلاتن محل لکم مفاعلن + فی فوادی فاعلاتن لسرکم مفاعلن دونون شعر کے یہ معنی ہین - اگر شکایت کرے دل تمہاری مفارقت کی تو تمہید کرے محبت عذر کو تمہارے واسطے - اگر تم دیکھتے اپنی جگہ میرے دل مین تو البتہ خوش ہوتے - ایسے وزن مین خبن مولدین لائے ہین - وزن دوازدہم سے یہانتک تین اوزان مجزو ہین زبان فارسی مین بحر خفیف مثمن بھی آئی ہی بدینوجہ انکے ہان اسکی اصل دائرے مین فاعلاتن مس تفع لن چار بار ہی - وافی اور مجزو اور مشطور ملاکر اسکے تیئیس اوزان مستعمل ہین حسب تفصیل ذیل -

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن مخبون - فعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن - دوبار بیدل ؎ به ادائے تکلمے بفسون تبسمے ٭ شکرے را قوام دہ نمکے را گداز کن ٭ باد لے فعلاتن تکل لے مفاعلن بفسونے فعلاتن تبس سمے مفاعلن + شکریرا فعلاتن قوام دہ مفاعلن

نکے را فعلاتن گدازکن مفاعلن - صاحب خزانۂ عامرہ فرماتے ہین کہ اس وزن مین اصل غزل رودکی سمرقندی کی ہے جسکا مطلع یہ ہے ؎ کہ کند یاری مرا بنعم عشق آن صنم ✤ کہ تواند زد و واز ین دل غمخوارہ زنگ غم ✤ -

(۲) بیت مثمن عروض و ضرب مسبغ مخبون باقی ارکان مخبون - فعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلان - دوبار محب دہلوی ؎ ہمہ معمورۂ وجود پر اندوہ و آفت ست ✤ بگزین و ادی عدم کہ بہر گوشہ راحت ست ✤ ہم معمو فعلاتن ریے وجو مفاعلن دپرند و فعلاتن ہ اا فتست مفاعلان - باقی علیٰ ہذا القیاس - یہ دو وزن وافی المثمن ہین -

(۳) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن - دوبار ؎ چند گویم با من مکن بدنگارا ✤ تا ز عشقت پیدا نگردد نہانم ✤ چند گویم فاعلاتن با من مکن مس تفع لن بدنگارا فاعلاتن + تا ز عشقت فاعلاتن پیدا نگر مس تفع لن دد نہانم فاعلاتن -

(۴) بیت مسدس خشود وم مخبون ضرب مسبغ باقی سالم - فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن مفاعلن فاعلیان ؎ خواجہ عبدالرحمن ما در کتابت ✤ ہمچو عبدالحمید ابن الحمید است ✤ خاج عبد رفاعلاتن رحمان ما مس تفع لن در کتابت فاعلاتن + ہمچو عبدال فاعلاتن حمید اب مفاعلن نل عمید ست فاعلیان -

(۵) چھ رکن کا شعر عروض و ضرب مشعث باقی سالم - فاعلاتن مس تفع لن مفعولن دوبار ؎ دلربا یا شد پاک پیدا رازم ✤ نزد ہر کس زین دیدۂ غمازم ✤ دلربا یا فاعلاتن شد پاک مس تفع لن دا رازم مفعولن نزد ہر کس فاعلاتن زی دیدے مس تفع لن غم مازم مفعولن -

(۶) بیت مسدس ضرب مقصور باقی سالم - فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن + فاعلاتن مس تفع لن فاعلات ؎ روے یارم مرلالہ را کی پسندد ✤ لالہ چون او کی بر دمد در بہار ✤ روے یارم فاعلاتن مرلالرا مس تفع لن کی پسندد فاعلاتن + لالچو او فاعلاتن کی بر دمد مس تفع لن در بہار فاعلات -

(۷) شعر شش رکنی عروض وضرب دونوں مقصور باقی سالم۔ فاعلاتن مس تفع لن فاعلات۔ دوبارہ پیشیم آمد دلدارمن بامداد ٭ ہر دو رخ را آراستہ چون بہشت ٭ پیشیمامد فاعلاتن دلدارمن مس تفع لن بامداد فاعلات ٭ ہر دو رخ را فاعلاتن را راستہ مس تفع لن چو بہشت فاعلات۔

(۸) بیت مسدس عروض مقصور ضرب مشعث محذوف باقی سالم۔ فاعلاتن مس تفع لن فاعلات ٭ فاعلاتن مس تفع لن فعلن بسکون دوم دوبارہ وقت رحمت نامدترا ای نگار ٭ چند داری مارا بدین زاری ٭ وقت رحمت فاعلاتن نامدترا مس تفع لن ای نگار فاعلات ٭ چند داری فاعلاتن مارا بدی مس تفع لن زاری فعلن۔

(۹) بیت شش رکنی حشو مخبون باقی سالم۔ فاعلاتن مفاعلن فاعلاتن۔ دوبارہ سوختم دل بعشق تو ای ستمگر ٭ مے نسازی تو بر دلم ہیچ رحمے ٭ سوختم دل فاعلاتن بعشق تو مفاعلن ای ستمگر فاعلاتن ٭ مے نسازی فاعلاتن تو بر دلم مفاعلن ہیچ رحمے فاعلاتن۔

(۱۰) چھ رکن کا شعر صدر وابتدا سالم باقی مخبون۔ فاعلاتن مفاعلن فعلاتن۔ دوبارہ ای صبا بوسہ زن زمن دراورا ٭ ور نہ نجی لب چو شکر اورا ٭ ای صبا بو فاعلاتن سزن بمن مفاعلن دراورا فعلاتن ٭ ور نہ نجی فاعلاتن لبے چو شکر مفاعلن کراورا فعلاتن۔

(۱۱) شعر شش رکنی اور ہر رکن مخبون۔ فعلاتن مفاعلن فعلاتن۔ دوبارہ تن تو درد مند بود دل من ٭ صنما رنج برکہ بیشتر آمد ٭ تن تو در فعلاتن دمند بو مفاعلن دل من فعلاتن ٭ صنما رن فعلاتن چیر کہ بے مفاعلن شتر آمد فعلاتن۔

(۱۲) چھ رکن کا شعر عروض وضرب مخبون مسبغ باقی مخبون۔ فعلاتن مفاعلن فعلیان۔ دوبارہ گل رویت بتازگی چو گلستان ٭ تن صافت مقابل در غلتان ٭ گل رویت فعلاتن بتازگی مفاعلن چگلستان فعلیان۔ تن صافت فعلاتن مقابلے مفاعلن در غلتان فعلیان۔

(۱۳) بیت مسدس صدر وابتدا سالم حشو مخبون عروض وضرب مشعث۔ فاعلاتن مفاعلن

مفعولن - دوبار - جامی ؎ وقت گل شد ہوائے گلشن دارم ✤ ذوق جام مدام روشن دارم ✤ وقت گل شد فاعلاتن ہوا گیل مفاعلن شندارم مفعولن + ذوق جامے فاعلاتن مدام رو مفاعلن شندارم مفعولن - اگر وقت و ذوق کی اضافت کو اشباع کرو تو یہ شعر وزن ترا آ مین ہو جائیگا بروزن مفعولن فاعلن مفاعیلن فع -

(۱۴) شعر شش رکنی صدر و ابتدا مخبون باقی مثل وزن سیزدہم - فعلاتن مفاعلن مفعولن دوبارہ ؎ من اگر دل بتن بپوشم بارے ✤ رخ چون زعفران بچہ پوشانم ✤ منگر دل فعلاتن بتن بپو مفاعلن شم بارے مفعولن + رخ چو زع فعلاتن فرا بچے مفاعلن پوشانم مفعولن -

(۱۵) چھ رکن کی بیت عروض مشعث ضرب مخبون مقصور باقی مخبون - فعلاتن مفاعلن مفعولن + فعلاتن مفاعلن فعلات بحرکت دوم ؎ چکنم چون مرا نخواہد یارم ✤ بکنالم ازین حکایت وحال ✤ چکنم چو فعلاتن مرا نخا مفاعلن ہد یارم مفعولن + بکنالم فعلاتن ازی حکا مفاعلن بیت حال فعلات -

(۱۶) شعر مسدس صدر و ابتدا سالم حشو مخبون عروض و ضرب مخبون مقصور - فاعلاتن مفاعلن فعلات - بحرکت دوم دوبارہ - مخلص ؎ عکس ابروے او در آئنہ نیست ✤ مسجدے در حلب بنا شدہ ہست ✤ عکس ابرو فاعلاتن ی او در امفاعلن ین نیس فعلات + مسجدے در فاعلاتن حلب بنا مفاعلن شدہ ست فعلات - جناب فتح الدولہ مرزا محمد رضا برق لکھنوی مرحوم ؎ خاک مین بھی مجھے قرار نہین ✤ کانِ سیماب ہو مزار نہین ✤ خاک مے بی فاعلاتن مجھے تر امفاعلن رہنین فعلات - وقس علی ہذا -

(۱۷) چھ رکن کا شعر صدر و ابتدا سالم حشو مخبون عروض و ضرب مخبون محذوف - فاعلاتن مفاعلن فعلن - بحرکت دوم دوبارہ - میر آزاد ؎ گر زخود دور کردہ اندمرا ✤ با تو محشور کردہ اندمرا ✤ گر زخد دو فاعلاتن رکردان مفاعلن دمرا فعلن + با تحشو فاعلاتن رکروان مفاعلن دمرا فعلن - اُستاد ؎ زخم گردب گیا لہونہ تھما ✤ کام گر رک گیا روانہوا ✤ زخم گردب فاعلاتن گیا لہو

مفاعلن تمامفعلن + کام گرک فاعلاتن گیارہ امفاعلن نہوا فعلن -

(۱۸) بیت مسدس صدر و ابتدا سالم حشو مخبون عروض مشعث مقصور - فاعلاتن مفاعلن فعلان - بسکون دوم - دوبار - نظیری نیشاپوری ؎ شاہدان چمن تہیدست اند + جامۂ سرو تا سر زانو ست + شاہدانے فاعلاتن چمن تی مفاعلن دستند فعلان + جامیے سرو فاعلاتن تا سرے مفاعلن زانوس فعلان - جناب بحر ؎ دار پر فخر کرنا ہی منصور + ایسے کانٹے ہین اپنے جنگل مین + دار پر فخ فاعلاتن رکرن اہی مفاعلن منصور فعلان + ایس کاٹے فاعلاتن ہ اپن جن مفاعلن گل مین فعلان -

(۱۹) شعر شش رکنی صدر و ابتدا سالم حشو مخبون عروض و ضرب مشعث محذوف - فاعلاتن مفاعلن فعلن بسکون دوم - دوبار - عزت شیرازی ؎ وقت نزع است و یارے آید + در خزانم بہارے آید + وقت نزعس فاعلاتن تیارے مفاعلن اید فعلن + در خزانم فاعلاتن بہارے مفاعلن اید فعلن - شیخ امان علی سحر مرحوم ؎ وصل کی بعد مرگ ٹھہری ہی + اسلیے گور پر مسہری ہی + وصل کی بع فاعلاتن د مرگ ٹھہ مفاعلن ری ہی فعلن + اسلیے گو فاعلاتن رپر مسہ مفاعلن ری ہی فعلن -

(۲۰) چھ رکن کی بیت صدر یا ابتدا یا دونون مخبون باقی مثل وزن شانزدہم یا ہفدہم یا ہجدہم یا نوزدہم - اسکی تین صورتین ہین - اول صدر و ابتدا دونون مخبون - فی المعیار ؎ چکنم صابری چو صبر نماند + تنم از رنج صابری بگداخت + چکنم صا فعلاتن بری چصبب مفاعلن رنما د فعلات + تنمزرن فعلاتن حصابری مفاعلن بگداخ فعلات - یا جیسے اُستاد ؎ شکن زلف عنبرین کیون ہی + نگہ چشم سرمہ سا کیا ہی + شکنے زل فعلاتن فعنبری مفاعلن کیون ہی فعلن + نگہے چش فعلاتن مسرمسا مفاعلن کا ہی فعلن دوم صدر مخبون ابتدا سالم - مسعود سعد سلمان لاہوری ؎ تن ما زیر جا مہاے تنک + گشت تازہ ز باد ہاے خنک + تن ما ے فعلاتن رجا مہا مفاعلن ی تنک فعلن + گشت تازہ فاعلاتن ز باد ہا مفاعلن ی خنک فعلن

سیر علی اوسط رشک ؎ شجر عشق کا نٹے رکھتا ہی ✣ جڑ مین ٹہنی مین پتے مین پھل مین ✣ شجرے عش فعلاتن فکاٹرک مفاعلن تا ہی فعلن + جڑ م ٹہنی فاعلاتن پت تے مفاعلن پل مین فعلان - سوم صدر سالم ابتدا مخبون مسعود ؎ زنہارش دہ اہی پناہ ملوک ✣ کہ ہمے خواہد از تو زنہارے ✣ زنہارش فاعلاتن دہی پناہ مفاعلن ہملوک فعلات + کہ ہمے خواہد از تو زنہارے فعلاتن ہد زتزن مفاعلن ہارے فعلن - سحر مرحوم ؎ بے محل عاشقی سے در گزرے ✣ کہین پرچہ لگے خبر گزرے ✣ بے محل عافا علاتن شقی سد رمفاعلن گزرے فعلن + کہیر چہ فعلاتن لگے خبر مفاعلن گزرے فعلن - وزن شاذ دہم سے یہانتک پانچ اوزان کا اجتماع باہمی جائز ہی اور اُردو مین بحر خفیف کے یہی پانچ وزن مستعمل ہین -

(۲۱) شعر مسدس صدر و ابتدا سالم حشو مخبون عروض و ضرب محذوف - فاعلاتن مفاعلن فع - دوبارہ ؎ چون کند دل کہ یار آید ✣ چشم شاید بکار آید ✣ چو کند دل فاعلاتن کیا را مفاعلن یدفع + چشم شاید فاعلاتن بکار را مفاعلن یدفع - وزن سوم سے یہان تک اونیس ۱۹ اوزان مجزو ہین -

(۲۲) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فاعلاتن مس تفع لن - دوبارہ ؎ تا کوا ہی دل اندہ خوری ✣ تو بشادی اولی تری ✣ تا کیو دل فاعلاتن اندہ خری مس تفع لن + تو بشادی فاعلاتن اولی تری مس تفع لن -

(۲۳) شعر مربع اور ہر رکن مخبون - فعلاتن مفاعلن - دوبارہ ؎ چکنی با کسے جفا ✣ کہ بود از تو مبتلا ✣ چکنی با فعلاتن کسے جفا مفاعلن + کہ بود از فعلاتن تبتلا مفاعلن - اس وزن مین صدر و ابتدا یا ایک سالم بھی درست ہی - رکن فاعلاتن مین سوائے عروض و ضرب کے بعد خبن تسکین اوسط بھی روا ہی تا کہ مفعولن ہو جائے اور اگر عروض و ضرب مین ایسا واقع ہو تو وہ تشعیث ہی - الغرض وزن بست و دوم و بست و سوم دونون مشطور ہین -

مضارع

بزبان عربی اس بحر کی اصل دائرے مین - مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن - دوبار ہی اور بنا مین اسکو ہمیشہ مجزو لاتے ہین - اسکے عروض سالم - مکفوف - دو قسم کے اور ضرب - سالم - ایک قسم کی ہی اور چار وزن اسکے مستعمل ہین -

(۱) چار رکن کا ایک شعر صدر و ابتدا مکفوف باقی سالم - مفاعیل فاع لاتن - دوبار ہے

دَعَانِیْ اِلٰی سُعَادٍ ✤ دَوَانِیْ هَوٰی سُعَادٍ ✤ باشباع اواخر - دعانی امفاعیل لی سعادی فاع لاتن ✤ دوانیہ مفاعیل وی سعادی فاع لاتن - مجھکو سعاد معشوقہ کی طرف اوسی سعاد کے اسباب عشق نے مائل کیا - یہان یا و نون مفاعیلن مین مراقبہ ہی یعنی دونون معًا ساقط نہین ہو سکتے ہین اور یہ شعر گویا سقوط نون کی اور ثبوت یا کی مثال ہی - اس شعر مین ہوی اور الی قافیے اور سعاد ردیف ہی اسیواسطے مکرر ہی - صاحب خزانۂ عامرہ فرماتے ہین کہ در شعر عربی ردیف نیست مگر بتبعیت فرس امالطف ندارد اور یہ شعر انہا بوزن بحر کامل نقل کیا ہی ؎

نَارُ الرَّبَابِ دِمْذِنِیَّةٌ فُؤَادَا ✤ نَارُ الْوِدَادِ مُذِنِیَّةٌ اَفْلَاذَا ✤ آتش چوب لوہے کی گلانیوالی ہی اور آتش محبت پارہاے جگر کی گلانے والی - اسمین دو ردیفین بطور حاجب قافیون سے پیشتر واقع ہین ایک نار دوسری مذنیۃ - سعد الشارحین نے مفتاح سے بحر بسیط مخبون کا ایک شعر لکھا ہی جسمین ردیف بلا حاجب موجود ہی وہو ہذا ؎ حَتَّامَ تُنْكِرُ قَدْرِیْ اَیُّهَا الزَّمَنُ ✤ بَغْیًا وَتُوْغِرُ صَدْرِیْ اَیُّهَا الزَّمَنُ ✤ اے زمانے تو میری قدر سے کب تک انکار کریگا از روے بغاوت کے اور کب تک تو جوش مین لائیگا اے زمانے میرے سینے کو -

(۲) بیت چہار رکنی صدر و ابتدا مقبوض عروض مکفوف ضرب سالم - مفاعلن فاعلات ✤ مفاعلن فاع لاتن ؎ لَقَدْ رَاَیْتُ الرِّجَالَ ✤ فَمَا اَرٰی مِثْلَ زَیْدٍ ✤ باشباع - لقد رای مفاعلن تر رجال فاعلات ✤ فمارای مفاعلن مثل زیدی فاع لاتن - تحقیق کہ مین نے فرقۂ مردان کو دیکھا مگر تمھین دیکھتا ہون زید کا مثل - یہان بزور مراقبہ یاے مفاعیلن کا سقوط ہی اور اوسکے نون کا ثبوت -

(۳) بیت مربع صدر وابتدا اخرب باقی سالم مفعول فاع لاتن - دوبار ؎ اِنْ تَدْنُ مِنْهُ شِبْرًا ✤ یَقْرُبْكَ مِنْهُ بَاعًا ✤ ان تدن مفعول منہ شبرن فاع لاتن ✤ یقربک مفعول منہ باعن فاع لاتن - اگر تو ایک بالشت بھر اوسکے نزدیک ہوجائے تو وہ تیری طرف دو ہاتھ کی درازی کے برابر بہٹ آئے -

(۴) چار رکن کا شعر صدر اشتراابتدا مکفوف عروض وضرب سالم - فاعلن فاع لاتن ✤ مفاعیل فاع لاتن ؎ سَوْفَ اُهْدِیْ لِسَلْمٰی ✤ ثَنَاءً عَلٰی ثَنَاءٍ ✤ باثباع - سوف اہ فاعلن دی لسلمٰی فاع لاتن ✤ ثنا ینع لی ثنایی فاع لاتن - مین سلمٰی معشوقہ کے واسطے تعریف پر تعریف ہدیہ بھیجونگا - یہ چار وزن مجزو ہین -

بزبان فارسی اس بحر کی اصل دائرے مین - مفاعیلن فاع لاتن - چار بار ہے - اسکے رکن درمیانی مکفوف مستعمل ہوتے ہین اور ارکان صدر وابتدا مکفوف یا اخرب - بدین سبب اس بحر کی دو قسمین ہوگئین ایک مکفوف ایک اخرب جیسے ہزج کے تین اقسام ہوئے تھے - صاحب شجرۃ العروض بندرت اسکے وزن سالم بھی لائے ہین اور صدر وابتدا کو مقبوض بھی - وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک ملاکر اکتالیس ۴۱ اوزان اسکے مستعمل ہین حسب تفصیل ذیل -

(۱) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم - مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن - دوبار ؎ زمخموری رنج دارم بیا ساقی ساغرم دہ ✤ دگر نقلے خواہم از تو زگنج لب شکرم دہ ✤ زمخموری مفاعیلن رنجدارم فاع لاتن بیا ساقی مفاعیلن ساغرم دہ فاع لاتن ✤ دگر نقلے مفاعیلن خواہم از تو فاع لاتن زگنجے لب مفاعیلن شکرم دہ فاع لاتن -

(۲) شعر شست رکنی عروض وضرب مقصور باقی مکفوف - مفاعیل فاعلات مفاعیل فاعلات دوبار - جامی ؎ خوش ان موسم بہار کہ برطرف لالہ زار ✤ نہد یار گلعذار بکف جام خوشگوار ✤ خشا موسم مفاعیل مے بہار فاعلات کہ برطرف مفاعیل لالہ زار فاعلات ✤ نہد یار مفاعیل گلعذار فاعلات بکف جام مفاعیل خوشگوار فاعلات - طالب دہلوی ؎ دل تیرہ وخراب فقط دیکھ آب تاب

نہ کہ اسکو ماہتاب وہ ہو رشک آفتاب ٭ ولے تیر مفاعیل یو خراب فاعلات فقط دیک مفاعیل الاتاب فاعلات ٭ نکہ اسک مفاعیل ماہتاب فاعلات ٭ وہو رشک مفاعیل الافتاب فاعلات ۔ اگرچہ یہ وزن اُردو مین مستعمل نہین مگر مسمط چہار خانہ لانے سے ناگوار مذاق بھی نہین ۔ اس وزن مین عروض وضرب کو محذوف بھی لانا جائز ہی ۔

(۳) بیت مثمن عروض وضرب محذوف مقصور باقی مکفوف ۔ مفاعیل فاعلات مفاعیل فعلن بسکون دوم دوبار ؎ تو گوئی مراکہ از چہ چنین مستمندی ٭ از یراکہ بیخ لہو زجانم بکندی ٭ تگویم مفاعیل راک از یخ فاعلات چنی مست مفاعیل مندی فعلن + از یراک مفاعیل بیخ لہو فاعلات زجانم بب مفاعیل کندی فعلن ۔ لوگون نے اس عروض وضرب کو ابتر کہدیا اور سہو کیا کیونکہ قطع فاع لاتن مفروقی مین نہین آسکتا اس سبب سے کہ اسکے آخر وتد مجموع نہین ہی اور بتر مین قطع ضرور چاہیے ۔

(۴) شعر ہشت رکنی صدر وابتدا اخرب عروض وضرب سالم باقی مکفوف ۔ مفعول فاعلات مفاعیل فاع لاتن ۔ دوبار ؎ فریاد من زعشق پریچہرہ سمن بر ٭ کز عشوہ عمر برد و نیامد شبے بہ بر در ٭ فریاد مفعول من زعشق فاعلات پریچہر مفاعیل یے سمن بر فاع لاتن + کز عشوہ مفعول عمر برد فاعلات نیامدش مفاعیل بے بہ در فاع لاتن ۔

(۵) آٹھ رکن کا شعر صدر وابتدا اخرب رکن دوم وسوم مکفوف مثل وزن چہارم اور دو نون کے درمیان مین باہم تطبیق عروض وضرب سالم ۔ مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن ۔ دوبار بنائی ہروی ؎ خواہم غبار گردم در کوے او بر آیم ٭ تا ہر کہ بیند او را در چشم او در آیم ٭ خاہم غ مفعول بار گردم فاع لاتن در کوے مفعول او بر ایم فاع لاتن ۔ وقس علی ہذا ۔ شیخ امان علی سحر رحم ؎ ہکو اگر مٹایا تو نے تو کیا بنایا ٭ ناحق بگاڑتا ہی نقشہ بنا بنایا ٭ ہکو مفعول گر مٹایا فاع لاتن تو نے ت مفعول کا بنایا فاع لاتن + ناحق ب مفعول گاڑتا ہی فاع لاتن نقشہ ب مفعول نا بنایا فاع لاتن جن لوگون نے فاع لاتن دوم کو سالم کہا ہی وہ اس سے غافل ہین کہ رکن سوم یعنی مفعول

اخرب درمیانی نہین آسکتا۔ کبھی اس وزن کے رکن دوم مین التقاے ساکنین ہوجاتا ہی جیسے
ہلالی استرابادی ؎ پشت وپناہ من بود دیوار دلبر من ✤ ازگریہ برسر افتادای خاک برسر من ✤
اسکی تقطیع لوگ یون بتاتے ہین۔ پشتوپ مفعول ناہین بود دفاعلیان دیوار مفعول دلبرے من
فاع لاتن۔ وقس علی ہذا۔ اگر اسکے مصرع دوم مین الف وصل سمجھو اور تسبیغ درمیانی کا مانع
جانو تو دوسرا شعر بھی موجود ہی یون محتشم کاشی ؎ تادست راحنا بست دل بردزین شکستہ ✤
دل بردنی باین رنگ کارسیت دست بستہ ✤ یہان بست اور رنگ مین التقاے ساکنین
موجود ہی اور بقول جمہور اسکی تقطیع یہ ہی۔ تادست مفعول راحنا بست فاعلیان دل بردمفعول
زی شکستہ فاع لاتن + دل بردمفعول نی باہی رنگ فاعلیان کارسیں مفعول دست بستہ
فاع لاتن۔ یہان لوگ کہتے ہین کہ رکنہاے ثانی مسبّغ ہین اور سوم اخرب۔ اسمین دو خطا ہین
ہین۔ اوّل تسبیغ عروض وضرب کے واسطے مخصوص ہی درمیان مین جائز نہین۔ دوم
خرب صدر وابتدا کے لیے خاص ہی وسط مین درست نہین۔ اسلیے مؤلف کی تحقیق یہ
یون ہی کہ رکن دوم کو سالم کہین اور سوم کو مکفوف تاکہ بروزن مفعول فاع لاتن مفاعیل فاع لاتن
دوبارسے دونون مصرعونکی تقطیع بلاہر دوخرخشہ صحیح ہوجائے اسطرح۔ تادست مفعول راحنا بس
فاع لاتن ت دل بردمفاعیل زی شکستہ فاع لاتن + دل بردمفعول نی باہی رن فاع لاتن
گ کارسیں مفاعیل دست بستہ فاع لاتن۔ التقاے ساکنین کا حکم بیان تقطیع مین مذکور ہوچکا
کہ ساکن دوم کو وسط مصراع مین متحرک کرلیتے ہین۔ اسیطرح اُردو مین۔ شیخ امداد علی بحر ؎
ہی عقل وعشق مین جنگ دل زندگی سے ہی تنگ ✤ اچھے نہین ہین یہ ڈھنگ یہ گھر خراب ہوگا ✤
ہی عقل مفعول عشق مے جن فاع لاتن گدل زند مفاعیل گی سہی تنگ فاعلیان + اچ چین
مفعول ہی ہ یہ ڈن فاع لاتن گ یہ گرخ مفاعیل راب ہوگا فاع لاتن۔ یہان عروض مسبّغ ہی
باقی بیت محتشم کے مثل۔ مسمط چہارخانہ اس وزن مین خوش آیند ہوتا ہی جیسے حافظ شیرازی ؎
ہنگام تنگ دستی۔ درعیش کوش ومستی ✤ کین کیمیاے ہستی۔ قارون کند گدارا ✤ یا جسطرح

سحر مرحوم ؎ تیر دعاے مضطر - تا عرش پونہچا کیونکر ٭ یہ تو سحر برابر - سات آٹھ آسمان تھے ٭

(۶) بیت مثمن صدر و ابتدا اخرب رکن دوم و سوم مکفوف ہو کر متحد بہر دو مصرع عروض و ضرب مستبغ - مفعول فاع لاتن مفعول فاعلیان - دوبار - علی قلی خان والہ داغستانی ؎ از ورزش جفایش دل را چو سنگ کردیم ٭ با یار آہنین دل سامان جنگ کردیم ٭ از ورزش مفعول شے جفایش فاع لاتن دل را چ مفعول سنگ کردیم فاعلیان + با یار مفعول ا ہنی دل فاع لاتن سامان مفعول جنگ کردیم فاعلیان - میر تقی میر ؎ برقع مین کیا چھپین وہ ہووے جنھون کی یہ تاب ٭ رخسارے تیرے پیارے ہین آفتاب مہتاب ٭ برقع م مفعول کا چھپے وہ فاع لاتن ہووے جنھون کی یہ تاب مفعول نوکیہ تاب فاعلیان + رخسار مفعول تیرے پارے فاع لاتن ہے ا اف مفعول تاب مہتاب فاعلیان زبان اُردو مین نی زمانا نون غنہ کے ساتھ تسبیغ اکثر کیا کرتے ہین - منشی اسیر ؎ مرد جلیل ہون مین لیکن ذلیل ہون مین ٭ تیغ اصیل ہون مین لیکن ہون دست زن مین ٭ لیکن ذ مفعول لیل ہو مین فاعلیان + لیکن ہُ مفعول دست زن مین فاعلیان - اس وزن مین بھی مثل وزن پنجم التقاے ساکنین درست ہے جیسے وجدان سرہندی ؎ جان حاضرست بستان دل میکنی طلب نیست ٭ یک شیشہ بود بشکست پہلوے ما حلب نیست ٭ ہم یہان بھی رکن دوم مصرع دوم کو سالم اور سوم کو مکفوف کہتے ہین یون - یک شیش مفعول بود بشکس فاع لاتن ت پہلوے مفاعیل ما حلب نیس فاعلیان - اگر اس وزن کو بھی مسمط لائین تو لطیف ہو جاتا ہے جیسے اسیر کا شعر مذکور ہو چکا -

(۷) شعر شت رکنی صدر و ابتدا اخرب ارکان اواسط مکفوف مسکن مثل وزن پنجم باقی عروض و ضرب مقصور - مفعول فاع لاتن مفعول فاعلات - دوبار ؎ دوش از درم درامد سرمست و بیقرار ٭ ہمچون مہ دو ہفتہ ہر ہفت کردہ یار ٭ دوشز د مفعول رم درامد فاع لاتن سرمست مفعول بیقرار فاعلات + ہمچو م مفعول ہے دہفتہ فاع لاتن ہر ہفت مفعول کردہ یار فاعلات -

(۸) بیت مثمن عروض و ضرب محذوف باقی مثل وزن ہفتم - مفعول فاع لاتن مفعول فاعلن -

دوبار۔ سعدی ؎ گل درچمن نباشد ہمرنگ روے او ٭ بلبل بگل مباہی عاشق ہوے او ٭ گل مرح مفعول من نباشد فاع لاتن ہمرنگ مفعول روے او فاعلن ٭ بلبل ب مفعول گل مباہی فاع لاتن عاشق ب مفعول ہوے او فاعلن۔

(۹) آٹھ رکن کا شعر صدر وابتدا اخرب حشو اول و دوم مکفوف عروض وضرب سالم اور حشو سوم وچہارم باہم مکفوف مسکن مثل وزن پنجم مفعول فاعلات مفاعیل فاع لاتن ٭ مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن۔ خاقانی ؎ جانے کہ یافت از خم زلفین تو رہائی ٭ از کار باز ماند ہمچون بت از خدائی ٭ جانیک مفعول یافت خ فاعلات مر بفین مفاعیل تو رہائی فاع لاتن + از کار مفعول باز ماند فاع لاتن ہمچو ب مفعول بت ز خدائی فاع لاتن۔ اسمین اگر پہلا مصرع مثل دوم ہو اور دوم مثل اول تو بھی بلا تکلف درست اور اگر اسکے عروض وضرب مین تسبیغ کرین جب بھی جائز ہی۔ وزن پنجم سے یہانتک پانچ وزنون کا اجتماع باہمی جائز ہی۔

(۱۰) شعر مثبت رکنی صدر وابتدا اخرب عروض وضرب مقصور باقی مکفوف ۔مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات۔ دوبار۔ مرزا سعدالدین راقم مشہدی ؎ عادت بجمع بودن احباب کردہ ایم ٭ مابون مے کنیم گلے را کہ دستہ نیست ٭ عادت ب مفعول جمع بود ن فاعلات ن احباب مفاعیل کردہ ایم فاعلات + مابون مفعول مے کنیم فاعلات گلے را ک مفاعیل دستہ نیس فاعلات سحر مرحوم ؎ ساقی بسا ہوا ہی دل ناشکیب مین ٭ کنکر لگا ہوا ہی لبا دے کی جیب مین ٭ ساقیب مفعول سا ہواہ فاعلات دلے ناش مفاعیل کیب مین فاعلات۔ وقس علی ہذا

(۱۱) آٹھ رکن کا شعر صدر وابتدا اخرب عروض وضرب محذوف باقی مکفوف ۔مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن۔ دوبار۔ میر عبدالغنی تفرشی ؎ گ گل زبادہ چون پرطاؤس گشتۂ ٭ آمادۂ ہزار دہن بوس گشتۂ ٭ گل گل ز مفعول با دچو پ فاعلات رطا و وس مفاعیل گشتیِ فاعلن + ا ا ما د مفعول یے ہزار فاعلات دہن بوس مفاعیل گشتیِ فاعلن۔ جناب مرزا محمد رضا برق مغفور ؎ کیا شوخیان ہین ابلق لیل ونہار کی ٭ جمتی نہین ہی

ران کسی شہسوار کی ٭ کا شوخ مفعول یاہ اہل فاعلات قلاون مفاعیل یار کی فاعلن ٭ جمتی ان مفعول ہی ہران فاعلات کسی شہس مفاعیل وار کی فاعلن ۔

(۱۲) بیت مثمن صدر وابتدا اخرب عروض وضرب محذوف مقصور باقی مکفوف ۔ مفعول فاعلات مفاعیل فعَلن بسکون دوم ۔ دوبارے دانی کہ از چہ عمر گزارم بانده ٭ زیرا کہ تو زندہ من شاد مانی ٭ دانیک مفعول از چ عمر فاعلات گزارم ب مفاعیل اندہ فعَلن ٭ زیرا ک مفعول تو زاند فاعلات ہمن شاد مفاعیل مانی فعَلن ۔ اس عروض وضرب کو لوگ ابتر کہتے ہین اور وہی غلطی کرتے ہین جو ہم نے وزن سوم مین بیان کی ۔

(۱۳) شعر مثمن صدر وابتدا اخرب عروض وضرب مجبوب موقوف باقی مکفوف ۔ مفعول فاعلات مفاعیل فاع ۔ دوبارے عاشق شدم بران بت ناسازگار ٭ صبر م دہاد در غم او روزگار ٭ عاشق شُ مفعول دم براب فاعلات تنا ساز مفاعیل گار فاع ٭ صبر مد مفعول ہا دغ در فاعلات م او روز مفاعیل گار فاع ۔

(۱۴) آٹھ رکن کا شعر صدر وابتدا اخرب عروض وضرب مجبوب مکشوف ۔ مفعول فاعلات مفاعیل فع ۔ دوبارے تنہا بہ تیر غمزہ نہ دل دوخت او ٭ کز آتش فراق مرا سوخت او ٭ تنہا ب مفعول تیر غمز فاعلات ندل دوخ مفاعیل او فع ٭ کز ات مفعول شے فراق فاعلات مرا سوخ مفاعیل او فع ۔ صاحب شجرۃ العروض نے مجبوب مکشوف کی جگہ مطموس لکھدیا ہے اور طمس کی تعریف خلاف واقع کی مؤلف نے اسکی تصریح بیان طمس مین کردی ۔ یہ چودہ وزن وافی الثمن ہین ۔

(۱۵) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم ۔ مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن ۔ دوبارے نمے خوہم از تو یکدم جدا باشم ٭ تو باشی ہمراہ من ہر کجا باشم ٭ نمے خاہم مفاعیلن از تیکدم فاع لاتن جدا باشم مفاعیلن ٭ تباشی ہم مفاعیلن راہ من ہر فاع لاتن کجا باشم مفاعیلن ۔

(۱۶) بیت مسدس عروض وضرب مقصور باقی مکفوف ۔ مفاعیل فاعلات مفاعیل ۔ دوبارے بماندم ز عاشقیت چنین زار ٭ کنون بر من ای نگار بخشائے ٭ بما دم مفاعیل عاشقیت فاعلات

چنی زار مفاعیل + کنو برم مفاعیل نے نگار فاعلات بنخشائے فعولان -

(۱۷) شعر شش رکنی عروض و ضرب محذوف باقی مکفوف - مفاعیل فاعلات فعولن - دوبار جامی ؎ خوشا جلوۂ جمال تو دیدن + خوشا میوۂ وصال تو چیدن + خشا جلو مفاعیل یے جمال فاعلات تدیدن فعولن + خشا میو مفاعیل یے وصال فاعلات تچیدن فعولن -

(۱۸) چھ رکن کا شعر صدر و ابتدا اخرب عروض و ضرب سالم باقی مکفوف - مفعول فاعلات مفاعیلن - دوبار ؎ ای مجبین کہ یار دل آزاری + سویم نگاہ کن ز سر یاری + ای مج مفعول بیک یار فاعلات دلازاری مفاعیلن + سویمن مفعول گاہ کنز فاعلات سرے یاری مفاعیلن -

(۱۹) بیت مسدس صدر و ابتدا اخرب حشو مکفوف عروض و ضرب مقصور - مفعول فاعلات مفاعیل - دوبار ؎ از کار رفتہ ہیچ میندیش + وز نامدہ ہنوز مکن یاد + از کار مفعول رفت ہیچ فاعلات میندیش فعولان + وز نام مفعول دہ ہنوز فاعلات مکن یاد مفاعیل -

(۲۰) شعر شش رکنی صدر و ابتدا اخرب حشو مکفوف عروض و ضرب محذوف - مفعول فاعلات فعولن - دوبار - رودکی ؎ آوخ کہ خون خویش بخوردم + در غم چہ صبر ہا کہ نکردم + ا او خک مفعول خونخیش فاعلات بخردم فعولن + در غیج مفعول صبر ہا ک فاعلات نکردم فعولن -

(۲۱) بیت مسدس صدر و ابتدا اخرب حشو مکفوف عروض و ضرب مجبوق - مفعول فاع لاتن مفعولن - دوبار ؎ دارم بدرد ہجرش بیتابی + بہرم چرا نباشد بیخوابی + دار مب مفعول در د ہجرش فاع لاتن بیتابی مفعولن + بہر مچ مفعول را نباشد فاع لاتن بے خابی مفعولن -

(۲۲) چھ رکن کی بیت عروض و ضرب مجبوق مقصور باقی مثل وزن بست و یکم - مفعول فاع لاتن مفعول - دوبار ؎ آن بیوفا نگارے دل برد + زیر قدم بخواری بسپرد + ا ان بیو مفعول افانگا فاع لاتن دل برد مفعول + زیر یق مفعول دم بخاری فاع لاتن بسپرد مفعول -

(۲۳) بیت شش رکنی صدر و ابتدا اخرب حشو مکفوف عروض و ضرب مجبوق محذوف باقی مکفوف

مفعول فاع لاتن فعلن - بسکون دوم - دوبار - امیدی رازی ؎ رخسار در نقابش بنگر ÷ خورشید در سحابش بنگر ÷ رخسار مفعول در نقابش فاع لاتن بنگر فعلن + خورشید مفعول در نقابش فاع لاتن بنگر فعلن -

(۲۴) شعر مسدّس صدر و ابتدا اخرب مشکوف عروض و ضرب ازل - مفعول فاعلات فعول - دوبار ؎ مانند روے خوب نگار ÷ تا بدشب چہاردہ ماہ ÷ مانند مفعول روے خوب فاعلات نگار فعول + تا بدش مفعول بے چہار فاعلات دہ ماہ فعول - اس وزن مین عروض و ضرب مجبوب بھی لانا جائز ہی بروزن فعل بحرکات اوائل -

(۲۵) چھ رکن کا شعر مگر معقد اسطرح کہ چھون ارکان ملاکر ایک بیت بروزن مفعول فاعلات مفاعیل بحرکت آخر + فاعلات مفاعیل فاع - یون سمجھو کہ ایک مثمن تھا بروزن مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات + مفاعیل فاع لات مفاعیل فاع لاتن - سواے ضرب سب ارکان متحرک لا و اخر اسکے مصرع دوم کے آخر سے اسقدر (لات مفاعیل فاع لاتن) نکال لیا تو وہی باقی رہگیا جو اوپر مذکور ہوا پھر بقیہ کے دو حصے کرکے دو مصرعے تین تین رکن کے بنالیے اسطرح کہ عروض مفاعیل بحرکت آخر مکفوف (اسی کف کے سبب سے شعر معقد ہی) اور ضرب فاع مجبوب موقوف او رصدر مفعول اخرب او ر ابتدا فاعلات مکفوف فی المعیاد ؎ تا کی بوم بہ اندہ و تیمار ÷ عشق آن بت نامہربان ÷ عین عشق سے مصرع دوم شروع ہی یون - تا کیب مفعول م ب اند فاعلات ہ تیمار مفاعیل + یہ ایک مصرع ہی - عشق ا اب فاعلات تا مہر مفاعیل بان فاع + یہ مصرع دوم ہی -

(۲۶) شعر شش رکنی معقد سب مثل وزن بست و پنجم مگر رکن دوم و پنجم اپنے اواخر کے ساتھ مسکن مفعول فاع لاتن مفعول + فاع لاتن مفعول فاع - فی المعیاد ؎ سرو سہی ببالا رخ سیب ÷ و سیم دندان لب ناردان ÷ سین سیم سے مصرع دوم آغاز ہی یون - سرو سہی مفعول ہی ببالا فاع لاتن رخ سیب مفعول + یہ مصرع اول ہوا - سیم دندا فاع لاتن لب نار مفعول دان فاع -

یہ صرع دوم ہی۔

(۲۷) بیت مسدس بروزن مفعول مفاعیل فاع لاتن - دوبار - اسکا نام شمس الدین فقیر دہلوی نے حدائق البلاغۃ مین مضارع مسدس اخرب مکفوف رکھا - اس نام سے تو وہ وزن نکلیگا جو مؤلف نے وزن ہجدہم مین بتایا - الغرض حضرت فقیر اوسکی مثال مین انوری کا یہ شعر لکھتے ہین ؎ تا ملک جہان را مدار باشد ✤ فرمان دہ آن شہریار باشد ✤ تا ملک مفعول جہارام مفاعیل دار باشد فاع لاتن + فرماد مفعول ہ ا شہر مفاعیل یار باشد فاع لاتن - اور فرماتے ہین کہ درینجا یکرکن فاع لاتن از اصل مثمن درشتوکم شدہ - مؤلف عرض کرتا ہی کہ قاعدۂ استعمال اس بات کا مقتضی ہی کہ ہر ایک وزن مثمن کے آخر سے رکن کم کرکے مجزو بناتے ہین یہ خلاف استعمال ہی کہ مثمن کے درمیان مصراع سے کوئی رکن نکالکر زبان فارسی مین مجزو بنایا جائے - اسلیے میری رائے مین یہ وزن وزن پنجم بحر قریب مسدس الاصل اخرب مکفوف سالم العروض والضرب سے ہی جسکو انھون نے بحر مضارع سے تراشا -

(۲۸) بیت مسدس بروزن مفعول مفاعیل فاعلات یا فاعلن - اسکا نام بھی فقیر دہلوی نے مضارع مسدس اخرب مکفوف مقصور یا محذوف رکھا - اس نام سے تو وہ وزن نکلیگا جو ہم نے وزن نوزدہم مین نقل کیا - خلاصہ یہ کہ صاحب حدائق نے اسکی مثال مین انوری کا یہ قطعہ لکھا ہی ؎ گو آصف جم کو بیا بین ✤ بر تخت سلیمان راستین ✤ پیشش بدل دیو دام و دد ✤ درہم زدہ صفہاے حورعین ✤ گو اصف مفعول فجم کوب مفاعیل یا بین فاعلات + بر تخت مفعول سلیمان مفاعیل راستین فاعلات + پیشش شب مفعول دلے دیو مفاعیل دام و دد فاعلن + درہم زدہ مفعول وصفہاے مفاعیل حورعین فاعلات + اس بحر مین پھر جناب فقیر نے وزن بست وہفتم کا غوطہ کھایا اور درمیان مصرع سے ایک رکن کم بتایا - اب ہم پھر وہی کہتے ہین کہ یہ وزن وزن ہشتم ونہم بحر قریب مسدس اخرب مکفوف مقصور یا محذوف سے بلا دقت بن سکتا ہی - طرہ یہ کہ صاحب میزان الافکار کو بھی مولانا صاحب اپنے ساتھ لے ڈوبے میزان کا

وزن دوازدہم مضارع ملاحظہ طلب ہے۔ صرف بوجہ رفع مغالطہ صاحب حدائق ہم نے وزن بست و ہفتم و بست و ہشتم یہاں قائم کیے ورنہ ضرورت کیا تھی۔

(۲۹) شعر شش رکنی حشو سالم باقی مقبوض۔ مفاعلن فاع لاتن مفاعلن۔ دوبارہ ؎ مرا بکوے تو رفتن کجا شود ٭ زنا توانی مگر از خدا شود ٭ مرا بکو مفاعلن یے ترفتن فاع لاتن کجا شود مفاعلن ٭ زنا توا مفاعلن نی مگر از فاع لاتن خدا شود مفاعلن۔

(۳۰) چھ رکن کا شعر صدر مکفوف ابتدا اخرب عروض وضرب محذوف باقی مکفوف۔ مفاعیل فاعلات فعولن ٭ مفعول فاعلات فعولن۔ رودکی سمرقندی ؎ جوانی گست وچیرہ زبانی ٭ طبعم گرفت نیز گرانی ٭ جوانیک مفاعیل ست چیر فاعلات زبانی فعولن ٭ طبعمگ مفعول رفت نیز فاعلات گرانی فعولن۔ یہ وزن گویا اوزان ہفدہم و بستم کا مجموعہ ہے۔ وزن پانزدہم سے یہاں تک سولہ اوزان مجزو ہیں۔

(۳۱) چار رکن کا شعر صدر و ابتدا مکفوف عروض وضرب سالم۔ مفاعیل فاع لاتن۔ دوبارہ ؎ چہ کردم بتا بگوئی ٭ کہ بر من چنین بہ کینی ٭ چکردست مفاعیل تا بگویی فاع لاتن ٭ کبر منج مفاعیل نی بکینی فاع لاتن۔

(۳۲) شعر مربع صدر و ابتدا مکفوف عروض وضرب مقصور۔ مفاعیل فاعلات۔ دوبارہ ؎ نہ بینی کہ عشق یار ٭ بمن دست برکشاد ٭ نبی نیک مفاعیل عشق یار فاعلات ٭ بمن دست مفاعیل برکشاد فاعلات۔

(۳۳) بیت چہار رکنی صدر و ابتدا مکفوف عروض وضرب محذوف۔ مفاعیل فاعلن۔ دوبارہ ؎ یک اندر زما شنو ٭ کہ پیش عدو مرو ٭ یکندرز مفاعیل ماشنو فاعلن ٭ کہ بے شبع مفاعیل دو مرو فاعلن۔

(۳۴) چار رکن کا شعر صدر و ابتدا اخرب عروض وضرب سالم مفعول فاع لاتن۔ دوبارہ ؎ آمد بہار خرم ٭ وقت گل اندر آمد ٭ امد ب مفعول یار خرم فاع لاتن ٭ وقتیگ مفعول

لندرا مدفاع لاتن۔

(۳۵) بیت مربع صدر وابتدا اخرب عروض سالم ضرب محذوف مفعول فاع لاتن + مفعول فاعلن ؎ افتد چنانکہ دانی + در عشق آن صنم + افتدچ مفعول ناکدانی فاع لاتن + در عشق مفعول الصنم فاعلن۔

(۳۶) شعر چہار رکنی صدر وابتدا اخرب عروض مسبغ ضرب مقصور۔ مفعول فاع لیبان + مفعول فاعلات ؎ ای دلبر نگارین + بامایکے بساز + ای دلب مفعول رے نگارین فاع لیبان + بامائے مفعول کے بساز فاعلات۔

(۳۷) چار رکن کا شعر صدرا خرب ابتدا موفور یعنی خرب سے بچکر مکفوف قائم ہی عروض وضرب مقصور۔ مفعول فاعلات + مفاعیل فاعلات ؎ ای یار دلربائے + یکے بارہی بساز + ای یار مفعول دلربائے فاعلات + یکے بار مفاعیل ہی بساز فاعلات۔ یکے کے بعد لفظ بار مقدر اور رہی بفتح اول بندہ۔

(۳۸) بیت چہار رکنی صدرا خرب ابتدا موفور یعنی مکفوف عروض مقصور ضرب محذوف۔ مفعول فاعلات + مفاعیل فاعلن ؎ ای عشق الغیاث + برین بندہ رحم کن + ای عشق مفعول الغیاث فاعلات + بری بند مفاعیل رحم کن فاعلن۔ سی وہفتم اور سی وہشتم کا اجتماع درست ہی بلکہ چارون اوزان اخیر کا اجتماع باہمی جائز ہی اور اگر بنظر تعمق دیکھو تو اوزان سی وہفتم وسی وہشتم کے عروض وابتدا مین باہم تسکین لانے سے وزن سی وششم وسی وپنجم بنجائینگے کما صرح فی المعیار۔ وزن سی ویکم سے یہانتک آٹھ اوزان مشطور ہین۔

(۳۹) تین رکن کا ایک شعر معقد۔ صدر مکفوف ضرب مجبوب عروض ندارد۔ مفاعیل فاعلات فعل بکجر تین اوائل ایک بار۔ فی المعیار ؎ دل از یار سنگدل بگسل + دلربار مفاعیل سنگدل لب فاعلات گسل فعل۔ قدما اسطرح کے چار شعر کہتے تھے تین شعرون مین ایک قسم کا قافیہ اور چوتھے شعر مین اور قسم کا قافیہ لاتے تھے اور اوسکو ایک خانہ فرض کرتے تھے

جسکو عوام ہند کڑی کہتے ہین مگر ایک خانے کا قافیۂ اخیر دوسرے خانے کے قافیۂ اخیر سے ہمدوش ہوتا تھا یون ؎ دلت گرچہ مبتلا بکند ✣ بگیسوت در بلا بکند ✣ اگر با تو یک جفا بکند ✣ دل از یار سنگدل بگسل ✣ یہ چار شعر مثلث ہموزن ہین اور سب ملا کر ایک خانہ ہی اسیطرح دوسرا خانہ سمجھو مگر گسل کا قافیہ اوس خانے کے چوتھے شعر مین لانا پڑیگا لیکن بند مطلع کے چارون اشعار کا قافیہ یکسان چاہیے پھر وہی ہر بند کے چوتھے شعر مین بولتا جائیگا - الغرض مطربان پارس مین بعض اسکو (پارسی باربد) کہتے ہین اور بعض (جادوراہ) نام بتاتے ہین - راہ کے معنی نغمہ اور راگ اور دُھن - باربُد خسرو پرویز کے گویّے کا نام ہی وہ اسی قسم کی راہین الاپتا تھا - صاحب معیار فرماتے ہین کہ اس قسم کے اوزان پر طول طویل نظم مثل قصیدے یا غزل کے نہین کہی گئی -

(۴۰) بیت سہ رکنی سب مثل وزن سی ۳۰ و نہم مگر رکن دوم و سوم باہم مجبق یعنی ضرب مجبوب مجبق - مفاعیل فاع لاتن فع یکبار ؎ بنامردمی چراکوشی ✣ بنامرد مفاعیل می چرا کو فاع لاتن شی فع - یہ بھی جادوراہ ہی - متاخرین شعرا مین ایک شاعر نے اسکے صدر و ابتدا کو اخرب اور رکن دوم کو بہ دستور سابق مکفوف اور ضرب کو مجبوب مقطوع استعمال کیا اور اس جادوراہ مین ایک نوحہ لکھا - وزن مفعول فاعلات فع - جسکا ایک بند یہ ہی ؎ امشب شب عزا بود ✣ آہ و فغان بجا بود ✣ ماتم بمصطفے بود ✣ این غم بمرتضے بود ✣ امشب ش مفعول بے عزاب فاعلات و دفع + اا ہوف مفعول غا بجاب فاعلات و دفع + ماتم ب مفعول مصطفے ب فاعلات و دفع + ای غم ب مفعول مرتضے ب فاعلات و دفع - یہ بھی پارسی باربد کے چار شعر مین

(۴۱) شعر مثلث سب مثل وزن چہلم مگر ضرب ازل محبق - مفاعیل فاع لاتن فاع - یکبار ؎ ازیرا چنین گزیدم یار - ازیرا ج مفاعیل نی گزیدم فاع لاتن یار فاع - یہ بھی جادوراہ کا ایک شعر ہی - وزن سی و نہم سے یہانتک تین اوزان کا اختلاط باہمی جایز ہی اور یہ تینون اوزان منہوک المشطور ہین یعنی وزن مشطور کے چار حصون مین سے ایک حصۂ اخیر نکال کر تین حصون

کے برابر استعمال کیا ہے۔

تنبیہ - اس بحر مین بھی لوگون نے طوفان بے تمیزی اوٹھایا ہے اور ایک شعر لائے ہین بروزن مفعول فعلن مفعول فعلن - بحرکت دوم - دوبار - یون ؎ گریم بشب غم سوز دچو دل مین ✣ گل شمع بکند از آب وگل من ✣ گریم ب مفعول شب غم فعلن سوز دچ مفعول دل من فعلن - وس علیہ - کہتے ہین کہ مفعول آخر مین ہر جگہ اضرب ہے اور فعلن بحرکت دوم ہر مقام پر مخبون محذوف - یارب ہم کہان تک سمجھائین ایک ایک وزن مین تین تین خطائین - اوّل ضرب در میانی نادرست ہے - دوم عروض وضرب کے سوا حذف اور جگہ غلط - سوم بحر مضاعف کا فاع لاتن مفروق ہے پھر وتد مفروق مین خبن کرنا سراسر خبط ہے لہذا یہ وزن مہمل و مہمل و غلط در غلط اور سراپا بے ربط ہے

مقتضب

یہ بحر خاص اہل عرب کی ہے - اسکی اصل مفعولات مستفعلن دائرے مین دوبار ہے اور بنا مین اسکو مجزو لاتے ہین - اسکے عروض وضرب دونون ایک ہی قسم کے آئے ہین یعنی مطوی اور پانچ وزن اسکے مستعمل ہین یون -

(۱) چار رکن کا شعر اور ہر رکن مطوی - فاعلات مفتعلن - دوبار ؎ اَعْرَضَتْ فَلَاحَ لَهَا ✣ عَارِضَانِ كَالْبَرَدِ ✣ باشباع - اعرضت ف فاعلات لاحلہا مفتعلن + عارضان فا علات کلبردی مفتعلن - معشوقہ نے منہ پھیرا تو اوسکے دونون رخسار اولے کے مانند شفاف اور سفید ظاہر ہوئے -

(۲) شعر مربع صدر مخبون باقی مطوی - مفاعیل مفتعلن + فاعلات مفتعلن ؎ اَتَانَا مُبَشِّرُونَا ✣ بِالْبَيَانِ وَالنُّذُرِ ✣ اتانا مفاعیل لبش شرنا مفتعلن + بل بیان فاعلات ون نذری مفتعلن - بیان اور ہم سے ہمارا بشارت دینے والا آیا -

(۳) بیت چار رکنی صدر وابتدا دونون مخبون باقی مطوی - مفاعیل مفتعلن - دوبار ؎ يَقُولُونَ كَابَعِدُوا ✣ وَهُمْ يَدْفِنُونَهُمْ ✣ باشباع - یقولون مفاعیل لابعدو مفتعلن +

دہم یدف مفاعیل نونہم مفتعلن - کہتے ہین ہلاک نہون بجائیکہ دفن کرتے ہین یعنی دفن کرنیوالے دعا کرتے ہین کہ ہلاک نہون - یہان بعد بکسر دوم یعنی ہلک ہی جو بفتح دوم ہی - یدفنونہم کا ہیم ساکن نہین ہوسکتا ورنہ بروزن فاعلن ہوجائیگا اور وہ غلط ہی کیونکہ یہان رفع جائز نہین اس بحر مین مفعولات کی فے اور واو مین مراقبہ ہی یعنی ایک کا سقوط جائز ہی اور ایک کی بجائی واجب ہی اگر خبن ہوگا تو طی نہوگا اور طی ہوگا تو خبن نہوگا یعنی ایک ہی مفعولات مین خبن و طی ساتھ ہی ہوکر فعلات نہین ہوسکتا - ابن قطاع کہتا ہی خبن سے طی مفعولات احسن ہی - فرا کے نزدیک اسمین مراقبہ نہین ہی وزن چہارم مین اسکی مثال موجود ہی -

(۴) بیت چہار رکنی صدر و ابتدا مخبول باقی مطوی - فعلات مفتعلن دوبار صَحْ مَتَّكَ جَارِيَةٌ ❊ تَرَكَتْكَ فِي تَعَبٍ ❊ باشباع - صرتک فعلات جاریتن مفتعلن + ترکتک فعلات فی تعبی مفتعلن - قطع کیا تجھکو جاریہ نے چھوڑا تجھکو تعب مین - یہی شعر انکار مراقبہ کے لیے فرا نے لایا ہی پس اس صورت مین مکانفہ ہوگا یعنی ساکنین مفعولات کا معًا سقوط جائز ہی -

(۵) شعر مربع صدر و ابتدا سالم باقی مطوی - مفعولات مفتعلن - دوبار مَا بِالدَّارِ مِنْ أَحَدٍ ❊ إِلَّا النُّؤْيُ وَالْوَتَدُ ❊ باشباع - ما بد دار مفعولات من احدن مفتعلن + ال لن نوی مفعولات ول وتد مفتعلن - نہین ہی گھر مین کوئی مگر خندق اور میخ - نؤی بضم نون وسکون ہمزہ وہ خندق کہ گرداگرد خیمہ کھودین تاخیمے کے اندر پانی نہ آئے اور اوسی مین رہجائے - یہان دونون مفعولات مین بری ہی یعنی اسمین معاقبہ ہوسکتا تھا اور نہ کیا - یہ شعر بھی فرا لایا ہی - یہانتک پانچ اوزان بحر وہین -

بزبان فارسی اس بحر کی اصل دائرے مین مفعولات مستفعلن چار بار کا ایک مصرع ہی - فارسی مین وافی و مشطور ملاکر اسکے نو وزن مستعمل ہین حسب تفصیل ذیل -

(۱) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن - دوبار مے سوزم ز داغ جگرے نالم ز درد والم ❊ مے غلتم ز شب تا سحر خون گریم ز اندوہ وغم ❊ میسوزم

مفعولات واے جگر مستفعلن مے نالم مفعولات درد والم مستفعلن ٭ مے غلتم مفعولات شب تا سحر مستفعلن خوگر یم مفعولات اندوہ غم مستفعلن۔

(۲) بیت مثمن اور ہر رکن مطوی۔ فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن۔ دوبار جامی ؎ سرو گلعذار منی فصل نوبہار منی ٭ من اگرچہ ننگ تمام عزو افتخار منی ٭ سرو گلع فاعلات دار منی مفتعلن فصل نوب فاعلات بار منی مفتعلن ٭ من اگرچ فاعلات ننگ تمام مفتعلن عزو افت فاعلات خار منی مفتعلن۔

(۳) آٹھ رکن کا شعر عروض وضرب مطوی مذال باقی مثل وزن دوم۔ فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلان۔ دوبار ؎ ہر زمانم از غمِ تو اضطراب بیشتر ست ٭ گر جدائی از برمن دو رخ تو در نظر ست ٭ ہر زمان فاعلات مر غم تو مفتعلن اضطراب فاعلات بیشتر ست مفتعلان باقی اسیطرح۔ وزن دوم کے ساتھ اسکا اجتماع درست ہی۔

(۴) شعر شت رکنی مفعولات ہر جگہ مخبون اور مستفعلن حشو سوم مین مطوی مسکن باقی ہر جگہ مطوی۔ مفاعیل مفتعلن مفاعیل مفتعلن ٭ مفاعیل مفعولن مفاعیل مفتعلن ؎ دلم بردۂ صنما چرا نالہا نکنم ٭ پیے این درغلتان ببر سنگ چون نہ نم ٭ دلم بردۂ مفاعیل بے صنما مفتعلن چرانال مفاعیل ہانکنم مفتعلن ٭ پیے ایدۂ مفاعیل رے غلتا مفعولن ببر سنگ مفاعیل چو نہ نم مفتعلن۔ اسمین عروض وضرب یا ایک مذال بھی جائز ہی یعنی مفتعلان۔

(۵) آٹھ رکن کا شعر مستفعلن ہر جگہ مطوی مسکن باقی مطوی۔ فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن۔ دوبار۔ حافظ ؎ کام بخشی دوران عمر در عوض دارد ٭ جہد کن کہ از عشرت جام خویش بستانی ٭ کام بخش فاعلات بے دوران مفعولن عمر در عوض دارد مفعولن ٭ جہد کن کہ فاعلات از عشرت مفعولن جام خویش فاعلات بستانی مفعولن۔ ناسخ ؎ سننے والے روتے ہین ایسی نیند سوتے ہین ٭ اونپہ نوحے ہوتے ہین اپنی وہ کہانی ہی ٭ سن نوال فاعلات روتے ہی مفعولن ایس نید فاعلات سوتے ہین مفعولان ٭ ان پنوح فاعلات

ہوتے ہو مفعولن اپن وہ کف فاعلات ہانی ہو مفعولن - اس وزن کو بحر مثمن اشتر مکفوف مقبوض مسکن سے بھی تقطیع کر سکتے ہین لیکن زحاف کے حساب سے اسکو مقتضب ہی مین شمار کرنا اولی ہو بلکہ بحر کے وزن مذکورہ کو بھی اسی جگہ سمجھنا انسب ہو کہ آسانی مقتضب ہی مین ہو -

(۶) بیت مثمن عروض و ضرب اعرج باقی چھ رکن مثل وزن پنجم - فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن دوبارہ

استاد ؎ امشب آتشین روئے گرم ژند خوانی ہاست ✤ کز لبش نواہر دم در شرر فشانی ہاست ✤ امشبات فاعلات شی رویے مفعولن گرم ژند فاعلات خانی ہاس مفعولن وقس علیہ - مولفہ ؎ ہم اگر قیامت مین جبکے ٹکٹکی باندھین ✤ آفتاب محشر بھی روبرو ہو جائے ✤ ہم اگر ق فاعلات یامت مے مفعولن جم کٹکٹ فاعلات کی بادین مفعولن - باقی مثل وزن پنجم - پنجم و ششم اوزان کا اجتماع باہمی جائز ہو -

(۷) شعر شست کہنی سب مثل وزن پنجم و ششم مگر کسی درمیانی مفعولن مطوی مسکن کو بروزن مفعولان لاتے ہین وہان یہ سمجھو کہ یہ وزن در اصل مشطور تھا اور اوسمین عرج لائے تھے اوسکے بعد مضاعف کر لیا یون - فاعلات مفعولان فاعلات مفعولن یا مفعولان - صائب تبریزی ؎ گہ سبو زنم بر سنگ گہ بیاے خم افتم ✤ ساقیا مرنج از من عالم جوانیہاست ✤ گہ سبو زنم بر سنگ مفعولان گہ بیاے فاعلات خم افتم مفعولن - استاد ؎ حال دل نہین معلوم لیکن اسقدر یعنی ✤ ہم نے بارہا ڈھونڈا تم نے بارہا پایا ✤ حال دلن فاعلات ہی معلوم مفعولان لیکن اسقدر فاعلات در یعنی مفعولن - وقس علی ہذا - لوگون نے ناحق ایسے اعرج درمیانی کا نام (مزحوف مروج) رکھا ہو اور کہتے ہین کہ ایک حرف تقطیع سے زیادہ موزون ہوا - یہ سات وزن وافی الثمن ہین -

(۸) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن مطوی - فاعلات مفتعلن - دوبارہ ؎ ترک خوبروے مرا ✤ گو چرا نہ خوش نشی ✤ ترک خوب فاعلات روے مر مفتعلن ✤ گو چران فاعلات خش نشی مفتعلن -

(۹) شعر مربع رکن مفعولات ہر جگہ مخبون اور مستفعلن مطوی۔ مفاعیل مفتعلن۔ دو بار ؎ چرا کشتی از نگہم پشیمت کہ بگینم ٭ چرا کشت مفاعیل یہ نگہم مفتعلن ٭ بچشمتک مفاعیلن بگینم مفتعلن وزن ہشتم سے یہانتک دو اوزان مشطور ہین۔

مجتث

اس بحر کی اصل بزبان تازی مس تفع لن فاعلاتن دائرے مین دو بار ہی مگر نیا مین مجزو لاتے ہین۔ اسکے عروض۔ سالم۔ مخبون۔ مکفوف۔ تین قسم کے اور ضرب ہین۔ سالم۔ مخبون۔ مشعث۔ تین طرحکی آتی ہین۔ پانچ وزن اسکے مستعمل ہین اور پانچون مجزو حسب تفصیل ذیل۔

(۱) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم مس تفع لن فاعلاتن۔ دو بار ؎ اَلبَطنُ مِنهَا خَمِیصٌ ٭ وَالوَجهُ مِثلُ الهِلَالِ ٭ باشباع۔ البطن منہا مس تفع لن باخمیص فاعلاتن ٭ وال وجہ مث مس تفع لن لل ہلالی فاعلاتن۔ اوس معشوقہ کا شکم خالی ہی یعنی وہ نازک کمر ہی اور اوسکا رخ مثل ہلال کے روشن ہی۔

(۲) شعر مربع اور ہر رکن مخبون مفاعلن فعلاتن۔ دو بار ؎ وَلَو عَلِمَتْ بِسَلمیٰ ٭ عَلِمتَ اَنَّ سَتَمُوتُ ٭ باشباع۔ ولو علق مفاعلن ت بسلمی فعلاتن ٭ علمت ان مفاعلن ستمو توفعلاتن اگر تو عاشق ہو سلمیٰ پر تب تو جانیگا کہ مین جلد مرجاؤنگا۔

(۳) بیت چار رکنی ضرب سالم باقی مکفوف۔ مس تفعل فاعلات ٭ مس تفعل فاعلاتن۔ ؎ مَا کَانَ عَطَاؤُهُنَّ ٭ اِلَّا عِدَةً ضِمَارَا ٭ ما کا نع مس تفعل طاہین ن فاعلات ٭ الا لا مس تفعل تن ضمارا فاعلاتن۔ اون عورتون کی کوئی عطا نہین مگر وعدہ تو اوسمین فا نہین ضمار بالکسر وہ وعدہ جسکی وفا کی امید نہو۔ اس بحر مین خبن و کف ہر جگہ جائز ہی مگر ضرب مین کف جائز نہین اور یہی شعر اوسکی مثال ہی۔

(۴) چار رکن کا شعر عروض و ضرب سالم باقی مشکول مفاعل فاعلاتن۔ دو بار ؎ اُولٰئِکَ خَیرُ قَومٍ ٭ اِذَا ذُکِرَ الخِیَارُ ٭ باشباع۔ الایک مفاعل خیر قومن فاعلاتن ٭ اذا ذک مفاعل

رل خیار و فاعلاتن - جب کہ نیک لوگ مذکور ہوتے ہین اوسوقت یہ بہتر قوم ہین یعنی جہان نیکون کا ذکر کرتے ہین تو انکو سب سے بہتر سمجھتے ہین - مس تفع لن کے نون اور فاعلاتن کے الف و ل مین پھر فاعلاتن کے نون اور مس تفع لن کے سین مین معاقبہ ہی -

(۵) بیت مربع ضرب مشعث باقی سالم - مس تفع لن فاعلاتن + مس تفع لن مفعولن ؎ لِ لا یعنی ما اقول + باشباع - ذا السید المأمول + باشباع - لم لایعی مس تفع لن ما اقولو فاعلاتن + ذس سی دل مس تفع لن ما مولو مفعولن - کیون محفوظ نہین رکھتا جو کچھ کہ مین کہتا ہون یہ سید امید داشتہ شدہ - یہان تک پانچ اوزان مجزو ہین -

بزبان فارسی اس بحر کی اصل دائرے مین - مس تفع لن فاعلاتن چار بار آئی ہی - وافی اور مجزو اور مشطور ملاکر پندرہ اوزان اسکے مستعمل ہین حسب تفصیل ذیل -

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن - دوبار من تحفۃ العروض ؎ در عشق تو ای پیر و دیوانہ خواہم شدن من + نی نی غلط گفتم این را فردا خواہم شدن من + در عشق تو مس تفع لن ای پیر و فاعلاتن دیوانخا مس تفع لن ہم شدن من فاعلاتن + نی نی غلط مس تفع لن گفتی را فاعلاتن فردانخا مس تفع لن ہم شدن من فاعلاتن -

(۲) شعر شمن اور ہر رکن مخبون - مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن - دوبار نقی کمہ ؎ شب فراق چراغے زدل فروزم و گریم + چو شعلہ اقتم و خیزم چو شمع سوزم و گریم + شبے فرا مفاعلن قچراغے فعلاتن زدل فرو مفاعلن زم گریم فعلاتن + چشعلہ اف مفاعلن تم خیزم فعلاتن چشمع سو مفاعلن زم گریم فعلاتن + سید محمد خان رند لکھنوی ؎ موافقت مین عناصر کی گر نفاق نہوتا + فراق روح کا قالب سے اتفاق نہوتا + موافقت مفاعلن معناصہ فعلاتن ک گر نفا مفاعلن ق نہوتا فعلاتن + فراقرو مفاعلن حک قالب فعلاتن س ات اتفا مفاعلن ق نہوتا فعلاتن -

(۳) بیت شش رکنی عروض و ضرب مخبون سبغ باقی مخبون - مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلیان

دوبار۔ شاہ آفرین لاہوری ؎ مزوران کہ درانکار بادہ مست جدال اند + نہفتہ درتہ نامحرمان پیالہ ہچو ہلال اند + مزدوران مفاعلن کدرنکا فعلاتن رباد مس مفاعلن تجدالند فعلیان + نہفتہ درمفاعلن تہ نامحرمان فعلاتن پیالہم مفاعلن ہلالند فعلیان۔ یا جیسے آتش کا یہ مصرع اول ؎ فرار کرتے ہین صورت سے تیری دل کے جو غم ہین + نشاط وعیش ہمارا ہی تو سرور ہمارا + فرار کرمفاعلن ت ہصورت فعلاتن ستیر دل مفاعلن کے غم ہین فعلیان۔

(۴) بیت شمن عروض وضرب مخبون مقصور باقی مخبون۔ مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات بحرکت دوم۔ دوبار۔ رفیع قزوینی ؎ فلک دو یار موافق ہم رفیق نکرد + کباب گرنمکین شد شراب بے نمک ست + فلک دیا مفاعلن رموافق فعلاتن ہم رفی مفاعلن قنکرد فعلات کباب گرمفاعلن نکی شد فعلاتن شراب بے مفاعلن نمکست فعلات۔ ذوق دہلوی ؎ آنکہ وہ ترک کہ جسکی نہین جفا کی پناہ + اور اوسکی آنکھ وہ کافر کہ بس خدا کی پناہ + نگہ وترمفاعلن ک کجسکی فعلاتن نہی جفا مفاعلن کپناہ فعلات۔ باقی علی ہذا القیاس۔

(۵) بیت شمن عروض وضرب مخبون محذوف باقی مخبون۔ مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن بحرکت دوم دوبار۔ ہلالی ہمدانی ؎ زبس کہ حسن فزود وغمش گداخت مرا + نہ من شناختم اورانہ اوشناخت مرا + زبسک حسن مفاعلن نفزود وفعلاتن غمش گداخت مفاعلن خمرا فعلن + نہ من شناخت مفاعلن خمتورا فعلاتن ن اوشناخت مفاعلن خمرا فعلن۔ حکیم میہ ضامن علی جلال لکھنوی شاگرد جناب مرزا برق مرحوم ؎ خبر جو آمد پیری کی آکے ضعف نے دی + شباب لینے کو خود بیشتر روانہ ہوا + خبرج اامفاعلن مدپیری فعلاتن کیاضع مفاعلن فندی فعلن۔ باقی علی ہذا

(۶) آٹھ رکن کا شعر عروض وضرب مغبث مقصور باقی مخبون۔ مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان بسکون دوم دوبار۔ ملا فرج اللہ شوشتری ؎ مغان کہ دانۂ انگور آب میسازند + ستارہ سے شکنند آفتاب میسازند + مغاکدامفاعلن نے انگو فعلاتن راب سے مفاعلن سازند فعلان + ستارے مفاعلن شکنند افعلاتن فتاب سے مفاعلن سازند فعلان منشی امیر

ے پھنسے ہین دامِ حوادث مین عاشق و معشوق + قفس مین بند ہی بلبل گلاب شیشے مین +
پسے ہ اسفاعلن محوادث فعلاتن معاشقو مفاعلن معشوق فعلان - وقس علیہ -
(۷) بیت ہشت رکنی عروض و ضرب مشعث محذوف باقی مخبون - مفاعلن فعلاتن مفاعلن
فعلن - بسکون دوم - دوبار - آذری اسفرائینی ے سحر خیال رخت بستم اولین مصرع +
چو آفتاب برآمد تمام شد مطلع + سحر خیال مفاعلن لرخت بس فعلاتن تمو ولی مفاعلن مصرع
فعلن + چ اا فتا مفاعلن ب برامد فعلاتن تمام شد مفاعلن مطلع فعلن - استاد ے
ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہی + تمھین کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہی + ہر کیا مفاعلن ب پہ کہتے
فعلاتن ہتم کتو مفاعلن کا ہی فعلن - وقس علیٰ ہذا -
(۸) شعر مثمن شکل وزن چہارم یا پنجم یا ششم یا ہفتم مگر کوئی فعلاتن و سیانی مسکن - مفاعلن
مفعولن مفاعلن فعلن - کاتبی نیشاپوری ے بہ تختِ باغ زجم سید ہد نشان نرگس +
کہ جام دارد و در دست زر فشان نرگس + بجا مد امفاعلن رد و ردس مفعولن تزر فشا مفاعلن
نرگس فعلن - یا جیسے خواجہ آتش ے کسی کی محرم آبِ روانکی یاد آئی + حباب کے جو برابر
کوئی حباب آیا + کسیک حج مفاعلن رم اابے مفعولن رو اکیا مفاعلن دالی فعلن - باقی
علی ہذا القیاس - یہان محرم کو مضاف ٹھہرا کر آب روان کو مضاف الیہ فارسی نہین کہہ سکتے کیونکہ
محرم لفظ فارسی یا عربی بدین معنی نہین فارسی مین انگیا کو شامک اور شامایچہ کہتے ہین جب
اسمین اضافت نہوئی تو فعلاتن سے تقطیع نہوگی بلکہ مفعولن ہوکر رکن مسکن کھلائیگا
فافہم - لہذا محرم کا میم دوم یہان ساکن ہی اور ترکیب ہندی مضاف و مضاف الیہ -
(۹) شعر ہشت رکنی عروض مشعث محذوف ضرب محذوف مقطوع مخبون - مفاعلن فعلاتن
مفاعلن فعلن بسکون دوم + مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعل بحر کتین اوائل ے مرا
دلے ست کہ دائم ستم کند بر من + چہ بودے ار ستمم از ستمگر آمدے + مرا دلے مفاعلن
سک دایم فعلاتن ستمکند مفاعلن بر من فعلن + چبودیر مفاعلن ستمم از فعلاتن ستمگر امفاعلن

مدے فعل - وزن چہارم ست لیکہ پہانتک چھہ اوزان کا اختلاط باہمی جائز ہی -

(۱۰) بیت مثمن عروض مخبون محذوف مطوی اور ضرب مخبون محذوف مدروس خشو سوم مخبون مسکن باقی مخبون - مفاعلن فعلاتن مفاعلن فع - مفاعلن مفعولن مفاعلن فاع ے دلے پرآتش وچشم پرآب دارم + ازانکہ باسمن بدخو شدہ ہست جانان + دلے پراسفاعلن تشن چشمے فعلاتن پراب دامفاعلن رم فع + ازاکبا مفاعلن سمن بدخو مفعولن شدست جامفاعلن ان فاع

(۱۱) شعر ہشت کنی ہرسہ تفع لن مشکول و ہرچہار فاعلاتن سالم - مفاعل فاعلاتن - مفاعل فاعلاتن - دوبارے بدان ملک الملوکے کہ ہردوجہان بامرش + شد نذہیچ چیزے گفتن کاف ونونے + بدال مفاعل کل ملوکے فاعلاتن کہ دُرج مفاعل باب امرش فاعلاتن - شد نذ مفاعل ہیچ چیزے فاعلاتن گفتن مفاعل کاف نونے فاعلاتن - یہان تک گیارہ وزن وافی ہین -

(۱۲) چھہ رکن کا ایک شعر ضرب مخبون مسبغ باقی مخبون - مفاعلن فعلاتن مفاعلن + مفاعلن فعلاتن مفاعلان ے دلم ببروفای یاربے بہا + بہا بیار ولبان رابمن سپار + دلم ببرمفاعلن دی ای یا فعلاتن ربے بہا مفاعلن + بہا بیا مفاعلن رلبا را فعلاتن بمن سپار مفاعلان یہ ایک وزن مجزو ہی -

(۱۳) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن مخبون - مفاعلن فعلاتن - دوبارے بحق خوبی رویت + کم ازغمان بربہانی + بحق تخو مفاعلن بی رویت فعلاتن + کم خما مفاعلن بربہانی فعلاتن کم یعنی کہ مرا میم اسمین ضمیر مفعول ہی -

(۱۴) شعر مربع ضرب مخبون مقصور باقی مخبون - مفاعلن فعلاتن + مفاعلن فعلات - بحرکت دوم ے منم زیار بحسرت + منم زعشق بجور + منم زیا مفاعلن ربحسرت فعلاتن + منم زعش مفاعلن قبجور فعلات - اسمین ضرب مخبون محذوف بھی جائز ہی بروزن فعلن بحرکت دوم -

(۱۵) بیت چہار رکنی عروض مخبون محذوف ضرب مشعث محذوف باقی مخبون - مفاعلن فعلن بحرکت دوم + مفاعلن فعلن - بسکون دوم ؎ تو آگہی صنما + کہ من چہ غم خوردم ٭ ت اگہی مفاعلن صنما فعلن + من چغم مفاعلن خردم فعلن - وزن سیزدہم سے یہانتک تین وزان مستطور ہین اس بحر مین ہر جگہ فاعلاتن کو مخبون کرکے تسکین جائز ہی تاکہ بروزن مفعولن ہوجائے - اگر یہی تسکین عروض وضرب مین واقع ہو تو اوسکو تشعیث کہین گے -

بعض متاخرین اسکے مفاعلن صدر وابتدائی مین خرم لائے ہین اور دھوکے کھائے ہین کیونکہ اوسکی اصل مس تفع لن مفروق ہی آغاز رکن پر سبب واقع ہی وتد نہین ہی کہ اوسمین خرم ہوسکتا - اسلیے محقق طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ در صدر وابتدائے این بحر خرم روا نبود -

تنبیہ - بحر محبت مین بھی بعض متاخرین ایک شعر لائے ہین اور کہتے ہین کہ مطوی مخبون ہی بروزن مفتعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن - یون ؎ غمزۂ وناز وادایت بحسن کار گر آمد ٭ خنجر وتیر وسنانت بعشق سینہ در آمد + غمزۂ ینا مفتعلن زادایت فعلاتن بحسن کا مفاعلن رگر آمد فعلاتن - باقی علی ہذا القیاس - اسکے مس تفع لن کا تفع وتد مفروق ہی پھر فاے تفع طرح سے کیونکر ساقط ہوسکیگی لہذا یہ وزن محض غلط ہی -

متشاکل

یہ بحر خاص اہل فارس ہی کی ہی - دائرے مین پہلے مسدس لاصل ٹھہری اور فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن - دوبار کا ایک ایک شعر قرار پایا اور دو وزن مسدس مستعمل ہوئے پھر ایک اسکا مجزو یون -

(۱) چھ رکن کا ایک شعر عروض وضرب مقصور باقی ہر رکن مکفوف - فاع لات مفاعیل مفاعیل دوبار - سیفی ؎ یار غمش شدہ ام در شب دیجور + زان سبب کہ نشد در مجب دور ٭ یار غمش فاع لات دام درش مفاعیل بدیجور مفاعیل + زاسبب کہ فاع لات نشد در مفاعیل مجب دور مفاعیل -

(۲) بیت شش رکنی عروض وضرب محذوف باقی مثل وزن اول - فاع لات مفاعیل فعولن - دوبار - محب دہلوی ؎ جان من زغم عشق تو زارم + حاصلے بجز اندوہ ندارم + جان من زفاعلات غم عشق مفاعیل تزارم فعولن + حاصلے ب فاعلات جز اندوہ مفاعیل ندارم فعولن -

(۳) بیت مجزو یعنی مسدس سے مربع صدر و ابتدا مکفوف عروض وضرب مقصور - فاع لاتُ مفاعیل - دوبار ؎ روزگار خزان ہست + باز گردے ازان ہست + روزگار فاع لات خزانست مفاعیل - وقس علیہ -

بعدہ متاخرین نے دائرے مین اسکو ثمن قرار دیا اوس طریقے سے جو کہ قاعدہ ششم مین ہمنے بیان کیا اور فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن - دوبار کا شعر مقرر ہوا یون -

(۴) آٹھ رکن کا ایک شعر عروض وضرب مقصور باقی مکفوف - فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلاتُ مفاعیل - دوبار - جامی ؎ خیز وطرف چمن گیر باحریف سمن روے + گاہ سنبل ترچین گاہ شاخ سمن بوے + خیز طرف فاعلات چمن گیر مفاعیل باحریف فاعلات سمن روے مفاعیل + گاہ سنبل فاعلات ترچین گاہ شاخ فاعلات سمن بوے مفاعیل - اگر روے وبوے سے تحتانی آخر نکال ڈالو تو یہی شعر مکفوف محذوف کی مثال ہو سکتا ہی مفاعیل کے عوض فعولن عروض وضرب مین ہو جائیگا -

چونکہ وزن اول و دوم یعنی مسدس وزن ثمن کے مجزو نہین ہین بدین سبب اول و دوم وچہارم تینون وزن وافی ہین اور سوم مجزو -

اسکے باقی اوزان ثمن بسبب التباس مستعمل نہین مثلاً اسکے مفاعیلن کو ہر جگہ بقبوض کر دو اور فاع لاتن مفاعلن فاع لاتن مفاعلن دوبار کا ایک شعر کہو تو اوسکو بجز خفیف ثمن کا ایسا وزن کہہ سکینگے جسکے مس تفع لن کو ہر جگہ مخبون کر لیا ہو اور فاعلاتن کو ہر مقام پر سالم لائے ہون یہ بحر مستحدث ہی - دائرۂ مشتبہہ کی بحرین اور کل اوزان تمت بالخیر -

تکمیلہ

جس طرح ہمنے پیشتر قاعدۂ ششم مین مذکور کیا اوسیطرح دائرۂ منعکسہ کی نو بحرون کا استعمال بسہیل شاذ آیا ہے وہ سب سالم تولیا ہے ہین - ہان اونکے اوزان مزاحف محمد بن قیس نے معیار العجم مین درج کیے ہین - اگرچہ انمین بھی وہ غلطی بیان کرتے ہین کہ ان بحرون کے کل اوزان مزاحف بحور نوزدہ گانہ سے مقبس ہوتے ہین - لیکن مؤلف نے نظر غور کے بعد ایسا پایا کہ البتہ انمین پانچ چھ اوزان ایسے بھی ہین جنمین وہ مثالین اور ایراد جو صاحب معیار العجم لائے ہین اور اونکے جواب اکثر ہوبارے ذہن مین آتے ہین ہم بیان درج کرتے ہین اور جن اعتراضون کو صحیح جانتے ہین اونکو ہم بھی مانتے ہین -

صحیح

اسکی اصل دائرے مین دو بار مفاعیلن فاعلاتن فاع لاتن فاع لاتن ہی اور دو اوزان اس کے مستعمل ہین یون -

(۱) چھ رکن کا ایک شعر عروض و ضرب مقصور باقی مکفوف - مفاعیل فاعلات فاعلان دوبار مخبون ہیج دردیار نابکار * کندیار نابکاردل فگار * مخبون ہیج مفاعیل دردیار فاع لات نابکار فاعلان - وقس علی ہذا - قال محمد - یہ وزن ہزج مسدس مکفوف اشتر مقبوض مسبغ ہی بروزن مفاعیل فاعلن مفاعلان - اقول - اشتر خرم سے مرکب ہی اسلیے درمیان مین خرم کے موافق شتر بھی نہین آسکتا بدین سبب اس وزن کو بحر سریع ہی مین شمار کرنا پڑیگا

(۲) بیت مسدس صدر و ابتدا اخرب باقی سالم - مفعول فاع لاتن فاع لاتن - دوبار امروز کردیارم قصد لشکر * تاگشت جانم از دردش پراُدر * امروز مفعول کردیارم فاع لاتن قصد لشکر فاع لاتن * تاگشت مفعول جانم دردفاع لاتن دش پراُدر فاع لاتن - قال - یہ مضارع مثمن اخرب اشتر مجحوف ہی بروزن مفعول فاع لاتن فاعلن فع - دوبار - اقول - یہان بھی رکن سوم یعنی مفاعیلن سے اشتر درمیانی نہین بن سکتا اور فاع لاتن مفروقی مین مجحف

نہین ہوسکتا کیونکہ اس رکن مین نہ خذ چل سکتا ہی نہ خبن اور جحف انھین سے مرکب ہی اسلیے یہ وزن بحر صریم کا ہی۔

کبیر

اس بحر کی اصل دائرے مین مفعولات مستفعلن - دو بار ہی اور دو وزنون پر آئی ہی

(۱) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن مطوی - فاعلات فاعلات مفتعلن - دو بار ؎ آن نگار خوب چہر سیم ذقن ✤ روے خوب و رنہان نمود بمن ✤ ان نگار فاعلات خوب چہر فاعلات سیم ذقن مفتعلن ✤ روے خوب فاعلات در نہان فاعلات مود بمن مفتعلن - قال - یہ وزن بحر وافر اجم مقبول سے بوزن مسدس بن سکتا ہی فاعلن مفاعلن مفاعلتن کے وزن پر - اقول - مین بیان محمد بن قیس سے ہمزبان ہون -

(۲) بیت مسدس عروض وضرب مخبون مسبغ - باقی مخبون - مفاعیل مفاعیل مفاعلان دو بار ؎ دلم برد یکے ترک زامردان ✤ رخم کرد زتیمار چوز عفران ✤ دلم برد مفاعیل یکے ترک مفاعیل زامردان مفاعلان ✤ رخم کرد مفاعیل زتیمار مفاعیل چوز عفران مفاعلان - قال - یہی ارکان بعینہ ہزج مسدس مکفوف عروض وضرب مقبوض مسبغ کے ہین - اقول - لاشک فیہ

مذیل

اسکی اصل دائرے مین مس تفع لن مس تفع لن فاعلاتن - دو بار ہی اور ایک وزن اسکا مستعمل یون -

(۱) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن مخبون - مفاعلن مفاعلن فعلاتن - دو بار ؎ نگار من سوار من سفری شد ✤ ہمے رود چو سرکشان بجہان در ✤ نگار من مفاعلن سوار من مفاعلن سفری شد فعلاتن ✤ ہمے رود مفاعلن چو سرکشان مفاعلن بجہاد رفعلاتن - قال - بحر کامل موقوص مقطوع مسدس سے بلا تغیر یہ وزن بن سکتا ہی - اقول - سلمنا -

قلیب

دائرۂ منعکسہ مین اس بحر کی اصل - فاع لاتن فاع لاتن مفاعیلن - دو بار ہی اور دو وزنون پر

اسکا استعمال جاری ہی حسب تفصیل ذیل۔

(۱) بیت شش رکنی عروض وضرب مقصور باقی مکفوف۔ فاعلاتُ فاعلاتُ مفاعیل
دوبارہ ای صنم رہی مکش کہ ستم انیست ✤ این جفا مکن بتا کہ روا نیست ✤ ای صنم فاعلات
ہی مکش فاعلات ستم انیس مفاعیل + ای جفام فاعلات کن بتا ک فاعلات روا نیس
مفاعیل۔ قال۔ بحر مدید مکفوف مخبون مسبغ مسدس کا وزن ہی۔ فاعلات فاعلن فعلیان
اقول۔ ہان بلا تامل۔

(۲) شعر مسدس عروض محذوف ضرب مقصور باقی سالم۔ فاع لاتن فاع لاتن فعولن
فاع لاتن فاع لاتن مفاعیل ے مستمندم راز دارم نگارا ✤ خستہ داری جان ما را بیجان
مستمندم فاع لاتن راز دارم فاع لاتن نگارا فعولن + خست داری فاع لاتن جانمارا فاع لاتن
بیجان مفاعیل۔ قال۔ یہ بحر مدید مسدس ہی مسبغ الضرب باقی ارکان سالم بروزن
فاعلاتن فاعلن فاعلاتن + فاعلاتن فاعلن فاعلیان۔ اقول۔ ہان ہان۔

حمید

اسکی اصل دائرے مین مفعولاتُ مستفعلن مفعولات۔ دوبارہی اور دو وزن اسکے
مستعمل ہین یون۔

(۱) بیت شش رکنی عروض وضرب مطوی موقوف باقی مطوی۔ فاعلاتُ مفتعلن
فاعلاتُ۔ دوبارہ ے دوش باز کشت مرا چون ستاد ✤ تا بوصل جان مرا کرد شاد ✤
دوش باز فاعلات کشت مرا مفتعلن چو ستاد فاعلات + تا بوصل فاعلات جانمرا مفتعلن
کرد شاد فاعلات۔ قال۔ یہ وزن بحر مقتضب مسدس ہی۔ اقول۔ یہ تو ہم نے مانا مگر
مقتضب زبان فارسی مین مسدس نہین آئی اگر بطور عربی مقتضب کو یہان مسدس الاصل
سمجھین تو عربی مین مفعولات مستفعلن ہی پھر حمید سے کیونکر مطابقت ہوگی
بدین علت یہ وزن حمید ہی کا ہی۔

(۲) شعر چھ رکن کا عروض وضرب مخبون مکشوف باقی مخبون - مفاعیل مفاعلن فعولن دو بار ؎ ہمے دل برد آن نگار دلبر ٭ کہ لواغ ند بجان و دل بر ٭ ہمے دلب مفاعیل رونگا مفاعلن رولبر فعولن ٭ کہ لواغ مفاعیل ہند بجا مفاعلن ندل برفعولن - قال - بعینہ مزج مسدس مکفوف مقبوض محذوف ہی - اقول - بیشک بلکہ ہزج مین آسانی ہی -

صغیر

دائرے مین اسکی اصل مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن - دو بار ہی - دو وزن اسکے بھی مستعمل ہین یون -

(۱) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم ؎ بر خیز جانان بمن دہ آن جام می ٭ کز نو راو جان ما راشد روشنی ٭ بر خیز جامس تفع لن نا بمن دہ فاعلاتن ا جام می مس تفع لن ٭ کز نو راو مس تفع لن جان ما را فا علاتن شد روشنی مس تفع لن - اسکو صاحب معیار عجم نے کسی دوسری بحر سے نہین بتایا -

(۲) بیت مسدس اور ہر رکن مخبون - مفاعلن فعلاتن مفاعلن - دو بار ؎ بہار بود بچشم خزان ودی ٭ کہ شاد بود برویم نگار من ٭ بہار بو مفاعلن دبچشم فعلاتن خزان دی مفاعلن ٭ کشاد بو مفاعلن دبرویم فعلاتن نگار من مفاعلن - قال - یہ مجتث مسدس مخبون ہی - اقول ہم بھی یہی کہتے ہین بلکہ ٹھیک یہی وزن مجتث فارسی کے وزن دوازدہم مین لکھ چکے ہین -

اصم

اسکی اصل دائرہ منعکسہ مین فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن - دو بار ہی - اسکے دو وزن مستعمل ہین اور دونون ناجائز یون -

(۱) چھ رکن کا شعر عروض وضرب مقبوض باقی مخبون خلاف قاعدہ - فعلاتن مفاعلن فعلاتن - دو بار ؎ عجمی ترک من برفت بغربت ٭ زغم عشق او برنگ زریرم ٭ عجمی تر فعلاتن کمن برف مفاعلن ت بغربت فعلاتن - وقس علی ہذا - قال - بنائے بحر بر وتد مفروق

نہادہ والف فاعلاتن را خبن کردہ لہذا بے ہیچ تغیر این مسدس خفیف مخبون است - اقول فی الواقع فاعلاتن مفروقی میں خبن نہین ہوسکتا کیا فاسمین سبب خفیف ہی جو خبن چل سکے
(۲) بیت شش رکنی صدر و ابتدا مکفوف حشو محبق عروض مقصور ضرب مخبون مقصور خلاف قیاس - فاعلاتن مفعولن فاعلات + فاعلاتن مفعولن فعلات ؎ تیر تو چو بین سختے ہنین + عاشق مسکین چون بتکند این + تیر تو چو فاعلاتن بی سختے مفعولن ا ہنین فاعلات + عاشق مسکین فاعلاتن کی چوبش مفعولن کندین فعلات - قال - رمل مسدس مخبون مشعث مقصور ہی - اقول - اس ضرب نے وزن غلط کردیا وزن اول کا اعتراض یہان بھی جمتا ہی بدین سبب رمل سے شمار کرنا اولیٰ ہی -

سلیم

دائرے مین اسکی اصل مستفعلن مفعولات مفعولات - دوبار ہی اور تین اوزان اسکے مستعمل ہین -
(۱) بیت چھ رکن کی عروض وضرب مطوی موقوف باقی مطوی - مفتعلن فاعلات فاعلات دوبار ؎ اے بتک ماہروے حورزاد + بادہ بمن دہ چو رنگ بامداد + اے تبکے مفتعلن ماہروے فاعلات حورزاد فاعلات + بادبمن مفتعلن دہ چورنگ فاعلات بامداد فاعلات - قال - یہ وزن منسرح مسدس مطوی مخبون مکشوف مذال ہی برو وزن مفتعلن فاعلن مفاعلان اقول - کشف درمیان مصرع کیونکر چل سکتا ہی اسلیے منسرح ناجائز ہان اگر بسیط مجزوے مطوی مخبون مذال کہدو تو کیا مضائقہ -
(۲) شعر شش رکنی عروض وضرب موقوف باقی مطوی - مفتعلن فاعلات مفعولات - دوبار ؎ اے صنم حورزاد نیکو روے + جنگ مجو بارقیب کمتر گوے + اے صنمے مفتعلن حورزاد فاعلات نیکو روے مفعولات + جنگ مجو مفتعلن بارقیب فاعلات کمتر گوے مفعولات - قال - یہ وزن منسرح مسدس مطوی مقطوع مذال ہی - اقول - سب نام درست مگر اسکے عروض وضرب کا لقب مین اعرج کہتا ہون -

(۳) بیت مسدس عروض وضرب مخبون موقوف باقی مخبون۔ مفاعلن مفاعیلُ مفاعیلُ دوبارہ۔ مکن بتا بمن بیدہ آزار ٭ کہ مردے ام کم آزار دل آزار ٭ مکن بتا مفاعلن بمن بے ہ مفاعیل دا ازار مفاعیل ٭ کہ مردیم مفاعلن کجا زار مفاعیلُ دلا زار مفاعیل۔ قال۔ یہ ہزج مسدس مقبوض مکفوف مقصور ہی۔ اقول۔ مین یہان محمد بن قیس سے ہمزبان ہون۔

حمیم

اس بحر کی اصل دائرۂ منعکسہ مین۔ فاعلاتن مس تفع لن مس تفع لن۔ دوبار ہی اور ایک وزن اسکا مستعمل اس طرح۔

(۱) بیت مسدس الارکان اور ہر رکن مخبون۔ فعلاتن مفاعلن مفاعلن۔ دوبارہ بچہ ماند رخان آن نگار من ٭ کہ ہمے تابد آن رخش چو مشتری ٭ بچاند فعلاتن رخان الا مفاعلن نگار من مفاعلن ٭ کہے تا فعلاتن بد ارخش مفاعلن چو مشتری مفاعلن۔ قال محمد امین وزن کامل موقوص ست کہ صدر وابتدائے آنرا قطع کردہ اند۔ اقول۔ قطع کا زحاف سوا عروض وضرب کے اور کہین جائز نہین لہذا یہ وزن بحر کامل سے بن نہین سکتا بلاشک بحر حمیم مین شمار کرنا پڑیگا۔

قاعدۂ ہفدہم بحور مستحدثہ ومستزاد

بحور دائرۂ منعکسہ کے علاوہ رسالۂ محب دہلوی اور کافل العروض اور رسالۂ میزان الاشعار سے واضح ہوتا ہی کہ گیارہ بحرین اور ایسی احداث ہوئی ہین جنمین دو تین کے سوا سب تقطیع تحقیقی اور زحافات بے موقع سے ناجائز ہین ہم یہان وہ سب درج کرکے اونکے سہو واغلاط بیان کرتے ہین اسطرح۔

متشابہ

اس بحر کی اصل آٹھ بار مفعولاتُ بضم آخر کا ایک شعر ہی۔ بنا مین اسکو موقوف لاتے ہین اور

وافی اور مجزو ملا کر سات اوزان اسکے مستعمل کیے ہین یون۔

(۱) شعر مثمن عروض وضرب موقوف باقی سالم۔ مفعولاتُ مفعولاتُ مفعولاتُ مفعولاتْ دوبار۔ محب ؎ بیاران عشقش رامدام از درد بیتابی ست ✤ مشتاقان وصلش راہمہ شب کار بیخوابی ست ✤ تقطیع کی ضرورت کیا ہی قواعد العروض تمام ہوئی لوگ مشتاق ہوگئے۔ یہ وزن دراصل ہزج مثمن اخرم مسبغ ہی بروزن مفعولن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان۔ دوبار پھر یہ بحر مہمل ہوگئی پہلی بسم اللہ غلط۔ اس بحر کے موجد حضرت محب ہین۔ فرماتے ہین کہ یہ بحر دائرۂ مجتلبہ سے مستخرج ہوتی ہی۔ ہم کہتے ہین کہ بلا زحاف کسی جزو کی ٹانگ نہین توڑی جاتی مفعولات کے آخر وتد مفروق ہی وہ خود ایسے زحاف آمین لائے ہین جو وتد مفروق کے واسطے خاص ہین پھر تفعولا برابر مفاعیلن کے اور مفاعیلن سے فاعیلن م برابر مفعولات کے کس طرح ہوسکیگا جب یہ نہ آیا یعنی ہزج اس سے مستخرج نہوئی اور ہزج سے یہ نکل نہ سکی تو دائرۂ مجتلبہ سے اسکا نکلنا بالاے طاق ہی۔ اس بحر کے سوا حضرت نے دو زحاف بھی ایجاد کیے ایک تنوین دوسرے ثقل اونکا بیان آیندہ ہی۔

(۲) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن منون۔ مفعولاتن مفعولاتن مفعولاتن مفعولاتن کہتے ہین کہ جب مفعولات کے آخر ایک نون ملاؤ تو اوس زحاف کا نام تنوین ہی یون ؎ جانم بر لب آمد بے تو وزغم دارد ہر دم زاری ✤ جانان آخر رحمے فرما تا کو از خود دور م داری ✤ سبحان اللہ بحر متدارک مخبون مسکن شاذہ رکنی اور بحر متقارب اشرم مقبوض محبق شاذہ رکنی سے یہ وزن بخوبی نکل سکتا ہی بروزن فعلن فعلن سولہ بار پھر متشابہ منون بے اصل ٹھہری۔ اس وزن کے نصف کا نام بعضون نے بحر وافر رکھا ہی اور وہ بھی مہمل ہی۔

(۳) بیت مثمن ایک رکن سالم ایک رکن مکشوف۔ مفعولات مفعولن مفعولات مفعولن دوبار ؎ در بستان محبوبی نبود چون تو رنگین گل ✤ وز افسون حسن ست این چندین شورش بلبل ✤ اول کشف درمیانی ناجائز دوم بحر ہزج اخرم مکفوف محبق سے یہ وزن

بخوبی بن سکتا ہی بروزن مفعولن مفاعیلن مفعولن مفاعیلن - پھر متشابہ غلط اور بیکار
(۴) آٹھ رکن کا شعر ایک رکن سالم ایک رکن مطوی مکشوف - مفعولات فاعلن مفعولات
فاعلن - دوبارہ مقتولان چشم او مخمور اند تا ابد ✣ کو شمشیر غمزہ را آب از مروہمے دہد ✣ یہان
بھی بعلت کشف مابین وزن ناجائز - یہ چارون وزن وافی ہین -
(۵) چھ رکن کا شعر صدر وابتدا سالم حشو مخبون مکشوف عروض وضرب مکشوف - مفعولات
فعولن مفعولن - دوبارہ دل در زلف پریروئے بستم ✣ از افکار دو عالم وارستم ✣
کشف درمیانی نے وزن غلط کر دیا -
(۶) بیت مسدس صدر وابتدا مخبول حشو مخبون مکشوف عروض وضرب مکشوف - فعلات فعولن
مفعولن - دوبارہ بخیال تو محفل شد گلشن ✣ زجمال تو دیدہ شد روشن ✣ وزن
مین حشو غلط اور تقطیع غیر حقیقی آڑے آئی - یہ تو کھلا کھلا متدارک مثمن مخبون ہی بروزن
فعِلن فعِلن فعَلن فعَلن -
(۷) شعر شش رکنی عروض وضرب موقوف باقی مثل وزن ششم - فعلات فعولن
مفعولات - دوبارہ زغم تو چنانم سرگردان ✣ کہ مبادکسے چون من حیران ✣ یہ بھی
متدارک مثمن مخبون مسکن اعرج ہی بروزن فعِلن فعِلن فعَلن فعلان - یہ تین وزن مجزو ہین
کلیۃً تمام سات وزن نکلے ساتون ندارد -

مختص

اس بحر کی اصل متفاعلن مفاعلتن - چار بار کا ایک شعر ہی - اس بحر مین ایک رکن
کامل کا ایک رکن وافر کا علی الترتیب مرکب کیا ہی - وافی اور مجزو ملا کر چھ وزن
اسکے مستعمل ہین یون -
(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - متفاعلن مفاعلتن متفاعلن مفاعلتن
دوبارہ - محب ہے مکن انیقدر جفا صنما کہ بجان و دل گدائے توام ✣ سرِ بندگی بخاک درت

بنہا دۂ وفدائے توام ٭ تقطیع آسان ہی۔ جناب بحر ؎ یہی غم دل حزین کو رہا کبھی غم کی شب سحر نہوئی ٭ دم مرگ بھی وہ آنہ پھر کبھی مہر کی نظر نہوئی ٭ اسمین عروض وضرب مسبغ بھی آتے ہین بروزن مفاعلتان۔

(۲) بیت ہشت رکنی کبھی اسمین متفاعلن سالم اور مفاعلتن معصوب آتے ہین اور عروض وضرب مسبغ لاتے ہین اور سالم بھی۔ متفاعلن مفاعیلن متفاعلن مفاعیلان۔ دوبارہ محب دہلوی ؎ من مستمند را تہنا نہ عشق او سرکارست ٭ بکمند زلف مشکینش دل عالمے گرفتارست ٭ اور کبھی صرف عروض معصوب آتا ہی باقی ارکان سالم۔ بروزن متفاعلن مفاعلتن متفاعلن مفاعیلن ٭ متفاعلن مفاعلتن متفاعلن مفاعلتن۔ جناب بحر ؎ نہ ڈر وکسی سے بادہ کشو پیو شوق سے مگر کچھ دو ٭ ابھی تھی حلال قاضیونکو می سرخ آب زر نہوئی ٭۔

(۳) شعر مثمن۔ اس وزن مین اختیار ہی کہ رکن متفاعلن کو سب جگہ یا جہان دل چاہے وہان مضمر یعنی بروزن مستفعلن لاؤ اور مفاعلتن کو سالم محب ؎ من در طلب کمی نکنم ہر چند نا امید شوم ٭ چندانکہ او زمن بر مدمن نیز در پیش بروم۔ یہان اضمار ہر متفاعلن مین ہی۔ جناب بحر ؎ کوئی سمجھے یا نہ سمجھے کوئی ہین معنی عرفت یہی ٭ جو بات اوسنے چاہی ہوئی مری چاہی عمر بھر نہوئی ٭ یہان حشو دوم اور ابتد امضمر ہین باقی سب ارکان سالم۔ اس وزن مین عروض وضرب مسبغ بھی جائز ہین۔

(۴) آٹھ رکن کا شعر حشو اول وسوم وعروض مسبغ باقی مثل وزن اول۔ متفاعلن مفاعیلان متفاعلن مفاعلتان ٭ متفاعلن مفاعلتان متفاعلن مفاعلتن۔ یہان رکن دوم معصوب بھی ہی۔ جناب بحر ؎ کہو بحر کیا ہوا فی الفور مین نہ کہتا تھا برے ہین یہ طور ٭ ہوئے تم ذلیل یا کوئی اور کوئی بات کارگر نہوئی ٭ یہ وزن گویا مربع تھا اوسکو مضاعف کیا اسلیے تسبیغ درمیانی بمنزلۂ آخر ہوگئی۔

(۵) شعر مثبت رکنی ایک رکن مضمر ایک رکن معصوب علی الترتیب تا ضرب مستفعلن مفاعیلن مستفعلن مفاعیلن - دو بار - محب دہلوی ؎ یکدم جدا شدن از تو ای دلربا بود مشکل ✤ گر دیدن رخت مارا آرام جان شود حاصل ✤ یا جیسے سید محمد خان رند لکھنوی ؎ مدت ہوئی نہین دیکھا دلدار کو قیامت ہی ✤ تدبیر کچھ نہین بنتی کیا موت سے ندامت ہی ✤ اسمین عروض وضرب مسبغ بھی روا ہین - یہ پانچ اوزان وافی ہین -

(۶) چھ رکن کا ایک شعر صدر وابتدا مضمر حشو سالم عروض وضرب مخزول مذال مستفعلن مفاعلتن مفتعلان - دو بار ؎ ای حسن تو ز شمس وقمر پردہ نمود ✤ در حیرتم کہ دیدہ چرا بے خبر ست ✤ اسکے عروض وضرب مخزول یعنی مفتعلن اور مقطوع یعنی مفعولن اور اعرج یعنی مفعولان بھی روا ہین - یہ ایک وزن مجزو ہی -

مزید

اس بحر کی اصل فاعلن متفاعلن - چار بار ہی - وافی اور مجزو ملا کر دو وزن مستعمل کیے ہین اسطرح

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فاعلن متفاعلن فاعلن متفاعلن - دو بار محب ؎ آنکہ دل زمن گدا برد وصف جمال او ✤ میرود م سراہ او برامید وصال او ✤ بیان عروض وضرب مذال بھی جائز ہین - یہ وزن وافی ہی -

(۲) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم - فاعلن متفاعلن فاعلن - دو بار ؎ ہر کرا غم عشق او کم بود ✤ دم بدم بدل حزین غم بود ✤ اسکا عروض وضرب مذال بھی لا سکتے ہین - یہ وزن مجزو ہی -

مستوی

اس بحر کی اصل مفعولات فاعلاتن مفعولات فاعلاتن - دو بار ہی اور ایک وزن وافی مستعمل ہی یون ؎ در دلہاے اہل دنیا از عشقش اثر نباشد ✤ بید روان ز لذت این معذورند گر نباشد ✤ اسمین عروض وضرب مسبغ یعنی فاعلیان بھی روا ہین -

محیط

اس بحر کی اصل مفعولاتُ مفاعلتن چار بار ہی۔ وافی اوزان اسکے چار مستعمل کیے ہین اور ایک ایک وزن ہین دو دو وزن لانے سے آٹھ اوزان ہو گئے ہین یون۔

(۱) شعر مشت رکنی ضرب مسبغ باقی سالم۔ مفعولات مفاعلتن مفعولات مفاعلتن + مفعولات مفاعلتن مفعولات مفاعلتان ؎ آنکس لاف عشق زند کز جان ہیچ خطر نکند ٭ گر دلدار سرش طلبد او پیش آورد ش بہ نثار ٭۔

(۲) بیت مثمن ضرب معصوب مسبغ باقی ہر مفاعلتن معصوب۔ مفعولات مفاعیلن مفعولات مفاعیلن + مفعولات مفاعیلن مفعولات مفاعیلان ؎ رنج کنج قفس بہتر گر از دست نگار آید ٭ و ر گلزار جنان با شد زندان و ار بود بے یار ٭۔

(۳) آٹھ رکن کا ایک شعر ہر مفعولات ثقل ضرب مسبغ باقی سالم۔ کہتے ہین کہ جب و او مفعولات کو متحرک کر دو تو اوس زحاف کا نام ثقل ہی جیسے مفتعلات مفاعلتن مفتعلات مفاعلتن + مفتعلات مفاعلتن مفتعلات مفاعلتان۔ محب دہلوی ؎ کو چۂ زلف ضمیر بجان گوشۂ عافیت ست مگر ٭ ورنہ زگردش دور زمان فتنہ بپاست بشہر و دیار ٭ یہ تو متقارب مثمن مضاعف ہی

(۴) شعر مثمن ایک رکن ثقل ایک رکن معصوب علی الترتیب تا ضرب اور ضرب مسبغ۔ مفتعلات مفاعیلن مفتعلات مفاعیلن + مفتعلات مفاعیلن مفتعلات مفاعیلان ؎ بلبل سوختہ جان ہرگز میل چمن نکند بے تو ٭ کو گل تازہ نے بیند ہمچو رخ تو درین گلزار ٭ یہ سب وافی ہین۔ انکے علاوہ زحافات ناجائز مثل اقصم و اعضب درمیانی لاکر اور اوزان بھی تراشے ہین اور وہ سب غلط ہین۔ یہ پانچ بحرین محب دہلوی کی ایجاد ہین یا غیر وزن بھی متقارب مضاعف ہی

خمسیّہ

اس بحر کی اصل فاعلن فعولن چار بار ہی۔ ایک رکن بحر متدارک کا ایک بحر متقارب کا اسمین مرکب ہی اور کل تین اوزان اسکے مستعمل ہین یون۔

(۱) شعر شمن اور ہر رکن سالم - فاعلن فعولن فاعلن فعولن - دوبارہ قامت صنوبر عارضت گل تر ٭ زلف مشک وعنبر تاج حسن بر سر ٭ یہان علی الترتیب ارکان ہر دو بحر مخلوط ہین - یہ وزن وافی ہی -

(۲) بارہ رکن کا ایک شعر یعنی مسدس المضاعف - اسمین ارکان فعولن وفاعلن بلا ترتیب مرکب کرتے ہین اور مزاحف لاتے ہین اور چار خانے ٹھہراتے ہین یون شنو از من این حدیث ٭ رشوت روا مدار ٭ اَلرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ ٭ کِلَاھُمَا فِی النَّارْ ٭ بروزن فعلن فعلن فاعلان ٭ فعلن فعولُ فاع ٭ فعلن فعلن فاعلن ٭ فعول فعلن فاع - ایسے اوزان مین جہان درمیان شعر فعلن مسکن الاوسط ہو اوسکو متدارک کا مخبون مسکن یا متقارب کا محبق جانو اور جہان آغاز پر ہو اوسکو متقارب کا اثلم اور آخر مین ہو تو متدارک کا مقطوع یا متقارب کا وہی محبق سمجھو - جب فاع عروض یا ضرب مین ہو تو وہ غریب کا مطموں اور آغاز پر متقارب کا اثرم اور درمیان متقارب کا محبق ہی - کبھی فاع آخر کے عوض فعُ لاتے ہین اور احذ نام بتلاتے ہین - جب فعولُ بحرکت آخر ہو تو متقارب کا مقبوض اور جب آخر مین بوقف آخر ہو تو متقارب کا مقصور ہی - فعَل بحرکتین متقارب کا محذوف ہی بشرطیکہ عروض یا ضرب مین ہو - اسیطرح طالب کو حسب قواعد زحافات مقام کا جانچنا ضرور ہی - یہ وزن دوہا اور سورٹھا سے ملتا جلتا ہی جسکا ذکر ہم قاعدۂ ہجدہم مین کرینگے انشاء اللہ -

(۳) آٹھ رکن کا ایک شعر درہم برہم - مقبوض ومخبون ومخبون مسکن - فعول فعلن فعول فعولن ٭ فعلن فعلن فعول فعلن - ایک بارہ نیاؤ نہ کہن کہن ٹھکرائی ٭ بن کینھے لکھ لہن برائی ٭ آگاہ کی مثنوی اور مثنوی امیر خسرو دہلوی واقعات فرزند بچھو رامین اور خالق باری کے اکثر اوزان ورازق باری وغیرہ اسی بحر مین ہین - صاحب میزان الشعر کے قول کا خلاصہ یہ ہی کہ یہ بحر بھاشا کی چوپائی سے ملتبس ہی اور چوپائی کے اوزان بسبیل استقرار چھیاسٹھ ہین جو کہ بحر خمسیہ سے مستخرج ہوتے ہین - مؤلف چوپائی کا ذکر قاعدۂ ہجدہم ۱۸

مین کریگا- الغرض وزن اول وسوم دونون وافی مین اور دوم مجزوے مضاعف-

کفت

اس بحر مین دو فاصلہ صغریٰ سے ایک رکن اور چار رکن سے ایک مصرع تمام ہوتا ہی- متفاعلتن متفاعلتن متفاعلتن متفاعلتن- دوبار- بیدل ؎ اگرم بفلک طلبند زمین وگرم بزمین فگند زفلک ٭ بقبول اطاعت حکم قضا نتوان در عذر و بہانہ زدن ٭ چونکہ اسکا ہر مصرع آٹھ فعلن متحرک الثانی سے تقطیع ہوسکتا ہی اسلیے یہ وزن بحر متدارک مثمن مخبون مضاعف الارکان مین شمار کیا جائیگا اور کفت محض بے اصل ہی-

زلل

دو سبب خفیف اور ایک فاصلہ صغریٰ سے اس کا ایک رکن اور دو رکن سے ایک مصرع پورا ہوتا ہی بروزن مفتعلاتن چار بار یون ؎ زلف دراز ت دام دل من ٭ بوسہ رویت کام دل من ٭ چونکہ ہر مصرع- فاع فعولن فاع فعولن- ایک بار سے تل سکتا ہی لہذا یہ وزن بحر متقارب مثمن اثرم مقبوض محبق مین شمار ہوگا اور زلل سراسر ضلل ہی-

خبب

اس بحر کا ایک مصرع- مفعول فعلان مفعول فعلان- ایکبار سے ختم ہوتا ہی یون ؎ چند انکہ گفتیم غم با طبیبان ٭ درمان نکردند مسکین غریبان ٭ یہ بحر فعلن فعولان فعلن فعولان سے بخوبی پوری اوترتی ہی جسکو ہم متقارب کے وزن ہفتم مین لکھ چکے پھر خبب دھوکے کی ٹٹی ہی-

مواسع

اس بحر کا ہر مصرع- فاعلتن مفعول فعولن- ایکبار سے پورا ہوتا ہی اسطرح ؎ این صف مژگان فوج و سپاہش ٭ میر سپاہش چشم سیاہش ٭ اس شعر کو بلا تکلف بحر زلل سے تقطیع کرسکتے ہین اور زلل کو متقارب سے پھر زلل کی طرح یہ بھی پرخلل ہی-

مرکّن

اس بحر کا ایک ایک مصرع پانچ پانچ رکن کا قرار دیتے ہین یعنی مثمّن کہتے ہین - مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن مفعولن - دوبار - یون ؎ عشاق توجان باختہ درراہ وصال اندر ہجرت ٭ گہ گرم سرو راندوگہے گرم ملال اندر ہجرت ٭ عش شاق مفعول تجاباخ مفاعیل تدرراہ مفاعیل وصالن فعولن درہجرت مفعولن + گہ گرم مفعول سرورند مفاعیل گہے گرم مفاعیل ملالن فعولن درہجرت مفعولن - اوّل تو پانچ رکن کا ایک مصرع یعنی دس رکن کا ایک پورا شعر خلاف قواردادفن عروض ہی - دوّم بہ تسلیم محال بحر ہزج سے یہی ارکان بن سکتے ہین اگر پنج رکنی فرض کرو یون - صدرا ضرب باقی دو رکن مکفوف پھر رکن چہارم یا رکن پنجم مکفوف محنّق اور خاص رکن پنجم محذوف - بروزن مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ مفاعیلن فعلن بلا تکلف شعر مذکور کی تقطیع کرلو - لہذا بحر مرکن غلط اور مہمل ہی -

اسیطرح اورون نے بھی ایجادین کی ہین اور تقطیع غیر حقیقی کے دھوکے کھائے ہین - وہ بھی کوئی بحر ہی جسکا نہ کچھ اصول ہو نہ کوئی دائرہ پھر استخراج کیونکر ہو سکیگا -

بیان مستزاد

ہمارے نزدیک مستزاد کا تعلق بھی علم عروض سے ہی - لیکن بعض حضرات فرماتے ہین کہ مستزاد ایسا شعر ہی جسکے ہر مصرعے یا ہر بیت کے آخر نثر کا ایک فقرہ بڑھا دیتے ہین اور وہ فقرہ اپنے فقرۂ ماقبل یا مابعد سے مسجع ہوتا ہی اور معنی مین کلام سابق کے ساتھ مربوط مگر ضرور نہین کہ معنی بیت بغیر اوسکے تمام نہو سکین جیسے ابن حسام ؎ آن کیست کہ تقریر کند حال گدارا + در حضرت شاہے ٭ وز غلغل بلبل چہ خبر بیک صبارا + جز نالۂ او آہے ٭ یا جسطرح فخری ؎ رفتم بطبیب وگفتمش بیمارم ٭ از اول شب تا بسحر بیدارم + درمانم چیست ٭ نبضم چو طبیب دید گفت از سر لطف ٭ جز عشق نداری مرضے پندارم + محبوب تو کیست ٭ -

اگرچہ صاحب مناظر الانشا اور صاحب مجمع الصنائع کا اتفاق اسی بات پر ہی کہ مستزاد کا ٹکڑا فقرہ نثر ہوتا ہی۔ کما فی المناظر "المستزاد کلام منظوم یستزاد بعد مصرعہ او بیتہ فقرۃ من النثر" یعنی مستزاد ایک کلام منظوم ہی کہ بڑھایا جاتا ہی اوسکے ہر مصرعے یا ہر بیت کے بعد نثر کا ایک فقرہ۔ لیکن فقیر مولف کو جزو مستزاد کے نثر ہونے مین دو دلیلون سے حجت اور گفتگو ہی۔

اوّل خود وہ جز موزون ہوتے ہین اور شعر مربع کے ایک مصرعے کے برابر مثلاً۔ در حضرت شاہے بروزن مفعول فعولن ہی اسیطرح۔ جز نالہ وآہے۔ بھی بروزن مفعول فعولن ہی۔ یونہین درمانم چیست۔ بروزن مفعولن فاع ہی۔ اور محبوب توکیست۔ بروزن مفعول فعول۔

دوم بالفرض والتسلیم اگر یہ بڑھائے ہوئے جز نثر ہین تو ہم کو اختیار تھا کہ جس ٹکڑے کو چاہتے جس نظم کے بعد بڑھا دیتے مثلاً ابوظفر بہادر شاہ کا یہ مستزاد ہی ؎ دل اپنا پہلے زنگ کدورت سے صاف کر ٭ مانند آئنہ ٭ پھر تو بغور دیکھ کہ اس آرسی مین ہی ٭ کیا حسن جلوہ گر ٭ اگر اس مستزاد کے اجزا کو ہم بدل دین اور بجاے جزو اول (مثل آئینے کے) اور بمقام جزو دوم (آٹھ پہر کیا حسن) لگا کر یون پڑھین ؎ دل اپنا پہلے زنگ کدورت سے صاف کر ٭ مثل آئینے کے ٭ پھر تو بغور دیکھ کہ اس آرسی مین ہی ٭ آٹھ پہر کیا حسن ٭ تو کبھی اسکو کسیکا مذاق قبول نکر گیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اجزاے مستزاد اپنے مستزاد کے ساتھ ہموزن ہوتے ہین اور فقرات نثر نہین ہوتے۔

اسکی تفصیل یہ ہی کہ جس شعر مین مستزاد کا جز بڑھایا جاتا ہی اوس بیت کے صدر و عروض کے برابر۔ یا ابتدا و ضرب۔ یا صدر و ضرب۔ یا ابتدا و عروض۔ یا اوسکے اخوات کے ہموزن دورکن لیکر ایک ایک مصرعے کے بعد یا ایک ایک شعر کے آخر لگا دیتے ہین مثلاً ؎ طلب بوسہ پہ کیون اتنا بُرا مانتے ہو ٭ ہمین پہچانتے ہو ٭ ہم وہی عاشق صادق ہین جو تم جانتے ہو ٭

کرتے ہین جان فدا + طلبے بو فعلاتن سپکوات فعلاتن نبرابر فعلاتن نت ہو فعلن +
ہم پہچا فعلاتن نت ہو فعلن + ہم وہی عافا علاتن شق صادق فعلاتن بیج تم جا
فعلاتن نت ہو فعلن + کرتہی جا فا علاتن نفدا فعلن + دیکھے یہان (طلبے بو فعلاتن +
نت ہو فعلن) مجموع - فعلاتن فعلن کے ہموزن ہی اوسی کے برابر (ہم پہچا فعلاتن +
نت ہو فعلن) مجموع - فعلاتن فعلن - کے ہموزن مصرع مذکور کے آخر لگا دیا یون ہین
مصرع دوم کو سمجھو -

جسطرح علم عروض مین صدر مخبون اور سالم - اور اخرب و اخرم کا اختلاف + اور
عروض وضرب مخبون مقصور - اور مخبون محذوف - اور اہتم ومجبوب وغیرہ کا اختلاف
جائز ہی اوسی طرح مستزاد مین یہ اختلافات درست ہین - اسی لیے ہم نے اخوات سے تعبیر
کیا ہی مثلاً اے طبیبو مرے جینے کے کچھ آثار نہین + نکرو فک ردوا + اوس مسیحا کو
دکھا دو تو کچھ آزار نہین + ابھی ہو جاے شفا + دیکھو یہان (اے طبیبو فاعلاتن +
نہین فعلات) مجموع فاعلاتن فعلات ہی مگر جزو مستزاد مین (نکرو فک فعلاتن +
ردوا فعلن) مجموع فعلاتن فعلن کے برابر ٹکڑا لگایا ہی یون - اے طبیبو فاعلاتن مرجینے
فعلاتن کچا ثا فعلاتن نہین فعلات + نکرو فک فعلاتن ردوا فعلن - یونہین
مصرع دوم کی تقطیع بھی ہی -

مستزاد کے واسطے کوئی خاص بحر مقرر نہین مختلف بحور مین اجزاے مستزاد لگاتے
ہین - کبھی ایک ہی بار وہ اجزا لاتے ہین جیسے جناب بحر کیا قہر ہی نتھنون کی
پھڑک او بت بے باک + عشاق ہین غمناک + اور اوس پہ غضب ہی تری خود بینی
ونخوت + نکتہ وری کی عادت + کا قہر مفعول ہ نت نوک مفاعیل پڑک وب مفاعیل
تیے باک مفاعیل + عش شاق مفعول ہغم ناک مفاعیل + اور سپ مفعول غضب بت
مفاعیل رضد ہین مفاعیل ی نخوت فعولن + نکتہ ور مفعول کعادت فعولن +

کبھی اجزاے مستزاد کو ہر مصرعے کے بعد دو بار بھی لاتے ہین - شیخ محمد جان شاد ؎ نالہ زن باغ مین ہو بلبل ناشاد نہین + بند رکھ کام مرا زبان + کرنہ فریاد و بکا + ڈر یہی ہو کہ خفا ہو ستم ایجاد نہین + یا غبان دشمن جان + گھونٹ ڈالیگا گلا + نالزن بافاعلاتن غم مو بلبل فعلاتن بل ناشا فعلاتن دنہین فعلات - بند رک کافاعلاتن مزبان فعلات + کرنفریا فاعلاتن دبکا فعلن + ڈر یہی ہر فاعلاتن کہنا ہو فعلاتن ستمی جا فعلاتن دنہین فعلات + باغبادش فاعلاتن من جان فعلات + گوشہ والے فاعلاتن گ گلا فعلن + اجزاے مستزاد کا دو بار لانا اکثر ون کے کلام مین پایا ہے مگر بطریق شاذ دو بار سے زیادہ بھی مستزاد کے ٹکڑے لگائے جاتے ہین -

میر انشاء اللہ خان نے ایک ریختی مین ہر مصرعے کے بعد پانچ مرتبہ اجزاے مستزاد لائے ہین اسطرح ؎ مین پھاند کے دیوار جو کل رات نجاتی + کنڈی نہ ہلاتی + جا کر نہ جگاتی + نیند اوسکو نہ آتی + جوبن کی وہ ماتی + تیوری نہ ملاتی + اور چٹکیون مین میرے تنین صبح اوڑاتی + ہاتھون پہ نچاتی + گاتی نہ بجاتی + کھانے کو نہ کھاتی + پھر تو نہ بلاتی + سوسو پہ گالی تقطیعہ - مے پا دمفعول کہ یوار مفاعیل جکل رات مفاعیلن + کنڈین مفعول بلاتی فعولن + جاکرن مفعول جگاتی فعولن + نیدسک مفعول ن اتی فعولن + جوبن ک مفعول وماتی فعولن + تورین مفعول ملاتی فعولن + ارچٹک مفعول سی مے میر مفاعیل تیی صبح مفاعیل اڑاتی فعولن + ہاتوپ مفعول نچاتی فعولن + گاتین مفعول بجاتی فعولن + کانیک مفعول نکاتی فعولن + پرتون مفعول بلاتی فعولن + سوسوہ مفعول لگاتی فعولن لیکن حق یہ ہر کہ دو بار سے زیادہ بیت یا مصرعے مین مستزاد لگانا خالی از تکلف نہین بلکہ دراز دلی و ناگوار طبع ہو - یہ ٹکڑے بحر رمل اور بحر ہزج مین بکثرت آتے ہین - اکثر اوزان مزاحف بمثمن مین مستزاد کا پیوند لگاتے ہین - مسدسات اور ثمنات ہمپایہ مسدسات مثل متقارب وغیرہ مین یہ مستزاد نہین لاتے ہین - باقی خود و بزرگ وزان اسی حکم مین سماتے ہین - وعلیک السلام والاکرام -

قاعدہ ہجدھم بیان پنگل

کاب یعنی علم شعر زبان سنسکرت اور برج بھاشا مین عربی و فارسی کے طرح چند فنون سے مرکب ہے مثل پنگل یعنی علم عروض اور انپراس یعنی قافیہ اور النکار یعنے علم بدیع اور نائکا بھید یعنی حالات عاشق و معشوق اور سنگیت یعنی علم موسیقی لیکن یہان صرف پنگل کا بیان منظور ہے لہذا جو کچھہ ہمکو زبانداان سحر البیان عالم گرامی استاد نامی جناب پنڈت جٹاشنکر پانڈے بھٹا چارج نے تعلیم فرمایا اور رسالہاے پنگل مثل چندمہودہ اور چھندسار اور چھنداڑنب اور چھند بنودا و بھاشا بھاسکر اور بانی بھوشن پوتھی اور سکھدیو پنگل اور تحفۃ الہند سے پڑھایا اور سمجھایا وہ ہم نے ایک رسالے مین جمع کیا اور پنگل مین المعروف بہ مارمھزہ اوسکا نام رکھدیا اب اوسی کا خلاصہ بطور مشتے نمونہ از خروار اس مقام پر دس فصلون مین نقل کرتے ہین۔

اگر کراست یک حرف بر است واللہ الموفق وعلیہ التکیل۔

فصل اول استخراج و وجہ تسمیہ پنگل

پنگل بہ کسر بای پارسی و نون غنہ و کاف عجمی مفتوح مع لام آخر۔ سانپ کا نام اور اصطلاحاً علم عروض کو کہتے ہین۔ کہتے ہین کہ شیش ناگ نام ایک سانپ سانپونکا سردار اور رہنمادون کا دیوتا ہے اوسکی اولاد مین ایک سانپ پنگل نام ہے اور پاتال لوک یعنی تحت الثری مین اوسکا مقام ہے۔

گرڑ بفتح کاف فارسی و رای مہملہ مضموم مع راے ہندی آخر ایک عظیم الجثہ طائر پنگل کا بی مات یعنی علاتی بھائی ہے جسکی شکل طاؤس وار اور خوراک اوسکی مار ہے۔ وشن دیوتا کی سواری اسپر مقرر ہے اور اسی طائر کا نام رخ قصہ خوانان فارس کی زبان پر ہے۔ سوتیلی بھائیون کی عداوت مشہور ہے گرڑ پنگل کے ناک مین تھا۔ ایک بار پنگل پاتالی سے نکل کر بنارس کو گیا اور کایا پلٹ

کرکے برہمنون کی شکل مین جا بیٹھا اگرچہ گڑ نے دور سے دیکھہ بہال کر پہچان
لیا مگر بہ تعظیم برہمن پنگل پر حملہ نکیا ناگ پنچمی کے دن رسم مذہب کے موافق
بنارس والے سانپون کو دودہ پلاتے ہین اس برہمن نو وارد نے کہا کہ
جانور کی خدمت سے تو یہہ بہتر ہے کہ کسی برہمن کا پیٹ پالو اگر سانپ ہی پر
مدار ہے تو کیا دشوار ہے ہم ابہی سانپ ہوئے جاتے ہین برہمن کا تصرف
ازمالویہ کہا اور لوٹ پوٹ کر جامہ اصلی مین آگیا ۹ کا چشمہ حریصان پر شد
سانپ سنتے ہی گڑ پر چیل جیسے کیطرح اوسپر ٹوٹ پڑا - پنگل بولا افسوس
مین نے ایک وسیع علم ایجاد کیا ہے جسکو ابہی تک کسی نے مجہہ سے نہین
سیکہا تم پہلے وہ علم سیکہہ لو پھر اختیار ہے - فقہ کو ناگ گڑ راضی ہوگیا
اور پنگل پہلے پاؤن سرک نے لگا اور پہن سے [illegible]
نشانیان بنانے لگا جنکا ذکر آئندہ ہے پس اونہین نشانیون سے چھند
یعنے بحر روا وزان پیدا ہوتے گئے - گڑ نے پنگل سے کہا کہ اگر دفعتہ تم کسی
بانبی مین گھس جاؤ تو ہم تمہارا کیا بنالین علم او ہو را رہے او سنے کہا جاتے
وقت مین تمکو خبر کردون گا - رفتہ رفتہ بنارس سے سمندر کے کنارے تک
پہونچ گیا اب اس علم کی وسعت قابل غور ہے کنارے پر کہا کہ دیکہو اس
چھند کا نام بہجنگپریات ہے یہہ کہکر سمندر مین اتر گیا میان گڑ منہ دیکہتے رہگئے
بہت زار نالی کئے تو جواب دیا کہ بہجنگپریات کے معنی یہی ہین کہ سانپ جاتا ہے -
الغرض اوسی سانپ کے نام سے عروض کا نام پنگل مقرر ہوا - پھر گڑ سے یہہ علم بھام نے
سیکہا اور بہام سے اگست نے - لہذا پنگل کو اسکا موجد مانتے ہین اور بہام اور اگست کو مقلد جانتے ہین -

فصل دوم اصطلاحات بیاکرن جسکا ضرورت

بیاکرن یعنے علم صرف و نحو ہندیون [illegible] حروف تہجی کو - کہتے ہین عوام اسیکو اچہر بولتے ہین

(۳ بنجن) بکسر ہای موحدہ و نون ساکن و جیم نازی مفتوح مع نون آخر - وہ حرف جن پر
کوئی حرکت نہو انہین کوئل بھی کہتے ہین - یہہ تلفظ مین آنہین سکتے جب تک کہ انمین ماترا
نہ لگائین جیسے عربی مین اشکال حروف تہجی کو حروف مصمت کہتے ہین اور اونکو بول نہین
سکتے جب تک اون مین اعراب نہ لگائین اسی لئے وہ لوگ اعراب کو حروف مصوت
کہتے ہین (۴ ماترا) ہر تشدید نوقانی مفتوح سولہ مسہم کی آوازین ہین جنکے لیئے
ہندی مین اشکال مقرر ہین جیسے عربی مین اعراب کے واسطے آوازین اور شکلین
ہین وہ ہندی مین یون ہین ۱ اَ ۲ اَا ۳ اِ ۴ اِی ۵ اُ ۶ اُو ۷ رِ ۸ رِی یہ پانچون اصلی ہین
اور انکو سمان کہتے ہین ۹ اے ۱۰ ای یایی معروف ۱۱ اُو ہوا و معروف ۱۲
سیاہی یایے معروف ۱۳ لری یایے معروف - یہہ پانچوان دیرگہہ
کہلاتے ہین ۱۴ اے یایے مجہول ۱۵ اے یایے ملینہ ۱۶ اُو ہوا و مجہول
۱۷ اُو ہوا و ملینہ - ان چارون کو سنگت اکشر کہتے ہین ۱۸ سرگ ۱۹ انسار
ان سولہون مین سے دو حرف (ی ۲۰ لری - چارون زبان سنسکرت
سے خصوصیت رکہتی ہین - یہہ آخر کے گیارہ ماترامین سمان سے مرکب ہین
(۲۱ ہرس) بفتح ہا سے ہوز و را سے ہملہ مفتوح و سین مہملہ مشدد و مضموم اوس
اکشر کو کہتے ہین جنکی آواز مین ایک ماترا یعنے ایک حرکت ہو اور اوسکا اتباع نہو عربی
مین حروف متحرک بھی ہین (۲۲ دیرگہہ) بکسر دال مہملہ و یایے معروف و رائے
مہملہ ساکن و کاف عجمی مع ہائے مخلوطہ اکثر جسمین دو ہرس کے برابر اشباع
ہو حروف علت و حروف لین دونون نقطہ والی مظہرہ سب دیرگہہ ہین (۲۳ پلت) بضم پا فارسی
و کسر لام مع تای نوقانی مشدد و مفتوح وہ اکشر جسمین تین ہرس کے برابر آواز ہو جیسے عربی مین
حروف مشددہ انکو کہہ سکتے ہین جیسے ضالین مدہ و وہ ۲۴ دت اکشر ہا اول مضموم و دم مشدد و حرف
مشدد کا نام ہے (۲۵ سرگ) بکسر ہای موحدہ و سین مہملہ مفتوح مع رای مہملہ ساکن و کاف فارسی

موقوف وہ حرف جنکی دہنے طرف دو نقطے دیدین ان النقاط سے اوس لکھر کے آخر ہای ملفوظی ملفوظ ہو مثلاً ہ یہہ ہندی مین مہ ہی اگر اسکے دہنی طرف دو نقطے دیجیے : ہ تو یہہ پڑہا جائیگا اور اب یہہ نقطی بسرگ کہلائیگی۔ اسکو عربی مین ہای مظہرہ بولتے ہین (۲ انشار) بفتح اول وضم نون وسین مہملہ مشدد مع الف کشیدہ ورای مہملہ موقوف وہ لکھر جسکے اوپر ایک نقطہ دینی سی نون غنہ کی آواز اوسمین آجاتی مثلاً انشا یہہ گاہی بہلی گاف پر بندی یعنی نقطے دینے سے گنگا ہو جائیگا اور وہی بندا انسار کہلائیگی یون (۱ سنجوگی) بفتح سین مہملہ ونون ساکن وجیم تازی بواو مجہول وکاف پارسی یا یای معروف حرف مرکب اور موقوف کو کہتے ہین مرکب تین حرف ہین اکثر تر آگیا۔ یای مخلوط۔ باقی جب دو یا زیادہ بنجن یکجا ہون تو وہ بہی سنجوگی ہین جیسے بنگٹ بسا کن یعنی سطر یا حروف مقررہ کے سوا ای مخلوط کسی اور حرف مین ہی جیسے تھایا تحتانی مخلوط جیسے کیا ترجمہ تو وہ بہی سنجوگی ہین

فصل سوم اصطلاحات بنگل

(۱ کل) بفتح کاف تازی سم لام ۱ اون سولہ ماترون کو کہتے ہین جنکا ذکر فصل دوم مین آچکا۔ انکو کلام بہی کہتے ہین (۲ برن) بفتحتین اکثر کو کہتے ہین خواہ ایک ترا والی ہون خواہ ایک سے زیادہ والے (۳ برت) بکسر بای موحدہ ورای مہملہ مفتوح وتای فوقانی مشدد بمعنی ماترا ون یا برنون کی ترتیب کے کہتے ہین یعنی بڑی یا چہوٹی ماترا یا ایسی ہی برن کسی شمار مقررہ سی عبارت مین لانا (چہند) بفتح جیم فارسی مع ہای مخلوط ونون ساکن ودال مہملہ موقوف۔ بحر اور فروع بحر کو کہتے ہین۔ اکثر چہند چار مصرعون کے ہوتے ہین (۵ چرن) بفتح جیم پارسی ورای مہملہ مفتوح۔ ایک مصرعیکو کہتے ہین اسیکا نام پد بفتح بای فارسی ودال مہملہ ہے (۶ بشرام) بکسر بای موحدہ وشین معجمہ ورای مہملہ۔ وہ مقام جہان چہند مین ٹہہراو ہو (۷ انپراس) بفتح ہمزہ وضم نون وبای فارسی مشدد مفتوح ورای مہملہ بالف کشیدہ وسین مہملہ آخر بہانا مین قافیے کو کہتے ہین۔ سنسکرت مین یونانی کیطرح انپراس لازم نہین۔ کبہی تک بضم فوقانی وکاف تازی۔ قافیہ اور کبہی ایک چرن کا نام ہے۔ ہکذا فی تحفۂ الہند۔

(۸ تکانت) بضم تای فوقانی وکاف عربی مع الف کشیدہ ونون ساکن وتای فوقانی موقوف بقول صاحب تحفۂ ریف کو

کہتے ہین جیسے ؎ جیب ہے چام کے + جھوٹ کے ٹہام کی + جام و تہام اپنے اس اور کی
کانت ہی (؎ جمک) بفتح جیم تازی و میم مفتوح و کاف عربی ساکن - چرنون کے درمیانی
فوانی کو کہتے ہین جنکا نام نظم عربی و فارسی مین سمع ہے جو کہ مسمط مین آتی ہین جیسے ؎
ترہنگی نا چہند سدہا ات ابھرا نا کرت لہے + کہون بکن نہ آوے کب مین بہاوے
سرون سہاوے گنی گہے + یہان نا نا - سدہا نا - ابہرا نا - اور آوے - بہاوے - سہاوے
جمک ہین (؎ ہت برت) بفتح ہاے ہوز و تای فوقانی مفتوح و کسر بای موحدہ و رای مہملہ مکسور
مع تای فوقانی - ایک قسم کا دوکہہ یعنی عیب ہی - دہنی جانب کے بشرام کی ماترا یا اکثر کا تکرار زدی
وزن بائین طرف کے خانے مین اسطرح ملانا کہ معنی مین خلل پڑ جاے جیسے دوہا ؎ دووی
بیچک پریات سن - تاترہنگی مان + بنتا ایک لفظ ہی اوسکو شاعر نے حلال کرکے سن خانہ اول
اور تبا خانہ دوم مین تقسیم کیا اسکو فارسی مین قطع خانہ کہتے ہین آتش ؎ شمشیر کھینچ لای یا
تجھی پڑ گی + تصویر کرنہ میری - طیار - تا بہ گردن + یہان ای مانی ندا منادی کو دو خانون مین بانٹا
اسکو جت بہنگ بھی کہتے ہین - (؎ چہند بہنگ) خلاف قاعدہ مقام ماترا یا برن کا گہٹ
بڑہ یا گنون کا بے محل لانا (؎ سنگہا بلوکت) بکسر اول و کسر ششم و واو مجہول و کسر نہم
دوم غنہ ایک چرن کا آخر کلمہ دوسرے چرن کے شروع پر لانا بقول صاحب تحفہ اسکو
گانٹھہ کہتے ہین - فارسی مین اسکا نام معاد ہے -

فصل چہارم اجزاے اولین علم سنگل

یہان دو باتین بیشتر قابل لحاظ ہین - اول ناگری خط مین جو لفظ یا عبارت یا
علامت ہوتی ہے وہ بائین طرف سے دہنی جانب کو تحریر آجاتی ہے - جہان
علامتین لکہی جائین وہان اسکی پابندی ضرور ہے - دوم - برج بہاشا مین لفظ
کا آخر ہمیشہ متحرک رہتا ہے جب تک کہ آخر مین گریا ہل نہو جسطرح عروض وغیرہ مین اسباب وغیرہ

چھ اجزا ہین اوسیطرح پنگل مین سب دو جزہین - لگہہ ۲ گرو - جسطرح اجزای عروضی ارکان بنتے ہین اوسیطرح لگہہ اور گرو سے گن مرتب ہوتے ہین - اجزا کی تصریح یون ہے - اول - لگہہ بفتح لام و کاف فارسی مخلوط بہا مضموم - بجنون مین پانچ سمان ماترا ہین ملانے سے ہر بنجن پنگل کی اصطلاح مین لگہہ کہلاتا ہے اسکو بیاکرن مین ہرس کہتے ہین - جیسے کمل مین کاف اور میم اور لام تینون اکشر بنجن تھے ہر ایک مین اُگی ماترا ملنے سے سب لگہہ ہوگئے - یون ہین ہیٹ مین ب بنجن تہا اُگی ماترا سے ملفوظ ہوکر لگہہ ہوگیا - یون ہین کسم مین اُگی ماترا سے دو حرف اول مین دو لگہہ ہین - یون ہین برہتوی کے پ مین ر کی ماترا سے پ پر ہوکر لگہہ ہوگیا (لہذا پ مع ر) ایک حرف سمجہا جائیگا - یون ہین کلپنت کے کا مین ل کے ماترا ملنے سے وہ کل لگہہ ہوگیا لہذا (ک + ل و ر) ایک ہی اکشر سمجہا جائیگا - یہہ دونون ماترا مین لفظ سنسکرت کے واسطے خاص ہین - الغرض ایک حرف بحرکت کو لگہہ کہتے ہین -

جب دو لگہہ متوالی ہون جیسے دل نوا وسکو سپری کہتے ہین مہلہ و بای فارسی مشدد و مفتوح و رای مہلہ مکسور مع تحتانی مشدد معروف - جب تین لگہہ متوالی آئین جیسے چور تو اوسکا نام ناری ہنون و بای معروف ہے - جب چار لگہہ متواتر ہون جیسے بھو بھی تو اوسکو پرم پد کہتے ہین - یہہ بات یاد رکہو کہ ایک ایک لگہہ ہمیشہ ایک ایک ماترا کے برابر مانا جاتا ہے - پنگل مین لگہہ کے واسطے ایک نشانی مقرر کی گئی ہے جو کہ خط عمودی بشکل الف ہی یون (ا)

دوم - گرو بضم کاف پارسی و رای مہلہ مضموم - پانچ سمان ماترا ہین جیسے ہاتی کے گیارہ ماترا ہین جب بنجنون مین ملتی ہین تو وہ ہر بنجن اصطلاح پنگل مین گرو کہلاتا ہے اسکو بیاکرن مین دیرگھ یا لپلٹ کہتے ہین جیسے راوہا مین ر - اور وہ - بنجن تہے ہر ایک مین - اُ - کی ماترا ملنے سے راوہا دونون گرو ہوگئے یونہین ہی مین ہو

بنجن تھے اوسمین اسی بیاسے معروف کی ماترا سے ہی گر ہوگیا۔ یون ہین برہو مین
وہ بنجن تہا اُو بوا و معروف کی ماترا سے وہو گر ہوگیا۔ یون ہین پتر بن مین ت
بنجن تہا ری کے ماترا سے تری ہوکر گر ہوگیا لہذا (ت + ری) دوہی ماترا ئین
سمجھی جائینگے۔ یون ہین کلیرین مین ک بنجن تہا لری کی ماترا سے کلری ہوکر گر ہوگیا
لہذا (ک + ری) دوہی ماترائین ہین یہہ اخیر کی دو ماترا ئین لفظ سنسکرت کے
واسطے خاص ہین۔ یون ہین۔ ارے مین ر بنجن تہا اوسمین اے بیاسے مجہول
کی ماترا ملنے سے رے گر ہوگیا۔ یون ہین رین مین ر بنجن تہا اوسمین اے بیاسے
ملینہ کی ماترا اکر ری گر ہوگیا۔ یون ہین مور مین م بنجن تہا اوسمین او بوا و ملینہ کے
ماترا سے مور گر ہوگیا۔ یون ہین کنج مین ک بنجن تہا انسارے کن گر ہوگیا۔ یون
ہین پرانہ کال مین ت بنجن تھا اوسمین بسرگ سے نہ گر ہوگیا۔ الغرض ایک حرف
متحرک مع یک ساکن کو گر کہتے ہین۔ اسی کو عروض عربی و فارسی مین سبب خفیف کہتے ہین
جب دو گر متوالی ہون جیسے بالی تو اوسکو کرن کہتے ہین۔ جب ایک لگہہ بعدہ ایک گر ہو تو
اوسکو تومر بوا و مجہول کہتے ہین جیسے کلا۔ یہہ تومر ہے۔ جب ایک گر بعدہ ایک لگہہ
آئی جیسے تال تو اوسکا نام کرتال ہے۔ جب دو لگہہ بعدہ ایک گر آئے جیسے کملا
تو اوسکو کر بفتح کاف تازی و رائے مہملہ ساکن بولتے ہین۔ جب ایک گر بعدہ دو لگہہ
متوالی آئین جیسے جامر تو اوسکا نام دہن بفتح دال مہملہ دہای ہوز مفتوح ہے جب ایک لگہہ کے بعد
دو گر آئین جیسے پرانا تو اوسکو اہت کہتے ہین بفتح ہمزہ و کسر ہای ہوز و فوقانی۔ جب ایک لگہہ کے بعد
ایک گر پہر ایک لگہہ واقع ہو جیسے مُرار تو اوسکو بھی یعنی مرار کہتے ہین۔ جب دو گر کے بیچ مین ایک لگہہ
ہینسجای جیسے کالکا تو اوسکو گرڑ کہتے ہین۔ لگہہ کے بیان سے لیکر یہان تک جن جن کا نام ہمنے ایک
ایک بتایا ہے اونمین ہر ایک کے نام کئی ہین (مارمہرہ) دیکھو۔ ان سے علاوہ اور ترکیبین پرستار
سے آئندہ معلوم ہونگی۔ یہہ بات نہ بہولو کہ ایک ایک گر ہمیشہ دو دو ماترا ون کے برابر مانا جاتا ہے۔

بنگل مین گر کیواسطے ایک علامت مقرر کی گئی ہے جو خط منحنی شکل کاف مسطح یا نصف تحتانی کی مثل یا ہمزہ کے مانند ہی یون (ر) یا (ی) یا (ی) لگہہ کیصورت خط عمودی کیطرح بنائی جو یہہ ہے کہ بہاشا سمان ماترا ونمین واندیون ہی ہوتی ہی پس لگہہ کو واندی شکل پر مان لیا ہی اور گر کیصورت کو بطور خط منحنی بنایا یہہ سبب ہے کہ اگر دو لگہہ یعنی (۱۱) کو محرف خط سی باہم ملاو تو گر کی شکل پر ایک صورت بنجائیگی یون (۱۸) اور یہہ بات نشٹ کے قاعدہ مین ثابت ہوجائیگی دو لگہہ دو ماترا کے برابر ہین اور دو ماترا ایک گر کے برابر لہذا دو لگہہ ملانے سے ایک گر بنجاتا ہے (لطیفہ) راقم کے خیال مین آتا ہے کہ سانپ کی دو چالین ہین ایک سیدہی ایک لہریا۔ گر کو بنگل نے سیدہی چال چلکر لگہہ اور لہریا چال دکھاکر گر بنایا ہوگا اسی لیے لگہہ اور گر کی سیدہی اور لہریا دو شکلین ہوگئین۔

فصل پنجم بنٹ یعنی تقطیع کا بیان

بنٹ بفتح بای موحدہ و نون غنہ و تای ہندیہ مفتوح مع تای فوقانی چھند کے اکثر رکنون لگہہ یا گریا ماترا برابر سے ملانا یعنی برابر کرنا اسی کو عربی و فارسی مین تقطیع کہتے ہین بنٹ کرنے مین جو حروف گھٹتے بڑہتے یا گرتے ہین وہ حسب تفصیل ذیل بارہ قسم کے ہین یون۔

(۱) جب وزن شعر کے واسطے گر کو اشباع نکرین تو وہ گھٹکر لگہہ کے آواز مین بولا جاتا ہے یعنی لگہہ ہوجاتا ہے جیسے ہ سانچا کیسن برابر و + دین بندہ ہی نام + بارن کو مارن کرے + دکھہ چھڑائے دیو دہام + یہان دیو کے آخر گر ہے لیکن اشباع نہونے سے لگہہ ہوگیا۔

(۲) جن اکشرون مین ماترا نہون تو ہمیشہ لگہہ بنتے ہین جیسے دک۔ بساکن آخر مین کاف تازی لگہہ ہے جسکے معنی طرف۔

(۳) چھوٹے۔ آ۔ ا۔ اُ بیچ مین ملنے سے لگہہ بنتے ہین جیسے کُمتِ بمعنی عقل خراب بضم اول و فتح دوم و کسر سوم۔ مین۔ م۔ اورت۔ اورک لگہہ ہین۔

(۴) جب پلت کو وزن شعر کے سبب سے نہ بڑھائین تو وہ لگھو ہوجاتا ہی جیسے ؎ اڑے رے کانھ تو چھانڑدے + گرگر پڑہی تھ + ایسے کہت اونچاے بھج + تھا پیو گوپ متھ + یہان لفظ (رے) بجاے دوم پلت تھا مگر اشباع نہونے سے لگھو ہوگیا۔

(۵) سنجوگی حرف کے ماقبل کا حرف گرو ہوتا ہی مگر کہین کہین لگھو ہی قائم رہتا ہی جیسے ؎ جگ ماتا سہ شوت مرا کت یکیت دے موہ + یہان سرسوت ہوا و بعد والے ون (ر) گرتھا لیکن سنجوگی اوسکے بعد ہونے سے لگھو ہوگیا۔

(۶) وہ نون غنہ جسکو سان ناسک کہتے ہین چرن کے آخر بخلاف فارسی دشت کے وقت شمار مین نہین آتا اور فارسی مین بھی نصیر المحققین کا یہی مذہب ہی جیسے ؎ گرجو بھجین + کھل سنگ تجین + مین بھجین اور تجین کے نون ماترا ون مین گنے جائینگے۔

(۷) سنجوگی حرف سے ماقبل کا حرف اگر ماترا سمیت آئے تو وہ گرو ہوتا ہی جیسے بھجنگپریات مین (گ) گرہی۔

(۸) بسرگ اور انسار ہمیشہ گرو ہوتا ہی جیسے راجہ کے آخر ہاے ملفوظ گرہی اور انک مین نون غنہ گرہی۔

(۹) چرن کے آخر کا حرف تلفظ کے موافق رہتا ہی خواہ لگھو ہو خواہ گرو یعنی جب کھینچیگا تو گرو کہلائیگا اور جب اشباع کیا جائیگا تو گرو بنجائیگا۔

(۱۰) جب حرف (ر) کلمے کے آخر یا درمیان آتا ہی تو وہ اکثر چھندون مین ہلنت کے وقت گر جاتا ہی جیسے ؎ بھجو من کرشن مکند گپال + کرپال رسال سودین دیال + یہان کرشن کشن اور کرپال کپال رہجائیگا۔ یونہین راتر سے رات۔

(۱۱) جب حرف متحرک کے بعد (ل) آتا ہی تو وہ اکثر چھندون مین ہلنت کے حساب سے ساقط ہوجاتا ہی جیسے ؎ رٹو گوکنتا + ہر و کلیش ہنتا + یہان کلیش کے عوض کیش محسوب ہوگا۔

(۱۴) جب دو لگھ متوالی واقع ہون اور دوسرے کو ساکن کرو تو پہلا لگھ مابعد کے دوسرے لگھ سے ٹکر کھا کر یعنی ملکر گر بنجاتا ہی جیسے چٹکت بجپار حرکت کے میم اور تاے فوقانی کو مل کر دو توچم بسکون میم پورا ایک گرا اور کت بسکون تا پورا ایک گر ہو جائیگا حال آنکہ پہلے چار لگھ تھے - باقی ہنٹت کا حکم تقطیع عربی و فارسی و اُردو کے مثل سمجھو - ان زبانون کی طرح بھاشا مین بھی چھند کے الفاظ و حروف کو لگھ یا گرو وغیرہ سے برابر کرنے مین وہی قطع و برید ہنٹت کے وقت جاری ہوتی ہی جو تراش خراش لسان ثلثہ مین بحالت تقطیع کرنی ہوتی ہی مثلاً ے مہامود کاری ÷ اَہلیا سوتاری ÷ یہان مود کی دال قطع ہوکر مابعد مین شامل ہوگی اور لام مشدد دو بار محسوب ہوگا اور یاے مخلوط ساقط ہوگی اور واو سو غیر محسوب ہوگا یون - مہامو ے ے ا - دکا ری ے ے ا + اہل لا ے ایں تاری ے ے ا - اسی طور پر تم ہر چھند کو ہنٹت کر سکتے ہو ہم تخفیفاً سب مقامون پر تقطیع نہ لکھینگے

فصل ششم پرتے کا بیان مع قواعد

پرتے بکسر باے فارسی و راے مہملہ مکسور و تاے فوقانی مشدد مکسور و یا تحتانی مجہول اصطلاحاً وہ کلیے ہین جن سے چھندون کے استخراج اور کمیت و کیفیت و ماہیت کے قواعد دریافت ہوتے ہین - انکے ادراک کے بغیر چھندون کے اصول پر عبور نہین ہوتا - وہ سب آٹھ کلیے ہین اس طرح -

اوّل - پرستار بفتح باے پارسی و راے مہملہ مفتوح و سین مہملہ ساکن و تاے فوقانی بالف کشیدہ مع راے مہملہ - پنگل مین فک بجور کا کام دیتا ہی - یعنی ایک چھند سے دوسرا چھند نکالنا اور اوسکے لگھ و گرو کا انتظام اسی قاعدے سے پیدا ہوتا ہی - پرستار کی دو قسمین ہین - ایک ماترا برت کا پرستار - دوسرا برن برت کا پرستار - پھر ہر ایک پرستار مین چند سلسلے ہوتے ہین جنکو بھید بیاے مجہول کہتے ہین - ہر بھید چھند کا ایک چرن

اور چرن کی چند بار تکرار سے ایک چھند پورا ہو جاتا ہی - تم اکثر بھیدون کو لگھ و گرکے حساب سے اصول و فروع عروض عربی کے ساتھ بحساب اجزا ملا سکتے ہو -

ماترا برت کے پرستار کا قاعدہ - اگر ماترائین جفت ہون تو سطر اول مین سب گر رکھو ورنہ پہلے لگھ پھر گر - اور فی گر دو ماترا اور فی لگھ ایک ماترا سمجھلو - پھر پہلے گر کے نیچے لگھ رکھو بعدہ اوپر کے بقیہ اکشر اوتار لو - اوسکے بعد غور کرو کہ اب ماترا کی کل تعداد مین کیا کمی ہی اگر ایک سے زیادہ ماترائین باقی ہون تو پہلے گر لکھکر پورا کرو اور پھر اگر اتنی کمی ہو جو ایک لگھ سے پوری نہو سکے تو پھر گر رکھو اور جب صرف ایک ماترا کی کمی رہے تو ایک لگھ رکھدو - کیونکہ ایک لگھ ایک ماترا کے برابر ہی - الغرض جب تک آخر کے بھید مین سب ماتراون کے شمار کے برابر لگھ نہ آجائین یہی عمل جاری رکھو

مثلاً یہ چھ ماترا کا پرستار ہی اور اسمین تیرہ بھید ہین اور ہر بھید سنے چھند کا ایک چرن ہی اوسکی چار بار تکرار سے پورا ایک چھند بنجائیگا یونہین تیرہ چھند علیحدہ علیحدہ ہاتھ لگینگے -

(آ)	⏑ ⏑ ⏑ ⏑ =	مفعولن
(۲)	⏑ ⏑ ⏑ ۱۱ =	فعلاتن
(۳)	⏑ ۱ ⏑ ۱ =	مفاعلن
(۴)	⏑ ۱ ۱ ⏑ =	مفتعلن
(۵)	⏑ ۱۱۱۱ =	۰
(۶)	۱ ⏑ ⏑ ۱ =	مفاعیلُ
(۷)	۱ ⏑ ۱ ⏑ =	فاعلات
(۸)	۱ ⏑ ۱۱ =	فعلتان
(۹)	۱ ۱ ⏑ ⏑ =	بس تفعلُ
(۱۰)	۱ ۱ ⏑ ۱۱ =	۰
(۱۱)	۱ ۱۱ ⏑ ۱ =	۰
(۱۲)	۱ ۱۱۱ ⏑ =	۰
(۱۳)	۱ ۱۱۱۱۱ =	۰

برن برت کے پرستار کا قاعدہ - پہلے گرکے نیچے لگھ رکھے اور اوسکے آگے یعنی دہنے طرف اوپر کے اکشر اوتارلے اور پیچھے یعنی بائین جانب گرسے خالی جگہ اوپر کے مقابل بھردے

مثلاً یہ تین برن کا پرستار ہی اور اسمین آٹھ بھید ہین اور ہر بھید نے چھند کا ایک چرن ہی اوسکی چار بار تکرار سے پورا ایک چھند بنجائیگا یونہین آٹھ چھند علحدہ علحدہ ہاتھ لگین گے

(۱) ۵ ۵ ۵ = مفعولن
(۲) ۵ ۵ ۱ = فعولن
(۳) ۵ ۱ ۵ = فاعلن
(۴) ۵ ۱ ۱ = فعلن
(۵) ۱ ۵ ۵ = مفعولُ
(۶) ۱ ۵ ۱ = فعولُ
(۷) ۱ ۱ ۵ = .
(۸) ۱ ۱ ۱ = .

دوم سنکھیا بفتح سین مہملہ ونون غنہ وکاف تازی مخلوط بہا مکسور و یاے تحتانی مخلوط بالف زدہ - اس قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ اتنی ماتراؤن یا اتنے برنون مین کتنے بھید ہین -

ماترا سنکھیا کا قاعدہ - اول ماترا پر ایک کا ہندسہ رکھے دوسری ماترا پر دو کا ہندسہ تیسری ماترا پر دو اور ایک کا مجموعہ یعنی تین کا ہندسہ رکھے چوتھی ماترا پر تین اور دو کا مجموعہ یعنی پانچ اور پانچوین ماترا پر پانچ اور تین کا مجموعہ یعنی آٹھ کا ہندسہ علی ہذا القیاس رکھتا چلا جائے اخیر ماترا پر جو ہندسہ آئیگا وہی شمار درجہ ہوگا - اسمین یہ خیال رکھنا ضرور ہی کہ جب ایک ماترا یعنی لگھ ہو تو صرف اوسکے سر پر ہندسہ رکھا جائیگا اور جب دو ماترا یعنی گرہو تو اوسکے تلے اوپر دونون جگہ ہندسہ رکھکر اون دونون کا مجموعہ ماترا سے ماتا ظر یعنی دہنے طرف کی ماترا پر رکھنا پڑیگا - اگر آخر کی ماترا گرہوگی تو ماترا کے نیچے کا ہندسہ جواب ہوگا ورنہ اوپر کا ہندسہ - ظاہر ہی کہ گرکو دو ماترا مانتے ہین

اسکی مثال درج ذیل ہے۔

مثال (۱) ۱ + ۱ ۱ ۱ ۱ یہ آٹھ ماترا کی سنکھیا ہے اور چونتیس ۳۴ اخیر کا ہندسہ پس سمجھو کہ چونتیس ۳۴ بھید آٹھ ماترا کی سنکھیا مین ہونگے اگر اسکا پرستار کیا جائے تو چونتیس ۳۴ سے ضرور بنجائین گے یہی امتحان سب جگہ ہے۔

مثال (۲) ۱ ۱ ۱ ۱ ۱ یہ پانچ ماترا کی سنکھیا ہے اور آٹھ بھید اسمین ہین بوجہ معلومہ مصدرہ

مثال (۳) ۱ ۱ ۱ ۱ ۱ ۱ یہ چھ ماترا کی سنکھیا ہے اور اسمین تیرہ بھید ہین فاقہم

برن سنکھیا کا طریقہ۔ شروع برن پر ایک کا ہندسہ رکھے اوسے دوگنا کرکے دوسرے برن پر رکھے یونہین آخر تک دوگنا کرتا چلا جائے تو اخیر والا ہندسہ جو آخر برن پر ہے اوسکا دوگنا شمار درجہ ہوگا۔ دیکھو سات برن کی مثال۔ سات برن مین ایک سو اٹھائیس بھید ہونگے یون (۱۲۸) ۱ ۱ ۱ ۱ ۱ ۱ ۱ کیونکہ آخر برن پر چھ کا ہندسہ ہے اور ۶۴ کا مضاعف ۱۲۸ ہین۔ یہ پرستار سے ثابت ہو سکتا ہے۔

ششم۔ شوچی شین معجمہ باو او معروف و چیم پارسی باتھائی معروف۔ اس قاعدہ سے دریافت ہوتا ہے کہ پرستار کے بھیدون مین کتنے بھید ایسے ہین جنکے اول مین گرو ہون اور کتنے ایسے ہین جنکے آخر مین گرو ہون اور کتنے بھید ایسے ہین جنکے اول مین لگھو اور کتنے ایسے ہین جنکے آخر مین لگھو ہون۔

ماترا پرستار کی شوچی کا قاعدہ۔ پہلے سنکھیا نکالے سنکھیا کے اخیر کا جو ہندسہ ہو اوسکے ماتقدم کا ہندسہ شمار ایسے بھیدون کا بتاتا ہے جنکی ابتدا مین گرو ہون یا جنکے اخیر مین لگھو ہون۔ اور اس ہندسہ ماتقدم کا ماقبل ہندسہ شمار ایسے بھیدون کا بتاتا ہے جن کے اول اول گرو ہین یا جنکے آخر آخر گرو ہین۔ (ماترا سنکھیا) ۱ ۱ ۱ ۱ ۱ (چار ماترا کا پرستار)

دیکھو چار ماترا کی سنکھیا کی تو معلوم ہوا کہ اخیر کا ہندسہ (۵) ہی اور پانچ کا ہندسہ ماقبلم (۳) ہی پس دریافت ہوا کہ چار ماترا کے پرستار مین تین ایسے بھید ہین جنکے اخیر مین گھ ہین اور تین ہی بھید ایسے ہین جنکے اوائل مین گھ ہین پھر (۳) کا ہندسہ ماقبلم دو ہی۔ پس دریافت ہوا کہ چار ماترا کے پرستار مین دو بھید ایسے ہین جنکے اوائل مین گر ہین اور دو ہی بھید ایسے ہین جنکے اواخر مین گر ہین

برن پرستار کی شوچی کا طریقہ۔ برن سنکھیا نکالے۔ سنکھیا کے اخیر کا جو ہندسہ ہو اوسکے ماقبلم کا ہندسہ شمار ایسے بھیدون کا بتاتا ہی جنکے اوائل مین گھ ہون یا جنکے اواخر مین گھ ہون اور وہی ہندسہ شمار ایسے بھیدون کا بتاتا ہی جنکے اوائل مین گر ہون یا جنکے اواخر مین گر ہون ذیل مین مثال دیکھو۔

(برن کی سنکھیا)
(۱۶) ऽ ऽ ऽ ऽ

(چار برن کا پرستار)

(۱) ऽ ऽ ऽ ऽ = مفعولاتن
(۲) ऽ ऽ ऽ । = مفاعیلن
(۳) ऽ ऽ । ऽ = فاعلاتن
(۴) ऽ ऽ । । = فعِلاتن
(۵) ऽ । ऽ ऽ = مستفعلن
(۶) ऽ । ऽ । = مفاعلن
(۷) ऽ । । ऽ = مفتعلن
(۸) ऽ । । । = فعِلَتن
(۹) । ऽ ऽ ऽ = مفعولاتُ
(۱۰) । ऽ ऽ । = مفاعیلُ
(۱۱) । ऽ । ऽ = فاعلاتُ
(۱۲) । ऽ । । = فعِلاتُ
(۱۳) । । ऽ ऽ = مس تفعلُ
(۱۴) । । ऽ । = ۰
(۱۵) । । । ऽ = ۰
(۱۶) । । । । = ۰

دیکھو چاربرن کا پرستار کیا تو معلوم ہوا کہ اسکے پرستار مین (۱۶) بھید مین کیونکہ اسکی سنکھیا کا اخیر ہندسہ (۱۶) ہی اور رسولہ کا ہندسہ ماتقدم (۸) ہی یہ دریافت ہوا کہ چاربرن کے پرستار مین آٹھ بھید ایسے مین جنکے اوائل لگھو ہین اور آٹھ ہی ایسے مین جنکے اواخر مین لگھ ہین۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ چاربرن کے پرستارین آٹھ بھید اوائل مین گرو والے اور آٹھ ہی بھید اواخر مین گرو والے ہین۔

چہارم۔ اُودِشٹ بضم اول و واو معدولہ و دال مہملہ مشدد مکسور و شین معجمہ ساکن مع تاے ہندی موقوف۔ اس قاعدے سے دریافت ہوتا ہی کہ ماترا یا برن کے پرستار مین فلان بھید کونسا ہی۔

ماترا اودشٹ کا قاعدہ۔ سنکھیا کرکے گرکے سروں کے ہندسون کو اکٹھا کرے پھر کل جمع کو سنکھیا کے اخیر کے ہندسے سے گھٹا دے جو باقی رہے وہی ماترا پرستار کے بھید کا عدد ہی اور وہی عدد جواب ہی۔

مثلاً کوئی پوچھے کہ چھ ماترا کے پرستار مین (ا ا ا ا ا ا) یہ کونسا بھید ہی۔ تو اول اسکی سنکھیا نکالے جیسے (۱ ۲ ۴ ۸ ۱۶ ۳۲) تو کل جمع سنکھیا کی (۶۳) ہی اس تیرہ مین سے گرکے سروں کے ہندسون کا مجموعہ یعنی (۱+۵) = ۶ کو گھٹایا تو باقی بچے (۵۷) پس معلوم ہوا کہ وہ بھید ساتوان ہی۔

برن اودشٹ کا قاعدہ۔ سنکھیا کرکے گرکے سروں کے ہندسون کو اکٹھا کرکے مجموع کو سنکھیا کے اخیر کے مجموعی ہندسون سے تفریق کردے جو باقی رہے وہی برن پرستار کے بھید کا عدد ہی۔ اسکا دوسرا قاعدہ یہ ہی کہ لگھون کے سروں کے ہندسون کو جمع کرکے ایک کا ہندسہ اوسمین جوڑ دے تو مجموعہ جواب ہوگا۔

مثلاً کوئی پوچھے کہ چاربرن کے پرستارین (ا ا ا ا) یہ بھید کونسا ہی۔ پس اسکی سنکھیا نکالی یون (۱ ۲ ۴ ۸ ۱۶) تو کل جمع سنکھیا کی (۳۱) ہوئی

اس سولہ مین سے گرون کے سرون کے ہندسون کا مجموعہ یعنی (۲ + ۴) = ۶ کو گھٹایا تو باقی رہے (۱۰) لہذا معلوم ہوا کہ وہ بھید دسوان ہی۔

(مثال قاعدۂ دوم) لگھون کے سرون کے ہندسون کا مجموعہ (۱ + ۸) = ۹ ہوا اس نو مین ایک کا ہندسہ جوڑا تو مجموعہ (۱۰) ہوا۔ پس دریافت ہوا کہ وہ بھید دسوان ہی۔

پنجم نشٹ۔ بفتح نون وسکون شین معجمہ وثاے ہندی موقوف۔ اس قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ ماترا یا برن کے پرستار مین فلان بھید کی کیا شکل ہی یعنی کس مقام پر اوسمین لگھ ہین اور کس جگہ وسمین کر۔

ماترا پرستار کے نشٹ کا قاعدہ۔ جتنی ماترا کا پرستار ہوا وتنی ماترا نشکل لگھ لکھے اور اوسکی سنکھیا نکالے۔ پھر اوس پوچھے ہوئے بھید کے شمار کو سنکھیا کے اخیر ہندسے سے تفریق کردے۔ جو باقی بچے اوس ہندسے مین سے سنکھیا کے ایسے بڑے ہندسے کو (جو اوسمین سے گھٹ سکتا ہو) تفریق کرے اور اب جس ہندسے کو گھٹایا ہی اوسکے نیچے کی ماترا کو دہنے طرف کی ماترا سے ملا کر نشکل کر بنالے۔ پھر غور کرے کہ تفریق کرنے سے کچھ باقی تو نہین رہا۔ اگر رہے تو اوسمین سے بھی بقاعدۂ مذکورہ سنکھیا کا بڑے سے بڑا ہندسہ (جو کہ تفریق ہوسکتا ہو) تفریق کرے اور پھر بقاعدہ وشکل مذکورہ دو ماترا اون کو ملا دے۔ اگر پھر بھی باقی رہے تو وہی قاعدہ کرتا چلا جائے الی غایۃ النہایۃ۔ پس وہ شکل جو اس طرح بنائی جائے گی وہی جواب ہی۔ مثلاً کوئی پوچھے کہ (ऽ ऽ ऽ ऽ ऽ ऽ) یعنی چھ ماترا کے پرستار مین نوین بھید کی کیا شکل ہی۔ تو پہلے اون چھ ماتراؤن کو نشکل لگھ لکھے یون = (۱۱۱۱۱۱) پھر عمل موافق قاعدہ کے کرے۔ (دیکھو صفحہ ۳۵۳ مین صورت عمل)

(تشریح عمل)

دیکھو ۱۳ — ۹ — ۴

حاصل تفریق ۴ — ۳ — ۱ حاصل تفریق

حاصل تفریق ۱ — ۱ — (۰) کچھ باقی نہ بچا

(عمل)

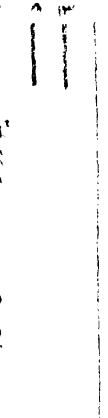

اس طرح شکل جواب ہو اگر صفائی سے لکھو تو یوں ہو۔

(۱ ۱ ۵ ۵) = جواب۔

برن پرستار کے نشٹ کا قاعدہ۔ پوچھے ہوئے بھید کے شمار کو اول دیکھے کہ وہ طاق ہے یا جفت۔ اگر طاق ہو تو ایک کا ہندسہ اوسمین جوڑ کر جفت بنائے پھر اوسکو نصف کرے اور ایک گر رکھ لے۔ اور اگر جفت ہو تو کوئی ہندسہ نجوڑے اور نصف کرے اور اس صورت مین ایک گھر رکھے اور گر نہ رکھے۔ پھر نصف کرنے سے جو عدد حاصل ہوگا تو وہ طاق ہوگا یا جفت۔ اگر طاق ہو تو بقاعدہ طاق اور جفت ہو تو بقاعدۂ جفت عمل کرتا جائے یہان تک کہ جتنے برن کا نشٹ ہوا ہو اتنے درجے آجائین۔ مگر یہ خیال رکھنا واجب ہے کہ جب نصف کرنے کے لیے ایک کا ہندسہ جوڑا جائیگا تب گر رکھا جائیگا۔ اور جب نصف کرنے کے واسطے کسی ہندسہ جوڑنے کی ضرورت نہ پڑے گی تو گھر رکھا جائیگا۔ جب تک تقسیم نہو عمل تمام نہوگا جیسے چار برن کے پرستارمین کوئی پوچھے کہ گیارھوین یا بارھوین بھید کی کیا شکل ہے تو اوسکا عمل یون کرو۔ (دیکھو صفحہ ۳۵۴)۔

عمل مثال اول۔

(۱) ۱۲ = ۱ + ۱۱

(ی) ۱۲/۲ = ۶

(۲) ۶/۲ = ۳ (۱)

(۳) ۴ = ۱ + ۳

(ی) ۴/۲ = ۲

(۴) ۲/۲ = ۱ (۱)

دیکھو چار برن کا نشٹ تھا اس لیے چار درجے آئے۔

(چار برن)

جواب (۱ ی ۱ ی)

یعنی ایک گرا ایک لگھ

پھر ایک گرا ایک لگھ ہی۔

عمل مثال دوم۔

(۱) ۶ = ۱۲/۲ (۱)

(۲) ۳ = ۶/۲ (۱)

(۳) ۴ = ۳ + ۱ (ی) ۴/۲ = ۲ کے اور

(۴) ۱ = ۲/۲ (۱)

دیکھو چار برن کا نشٹ تھا اس لیے چار درجے آئے۔

(چار برن)

تو جواب (۱ ی ۱۱) یعنی

دو لگھ ایک گرا ایک لگھ ہی۔

ششم۔ میر۔ میم بایے مجہول آخر رائے مہملہ۔ اس قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ فلان پرستار مین کی لگھ اور کی گرو والے کتنے بھید ہین۔

ماترا میر کا قاعدہ۔ پہلے ایک چکر یعنی نقشہ موافق ذیل بنائے جسکو میر چکر کہتے ہین اور اوسکا ہر خانہ کوٹھا کہلاتا ہی۔ چونکہ ایک ماترا کا ایک ہی پرستار ہوتا ہی اسلیے چکر کے درجۂ اول مین ایک ہی کوٹھا رکھا اور درجۂ دوم مین ایک اور بڑھا کر دو کوٹھے بنائے اسیطرح درجۂ سوم مین بھی دو ہی کوٹھے بنائے بعدہ درجۂ چہارم مین ایک اور بڑھا کر تین کوٹھے بنائے اور اوسیقدر درجۂ پنجم مین بھی پھر درجۂ ششم مین چار کوٹھے بنائے اور اوسیقدر درجۂ ہفتم مین بھی علی ہذا القیاس ایک ایک کوٹھا بڑھاتے گئے۔ مگر یہ خیال رکھو کہ دو دو درجون مین ہر جگہ برابر کوٹھے ہوتے ہین مثلاً دوم وسوم مین دو اور چہارم وپنجم مین دو اور ششم وہفتم مین دو قس علیٰ ہذا۔ ہر درجے کے دہنے طرف کے خانہائے آخر مین ایک کا ہندسہ

سب جگہہ رکھا جائے اور ہر درجے کے بائین طرف کے خانہاے آخر مین اسطور سے ہندسے رکھے جائین کہ ۱ و ۲ - ۱ و ۳ - ۱ و ۴ - ۱ و ۵ - وغیرہ - اب یہی خانہاے وسط کی خانہ پُری - وہ اس طرح کرنی چاہیے کہ جو خانۂ درمیانی بھرنا ہو اوسکے سر کا ہندسہ اور سر کے دہنے خانے کے خانۂ بالا کا ہندسہ لے کر جوڑے اور اوس خانۂ درمیانی مین رکھدے - یون -

ماترا میرچکہ

بھید	۱-ماترا	۲-ماترا	۳-ماترا	۴-ماترا	۵-ماترا	۶-ماترا	۷-ماترا	۸-ماترا	۹-ماترا	۱۰ ماترا
۱	۱									
۲	۱	۱								
۳	۱	۲								
۵	۱	۳	۱							
۸	۱	۴	۳							
۱۳	۱	۵	۶	۱						
۲۱	۱	۶	۱۰	۴						
۳۴	۱	۷	۱۵	۱۰	۱					
۵۵	۱	۸	۲۱	۲۰	۵					
۸۹	۱	۹	۲۸	۳۵	۱۵	۱				

میرچکر کے جانب جب پہلے کوٹھے کے اعداد یعنی بھید سے اجتماع اجزا کا شمار پتا مین معلوم ہوتا ہو اور اوس خانے سے جتنے خانے دہنے کو چلکر پونہچے ہو اوتنے ہی اگر اجتماع اجزا سے لگا لکر اور لگھ بنا کر بقیہ اجزا کے ساتھ لکھدو اور خانۂ موصولہ کے عدد کو ان بنے ہوئے بھیدون کی تعداد سمجھو اسی طرح خانۂ آخر تک پونہچتے پونہچتے

کل گھ ہو جائین گے (اجمالی اجزا سے مراد پنڈ ہی جو کہ آیندہ مرکٹی مین مذکور ہی)
مثال جملت - چار ماترا کے میر چکر مین دیکھا تو پہلے کوٹھے مین (۱) پایا پس معلوم ہوا
کہ ایک بھید ایسا ہی جسمین چار ماترا (ا ۔ ۔ ۔ ۔) یعنی دو گرہین پھر اوسکے دہنے طرف (۲)
پایا تو دریافت ہوا کہ تین بھید ایسے ہین جنمین ایک گرا اور دو لگھ ہین کیونکہ ۱۱ ۔ = (۱۱+ر۔ ر۔)
پھر اوسکے دہنے طرف (۱) دیکھا تو دریافت ہوا کہ ایک بھید ایسا ہی جسمین چارون لگھ
ہین کیونکہ ۔ کے ہی۔ ۱۱۱۱ = (۱۱۱۱ + ۔ ۔ ۔ ۔)
مثال طاق - پانچ ماترا کے میر چکر مین دیکھا تو پہلے کوٹھے مین (۳) پایا پس دریافت
ہوا کہ تین بھید ایسے ہین جنمین پانچ ماترا (ا ۔ ۔ ۔ ۔) یعنی ایک لگھ دو گرہین پھر اوسکے
دہنے طرف (۲) ملا تو سمجھے کہ چار بھید ایسے ہین جنمین تین لگھ دو گرہین کیونکہ
۔ کے ہی۔ ۔ ۔ ۱۱۱ = (۱۱ + ۔ ۔ ۔ ۔ ا) پھر اوسکے دہنے طرف
(۱) دیکھا تو جانا کہ ایک بھید پانچون لگھ والا ہی کیونکہ ۔ کے ہی۔
۱۱۱۱۱ = (۱۱۱۱ + ۔ ۔ ۔ ۔ ا)

برن میر کا طریقہ - پہلے ایک چکر یعنی نقشہ موافق ذیل بنائے جسکو میر چکر کہتے
ہین اور اوسکا ہر خانہ کوٹھا کہلاتا ہی - چونکہ ایک برن کے دو پر ستار ہوتے ہین
اس لیے درجۂ اول مین دو خانے رکھے اور درجۂ دوم مین ایک اور بڑھا کر تین خانے
بنائے اور تیسرے مین ایک اور بڑھا کر چار خانے بنائے علی ہذا القیاس ایک
ایک خانہ بڑھاتے گئے - پس جتنے برن ہونگے کوٹھے مین اوتنے ہی درجے ہونگے
ہر درجے کے دہنے اور بائین طرف کے آخر خانون مین ایک کا ہندسہ رکھا جائیگا پھر
جس خانۂ درمیانی کو بھرنا ہو اوسکے سر کے دو خانون کے ہندسون کو جوڑ کر اوسمین رکھدو
علی ہذا درجۂ آخر تک پہونچ جاؤ - کوٹھے کے بیرونی کونون پر بائین جانب جو ہندسے
ہین وہ برن کے شمار ہین اور دہنے گوشون پر کے ہندسے بھیدون کی تعداد ہین

بَرَن میرچکر

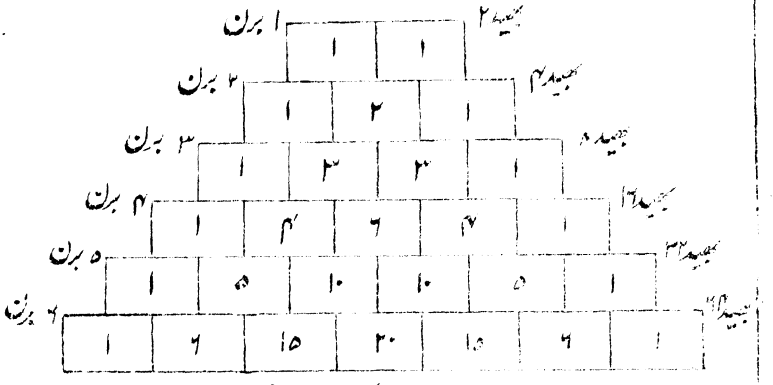

پہلے خانے کو بانبھید سے برن کے شمار کے موافق گرجانے۔ پھر دوسرے خانے میں ایک کو گرکر کے ایک لگھ بڑھانے اور اوس خانے کے ہندسے کے موافق بھید کا شمار جانے اس چکر میں ایک گر کے وہیں ایک ہی لگھ بڑھیگا کیونکہ برن کے عوض برن ہی ملنا چاہیے یونہیں بائیں طرف سے دہنے طرف کو چلا جائے اور ہر خانے پر ایک گر کر تا ہوا اور ایک لگھ بڑھاتا ہوا دہنے طرف کے آخر خانے تک پہونچ جائے حسب تفصیل مثال ذیل۔

یہ تین برن کے پرستار کی مثال ہے

(۱) ऽ ऽ ऽ
(۲) ऽ ऽ १
(۳) ऽ १ ऽ
(۴) ऽ १ १
(۵) १ ऽ ऽ
(۶) १ ऽ १
(۷) १ १ ऽ
(۸) १ १ १

دیکھو تین برن کے پرستار مین آٹھ بھید مین وہی (۸) درجۂ سوم کے دہنے طرف ہی اور وہی (۳) یعنی برن کا شمار اوسکے بائین جانب ہی۔ اب خانون مین غور کرو کہ اول خانے مین ایک ہندسہ ہی۔ پس معلوم ہوا کہ تین برن کے پرستار مین ایک بھید ایسا ہی جسمین تین گرہین۔ بعدۂ خانۂ دوم مین تین کا ہندسہ ہی۔ پس معلوم ہوا کہ اوسی پرستار مین تین بھید ایسے ہین جنمین ۔ کے ہین۔ (ا ۔ ۔) = (ا + ۔ ۔ ۔) یعنی دو گرہ اور ایک لگھ ہین۔ بعدۂ خانۂ سوم مین پھر تین کا ہندسہ ہی اس سے معلوم ہوا کہ پرستار مذکور مین پھر تین بھید ایسے ہین جنمین ۔ کے ہین۔ ا ا ۔ = (ا + ۔ ۔ ا) یعنی ایک گرہ و لگھ ہین۔ پھر خانۂ چہارم مین ایک کا ہندسہ پایا۔ پس معلوم ہوا کہ پھر ایک بھید ایسا ہی جسمین ۔ کے ہین۔ ا ا ا = (ا + ۔ ا ا) یعنی تین لگھ ہین۔ یہ لیجیے آٹھون بھید پورے ہوگئے۔ یہ کل درجۂ سوم کی مثال ہوئی۔ یونہین سب درجون کو آزمالو۔

ہفتم۔ مرکٹی۔ اس قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ اتنی ماترا اتنے برن کے پرستارمن کل بھید اسقدر اور کل ماترا اور کل لگھ اور کل گرا اور کل برن اور کل پنڈ (جسکی تعریف ذیل مین ہی) اس قدر ہین۔ یہ قاعدہ گویا سب کی فہرست ہی۔

تعریف پنڈ

سب لگھون کے مجموعے کو نصف کرکے گرا بنالے اور اوسکو گرون مین جوڑکر سب گرون کا مجموعہ پنڈ بکسر باے پارسی دونون ساکن و دال ہندی موقوف کہلاتا ہی۔ جیسے کسی پرستار مین دس لگھ اور پانچ گرہین تو دس گرہوے یہی دس گران سب کا پنڈ ہی۔

	ماترا مرکٹی کا چکر							
	۶ ماترا	۵ ماترا	۴ ماترا	۳ ماترا	۲ ماترا	۱ ماترا	برت یعنی پرستار	درجہ ۱
ہندسہا سے معمولی پرستار۔								
ماترا کی سنکھیا کے اعداد۔	۱۳	۸	۵	۳	۲	۱	بھید	۲
درجہاے (۱) و (۲) کے اعداد کا حاصل ضرب	۷۸	۴۰	۲۰	۹	۴	۱	کلا یعنی ماترا	۳
خانۂ اول مین (۱) رکھا پھر اوسکو دوگنا کرکے اوپر کے خانے کے عدد سے گھٹا کر باقی کو رکھدیا۔ اسی حساب سے خانۂ راست سے طرف خانۂ چپ کے چلے جاؤ۔ الیٰ آخرہ	۲۸	۲۰	۱۰	۵	۲	۱	لگھ	۴
خانۂ اول مین صفر رکھا بعد صفر کے اوپر کا عدد اوتار کر صفر کے دہنے خانے مین رکھا پھر اوس خانے کے اوپر کا عدد اوتار کر اوس دہنے خانے کے دہنے طرف رکھدیا۔ علیٰ ہذا القیاس آخر تک۔	۲۰	۱۰	۵	۲	۱	۰	گُر	۵
درجہاے (۴) و (۵) کے اعداد کا مجموعہ۔	۵۸	۳۰	۱۵	۷	۲	۱	برن	۶
درجۂ سوم کے اعداد کا نصف۔	۳۹	۲۰	۱۰	۴½	۲	½	پنڈ	۷

(نتیجہ) مثلاً ۶ ماترا کے پرستار مین ۱۳ بھید ہوتے ہین وہی ۱۳ خانۂ ۶ کے نیچے ہین اور اوسی پرستار مین سب بھیدون کی ماترائین جمع کرو تو ۷۸ ہوتی ہین وہی ۷۸ خانۂ ۱۳ کے نیچے ہین اور اوسی پرستار مین سب بھیدون کے لگھ جمع کرو تو کل ۲۸ ہوتے ہین وہی ۲۸ خانۂ ۷ کے تلے ہین اور اوسی پرستار مین سب بھیدون کے گر جمع کرو تو کل ۲۰ ہوتے ہین وہی ۲۰ خانۂ ۲۸ کے تلے ہین اور اوسی پرستار مین کل بھیدون کے اکثر جمع کرو تو سب ۵۸ ہوتے ہین وہی ۵۸ خانۂ ۲۰ کے تلے ہین اور اوسی پرستار مین سب بھیدون کے لگھون کو جمع کرکے اوس مجموعے کا نصف پرستار کے گرون کے مجموعے کے ساتھ ملاؤ تو گر ۳۹ ہوتے ہین وہی ۳۹ خانۂ ۵۸ کے تلے ہین۔

	برن مرکٹی کا چکر							
ہندسہائے معمولی پرستار	۶ برن	۵ برن	۴ برن	۳ برن	۲ برن	۱ برن	برت یعنی ستار	۱
برن سنکھیا کے اعداد دو سے شروع کر کے رکھو	۶۴	۳۲	۱۶	۸	۴	۲	بھید	۲
اعداد درجہائے (۱) و (۲) کا حاصل ضرب	۲۸۴	۱۶۰	۶۴	۲۴	۸	۲	برن	۳
اعداد درجۂ سوم کا نصف	۱۹۲	۸۰	۳۲	۱۲	۴	۱	گُر	۴
ایضاً ایضاً ایضاً	۱۹۲	۸۰	۳۲	۱۲	۴	۱	لگھ	۵
درجہائے سوم و چہارم کے اعداد کا مجموعہ	۵۷۶	۲۴۰	۹۶	۳۶	۱۲	۳	کلا یعنی ماترا	۶
درجۂ ششم کے اعداد کا نصف	۲۸۸	۱۲۰	۴۸	۱۸	۶	½ ۱	پنڈ	۷

ہشتم۔ پتاکا۔ بفتح باے پارسی و تاے فوقانی بالف کشیدہ و کاف تازی بالف اس قاعدے سے دریافت ہوتا ہے کہ فلان ماترا یا برن کے پرستار مین کس کس بھید مین کتنے گر اور کتنے لگھ تعداداً ہین۔

پتاکا کے دو جز ہوتے ہین۔ ایک ڈنڈ بفتح دال مہملہ و نون ساکن آخر دال ہندی یعنی علم کی چھڑی کی شکل۔ ایک پتاکا یعنی پھریرے کی شکل۔

ماترا پتاکا کا قاعدہ۔ جتنے ماترا کا پتاکا نکالنا منظور ہو۔ پہلے اوتنی ماترا کی سنکھیا نکالے اوسکے درجۂ اعداد جسقدر ہون اوتنے ہی خانے ڈنڈ مین بنائے اور خانون مین سنکھیا کے اعداد ترتیب وار بھر دے۔ چونکہ پہلے بھید کی ماترائین تو معلوم ہین کہ سب سے کمتر گر ہین۔ لہذا اوسکے بعد یہ دیکھنا چاہیے کہ پہلے سے کم اور سب سے زیادہ کتنے گر آسکتے ہین۔ جتنے آسکین اوتنے ہی خانے پتاکا مین بنائے۔ پھر سنکھیا کا اول عدد اوس سنکھیا کے دہنے طرف مقابل مین رکھے اور اخیر عدد سنکھیا کے دہنے جانب اخیر عدد کے مقابل مین رکھے۔ ابجا نائے وسط کی خانہ پری کا قاعدہ سنو۔ ڈنڈ کے پہلے خانے کے عدد کو سنکھیا کے

اخیر خانے کے مقابل کے عدد سے گھٹا کر باقی کو پتاکا کے حصہ اول مین رکھے۔ پھر یونہین دنڈ کے دوسرے خانے کے عدد کو عدد مذکور سے گھٹا کر باقی کو اوسکے دہنے طرف رکھے۔ اسیطرح دنڈ کے ہر خانے کے عدد کو دفعہ دفعہ گھٹا گھٹا کر حاصل تفریق کو حصۂ اول مین ترتیب وار بھرے بعدہ دنڈ کے دو دو خانون کا مجموعہ اوسی عدد مذکور سے گھٹا گھٹا کر حاصل تفریق کو پتاکا کے حصۂ دوم مین بھرے بشرطے کہ جو ہندسہ حصۂ اول مین آچکا ہو اوسکی تکرار نہونے پائے۔ پھر اگر حصۂ سوم بھی ہو تو اوسمین وہ اعداد رکھے جو سنکھیا کے تین تین خانون کے مجموعہ کے گھٹانے سے حاصل ہون بشرطے کہ اعداد صدر مکرر نہ آنے پائین۔ اسیطرح جتنے خانے ہون سب کی خانہ پری کردے۔ پتاکا کے اعداد کا مجموعہ سنکھیا کے ہندسۂ اخیر کے برابر ہوتا ہے یعنی پتاکا کے کل خانون مین ملاکر ہندسون کے اوتنے ہی جز ہونگے جتنے کا ہندسہ خانۂ آخر مین ہو مثلاً چھ ماترا کے پرستار کا پتاکا یہ ہے۔

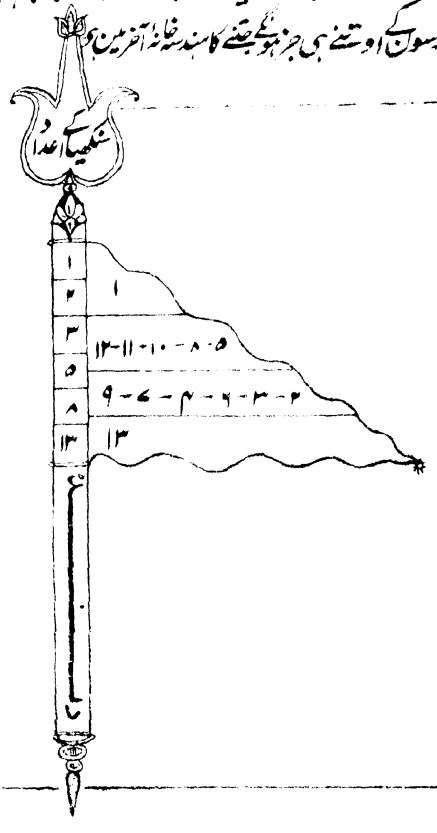

چھ ماترا کے پرستار کی سنکھیا (۱۳) ہے آخر تک یون = ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

اسلیے - ونڈ کے خانون مین چھ ماترا کی سنکھیا کے اعداد رکھے ہین ترتیب وار -

پتا کا کے حصہ اول کی نمانہ پہلی اسطر کی ہے

عمل - ۱۳ - ۱ = ۱۲

پھر - ۱۳ - ۲ = ۱۱

پھر - ۱۳ - ۳ = ۱۰

پھر - ۱۳ - ۴ = ۹

پھر - ۱۳ - ۵ = ۸

پھر - ۱۳ - ۸ = ۵

پتا کا کے حصہ دوم کی خانہ پہلی اسطر کی ہے

عمل - ۱۳ - (۲ + ۱) = ۱۰ اسکو حصہ دوم مین رکھا کر حصہ صدت تکرار ہوتی تھی

پھر - ۱۳ - (۳ + ۱) = ۹

پھر - ۱۳ - (۵ + ۱) = ۷

پھر - ۱۳ - (۸ + ۱) = ۴

اور - ۱۳ - (۳ + ۲) = ۸ اسکو بوجہ صدر نہ رکھا -

پھر - ۱۳ - (۵ + ۲) = ۶

پھر - ۱۳ - (۸ + ۲) = ۳

اور - ۱۳ - (۵ + ۳) = ۵ اسکو بھی بوجہ صدر نہ رکھا -

پھر - ۱۳ - (۸ + ۳) = ۲

اگر پتا کا مین اور حصے ہوتے تو پانچ ثبت فلان فلان کو اوس عدد سے گھٹاتے جو سنکھیا کا عدد آخر ہوتا - اور ظاہر ہے کہ چھ سے زیادہ ماترا کے پرستار مین تیرہ سے زیادہ کا عدد سنکھیا کا آخر ہوگا - فافہم -

برن پتا کا کا قاعدہ - اس کا قاعدہ بھی ماترا پتا کے کے قاعدے کے مثل ہے لیکن یہان ونڈ کے خانون مین برن سنکھیا کے اعداد بھرے جائینگے - دیکھو چار برن کے پرستار مین سنکھیا کا عدد آخر سولہ ہے -

یون (۱۶) ۱ ۲ ۳ ۴ ۵

پس برن کے مُرن کے اعداد ترتیب وار مع عدد آخر مضاعف یعنی (۱۶) دنڈ مین بھر دو

چار برن کے پرستار کا پتا کا۔

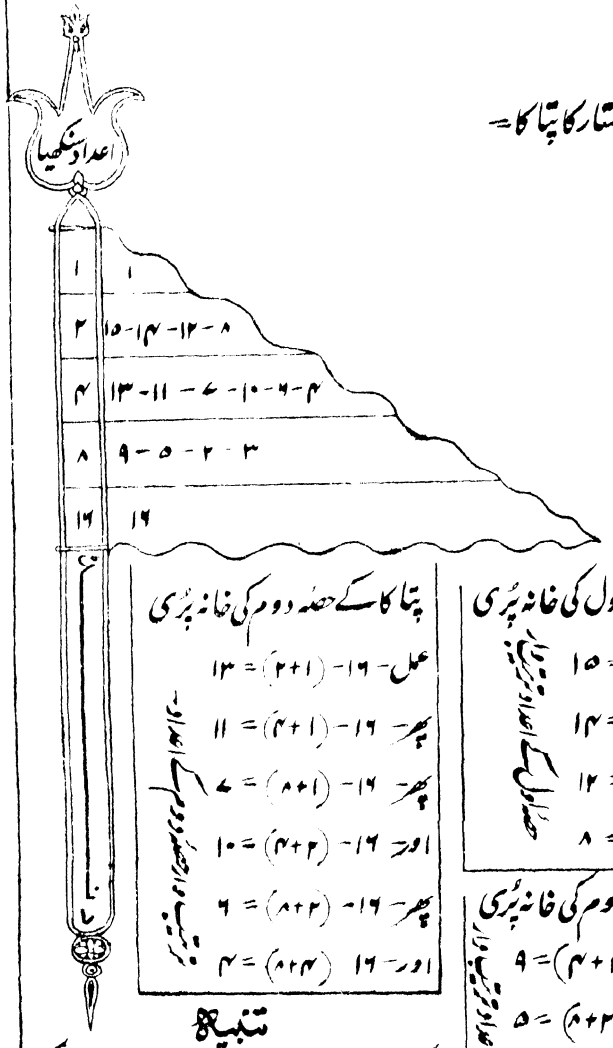

پتا کا کے حصۂ اول کی خانہ پُری

عمل - ۱۶ - ۱ = ۱۵
پھر - ۱۶ - ۲ = ۱۴
پھر - ۱۶ - ۴ = ۱۲
پھر - ۱۶ - ۸ = ۸

حصۂ اول کے اعداد ترتیب وار

پتا کا کے حصۂ دوم کی خانہ پُری

عمل - ۱۶ - (۱+۲) = ۱۳
پھر - ۱۶ - (۱+۴) = ۱۱
پھر - ۱۶ - (۱+۸) = ۷
اور - ۱۶ - (۲+۴) = ۱۰
پھر - ۱۶ - (۲+۸) = ۶
اور - ۱۶ - (۴+۸) = ۴

ترتیب وار حصۂ دوم کے اعداد

پتا کا کے حصۂ سوم کی خانہ پُری

عمل - ۱۶ - (۱+۲+۴) = ۹
پھر - ۱۶ - (۱+۲+۸) = ۵
اور - ۱۶ - (۲+۴+۸) = ۲
پھر - ۱۶ - (۱+۴+۸) = ۳

حصۂ سوم کے اعداد ترتیب وار

تنبیہ

دیکھو یہان پتا کا مین تین حصے تھے ہدین وجہ دنڈ کے خانۂ سوم تک کے اعداد جمع کر کے سنکھیا کے ہندسہ کے نیچے گھٹائے

(پتاکا کا نتیجہ -)

ظہور ہو کہ ماترا اور برن کے پرستار کے پہلے بھید مین سب گرہون اور اخیر بھید مین سب لگھ باقی بھید نامعلوم ہون - اندا اونکے دریافت کے واسطے - پتاکا کے جتنے حصے یعنی خانے اعداد سے بھرے ہوئے ہون اونمین خانۂ (۱) کے لیے (۱) گرو قرار دو - اور خانۂ (۲) کے واسطے (۲) گرو اور خانۂ (۳) کی خاطر (۳) گرو علی ہذا القیاس جتنے درجے یعنی خانے نیچے اترتے جاؤ فی خانہ ایک ایک گرو بڑھاتے جاؤ یعنی سمجھتے جاؤ - پھر ہر خانے کے اعداد کو علحدہ علحدہ موافق خط فاصل پرستار کا ایک ایک بھید جانو - پس خانۂ اول کے ہر بھید مین ایک ایک گرہو گا باقی لگھ پھر خانۂ دوم کے ہر بھید مین دو دو گرہونگے باقی لگھ پھر خانۂ سوم کے ہر بھید مین تین تین گرہونگے باقی لگھ -

جیسے چھ ماترا کا پرستار کرو تو اوسمین ۱۲ و ۱۱ و ۱۰ و ۸ و ۵ بھیدون مین ایک ایک گرو ہوگا باقی رہے دو دو لگھ وہ ہونگے کیونکہ اعداد مذکورہ ماترا پتاکا کے خانۂ (۱) کے ہین - اسیطرح ۹ و ۷ و ۴ و ۶ و ۳ و ۲ بھیدون مین دو دو گرہونگے باقی رہا ایک ایک لگھ وہ ہوگا کیونکہ اعداد مذکورہ پتاکا کے خانۂ (۲) کے ہین -

یونہین چار برن کا پرستار کرو تو اوسمین ۱۵ و ۱۴ و ۱۲ و ۸ بھیدون مین ایک ایک گرہوگا باقی رہے تین تین لگھ وہ ہونگے کیونکہ اعداد مذکورہ برن پتاکا کے خانۂ (۱) کے ہین - اسیطرح ۱۳ و ۱۱ و ۷ و ۱۰ و ۶ و ۴ بھیدون مین دو دو گرہونگے باقی رہے دو دو لگھ وہ ہونگے کیونکہ اعداد مسطورہ پتاکا کے خانۂ (۲) کے ہین - اسی طرح ۹ و ۵ و ۲ و ۳ بھیدون مین تین تین گرہونگے باقی رہا ایک ایک لگھ وہ ہوگا - کیونکہ یہ اعداد خانۂ (۳) کے ہین - اب دونون پتاکا سے ملاکر سمجھ لو اور امتحان چاہو تو پرستار کرکے جانچ لو -

فصل ہفتم بیان گن

چند ماترا یا چند برن کو اکٹھا کرکے اوتالیس قسم کے الفاظ بنائے گئے ہین اونکو سنسکرت مین (گنڑ) بفتح کاف فارسی ونون غنہ ورائے ہندی ساکن کہتے ہین اور بھاشا مین (گن) بفتح اول وسکون نون - یہ سب گن چندون مین ارکان یعنی اصول افاعیل کا کام کرتے ہین - اونمین ماترا کے واسطے پانچ گن مقرر ہین اور برن کے لیے آٹھ گن - ماترا گن مین نہ کچھ پھل ہے نہ کوئی دیوتا - وہ پانچون یہ ہین (۱) مگن جسمین چھ ماترا ہون جیسے سری گنگا (۲) یگن - پانچ ماترا والا جیسے کالکا (۳) ڈگن جسمین چار ماترا ہون جیسے کالی (۴) ڈھگن جسمین تین ماترا ہون جیسے نگر (۵) رگن - دو ماترا والا جیسے دل پھر اول گن کے پرستار سے یہ ۳ بھید اور دوم سے آٹھ اور سوم سے پانچ اور چہارم سے تین اور پنجم سے دو بھید پیدا ہوتے ہین جنکا مجموعہ اکتیس ہے - لہذا ماترا گن کے سب اقسام اکتیس ہین اور ہر ایک کے واسطے علحدہ علحدہ نام مقرر ہے - (باقی مارہہ دیکھیو)

برن گن کے لیے خاص خاص دیوتا اور مخصوص مخصوص پھل مفروض ہین جسطرح دعوتیون کے ہان حروف کے واسطے موکلین اور تاثیرات وخواص ہین - پھر اون سب کے دو اقسام ہین - ایک گن وہ سکھدائی کہلاتے ہین یعنی ہین - دوسرے اگن - وہ دکھدائی مشہور ہین یعنی بدہین - پھر ہر ایک کی چار قسمین ہوکر مجموع آٹھ گن اگن ہوجاتے ہین ان آٹھون مین ہر ایک تین تین جز کا ہوتا ہے یا تو تینون لگھ ہوتے ہین یا تینون گرو اور گرو سے مرکب مگر تین جزون سے زیادہ نہین ہوتے - یہ آٹھون گن [illegible] پرستار سے علی الترتیب نکل سکتے ہین -

اب ہم آٹھون برن گنون کے نام اور اونکے لگھ وگرو کی ترکیب اور اونکی نشانی بحساب لگھ وگرو اور مثال اور دیوتا اور پھل اور اقسام نقشہ (۱) مین بتاتے ہین اور یہی بہت کام آتے ہین

نقشہ (الف) برنون سے گن اگن کا بیان

نمبر شمار	نام	نشان	رنگ	نام	پھل	اقسام
۱	نگن	نین گر	ssس	سیتاجو	زمین	سکھدائی
۲	ٹگن (دل ٹ تفوقانی)	ایک گھ دوگر	ssا	ھوائی	پانی	سکھدائی
۳	رگن	ایک گر ایک لگھ ایک گر	sسا	کالکا	آگ	دکھدائی
۴	سگن	دوگھ ایک گر	ssا	متھرا	ہوا و کال	دکھدائی
۵	تگن (دل ت تفوقانی)	دوگر ایک لگھ	ssا	پاتال	آسمان	دکھدائی
۶	جگن	ایک لگھ ایک گر ایک لگھ	اسا	مرار	سورج	دکھدائی
۷	بھگن	ایک گر دو لگھ	ssا	بامن	چاند	سکھدائی
۸	نگن (دل نون)	تین لگھ	ااا	کھل	سانپ	سکھدائی

قطعہ شناخت گن باشارہ حروف آغاز

آغاز و وسط و آخر گر آئین تو بجیں جان
سب گر جو ہون لگن ہی سب لگھ جو ہون نگن ہی

ان درجون پر جو لگھ ہون انکو یرت سے پہچان
ترکیب صدر مین تو رکھ لف و نشر پر دھیان

ان آٹھون مین دو دو ایک قسم کے ہین بدین سبب انکے چار اقسام یون ہو جاتے ہین دوست یعنی دوست - دو داس یعنی غلام - دو اُو داسین یعنی بیگانہ - دو ارِ یعنی دشمن حسب تفصیل نقشہ (ب) -

نقشۂ (ب)

۱	مگن	اور	مگن	۱ و ۱	دونون دوست ہین یعنی دوست۔
۲	بگن	اور	بگن	۲ و ۲	دونون داس ہین یعنی غلام۔
۳	تگن	اور	جگن	۵ و ۶	دونون اودا سین ہین یعنی بیگانہ۔
۴	رگن	اور	سگن	۳ و ۴	دونون ارمین یعنی دشمن۔

نقشۂ انتر یعنی (ج) مفصلۂ ذیل سے دریافت ہوتا ہو کہ اگر دو دو اگن باگن مفصلۂ نقشۂ (ب) چھندمین متوالی آئین تو کیا خاصہ پیدا کرین۔

نقشۂ انتر یعنی (ج)

۱	دوست دوست متوالی آئین۔	خوشی ہو
۲	پہلے دوست پھر غلام	کام بننے کی صورت معقول نکلے
۳	پہلے غلام پھر دوست	کام پورا ہو جائے۔
۴	غلام + غلام	کام اپنے اختیار مین رہے۔
۵	پہلے دوست پھر بیگانہ	کام پورا نہو۔
۶	پہلے دوست پھر دشمن	درد پیدا ہو جائے۔
۷	پہلے غلام پھر بیگانہ۔	دولت کا نقصان ہو۔
۸	پہلے غلام پھر دشمن۔	خوف کا مقام ہی۔
۹	پہلے بیگانہ پھر دوست۔	نکما پھل ملے۔
۱۰	پہلے بیگانہ پھر غلام	آفت پیدا ہو۔
۱۱	بیگانہ + بیگانہ۔	کوئی فائدہ نہو۔
۱۲	پہلے بیگانہ پھر دشمن۔	بھائیون بھائیون عداوت ہو۔
۱۳	پہلے دشمن پھر دوست۔	اسکا پھل بیج ہی۔
۱۴	پہلے دشمن پھر غلام۔	بیوی مر جائے۔
۱۵	پہلے دشمن پھر بیگانہ	خاندان اور دولت کی تباہی ہو۔
۱۶	دشمن + دشمن۔	افسر اور رداح اور ممدوح مر جائین

نقشۂ (ج) کو نقشۂ (ب) سے ملاتے ہی اور نقشۂ (ب) کو نقشۂ (الف) سے ملاتے ہی معلوم ہو سکتا ہی کہ کس کس قسم کے الفاظ اور کس کس وزن کے لفظ چھند مین مستعمل لانا بہتر ہی یا متوسط ہی یا بُرا ہی۔

(تتمہ) انکے علاوہ ستّرہ حروف وگھ ہ برن کہلاتے ہین جب وہ چھندون کے آغاز پر آتے ہین تو وہ تتمہ کو تباہ کرتے ہین۔ یون۔

لہ یعنی گان ے یان ہ ڑان ہ جھ ہ ژ ہ کھ ہ پ ہ پھ ہ بھ ہ ن ہ م ہ ا ہ ہ لا ہ ا ہ ے ہ ا ہ ھ ہ ا ب ہ ا ھ ہ ا ڈھ۔ وَاللّٰہُ الْمُؤَثِّرُ وَعَلَیْہِ التَّاثِیْرُ ۞

فصل ہشتم اقسام وحدہ و دہ برت

ہم فصل ہفتم مین برت کی تعریف کر چکے۔ یہان اوسکے دو اقسام ہین۔ اول ماترا برت اسکو گ بفتح کاف فارسی و تشدید دال مہملہ بھی کہتے ہین۔ دوم برن برت اسکو پد برورن گد بھی بولتے ہین۔ ان دونون مین ہر ایک کی چند قسمین ہین۔

(۱) ہم برت بفتح ہمزہ و سکون رائے مہملہ وہ چھند جسکے ہر چرن کی ماترائین یا ہر چرن کے برن از روے شمار برابر ہون جیسے ؎ گلے گنج مال ✤ پہرے گپال ✤ سرور کپش ✤ چرن کو سُرکش ✤ یہان ہر چرن کے لگھ و گرو لیکر فی لگھ ایک ماترا اور فی گرو دو ماترا کے حساب سے جمع کرلو تو ہر ایک چرن مین کل آٹھ ماترائین ہین۔ جہان ماتراؤن کا شمار مطلوب ہو وہان یونہین گنا کرو۔ یا جیسے ؎ کنجن مین ندلالا ✤ سنکھ لیے بیج بالا ✤ کیل کرین سکھ کندا ✤ مادھو گوکل چندا ✤ یہان ہر چرن کے لگھ و گرو لیکر اونکی ماترائین نہ بناؤ بلکہ صرف اونمین لگھ و گرو کو شمار کرلو تو آٹھ اکشر ہر چرن مین ہین۔ برن گننے کو یہی قاعدہ بکار آمد ہی۔

(۲) اردھ سم برت۔ بفتح ہمزہ و سکون رائے مہملہ و دال مہملہ مع ہاے مخلوط موقوف۔ باقی معلوم۔ وہ چھند جنمین پہلے اور تیسرے یعنی طاق چرن کی ماترائین یا برن از روے شمار باہم برابر ہون اور باقی کی باہم برابر ہون جیسے ؎ چپلا چمکت چپل چت ✤

برکت گھن گھنگھور ✤ پپیہا پپیا پارٹ نت ✤ کوکت چوٹہ دس مور ✤ یہان ۱ و ۳ مین تیرہ تیرہ ماترا اور ۲ و ۴ مین گیارہ گیارہ ہین - یا جسطرح ؎ مور پکش سوہ شیش کھور بھال ✤ چھری پرسون ہاتھ مین گل گنج مالا ✤ پیتر بستر سیام گات نیتر لال ✤ کنج مین لیے پھرین سنگ گوال بالا ✤ یہان ۱ و ۳ چرن مین بارہ بارہ برن اور ۲ و ۴ مین چودہ چودہ ہین -

(۳) بشم برت - بکسر باے موحدہ و شین معجمہ مفتوح - وہ چھند جسکے چرن ازروے ماترا یا ازروے برن تین یا تین سے زیادہ مختلف التعداد ہون جیسے ؎ پریشر مدھ رپ دیپ ✤ مادھو جادو گردھر جگ جھوپ ✤ جگ تارن پربھو ہوا بھیب ✤ تم ہین سب کے ان روپ ✤ یہان ۱ و ۳ چرن مین تیرہ تیرہ مت - اور ۲ مین سترہ - اور ۴ مین چودہ ہین - یا جیسے ؎ برج تو کماے کے ✤ مدھ نگری ہر جاے کے رہو ✤ پرم کھور چت تیرو ✤ من گوپال جو دین کو بسارو ✤ یہان ۱ چرن نو برن کا ۲ بارہ کا ۳ دس کا ۴ تیرہ کا ہے - ان تینون مین بشم برت بقول بھکاری داس صاحب چھند اڑب کم مستند ہے -

(۴) جات - وہ چھند ہین جو دو چھندون یا زیادہ سے مرکب ہون جیسے ہلاس چھند ایک پادا کو لک اور تربھنگی سے مرکب ہوتا ہے یون ؎ کانھ جنم دن سُر نر بھیو لے ✤ بنھ دھرنش با سر سم تو لے ✤ مہ تے مہر ابیر اوڑا وین ✤ دوے دیو سُمن برساوین ✤ سُمن برساوین - ہرش بڑھاوین - تج تج آوین - یا نن کو ✤ سج تو نر بھیشن - سہت الیشن - کرین اشیشن - گا نن کو ✤ تن لوگن کی گت - دا نن کی ات - نرکھ سچی پت - بھول رہے ✤ برج شوبھ پر کاسہ - نند بلاسہ - داس ہلاسہ - کون کہے ✤ خواہ دو دو قسم کے چرن یا زیادہ زیادہ قسم کے چرن سے مرکب ہون جیسے اردھ سم برت اور بشم برت -

(۵) ماترا سویا - بفتح سین مہملہ و واو مفتوح و تحتانی مشدد مع الف کشیدہ - ماترا برت کی

ایک حد کا نام ہی۔ بقول صاحب چھند بنود وہ چھند جنکا ہر چرن کم سے کم تیئیس ۲۳ ماترا کا اور زیادہ سے زیادہ چونتیس ۳۴ ماترا کا ہو۔ لیکن صاحب چھند مہوٹ وغیرہ تیئیس ۲۳ ماترا سے لیکر ستیئیس ۲۷ تک والے چھندون کو سوتا کہتے ہین۔ اور یہی اصح ہی کیونکہ اس سے بڑھکر دنڈک کہلاتا ہی۔

(۶) برن سوتا۔ برن برت کی ایک حد ہی۔ وہ چھند جنکا ہر چرن کم سے کم بائیس ۲۲ برن کا اور زیادہ سے زیادہ چھبیس ۲۶ برن کا ہو۔

(۷) ماترا دنڈک۔ بفتح دال مہملہ ونون ساکن ودال ہندی وکاف تازی ساکن ماترا برت کی حد آخر کا نام۔ وہ چھند جنکے چرن ستیئیس ۲۷ ماترا سے زیادہ ہون۔ چھیالیس ماترا تک کے دنڈک سم برت استعمال مین ہین جیسے چرچری چھند۔ اگر اس سے بھی زیادہ کہو تو کوئی مزاحم نہین۔

(۸) برن دنڈک۔ برن برت کی حد اخیر ہی۔ وہ چھند جنکے چرن چھبیس ۲۶ برن سے زیادہ ہون۔ اکیاون ۵۱ برن تک کے دنڈک سم برت مستعمل ہین جیسے آگم چھند۔ اگر اس سے زیادہ بھی کہو تو کوئی مانع نہین۔

(تکملہ) چھندون کی کچھ انتہا نہین جتنی ماترائین یا برن بڑھاتے جاؤ چھند بڑھتے جائینگے اگر صرف چالیس ۴۰ چالیس ۴۰ ماترا یا برن تک کا پرستار کرو تو دونون اقسام ملکر دس کھرب ننانوے ارب ستر کروڑ بہتر لاکھ سات ہزار نو سو ستر ۱۰۹۹۷۰۷۲۹۷۰ چھند شمار مین آتے ہین اور اس شیطان کی آنت کو جب چاہو سنکھیا سے ناپ لو۔ پھر انمین ہر ایک کی ترتیب وشکل از روے لگھ وگرتم نشٹ کے قاعدے سے نکال سکتے ہو۔ ہم نے ماترا اور برن کے ہر مراتب کے ساتھ انکی تعداد علیحدہ علیحدہ سنکھیا سے بتا دی ہی (مارمہرہ دیکھو) اب رہے ان سب کے نام۔ پس اسمین بڑا خلفشار ہی کیونکہ اکثرون نے اسمامین اختلاف کیا ہی بلکہ پرستار مین جو جسکو پسند آیا ہی اوسمین کچھ قیدین لگا کر اوسکا نیا نام گھڑ لیا ہی

ہم نے اس سمندر کو متھکر پانسو عمدہ چھند مارمرہ مین لکھے ہین یہان اونہین کا انتخاب کرکے مشہور مشہور ستر چھند ماترابرت کے فصل نہم مین اور پھر استی چھند برن برت کے فصل دہم مین لکھدیے اوران دونون مین کمی وزیادتی کا خیال رکھا ہی تاکہ جتنی ماتراؤن یا جتنے برنون کا چھند مطلوب ہو اوس شمار کے سلسلے سے معًا نکل آئے۔ وَاللّٰہُ الْمُتَمِّمُ وَعَلَیْہِ الْاِتْمَامُ

فصل نہم ماترابرت چھندون کا بیان ترتیب وار

اس فصل مین فی چرن دو ماترک چھندون سے لیکر سو تا کی حدِ آخر تک ترتیب وار چھند مندرج ہین پھر ونڈک مین ترتیب تعدادی کو نانگھ نانگھ کر انتظام درجہ کے زینون پر قدم رکھے ہین۔ ان سب مین ایک چرن کی تعریف بھی لکھدی ہی اوسی قیاس پر باقی چرن ہین۔ جہان جہان گن آئے ہین صرف اونکا حرف اولین لکھا ہی جیسے سگن کے عوض (س) تاکہ تجنیس خطی سے اُردو مین دھوکا نہ پڑے۔ ان سب چھندون مین ایک چرن کے ماترا اور اکشر جانکر لگھ وگر کے شمار بتادینے کا قاعدہ یہ ہی کہ ایک چرن کی کل ماتراؤن سے اکشرونکی تعداد کو تفریق کرو تو حاصل تفریق گرہونگے پھر اونھین گرون کو اکشرون سے نکالو تو حاصل تفریق لگھ ہونگے۔

علاوہ برین جو چھند بجو رعربیۂ فارسیہ سے ہموزن ہین اونمین عربی یا فارسی بحر کا نام بھی تقطیع ہیت بتادیا جنکی مثالین قاعدۂ شانزدہم مین درج کرچکا ہون۔

(دو ماترا والا چھند)

(۱) **شری چھند**۔ ایک گرکا ایک چرن ے جو + ہو + شری + کی + معنی ہیں جب کی مدد ہی۔

(تین ماترا کا)

(۲) **مہی**۔ ایک لگھ ایک گر ے رَا + سَا + نہی + مہی + لکشمی کے برابر دنیا مین کوئی نہین

(۴ مت)

(۳) کاما-۲گرے رامَ + نامَ + یامَ + کامَ + رام کے نام ہی سے اس دنیا مین غرض ہی- بروزن فعلن بسکون دوم- متدارک مخبون مسکن-

(۴) مَنْدَر-گرلگھ ے دھیاوتَ + لاوتَ + بندَرَ + مندرَ + ہنومان مندر پہاڑ کو دوڑتے لیے آتے ہین-

(۵ مت)

(۵) شَشْ-یَ ے مَہی مین + سہی مین + جشی سے + ششی سے + عامل لوگ دنیا مین چاند کے مانند روشن ہین- فعولن- متقارب-

(۶) پریا-رَ ے ہو کھڑو + پتھرو + توہیا + ری پہ یا + اری پیاری تیرا دل پتھر کے مانند سخت ہی- بوزن فاعلن- متدارک-

(۶ مت)

(۷) رام-۲لگھ۲گرے جگ ماہین + سکھ ناہین + تج کامی + بھج رامی + دنیا مین چین نہین ہی خواہش نفسانی کو چھوڑ رام کی طرف منہ موڑ- فعلاتن- رمل مخبون-

(۸) کلا-گر-۲لگ-گرے دھیہ گہو + آج لہو + نند للا + کام کلا + اے سری کرشن صبر کرو آج ہی تم سے وصل ہوگا- مفتعلن- رجز مطوی-

(۷ مت)

(۹) شُبھ گَتِ-بضم شین معجمہ- فی چرن سات ماترا ے کر پا سندھو + دین بندھو + سَرب سُرپت + دِیہ شبھ گت + اے بحر رحمت غریب پرور فرشتون کے مالک بھلو نجات دو- اسکا نام سوگت بھی ہی اور چار وزن اسکے اور ہین (مارہرہ دیکھو) مفاعیلن- فاعلاتن سے اکثر ہموزن ہی-

(۸ مت)

(۱۰) مَدبھار-بفتح میم و دال مہملہ و موحدۂ مخلوط بہا آخر را ے مہملہ- فی چرن ۸ مت خبین

آخر ایک جگن ہے نٹ ورشبھیکہ + برج بدھن دیکھ + لگت نہ نیکہ + من چنتہ لیکہ + کرشن کی وضعداری دیکھکر برج کی عورتین حیرت سے تصویر ہوگئین - مدبھار کو چھپ بھی کہتے ہین

(۹ مت)

(۱۱) ہاری ۲ گری ہے تومان بھاری + ٹھانے پیاری + سوتین سکھاری + ہوتین مہاری + ای پیاری تو روٹھی ہوئی غور مین بیٹھی ہو اس سبب سے سوتین خوش ہین فعلن فعولن - متقارب مربع اثلم -

(۱۰ مت)

(۱۲) دنیک - دس کل جنمین آخر والا اکشر لگھ ہے جی جیت جگ بند + سن کو مدی چند + ترلوک ایبنیپ + دشرتھ کل دیپ + جو دنیا کا معبود ہو سب عابد نیلو فر ہین اور وہ چاند ہو اور تینون لوک کا زمین دار ہو اور دسرتھ کے دودمان کا چراغ ہو اوسکی جورو

(۱۱ مت)

(۱۳) اہیر - فی چرن ۷ مت پھر آخر مین ج ہے کو تک سنہ نہ بیر + نہان دھنسی ڈبیر + چیر دھرو لکھ تیر + لو بھج کیو اہیر + کیون بھائی یہ تماشا بھی سنا ہی کہ ایک عورت جمنا مین نہانے اتری پوشاک کنارے دیکھکر کنہیا جی لے بھاگے -

(۱۲ مت)

(۱۴) اَن پہلا - ۸ مت پھر ایک بھ ہے اہو جسودا نند + کھل دل رنج نکندن + بھگتن کے ارچندن + بنجھ بھو بھی پھندن + ای نند وجسودا کے صاحبزادے بدچلن اور خبیثون کے بنکن عابدون کے کلیجون کی ٹھنڈک میری دنیاوی دہشت کے پھندون کو توڑیے -

(۱۵) تومر - بو او مجول - س - ر ج ہے بھج رام کرشن مکند + برج ناتھ گوکل چند + گھنشیام کانت انند + چھپ دھام شری ندنند + رام کرشن کو یاد کرو جو کہ نجات دہندہ

اور محافظ برج اور گوکل کے چاند اور ابر سیاہ کے مانند شوخ رنگ اور حسن کے مکان اور نند کے فرزند ہین - اس چھند کو ہم ہر وزن متفاعلن فعلات - کامل مربع احذ مسبغ کہتے اگر آخر مین لگھو نہو تا ایسے اغلاط صاحب تحفۃ الہند نے اکثر کیے ہین - فتأمل - بنٹت یون ہی - بج را = ۱۱۱ - مکشن = ۱۱۱ - مکند = ۱۱۱ - بعضون نے اسکو ۹ برن مین شامل کیا ہی -

(۱۳ امت)

(۱۶) نراچکا - بفتح نون و کسر جیم بارسی و کاف تازی - ۲ گرح - ر - ے بھونہین کری کمان ہین ✤ نینا پر چنڈ بان ہین ✤ ریکھا سہری جو تین دئی ✤ نارا چکا ہو بھئی ✤ دونون ابرو سخت کمان اور آنکھین تیز تیر ہین تو نے مانگ جو نکالی وہ بھی تیر بنگئی - بھاشا مین بھون کو بھونہ بہاے آخر بولتے ہین اوسی کی جمع بھونہین ہی مستفعلن مفاعلن - رجز مربع مخبون اسکو آٹھ برن مین بھی لوگون نے شامل کیا ہی -

(۱۴ امت)

(۱۷) ہاکل کا - ہر دو کاف تازی ولام مفتوح - ۱۴ ماترا مین آخر والا اکثر گرو ہین شرط ہی کہ کہین جگن نہ آئے ے پرتی گرتی تول گنی ✤ پردھن گرل سمان بھنی ✤ ہی نت رکھہ نام رہی ✤ تاس کہا کل کال کری ✤ جو شخص پرائی عورت کو استانی جانے اور غیر کی دولت کو سم قاتل مانے اور دل مین شب و روز رام رام کیا کرے کلجگ اوسکا بال نہ بیکا کرے - اسکے اکثر چرن متقارب اثرم مثمن کے ہموزن ہین - فاع فعول فعول فعل

(۱۸) مَن مُوہن - بو او مجہول - ۹ ماترا پہر - بھ - پھر لگھ ے سندر سُکھد ہر شیام مَن ✤ یہ جات ال ابھرام تن ✤ مم سنگ چلو تج دھام دھن ✤ کر درش پور و کام من ✤ ہر جو خوبصورت آرام دہندہ چھبیلے دیکھو یہ جاتے ہین دولت اور گھر چھوڑ کر میرے ساتھ چلو اور زیارت کر کے اپنی مرادین پوری کرو -

(۱۹) مَتوَرمان - بو او مجہول - ان - ر ج - گر ے جبہہ بال پالکی چڑھی ✤ تبہ اُو

بھُتی پر بھابڑھی ✤ لکمت داس پُور نُوپان ✤ کمل مین بسی منورمان ✤ جسوقت وہ عورت پالکی پر چڑھی اوسوقت عجب تماشا نظر آیا داس نے یہ تشبیہ کامل پائی کہ کمل مین لکشمنی بیٹھی ہی (داس تخلص ہی)۔

(۱۵ مست)

(۲۰) **گوپال**۔ بواو مجہول۔ ۱۱ ماترا۔ پھرج۔ ۸ مست پر بشرام، پرچرن تمام ؎ دیکھ سینی دِش۔ شری رگھرائے ✤ پوچھن لاگے سیج سُجھائے ✤ کون ہیت پُری۔ رِشن لکھائے ✤ ہنسی سوسب۔ کہو بُجھائے ✤ سیتا کی طرف رام متوجہ ہوکر یون ہین پوچھنے لگے کہ ای پیاری تم رشیون کو دیکھکر ہنسین کیون اسکی وجہ بتاؤ۔

(۲۱) **چوپئی**۔ بفتح جیم عجمی و موحدۂ مفتوح و ہمزہ مع تحتانی معروف۔ فی چرن ۱۵ ماترا بقول صاحب چھند مہودھ پہلے چرن کے آخر ج۔ دوسرے کے آخر ت۔ تیسرے کے آخر س۔ چوتھے کے آخر ر۔ جو اونھین پندرہ مین شامل۔ جیسے پنڈت رام لال رام تخلص شاہ آبادی ؎ پدمن کے اُرگج من مال ✤ پیک بھاس بدرم سی لال ✤ مین بمب جب تا پر پرے ✤ نیلم من کی شوبھا ہرے ✤ پدمنی کے گلے مین موتیون کا مالا ہی جب گلے کی پان کی سرخی کا عکس پڑتا ہی تو وہ مونگا بنتا ہی اور جب چوٹی کا عکس اوسپر پڑتا ہی تو وہ نیلم کی خوبصورتی کو لے لیتا ہی۔ جمہور کے نزدیک چوپئی کے آخر گنون کی قید نہین ہی۔

(۱۶ مست)

(۲۲) **پادا کُلک**۔ اول بائے پارسی وضم کاف تازی و فتح لام و کاف عربی آخر بقول صاحب چھند مہودھ چار چرن اور ہر چرن کے آخر ایک۔ ی۔ اونھین سولہ ماترا مین شامل ؎ میری مانو سیکھ بھلی ری ✤ اس اُدسر پیونہ آلی ری ✤ رُوس مان اب بھول تجیے ✤ درشن کر من آنند لیجے ✤ ای پیاری میری نیک صلاح مان ایسا موقع

نہ ملیگا اب غرور دھوکے مین نکر عاشق کو دیکھکر خوش ہو۔ کہتے ہین کہ اگر پادا کلک مین یگن کی شرط نرکھو تو اوسکا نام موہن ہی لیکن بانی بھوشن پوتھی مین یہ شرط کی ہی نہ موہن نام بتایا ہی سولہ ماترا والے چھند کو پادا کلک ٹھہرایا ہی۔ طرہ یہ ہی کہ جمہور ۱۵ و ۱۶ امت کے سب چھندون کو پادا کلک وچوپئی وچوپائی کہتے ہین علی العموم بلاشرط۔ لیکن تحقیق یہ ہی کہ ۱۵ امت والا چوپئی ہی اور ۱۶ ماترا والا چھند پادا کلک وچوپائی بالف بلاشرط۔ چوپائی چھند مین بڑی بڑی کتابین منظوم ہین مثنوی کی طرح جیسے رامائن وغیرہ۔ پھر چارچرن کی قید بھی حشو زائد۔

(۲۳) **پد دھری**۔ بفتح بائے پارسی و دال مہملہ دوم مع ہائے مخلوط مفتوح آخر یائے معروف۔ فی چرن ۱۲ امت پھر ج۔ ؎ نبھرین سگھن عم بھرپشال ✣ پد آگمت کنٹک دہجال ✣ من ہرت بھئی بھنجن گپال ✣ پد دھری پریم مدمت بال ✣ رات کو کالی گھٹا چھائی ہی تاریکی سے ہول آتا ہی پاؤن جھاڑی مین اوبجھتے ہین مگر خوف کے دافع رام کو دل مین یاد کرتی ہوئی عورت نشاۂ عشق مین چور قدم بڑھاتی چلی جاتی ہی بعضون نے دس ماترا پر بشرام اور چھ پر چرن تمام کیا ہی۔

(۲۴) **ڈارل**۔ دال ہندی بالف کشیدہ و رائے مہملہ مکسور مع لام۔ فی چرن ۸ امت پھر بھ۔ پھر ۲ گر ؎ لے ہرنام نکندمراری ✣ نارائن بھگونت کھراری ✣ رادھا بلبب کنج بہاری ✣ سیتا ناتھ سدا سکھ کاری ✣ ہر کا نام لے جو نجات دینے والے اور مردیت کے دشمن اور چھیر سمندر کے ساکن اور بڑے نامی اور کھر اکھیس کے قاتل رادھا کے شوہر کنجون کے سیر کرنے والے اور سیتا کے وارث اور دائمی سکھ دینے والے ہین۔ اسکا نام اُپیندر ابھی ہی بضم ہمزہ و فتح بائے پارسی و کسر جیم عجمی و فوقانی مشدد مفتوح و رائے مہملہ بالف کشیدہ۔ متقارب مثمن اثلم یا اثرم مجبق۔ فاع فعولُ فعولُ فعولن۔ وغیرہ۔

(۲۵) **پرجلیا**۔ بکسر بائے پارسی و رائے مہملہ مفتوح و ضم جیم تازی و لام مکسور و تحتانی بالف کشیدہ۔ فی چرن ۱۲ ماترا پھر ج۔ ؎ نیر دھر برسین ال گھنگھور ✣ نیل کنٹھ پک

جمہر کرت سور ۔ پتیم بن ناہن پرت چین ۔ دیت دُکھ تا پرنت اوٹھ مین ۔ ای سکھی ٹھنگھور گھٹا برس رہی ہی مور اور پپیہا اور جھینگر شور مچا رہے ہین پیا کے بغیر مجھے چین نہین پڑتا اوسپر یہ غضب ہر کہ گھڑی گھڑی جوش جوانی ستاتا ہی

(۱۷ مت)

(۲۶) دھاری ۔ ۳ ج ۔ ی ۔ ۵ میور پکھا سر مین تھر کائے ۔ سو پیت پٹا اُر مین اُرمائے ۔ چلین مکھ چند بلوک کماری ۔ گے تلسی بن مین گر دھاری ۔ مور کے پرون کا تاج سر پر رکھے زرد دوپٹا گلے مین لٹکائے موشون کا مُنہ دیکھتے ہوے تلسی بن کو کنھیاجی گئے ۔ فعولُ فعولُ فعولُ فعولن ۔ متقارب مقبوض ۔

(۱۸ مت)

(۲۷) راجیوگن ۔ رائے مہملہ بالف کشیدہ وجیم تازی باتحتانی معروف وفتح واو وگاف پارسی مفتوح باتون ۔ فی چرن ۱۶ ماترا پھر ایک گُر ۔ نو پر بشرام ۔ نو پر چرن تمام ۵ رگھناتھ شری پت ۔ چرن منا درے ۔ کام کرودھ لوبھ ۔ موہ نشا وے ۔ مان موریکھ ۔ چت دی باورے ۔ پُن ناہ پڑی اس پھل داورے ۔ رگھناتھ یعنی لکھشمی کے شوہر کے قدمونکو پوج اور شہوت وغصہ وطمع ومحبت دنیوی کو ترک کر ۔ ای بے عقل میری نصیحت بگوش ہوش سُن لے پھر ایسا موقع نہ ملیگا ۔

(۱۹ مت)

(۲۸) بروا ۔ باے موحدہ مفتوح وراے مہملہ وفتح واو بالف کشیدہ ۔ ۲ چرن فی چرن ۱۵ ماترا پھر ایک ج ۔ یا ۱۴ ماترا پھر ایک ت ۔ ۱۲ پر بشرام ۔ ۷ پر تمام ۔ علامہ میر عبدالجلیل واسطی بلگرامی مغفور ۵ تنک دیا کے چتے ۔ مور بچاؤ ۔ جل اوپر چیونٹی کو تنکو ہی ناؤ ۔ نظر ترحم سے ذرا سا بھی دیکھ لیجیے تو میرا بیڑا پار ہو پانی پر چیونٹی کو ایک تنکا ہی ناؤ کا سہارا دیتا ہی ۔ مور کے معنی میرا یہان بطریق ایہام ہی ۔ یہان عروض وضرب دونون ج مین ۔ بچاؤ ۔ ۱۴ ۔

ہ ناو - ۱۱ - **ولہ** ے بھر کُٹ لکھ مَن تھا کیو - نہین اُپاؤ ٭ برہن کا ہ نہ بورے - اولٹی ناو ٭ دل بید وست و پا ابرد کو دیکھکر تھک گیا اور کچھ زور نہین چلتا عاشقہ کیونکر نہ ڈوبے ناؤ اولٹ گئی ہے - یہان عروض ج ہے یون - اُپاو - ۱۱ - اور ضربت ہے یون ٹی ناو - ۱ ۱ ۲ - ہمنے اس چھند مین مثنوی دیکھی ہے - بعضون نے اواخر مین کسی گن کی قید نہین کی ہے - برد ا کو نندا دوہا بھی کہتے ہین -

(۲۰ مت)

(۲۹) **جل دھر مالا** - بفتح جیم تازی و دال مہملہ مفتوح مخلوط بہا مع رائے مہملہ باقی معلوم - ۴ چرن فی چرن - م - بھ - س - م - ے چوہان ناچین بُل کلا پی اہری ٭ پی پی بولے پہر پا پی بیری ٭ کیسے راکھین ہر بن بالا جی کو ٭ جارین کارے جل دھر مالا جی کو ٭ چارون طرف مورنا چتے ہین پیہا کہتے پی پی بولتا ہے مجبور عورتین کیونکر جیین کالی گھٹاؤن کے دل جلائے دیتے ہین - پہلے اپنے اس سے ثابت ہے کہ بھاشا مین بھی فارسی کی طرح اے حرف ندا بالفتح اول ہے -

(۲۱ مت)

(۳۰) **پل بنگم** - بفتح بائے پارسی و سوم موحدہ مفتوح مع نون ثیم غنہ و فتح کاف فارسی - پہلے بھ - پھر ۱۲ مت - پھر یہ ایک چرن - ے ایک کو دُملیا گر کھو دبہا دو ٭ تو کیت دکھشن پون تیان ستا دو ٭ بیا کُل برہن بال جھنکے بھرنین کو ٭ نندت بارہ بار پونگم سین کو ٭ اگر کوئی شخص ملیا گر کو (جہان صندل پیدا ہوتا ہے) کھود ڈالتا تو ادھر کی خوشبو دار ہوا فراق زدہ عورتونکو کیون ستاتی - اسطرح وہ مجبور عورت عاشقہ آنسو بھرے ہوے اپنی قسمت کو جھیکتی ہے اور بار بار ہنومان کے لشکر کی توہین کرتی ہے کہ لنکا کے پل باندھنے کو ملیا گر کیون نہ کھود لے گئے - صاحب چھند مہودھنے گیارہ پر پرشرام اور دس پر چرن تمام کیا ہے - بعضون کے نزدیک چرن کے آغاز پر بھگن کی قید نہین ہے وہ پہلے ۱۶ مت پھر ایک رکن مانتے ہین - اسکا نام پونگم بھی ہے -

(۲۲ مت)

(۳۱) ہیر۔ ہاے ہوز بایاے تحتانی معروف وراے مہملہ۔ پہلے ایک۔ سال۔ تین بار پھر ایک۔ ر۔ (ایک گرچار لگھ) کو سال کہتے ہین ؎ سیام برن مود کرن دُکھ ہرن گاورے + پیت بسن مند ہنسن سیو چرن باورے + نند ن دُشٹ کدن رِدھ سدن دھیاورے + گربھ ہرن دھیر دھرن تاپ ہرن آورے + کنھیا جی سبزہ رنگ خوشی دینے والے دکھ دور کرنے والے کو یاد کر زرد لباس خندہ پیشانی والے کے قدمونکو اے نادان پوج نند کے فرزند بدون کے بخشن ولیمت کو نہ بھول دافع غرور تسلی دینے والے کی پناہ مین آ۔

(۲۳ مت)

(۳۲) دِرڑھ پد۔ بکسر دال مہملہ وراے مہملہ مکسور وراے ہندی مخلوط بہا و فتح بائے فارسی مع دال مہملہ۔ ۱۹ مت پھر دوگر۔ ۱۳ پر بشرام۔ ۱۰ پر چرن تمام۔ ؎ پہرت جا جھین کو۔ چھُ گھا لگ جھومتیو + بندن باندھت ہو دُہو۔ ہاتھن مین گھومیو + ڈار دیوری پیچ مین۔ میرو من آلی + دِڑھ پٹ کو کٹ کَست ہی۔ موہن بن مالی + سری کرشن باریک کپڑے کا گھیر دار جامہ پہنے دونون بازوؤن مین اِسکے باندھے ہوے پھرتے ہین پٹکے سے کمر کھینچکر باندھی جسنے اے سکھی میرے دل کو پیچ مین ڈالا ہی۔

(۲۴ مت)

(۳۳) اَمرت دھن۔ بفتح ہمزہ وکسر میم وراے مہملہ ساکن مع تاے موقوف وضم دال مہملہ مع ہاے مخلوط بنون آخر۔ چھ چرن ہر چرن مین ۲۴ ماترا۔ پہلے دو چرنون مین ۱۳ پر بشرام ۱۱ پر تمام۔ پھر ہر چرن مین آٹھ آٹھ ماترا پر دو بشرام اور آٹھ پر چرن تمام۔ دوسرے چرن اور تیسرے چرن مین باہم گانٹھ۔ پھر چھٹے چرن کا جزو آخر پہلے چرن کے آغاز پر ردالعجز علی الصدر کے مثل آتا ہی۔ اکثر اسمین زیادہ لانا اور چار اخیر چرنون مین جمک جمانا حسن بلکہ شرط ہی یون اُتم ؎ اُتم جنم رکھبر برھیو۔ شنکر پُتر پُنیت + چلیو لین سُدھ سیہی

کی - بکٹ بھیم گھر بت + بت بہنکر - لکھ کر نیچر - لگے بھجن + چھپے شیلن - اتِ بھی کرمن - رہو جو سجن + جنک سُتا بر - پائی سو کھ بر مگن تبر + اُتم داسا - سہت بلاسا - آیو جبر + اُتم داس مصنف چھند مہو دھو کا نام ہی جنکا یہ چھند ہی - ترجمہ - جبوقت رامچندر سے ہنومان نے اجازت پائی اپنا ڈیل ڈول بھیانک بنا کر سیتا جی کی خبر لینے پہلے اونکی خوفناک صورت دیکھکر راچھس بھاگنے لگے اور کثرت خوف سے پہاڑون مین جا چھپے اور جو نیک تھے وہ نہ بھاگے - جب سیتا جی نے یہ خوشخبری پائی اور وہ آئے تو نہایت مگن ہو گئین

(۳۴) رولا - راے مہلہ بو او مجول - پہلے بیس ۲۰ ماترا پھر دوگر - ۱۱ ماترا پر بشرام - ۱۳ پر تمام

ے رام کرشن گو بند بھجے سکھ ہوت گھنیرو + یہان پر موکھ دھن کت ہت بیکنٹھ بسیرو + مرگ ترشنا سو کھی - تجھات بندھن ہن کو + تاتے چھانڑ کنگ - گھو سر نو ہری کہ + صاحب چھند مہو دھو صاحب چھند اڑنب ایسے چھند کو روڑا ہوا و مجول کہتے ہین اور ہمین دوگر کی شرط نہو اور ۲۴ ماترا ہون اور بشرام اسی طرح ہو اوسکو رولا بتاتے ہین - الغرض رولا اور روڑا مین صرف دوگر کی شرط کا فرق ہی - ترجمہ رام اور کرشن کو یاد کرنے سے بہت خوشی اور دنیا مین سرور اُخری مین بہشت کا مقام ہوتا ہی یہ تعلقات دنیاوی سراب وار ہیچ اور دام رفع ہین اسلیے صحبت کو ترک کر کے خدا کی پناہ مین آ - اسی کا نام بتھواہی -

(۳۵) کاب - کاف تازی مع الف و باے موحدہ مشدد گیارہ ماترا پر بشرام اور وہان ایک گھو واجب بقول صاحب چھند اڑنب - ۱۳ پر چرن تمام ے ہم کہان جیت جیت سو کہان جو بن + کہ جو بن بن دھنہ کہا دھن بن ارو گ تن + تن و کہا بن گنہ - کہا گن گیان ہین چھن + گیان کہ بدیا ہین - گہ بدیا سو کاب بن + زندگی بغیر عورت کے کس کام کی - عورت بغیر جوانی کے بیکار - جوانی بغیر دولت کے نکمی - دولت بغیر تندرستی کے ہیچ - تندرستی بغیر ہنر کے دو کوڑی کی - ہنر بغیر سمجھ کے کیا مال - سمجھ بغیر علم کے ناچیز - علم

بغیر شاعری کے بے نمک ہی۔ صاحب چھند مہودھ پہلے ۷ مت پر پھر ۸ پر پھر ۱ پر بشرام بتاتے ہین اور وہان ایک چرن پر تمام بتاتے ہین اور لگھ کی شرط نہین کہتے۔ مگر اونکی مثالین ۱۱ پر لگھ ہی۔

(۳۶) **دوہا**۔ دال مہملہ مع واو مجہول و ہاے ہوز بالف کشیدہ۔ دو چرن فی چرن چوبیس ماترا۔ ۱۳ پر بشرام۔ ۱۱ پر چرن تمام۔ اسکے دونون چرنون مین ملاکر کم سے کم ۴۶ حرف اور زیادہ سے زیادہ ۴۸ اکثر ہوتے ہین۔ پھر ۴۶ اکشر والے مین ۲۲ گرا اور ۴ لگھ والا پھر مر کہلاتا ہی۔ جیسے رام شاہ آبادی ؎ وا کے نہ نیا نا سکا۔ کینچی سے وشاکھ ؎ پری کے جی بسترت۔ تا سے کاٹی جات۔ ؎

اوسکی پشم وبنی ملکر مقراض کے مانند دکھائی دیتی ہی عاشق کے لباس جان اوسی قینچی سے کاٹے جاتے ہین۔

پھر اگر اسی ۲۲ گرا اور چار لگھ والے سے ایک ایک گرو نکالکر دو لگھ فی گرو بڑھاتے جاؤ تو نام بدلتے جائینگے اسلیے پھر مر سمیت کل ۲۳ نام اور ۲۳ اقسام دوہے کے ہو جائینگے چونکہ دوہا چھند بکثرت مستعمل ہی لہذا ہمنے وہ سب قسمین نقشۂ (الف) مین بتا دین تاکہ ہر دوہے کے گرو اور لگھ اور کل اکشر معلوم ہون اور اوس سے سب قواعد مفہوم ہون۔

بعضون نے ۱۲ پر بشرام اور ۱۱ پر چرن تمام کرکے اوسکا نام پنچادوہا رکھا ہی اوسکے ماترا ۲۳ ہین اور اوسکی ۲۱ قسمین کی ہین۔

نقشۂ الف

نمبر شمار	گرو	لگھ	اکشر	اسماے دوہا
۱	۲۲	۴	۲۶	بھرمر
۲	۲۱	۶	۲۷	بھرام
۳	۲۰	۸	۲۸	سرے بھ
۴	۱۹	۱۰	۲۹	سینانک
۵	۱۸	۱۲	۳۰	مینانک
۶	۱۷	۱۴	۳۱	ہرانک
۷	۱۶	۱۶	۳۲	کربھ
۸	۱۵	۱۸	۳۳	نگم
۹	۱۴	۲۰	۳۴	ہرال یا ہنس
۱۰	۱۳	۲۲	۳۵	مرکل
۱۱	۱۲	۲۴	۳۶	پیودہا یا چودہ
۱۲	۱۱	۲۶	۳۷	چل یا چال
۱۳	۱۰	۲۸	۳۸	ہاکر
۱۴	۹	۳۰	۳۹	ترنگل
۱۵	۸	۳۲	۴۰	کچھ چھپ
۱۶	۷	۳۴	۴۱	مچھ
۱۷	۶	۳۶	۴۲	نارودول
۱۸	۵	۳۸	۴۳	ارنے
۱۹	۴	۴۰	۴۴	بیال
۲۰	۳	۴۲	۴۵	بیزال
۲۱	۲	۴۴	۴۶	سوان
۲۲	۱	۴۶	۴۷	اودر
۲۳	۰	۴۸	۴۸	سرپ

(۳۰) سورٹھا۔ سین مہملہ مع واو مجہول و رائے مہملہ و تائے ہندیہ مخلوط بہا باالف کشیدہ یہ چھند دوہا کا معکوس ہے بریں حساب کہ اسمین بھی دو چرن ہوتے ہین لیکن بشرام اولٹ جاتے ہین یعنی ۱۱ ست پر بشرام اور ۱۳ پر چرن تمام۔ دوہا کے آخر چرن پر موافق معمول انپراس ہوتا ہے اور سورٹھا مین درمیان یعنی گیارہ ماترا پر انپراس آتا ہے اور آخر مین ندارد۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ جب دوہا کے اخیر خانے قوافی سمیت اولٹکر ماقبل مین لے گئے ہین تو انپراس چرنون کے اندر پڑکر سورٹھا بنایا ہے۔ ایک لطیفہ گوپنڈت کا قول ہے کہ لفظ سورٹھا دراصل سواد لٹا ہے یعنی وہی دوہا اولٹا ہوا۔ اگرچہ سورٹھ دیش مین اسنے ایجاد پائی لہذا سورٹھا نام ہوا۔ جیسے ؎ کہین پرس پرنار۔ بار بلوچن پُلک تن ✤ سکھی سب کرب پُرار۔ پُنی پیُوندہ بھوپ دُو ✤ آنکھون مین اشک بھرے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوے عورتین کہتی ہین۔ کہ اے سکھی جنگ اور دسرت کے واسطے سے مہادیو سب کچھ کر دینگے کیونکہ یہ دونون تو اب سکھی کے سمند ہین۔ لیکن بطریق شاذ گیارہ ماترا اور تیرہ مت پر دونون جگہ انپراس لاتے ہین۔ جیسے علامہ میر عبدالجلیل واسطی بلگرامی ؎ کہون کہان لو بھید۔ پیا تیرے چرن کے ✤ جھانوان چھاتی چھید۔ چھن بچھرت جا کے پرے ✤ مین کہانتک ای پیارے تیرے قدمون کے اوصاف بیان کرون پل بھر جدا ہوتے ہی جھاوین کے سینے مین غم سے سوراخ ہو گئے ہین۔ یا جیسے ؎ آیو ری گھنشیام۔ ایک سکھی اوچک کھیو ✤ بہت نکسی بام۔ دیکھت دکھ دونون بھیو ✤ ایک سکھی نے دفعتہً کہا کہ گھنشیام آئے ایک عورت خوش ہوتی ہوئی نکلی اور دیکھا کہ گھنشیام ہے اور گھنشیام نہین ہے۔ (یہان گھنشیام کے معنی پہلے شاعر نے ابر سیاہ تصور کیے دوبارہ کرشن لے لیے) یہ دیکھتے ہی اوس عورت کا دکھ دونا ہو گیا کہ ہاے یہ کالی گھٹا اور معشوق ندارد۔ اکثرون نے دوہا اور سورٹھا کو ارد سم برت مین شامل کر کے بشرام پر ایک ایک چرن اور باقی کو ایک ایک چرن مانا ہے اور دونون کے چار چار چرن بتائے ہین۔ سورٹھا کو چارن چھند بھی کہتے ہین

(۲۵ مت)

(۳۸) **مکتامن** - بضم میم وکاف تازی ساکن وفوقانی بالف کشیدہ وفتح میم مع نون ۴ چرن فی چرن ۲۱ مت پھر دوگر - ۱۳ پر بشرام ۱۲ پر تمام - ؎ ایک دن جو ہن کی ایسی ہو کھل ریتی + بھول چوک نہین چت دھرین - جو سمرت کر پرتی + گر جاست پت رین دن - پوجو جھانٹرا منتی + اُتم نشچے پورہین - لہو درمن چیتی + کنش راہی کا یہ طریقہ کیا اچھا ہی کہ جو اونکو خلوص سے یاد کرتا ہی اوسکی خطا دل مین نہین رکھتے اسلیے بدھ پنی کو چھوڑ کر راتدن اونکے قدم پوجو ای اتم داس وہ بیشک تمھاری مراد دلی بر لائینگے -

(۲۶ مت)

(۳۹) **ال لالا** - بضم اول - دو چرن - پہلے ۶ ماترا پھر ۴ مت - پہان ج ہو پھر ۳ ماترا اور اسکی آغاز پر گرنہو - ان ۱۳ پر بشرام - پھر یون ۱۲ کے - ۳ حصے اور چرن تمام - اسی طرح دوسرا چرن بھی سمجھو - ؎ رمین ہر بھج بکھی تج - سچ ست سنگت رین دن + کاٹ بھو کے پھند کو - اور نکو ورام بن + ارے دل ہر کو یاد کر اور شک کو چھوڑ رات دن اچھی صحبت اختیار کر تعلقات دنیوی کے پھندے کو بغیر رام کے کوئی نہین کاٹتا - صاحب تحفۃ الہند وصاحب چھند اڑنب ۲۸ ماترا کا ایک چرن بتاتے ہین مگر صاحب چھند سار وچھند مہودھنے ۲۶ ہی ماترا کا ایک چرن رکھا ہی -

(۴۰) **بے تال** - بائے موحدہ مع تحتانی مجہول وتائے فوقانی بالف کشیدہ آخر لام ۴ چرن ہر چرن ۲۳ مت پھر ایک گر پھر ایک لگھ - ۱۴ پر بشرام - ۱۲ پر تمام ؎ کر دھیان باکو باورے - مد کام لوبھ تیاگ + برہما دسر من کنترا - جب جب بھئی بڑ بھاگ + جڑ ڈو جیب جیتن جگ جیتے - بیاپک سب مین سوے + جہ بار پاوے دیدیہ - تہ کسکے کم کو - ؎ + اے بیوقوف غرور وشہوت وشوخی کو چھوڑ اور اوسکو یاد کر جسکو برہما وغیرہ فرشتے اور کنترا یاد کر کے صاحب نصیب ہوے اور کل مخلوق مین وہ سمایا ہوا ہی اور کا راز بید بھی نہین بتا سکتے

پھیرا ور کی کیا طاقت - اگر گرگھ مقدم موخر ہو جائین تو بھی درست ہی-

(۲۷ مت)

(۴۱) ہر پد- فتح ہاے ہوزو کسرا ے مہلہ و باے پارسی مفتوح آخر دال مہلہ- ۲ چرن فی چرن ۲۴ ماترا پھر ایک گرو پھر ایک لگھ ۱۶ پر بشرام- ۱۱ پر تمام ے سُن بج بالن کے بیچ مدھن بھولے سکل سیان + چرن چھوَن دھائے تب لاڑل- پکر لیو کرآن + بج کی عورتون کی تقریر سُنکر کانھا سب ہوشیاری بھول گئے اور قدم چھونے کو دوڑے تب رادھکا نے آکر ہاتھ پکڑ لیا کہ ہان ہان-

(۴۲) سَرسی- چار چرن فی چرن ۲۳ مت پھر ایک ج- ۱۶ پر بشرام- ۱۱ پر تمام اُتم ے مدھ سودن گوبند مُراری کنس جُگت نند + من موہن شری رادھا بلبھ گوکلیش برج چند + دامودر مادھو گردھاری- کرپا سندھ سُکھ کند + سارنگ دھر گوپال چتر بھج + ناشو دکھ اگھ پھند + اے قاتل مدھ اور گائیون کے بچانے والے اور قاتل مُر اور پھیر سمندر کے سونے والے جسودا فرزند دل لبھانے والے رادھا کے خاوند گوکل مقام کے مالک برج کے چاند دامودر مادھو پہاڑ اوٹھانے والے دریاے مہر سکھ نیا د کمانڈار گائیان پالنے والے چار بازو والے میری تکلیفون اور گناہون کے پھندون کو کاٹو-

(۲۸ مت)

(۴۳) نَرِنْدرُ- بفتح نون و کسرا ے مہلہ و سکون نون مع سکون دال و راے مہلہ بھو + ن + ج + ج + ی - ے سنگھ بلوک لنک مرگ دِرگ اُڑ- چال کری مدد ھاری + جانہ آپ جات سنج من مہ پریت کرین ادھکاری + کول کرات بھیل چھپ دیکھت دیکھ ہوئین سکھاری + رام برودھ سکھ بن بیج رہ- شُتر نرنکاری + بھکھاری داس نے ۱۶ پر بشرام ۱۲ پر چرن تمام کیا ہی- ترجمہ- رامچندر کی کمر شیر دیکھکر اور آنکھین ہرن اور چال مست ہاتھی دیکھکر سمجھتے ہین کہ یہ ہم مین ہین اسلیے زیادہ محبت کرتے ہین- کول کرات بھیل وغیرہ جنگلی قومین انکا

حسن عجیب دیکھکر خوش ہوتے ہین اور دشمن راجا کی لڑکی رام کی دشمنی سے آپ ہی آپ جنگل مین پھرتی ہے۔

(۴۴) ہرگیتکا ہے ہوزباری مہلہ مفتوح وکاف عجمی بایای معروف ونای فوقانی مفتوح وکاف تازی باالف کشیدہ فی چرن ۲۳ ماترا پھر ایک ر۔ ۹ پہر ۲ پر بشرام ۱۲ پر چرن تمام ۵ کن ہون نہین کر۔ لیو دودہ کو۔ آج لگ سن لیجے ٭ آئے تم لین ہارے۔ رازنا مین کیجے ٭ جبکو پرودہ۔ چہیر کو تو۔ یون ہین گردہر بیجے ٭ جورے کہین کر۔ چہانڑ مگہہ کو۔ جان گھر کو دیجئے ٭ اے سری کشن آج تک کسینے وہی پرمھول نہین لیا تمہین نئے لینے والے آئے جھگڑا کرنا اچھا نہین اگر آپ کو دودہ وہی کا چکہ پڑا ہے یون ہین لے لیجئے ہم ہاتھہ جوڑکر کہتے ہین کہ ہماری راہ نرو کو اور گہر جانے دو بعضی ۱۶ پر بشرام اور ۱۲ پر چرن تمام بناتے ہین بعضی شروع چرن پر ایک ت لانا واجب جانتی ہین۔

(۴۵) للت۔ بفتح لام وکسر لام دوم وتاے فوقانی۔ فی چرن ۲۴ ست پھر دوگر ۱۶ پر بشرام ۱۲ پر تمام۔ اتم ۵ کو دسندہ جن لنکن لنشچر ٭ مردہی مشت پرہاری ٭ اچھی کمار مہابل دھاری چھین مین کر بسنگہاری ٭ برہم پاش بچ پہنکے جانے۔ لنکا رت ہی جاری تاکو سم چت مین نشدان۔ دہین ہزار تہہ چاری ٭ جنہون نے سمندر پہاند کر لنکنی (لنکا کی مجسم شکل) کو گہونسو نے مارا اور راکشی کمار (فرزند راون) کو جوڑا زور آور تہام بہر مین مار ڈالا اور برہم پہانس (ایک قسم کی کمند) مین پہنچانے سے فوراً جاکر لنکا جلادی اونکو شب ور روز یاد کرو ہ دولت اور دین اور مراد اور نجات دینگے۔

(۲۹ ست)

(۴۶) چلیلا لا۔ بضم جیم فارسی سوم یاے تحتانی۔ دوہے کا ایک چرن انپر اس نمک لیکر اوسکے آخر پانچ ماترا اور ملاؤ۔ ۱۳ پر بشرام ۱۶ پر چرن تمام اور کل دو چرن داس ۵ مین پی لین امی گنو۔ بل بس سمجھہ نہ

توہِ منورت + جھنگ جھنگ کر لاڈلے - چرپالاکہن کے کت پہورت + مین یار کی ملاقات آب حیات جانتی ہون (اور تجھے لے جاتی ہون) اسی لاڈلی اوسکو زہر سمجھکر تیری خوشامد نہین کرتی ہاتھہ جھٹک جھٹک کر بیفائدہ اپنی لاکہہ کی چوڑیان کیون توڑتی ہے - چڑپالا بہی یہی ہے -

(۴۷) مرہٹا بفتح میم ورائے مہلہ مفتوح وہای مظہرہ مفتوح وتای ہندی مشدد بالف کشیدہ فی چرن ۲۶ مت پہر ایک گرہ پہر ایک لگہہ - داس ۵ سن بالب فی ارجن کی نامین پنڈ ہی پرگٹ ہوئے + ارگجر جگت پیو دہر کی بدہ نیت نہ راکہو گوری کرہ کٹ ورے کے بیج راکہیے بون اکشر کی چوچ + جہ بدہ مرہٹ بدہوراکہت بین بچ گچ کی اروچ + شعر کا مضمون اور الفاظ بالکل بازاری اور کہلا کہلا مالوے کے عورتونکی چہاتیون کے مثل نچا ہیئے اور گجرات کی مستورات کی پستان کے مانند بالکل معنی بند اور چھپا ہوا بھی نہین خوب ہے بلکہ پوشیدگی اور ظہور کے درمیان مین چاہیئے جیسے مہاراشٹر ملک کی عورتین چولی مین اپنی چہاتیان رکہتے ہین کہ نہ بالکل کھلی نہ بالکل بند - بعضون نے دس ماترا پر پہر آٹہہ پر بشرام پھر گیارہ پر چرن تمام کیا ہے صاحب چھند اڑنب نے لگہہ اور گر کی کچھہ قید نہین کی - یہ شرط صاحب چھند مہودہ کی ہے -

(۳۰ مت)

اب یہان سے چھند سویا کی حد مین شامل ہے

(۴۸) چوبولا - بفتح جیم پارسی وسوم بائے موحدہ مع واو مجہول ولام بالف کشیدہ - فی چرن ۲۸ مت پہر ایک گرہ - ۱۶ پر بشرام ۱۴ پر تمام داس ۵ سپرت ہت شری پت بامن ہوبل ہوپت سون چہل ہے چہبو + سوام کاج ہت شکر وان ہون - رو کبو بر درگ کان سہیبو + مت ہوت آپکار لکہہ تو - چہبو ٹوکت نہ شنگ کہی + پر آپکار ہوت جانہ تو -

کپ ہون نہ سانچو کہے ٭ اندر کے فائدہ کے لئے سری وشن نے بونا ہو کر راجا بل سے فریب کیا اور شکر نے فائدہ مالک کے واسطے خیرات نکی اور اپنی آنکھہ کھوی پس عقلمند کو مناسب ہے کہ پرائے فائدہ کے لیئے جھوٹ بولنے مین خوف نکرے اور غیر کا نقصان ہوتے دیکھے تو کبھی سچ نہ بولے ۔

(۴۹) چوپیا ۔ بفتح جیم فارسی مع واو و باٹی پارسی مفتوح و تحتانی مشدد بالف کشیدہ فی چرن ۲۸ مت بعدہ ایک گر ۔ ۱۰ پر پہر ۲ پر بشرام ۔ ۱۲ پر تمام سہ پیروپٹ کا نذہے ۔ مکٹ سو باندہے ۔ مرلی مکھہ پر راجی ٭ سوہے بن بالا ۔ روپ رسالا ۔ جل دہر تن چھپ چھاجی ٭ جگ آنند کندا ۔ گوکل چندا ۔ نندنندن بھی ہارے ٭ گے گردھاری ۔ راس بہارے برندابن سنچارے ٭ پیلا دوپٹا کاندہے پر مکٹ سر پر بانسلی ہونٹھون پر خوشنما ہی پھولونکا ہار زینبدہ حسن عشق انگیز ارسیاہ کے مانند بدن چھبیلا دنیا کی عیشونکی بنیاد گوکل کے چاندنند کے فرزند دافع خوف پہاڑ اوٹھانے والے رہس کے صاحب محفل برندابن کے سیر کرنیوالے کو یاد کیجئے ۔ بعضون نے ۲۶ ماترا پہر دو گرلاکر ۱۰ پر بشرام ۱۲ پر چرن تمام بناکر چوپیا کی دوسری قسم بتائی ہے جسکا ترجمہ بہاشا مین (ان سٹ چوپیا) ہے ۔ گویا شال مین بھی قسم لکھی ہے لیکن بشرام مین فرق ہے ۔

(۵۰) رچرا ۔ بضم راے مہملہ و کسر جیم پارسی و راے مہملہ بالف کشیدہ ۔ دو چرن فی چرن ۲۸ ماترا پہر ایک گرو اجب ۔ ۱۶ پر بشرام ۱۴ پر چرن تمام ۔ انتم واس کب سہ آپ ترگن راپت گوچر الگہہ اروبن نرو ہارا ٭ اکتہہ اتیت الوکھہ اکین ۔ برہم انوپم انکارا ٭ حد سے پیدائش اور بے خاصیت اور بے تعلق اور وہمی قائم بالذات انکھون سے دور ہے نہ اوسکی کوئی صورت نہ اوسے کیسکا سہارا انسان اوسکی توصیف مین مجبور ہی انتہا نہین رکھتا دنیاوی اشیا سے باہر اور احد ہے بے ہمتا ہے صمد ہی (۵۱) شکھا ۔ بکسر شین معجمہ و کاف تازی بہا مخلوط الالف ۔ دو چرن فی چرن مستالی ۲۸ لگھہ پہر ایک گر ۔ ۱۶ پر بشرام ۱۴ پر تمام ۔ انتم کب سہ گر بر دہر بچ چت جت

یدپت سکھہ کرپت ہرین ٭ چرن نمن تہ چھل مدنج کر۔ نت بھج جن ہت ہیش دہرین ٭
بعضون نے فی چرن ۳۰ لگہہ اور ایک گرماتا ہے بدین فرض ایک چرن ۳۲ ماترا کا ہوگا
اور اس پرستاوے نکلجائیگا ترجمہ۔ گوبردہن پہاڑ کے اوٹھانے والے برج کے مالک حضرت کے
فرزند بخشیون کے سرتاج آرام بخش دافع مصیبت قدم کمل کے مثل انکو فریب اور
غرور ترک کے ہمیشہ یاد کرجو آدمیونکی مدد کیواسطے اوتار لیتے ہین۔

(۳۱ مت)

(۵۲) وہتا۔ دال مہلہ باماے مخلوط مفتوح وتلے فوقانی شد دبالف کشیدہ۔
دوچرن فی چرن اٹھائیس مت پھر ۳ لگہہ۔ ۱۰ پر پھر ۸ پر بشرام ۱۲ پر چرن تمام واس ۵
موہن لگہہ آگے۔ ات ان راگے مین جورہی شش چپ ندر ٭ دکھہ دیت سوالے۔ بن
بن مالے۔ گھٹالہ چوکت نہ آر ٭ شری کرشن کے منہہ کے سامنے کثرت محبت سے
مین نے چاند کی وضع کی توہین کی تہی اے سکھی اب وہی چاند انکے ہجر مین تکلیف دے
رہا ہے سچ ہے دشمن موقع پاکر چوکتا نہین۔ اسکا نام گھٹا بہی ہے۔

(۳۲ مت)

(۵۳) لیلاوتی۔ ہردوتخانی معروف۔ فی چرن ۲۸ ماترا پھر دوگر ۱۸ پر بشرام ۱۴ پر
تمام۔ اتم ۵ سہہ مندر مورت شیام مورت اندر مندر سکھہ داتا۔ سر مور پکھونا کانن
کندل۔ بہال تلک گن کہتا نا ٭ بک کنس نکندن ہت بڑارن۔ سمپت کرنا جن زانا
سارنگ پان گرڈر دہج کیتب۔ کنج بہاری جگ دھاتا ٭ شری کرشن عدہ
سبز رنگ چہرہ رکھنے والے عیشون کے مقام باعث آرام سر پر
مور کے پرون کا مکٹ کان مین بالے ماتھے پر ٹیکا علم وہنر مین نامی بک دیو اور
کنس کے نکبن بلاے ناگہانی کے دافع نعمات دنیوی کے مالک اپنی پجاریون کے محافظ
کمان ہاتہہ مین گرڈر پر سوار سمندر کے سونیوالے برج کی گلپونکے سیارونیا کے پاسدار ہین۔

(۵۴) جل ہرن - بجیم تازی مفتوح - فی چرن ۱۰ - پہر ۸ پہر ۸ پر شرام پھر ۲ پر تمام - اسمین ۳۲ ماترا ہوتے ہین اور بتیسون لگھہ - لیکن صاحب چھند مہودہ تیس لگھہ ہیں ایک گرفی چرن بتاتے ہین - داس سدلیو متہن رب - امرگھٹ پیب - گگن سگہن گہن - جھپک جھپک ٭ کرچلت نکسٹ تن - چھن سرچ چھن چھن - کہگ اب جہرسم - لپک لپک ٭ کچھ کہ نسکت تی - برہ انل ہے - اوتہٹ کہنہ کہن تپک تپک ٭ ات سکبت سکھین ادہ کرانکھین - لگے جل ہرن - ٹپک ٹپک ٭ آفتاب کا جو زامین آتا تہا کہ ہوا رنگ - لای بڑے زور شور سے گہنگہور گھٹا چہائی دمادم جمک جمک کر بجلی کا دمکنا شہباز تیز پرواز کا شکار پر لپکنا ہے - برق فراق کی ایک جلی ہی عورت یہہ سمان دیکھکر دم بخود بیٹھی ہوے سر ٹپکتی ہے - جدائی کی آگ رہ رہکر دلمین بھڑکتی ہے - کہے تو کیا کہی سکھیون سے جھپ جھپ کر انکھہ جھکاتی ہے جب انکھہ جھکتی ہی النو ٹپک پڑتے ہین ایک ندی بہاتی ہے

(۵۵) پدماوتی - بفتح بای پارسی و دال مہملہ پنجم و ادشتم تای فوقانی بائختانی معروف ۲۸ ماترا پھرس - ۱۰ پر پہر ۸ پر شرام ۱۴ پر تمام - ہر ایک چرن کو آٹہہ گن پر تقسیم کرو ہر حصے مین ج نہ آنے پاوے - بتیس ماترک چھند و نمین جہان کسی گن کے ممانعت ہو وہان اسی حساب سے دیکھو ٭ دیکھو اک بالا جب اوبھرا اوبھرا - رسک رسیلی مان بھری سندر ال بیلی تول نویلی - کلب لتا سے جان پری ٭ کہنج مرگ نینی - کوکل بینی راجب بدنی چال کری ٭ کچ بین اتنگا بسن سرنگا - تن دت لکھہ رت چرن پری ٭ ای عاشقو ایک عورت کو دیکھو جسکی وضع حسین ہے رسیلی ٹھسے مین بہری ہوی خوبصورت عجیب طوبیٰ قامت مولا اور ہرن کی سی انکھون والی کوکلا سی آواز کمل سا مکھڑا ہاتھی کی روش مستانہ چال سخت چھاتیان اوبھرے اوبھرے خوش رنگ لباس مین نظر آتی ہے بدن کا روپ دیکھکر کام دیو کی عورت پاؤن پڑتی ہے -

(۵۶) ونڈ کلا - بفتح دال مہملہ سوم دال ہندی چہارم کاف تازی مفتوح - فی چرن (۲۴ ماترا)

پہر ایک گزا پر پھر ۸ پر بشرام ۱۴ پر تمام ۵ پہلن پہولن لاوین - ہرہ سناوین - لیے ہین لایک
بہوگن کی + ارسب گن پوری - سواد لن روری - ہرن انیکن بروگن کی + ہنس لیے ہین کہ پاندہ
لکھہ جوگی بدہ - نندہین اپنے جوگن کی + بنہہ لتے سرجاہین - بہاگ سراہین - پھر پرمرندک
لوگن کی + جنگلی لوگ پہل پہول وغیرہ چیزین لاکر کہتے ہین کہ یہہ کہا نیکے لایق ہین اشر
دار ذالقہ عمدہ بیمارلون کے دافع - اون کو وہ بحر رحمت یعنے رام خوشی سے لیتی ہین یہہ
دیکھکر عابد اپنی عبادت کو ہیچ سمجھتے ہین کہ کاش ہم بہی جنگلی ہوتے -

(۵۷) **پوماوتی** - باے پارسی بوا مجہولہ میم بالف کشیدہ دواو مفتوح و تای فوقانی
باتحتانی معروف - فی چرن ۲۰ ماترا پھر دوگر - ۱۶ پر بشرام ۱۶ پر تمام - رام لال شاہ ابادی
سہ نین ہین کنجن سم سوہین - بنی ناگن بہونہ کمانا + کیہ نا سکا دہر بسب پہل - پشپ کپول
شنکہہ گل جانا - + شری پہل ارج سنال کمل کر - درپن ارکیج بھرنگ سمانا + کٹ سرجان
کدل گج وت گت - نار نہوے عجائب کہانا + انکہہ مچہلی اور مولا کی طرح چوٹی ناگن
ابرو کمان ناک توتے کی شکل ہونٹہ کندر و رخسار پہول گردن شنکہہ چہاتیان بیل کا
پہل پنجہ اور کلائی دندی سمیت کمل کا پہول پیٹ آئینہ سا بال بہونرا سے کالے کمر
شیر کی راہین کیلے کا تنہ ہاتھی کی سی چال ہے عورت کیلیے ایک عجائب خانہ ہے -

(۵۸) **کملاوتی** - بفتح کاف تازی - ہر چرن مین اٹہائیس ماترا پہر دوگر - ۱۰ پر پھر ۸ پر
پھر ۸ پر بشرام پھر چھ پر تمام ۵ جی جی گر دہاری - ہون بلہاری - کرون پکاری
باکہاہی + بچ اور نہاری - منہہ بچاری - جن کر باری - جدرائی + سینے پر یہہ سوری
کہون کر جوری - کرنی توری - جگ چہائی + دل اسر سنگہارو - دشت پہارو -
سنتن تارو سکہدائی + گر دہاری کے جیہن اون کے تصدق بفریاد و فغان اونکو یاد
کرتا ہون کہ آپ کو دیکہکر دلمین سوچکر اب دیر نہ کیجیے ای مالک میرے سینے مین ہاتہہ ماندہ کر کہتا ہون
کہ آپکا حسن عمل دنیا مین ظاہر ہے راکہسونکی گروہ کو مارو بدون کو دفع کرو عابدون کو نجات دو

اے سکھہ دینے والے۔

(۵۹) در ملا۔ بضم دال مہملہ و کسر میم۔ فی چرن ۲۸ ماترا پھر س۔ ۱۰ پھر ۸ پر بشرام ۱۴ پر تمام ۵ جے جے تر پراری۔ جے کامادی۔ جن من کے پربھو دکھ ہرن + جے جے تری لوچن۔ بہو بھی موچن۔ اچل ستاپی سنگ دہرن + شر سوہت گنگا انگ بھجنگا۔ گل منڈمالا شوبھہ کرن + شیچ ششانک چندا۔ اندکندا۔ رکھشو ہم تم سرن مہادیو کام دیو کے قاتل دلہاے مردم کے رنج دفع کرنیوالے تین انکھون والے خوف دنیاوی کے چھڑانیوالے کی جے پاروتی کو ساتھہ لیے ہوئے ماتھے پر گنگا تمام جسم مین سانپ لپٹے ہوئے گلے مین کھوپریون کا مالا سد کام کرنیوالے ماتھے مین چاند رکھنیوالے خوشیونکی بنیاد آپ کی پناہ مین انم داس ہین اونکی حفاظت کرو۔ اسکو دملا بھی کہتے ہین

(۶۰) تر بھنگی۔ بکسر تاے فوقانیہ و رائے مہملہ و باے موحدہ مخلوط بہا مفتوح مع نون غنہ و کاف عجمی مع تحتانی معروف فی چرن ۳۰ مت پھر ایک گر۔ کہین ج نہ آنے پاے۔ ۱۰ ماترا پھر آٹھہ پھر آٹھہ پر بشرام پھر چھ پر چرن تمام ۵ سمجھے جگ جن مین۔ کو بھل من مین۔ ہر سمرن مین۔ دن بھر لیے + جھگڑو بتیرو۔ گھر گھیرو۔ میرو تیرو۔ پر ہرے + موہن بنواری۔ گربر داری۔ کنج بہاری۔ پگ پر لیے + گوپن کو سنگے پربھ بہرنگی۔ لال ترہنگی۔ ارد ہریے + دنیا مین پیدا ہونے کا نتیجہ یہہ ہے کہ خدا کی یاد مین عمر بسر کرو یہان جھگڑے بہت ہین تعلقات بکثرت ہین اپنے پرائی کا دم نہ بھرو جنگل مین منگل کرنیوالے گوبردھن پہاڑ اوٹھانے والے کنجون مین جلسہ جمانے والے موہن کے پاؤن پہ سر دھرو گوپیون کی صحبت رکھنے والے مالک ہر رنگ مین سمانے والے بانکے شری کرشن کو دل سے یاد کرو۔ یہہ آٹھون چھند از روے وزن ایک ہین شرایط مین فرق ہے اور وہ ہم نے ہر ایک کے ساتھہ بتا دیا ان شرطون مین بھی اکثرون نے اختلاف کیا ہی لیکن مولف نے بہت صاف کیا ہی ان پر اعتماد کرو

اب یہان سے ماترا ونڈک مین چھند شامل مین

(۳۷)

(۶۱) کڑکھا - بفتح کاف تازی ورائے ہندیہ وکاف عربی مع ہائے مخلوط بالف کشیدہ فی چرن ۲۳ ماترا دوگر - آٹھہ ماترا پر پھر بارہ پر پھر آٹھہ پر بشرام پھر نون پر چرن تمام ۵ کبھہ کوچیر - شری کنت بلونت پربھہ - واس کے کاج - سنج دہام چہانڑدو + روپ نرسنگھ - بھوہرن کشپ ٹیک نکہن سون جھٹک - ارجھٹ بچاڑد + بھگت بنج جان - پرلاہو کو گوولی راج کو کہاج - تہ کال دینہو + دیپ برہماد - شرناجے جے کہین - دیدہون گاے - کن جس لینہو + لچھمی کے شوہر زور آور نرسنگھہ اپنے بندے کیلئے اپنا مقام چھوڑ کر ظاہر ہوے ہرن کشپ کو زمین پر ٹپک کر ناخن سے اوسکا پیٹ چاک کیا اور پرہلاد کو اپنا متعقد جانکر آغوش مین بیٹھا کر اوسیوقت سلطنت کا کاروبار اوسکو سونپا فرشتے برہما وغیرہ سر جھکا کر اونکی جی منانے ہین اور وید نے بھی تعریف کرکے ناموری پائی -

(۶۲) جھولنا - جیم عربی بہا مخلوط ہا وواو مجہول - ۲۰ ماترا فی چرن - ۱۰ پھر ۱۰ پر بشرام پھر ۱۷ پر تمام ۵ پان پیوے ہین - پان چھوے ہین - باس اربسن راکھی نہ نیرو + پران این مین - نین مین بین مین - ہور ہور روپ گن نام تیرو + برہ بس ایس ہی ہی نہو کی ہی راکھہ ہی کے ہین پران میرو + باہ سندیہ کے - جھولنا توہ نک - جھولتو چت گوپال گیرو - اے معشوقہ گوپال کا یہہ حال ہے کہ پانی پیتا نہین پان چھوتا نہین بستر اور کپڑے پاس نہین رکھتا مقام جان مین اور آنکھون مین اور زبان مین تیرا ہی روپ اور اوصاف حمید اور نام جہار ہا ہے سوچتا ہے کہ تجھکو بھی اس جدائی کا رنج ہے یا نہین کیا میری جان رہیگی یا نہین جب سے تجھے دیکھا ہے اسی خیال مین اون کا دل ڈانوان ڈول ہی - سکھدیو جی اور بکھاری داس نے تین جگہہ دس پر بشرام پھر سات ماترا پر چرن تمام کیا ہے -

(۴۰ مت)

(۶۳) مدن ہرا - بفتح میم و دال مہملہ مفتوح و سوم ہاے ہوز مفتوح و راے مہملہ بالف کشیدہ فی چرن پہلے دو لگھہ پھر ۳۶ ماترا پھر ایک گرو ۱ پھر ۸ پھر ۸ پھر ۶ پر بشرام پھر ۸ پر چرن تمام ۵ لگھہ آج دگھرائی چھپ ادھکائی - بہاگ بھلائی - جان پری - پھل سکرت پھری + ات کانت سدن - مکھہ تہ سن - مکھہ داس ہین - سکھہ ہور بھری - دکھہ دور کری + چھپ مور مکھن کی پیت بسن کی - چار بھجن کی چنت اری - سدہ بدہ بسری + نونیل کلیور - سجل ہون دہر برانری پر - چھپ ندری - مدن ہری + شری کرشن کی وضع مہربانی اور خوبصورتی دیکھکر اپنی خوش نصیبی معلوم ہوتی ہے صواب کا ثمرہ حاصل ہوتا ہے وہ لجاے حسن ہین جب اونکے پجاری سامنے آتے ہین تو وہ دل سے دکھہ کھوکر سکھہ بھرتے ہین مور کی مکٹ اور زرد لباس اور عمدہ بازو کی چھپ دل مین کھبجاتی ہے اور ہوش وحواس اوڑتے ہین اونکا نیا سبزہ رنگ جسم دیکھے جسکے مقابلہ مین کالے بادل اور سیاہ کمل کی خوبصورت چھپ ہیچ ہے اور کام دیو کا غرور شکست -

(۶۴) دیپ مالا - دیپک کا جوگ ناہے (نمبر ۱۱ دیکھو) سہ لہ کے کہو جا منی مت گج کا منی چلی بن ملن کو نند لالاہ + کے سگھر مین مت رج سرن کی بل لے چلو گہ سحت شرنگار تھا لاہ + سنگ سکھی پر مین ات پریم سولین مین آنجھرن جوت چھپ ہوت بالاہ + کبدا س کے ایش ڈگجات لینے چلی بھامنی بہا سے سون دیپ مالاہ + وہ شب تاریک مین مت ہاتھی کی چال سے جنگل مین کانہ کے ملنے کو چلی ہے گویا کام دیو سونے کی بیل آرایش کے تہالے مین لیچلا ہے ہوشیار سکھی ساتھہ بڑے محبت مین غرق ہے زیور کی چمک سے عجیب چھپ ہے یا مہادیو کے پاس کوئی عورت بہت چراغ لئے جاتی ہے -

(۴۶ مت)

(۶۵) چنچریک - بفتح جیم پارسی دیاے معروف - فی چرن ۱۲ پھر ۱۲ پھر ۱۲ پر بشرام

۱۰ پر تمام ۵ جاکو نہ آوانت - جلن جنگ دیو کنت - روپ رنگ ریکھہ رہت - بیا پک جگ جوئی + کچھہ مچھہ کول روپ - بامن نرہرانوپ - برس رام رام کرشن - بدہ کلنک سوئی + مدہ رپ مادہو مرار - کرنامی کبٹ بہار - راماوک نام جاس - جاہر بہتیرو + کوبل شبھہ باس تنج - شکمان سکھہ شیل گنج - ناکو پد کنج چت - چنچر یک میرو + جکانہ اول نہ آخر نہ مان نہ باپ نہ بزرگ نہ مالک نہ اوسکی کچھہ صورت نہ رنگ نہ نشان اور تمام دنیا مین پھیلا ہوا ہے وہی کچھہ مچھہ باراہ بامن نرہر پرسرام رامچندر شریکرشن بدہ اور کلنک ہی اور مدہ رپ مادہو مرار کرنامے کبٹ بہار اور رام وغیرہ اوسکے سب نام مشہور ہین اوسکی پاون کمل کے مثل ملائم اور خوشبو اور خوبصورتی اور اخلاق کا معدن ہے میرا دل اوسی کمل کا بھونرہ ہے - صاحب چھند مہودہ ہر چرن کے آخر دو گر بتاتے ہین جو کہ چھپیس مین شامل ہین اور اس مثال مین بھی ایسا ہی ہے اسکا نام چرچری بھی ہے - سم برت چھند تمام ہین اگر اور مطلوب ہون تو مارمہرہ دیکھو -

(اردہ سم برت)

(۶۶) انند - بالف مدودہ - پہلے اور دوسرے چرن مین نیئیس ۲۳ تیس مت اور ۱۰ پر بشرام ۱۳ پر چرن تمام - پھر تیسرے اور چوتھے چرن مین بائیس ۲۲ بائیس ۲۲ مت اور ۱۱ پر بشرام ۱۱ پر تمام ۵ دوہ بیچن چوگئی - الی ہر گاگر پھوری پگر بانہ جینجہور - سک دی چولی موری + جو میو کہہ بھر انک - مودات سر سایو + کہون کہان لگ اور - کر لو جو من بہا یو + ای سکھی مین دہی بیچنے جو گئی تو کانھانے میری ڈہینڈی توڑ ڈالی اور ہاتھہ پکڑ کر کھینچا اور میری انگیا سکادی اور آغوش مین کھینچکر منہ چوم لیا ایسے بیخود ہو گئے قصہ کوتاہ جو اونکے دلمین آیا وہ کیا -

(۶۷) آپانا لکا - پہلے چرن مین ۶ ماترا پھر بھ پھر ۲ گر - کل ۱۴ ماترا - یونہین

تیسرا چرن بھی - پھر دوسرے چرن مین ۸ مت پھر یہہ پھر دوگر = کل ۱۲ ماترا
یونہین چوتھا چرن بھی - سہ میری سنے برج چندا + کہون جور کر آند کندا +
نج دیجے جو چل چندا + مانو سیکھہ جمت نندا + اے برج کے چاند اور خوشی
کی بنیاد اور نند کے فرزند میری عرض سن لیجیے مین ہاتھہ باندھکر کہتا ہون کہ تعلقات
دینوی اے صاحب چھڑا دیجے اور یہہ بات مان لیجیے - باقی ماجھہ دیکھو -

(بشم برت)

(۶۸) آریا - بالف ممدودہ وراے مہملہ مکسور وتحتانی بالف کشیدہ - پہلے اور
تیسرے چرن مین بارہ بارہ ماترا - پھر دوسرے مین ۱۸ - پھر چوتھے مین ۱۵ مت
سہ جمنانت آنندا + راس رچ جمت ست برج چندا - چلکر درش کھندا
لیہہ سجن تجھہ ہو پھندا + اے سکھی شری کرشن نے جمنا کے کنارے دھوم دھام سے
رہس قایم کیا ہے اونکو چلکر دیکھو اور کب صواب کرو اور تعلقات دینوی کا دم
نہ بھرو آریا کو گاتھا بھی کہتے ہین سنسکرت مین یہہ چھند بہت مستعمل ہے لہذا یہان اسکا
بیان یون مفصل ہے سنسکرت مین اسکے پہلے اور دوسرے چرن کو ملا کر ایک
چرن بناتے ہین - اب یہہ پہلا چرن ٹھہرا یعنے ۱۲ + ۱۸ = ۳۰ - یہہ اول چرن
کی ماترا ہوئین پھر اوسکو چار ڈگن پر تقسیم کر کے سات حصے کرتے ہین جسکے
۲۸ ماترا ئین ہوئین باقی بچین دو ماترا ئین ان دو کے عوض آخر مین
ایک گرو لاتے ہین اب پورے تیس (۳۰) ماترا ون کا اول چرن ہو گیا - پھر اون
سات حصون مین سے حصہ ششم مین یہہ شرط ہے کہ یا تو وہ حصہ ۴
لگھہ ہو یا ایک ج - کا یہہ پہلے چرن کا حساب ہوا -
اب دوسرے چرن کا حساب سمجھو - کہ تیسرے اور چوتھے چرن کو ملا کر
ایک چرن بناتے ہین اور اوسکو دوسرا چرن ٹھہراتے ہین یعنے ۱۲ + ۱۵ = ۲۷ - یہہ دوسرے چرن کے

ماترائین ہوئین پھر اوسکو پانچ ڈگن پر بانٹ کر بیس ماترائین گن لیے ہین بعدہ ایک لگھہ پھر ایک ڈگن پھر ایک گرو اوسکے آخر ملاتے ہین اب پورے ستائیس ماترا ؤ نکا دوسرا چرن ہوا۔ اب دونون چرنون کی ماترائین ستاون ہونگی یون (۳۰+۲۷=۵۷) اگر ان ستاون ماترادن مین ۲۷ گرو اور ۳ لگھہ لاو تو اوسکا نام کملا ہو جائیگا پھر اگر کملا چھند کے ۲۷ گرون مین سے ایک ایک گر گھٹاتے جاؤ اور اس ایک ایک کے عوض دو دو لگھہ لاتے اور لگھون مین جوڑتے جاو تو نام حسب تفصیل بدلتے جائینگے

(۲) لیلا (۳) بدہ (۴) لجا (۵) بدیا (۶) چھما (۷) دیہ (۸) گوری (۹) بالا (۱۰) کینیا (۱۱) چھایا (۱۲) کانتی (۱۳) مایا (۱۴) کالی (۱۵) سیدھی (۱۶) مانی (۱۷) ارلسی (۱۸) روہ (۱۹) کسنی (۲۰) دھرن (۲۱) کشنی (۲۲) شوبھا (۲۳) ہرنی (۲۴) چترا (۲۵) سنگھی (۲۶) ہنسی۔

اگر آریا کے ۳ و ۴ چرن مین ۴ و ۶ اکشر کی جگھہ لگھہ اور پانچوین کی جگھہ گر کی شرط کر دین تو اوسکا نام جگہن چپلا ہو جاتا ہے۔ باقی مارھرہ مین اسکا گنج ہے۔

(جات چھند)

(۶۹) **کنڈلکا**۔ بضم کاف تازی وسکون نون وفتح دال ہندی وکسر لام وکاف تازی بالف کشیدہ۔ مرکب چھند ہی پہلی ایک دوہا لا و پھر ایک رولا ملاو تو سب ملا کر چھ چرن ہوجائینگے دوہے کی ۴۸ ماترائین اور رولا کے چھیانوے مجتمع ہو کر ایک سو چوالیس کل ہونگی۔ دوہے کا اخیر جملہ رولا کے لفظاً گرہ دیا جاتا ہی اور رولا کا آخر حصہ لفظاً دوہے کے ابتدا مین اعادہ کیا جاتا ہی اور اس عمل کو گانٹھہ صاحب تحفۃ الادب بتایا ہی لیکن ہم نے بہاشا پنگل مین ٹنگہا بلوگت اسکا نام پایا ہی جیسے ۵ بنا بچار کر جو کری سو پاچھی پنچائی کا بگاری آپتو جگ مین ہوت ہاسی جگ مین ہوت ہنسائی بچت مین چین آوی + کہان پان سمان راگ رنگ

من نہین بھاوے + کہین گرد ھرکب راے دکھ کچھ ٹرت نہ ٹارے + کھٹکٹ ہی دنرات کیو جو بنا بچارے + جگ عالم - ہنسائے مضحکہ - چت دل - کھان طعام - پان شراب - سنمان عزت - باقی ترجمہ پانی ہی - صاحب چھند اڑنب کا قول ہی کہ کنڈلکا مین رولا کے دوسرے چرن کا شروع حصہ اوسکے تیسرے چرن کے آغاز پر بھی لانا چاہیے - اسکو کنڈلی اور کنڈلا بھی کہتے ہین -

(۷۰) چھپّی - جیم پارسی مخلوط بہا مفتوح و بائے عجمی مشدد مع تحتانی ملینہ - مرکب چھند ہی پہلے ایک رولا پھر ایک اَل لالا باہم مجتمع ہوتا ہی - رولا کے چار چرن اور الالا کے دو چرن ملکر چھ چرن ہوتے ہین پہلے کے چھیانوے اور دوسرے کی باون ماترائین ملکر ایک سو اڑتالیس ۱۴۸ کل کل چھون چرنون مین ہو جاتی ہین ؎ دھرو دھیان گھنشیام سرس سندر نند لالا + مکت مال بک جال ترت پٹ پیت رسالا + سیس مکٹ سور چاپ گرج مرلی دھن راجی + دھرو اَلک اَرن نگھ اندر بدھن چھپ چھاجی + نیہ مینہ برکھت سدا سوکھ تے تن ہرش من + سگل سکھدا دوبھت درگن دیکھو سونہ مین سرن + گھنشیام کا دھیان کرو جو ایک کالی گھٹا ہین اور موتیون کا مالا اوس ابر مین سفید بگلے اور اونکا زرد لباس بجلی ہی اور مور کے پیرون کا تاج قوس قزح بانسلی کی آواز بادل کی گرج اور اونکی زلف لکّہ ابر اور سرخ ناخن بیر بہوٹی اور محبت کا پانی ہمیشہ وہان برستا ہی اوسکو دیکھ کر مین پھولا نہین سماتا وہی برسات سبکو ہرا کرتی ہی یہ تو عجیب چیز ہین مین نے ایسا نہ آنکھون دیکھا ہی نہ کانون سنا - بھکھاری داس مصنف چھند اڑنب کہتے ہین کہ کاب چھند کے بعد اَل لالا ملانے سے چھپّی بنتا ہی - چھپّی کو شٹ پد بھی کہتے ہین اور دونون کے معنی ایک ہین یعنی چھ چرن والا چھند - ماترا برت چھندون کا بیان یہان اسقدر کافی ہی اگر زیادہ ہوس ہو تو مارہرہ دیکھو -

فصل دہم برن برت چھندون کا برن علی الترتیب

اس فصل مین فی چرن ایک برن کے چھندون سے لیکر ۳۲ برن تک کے چھند ترتیب وار مندرج ہین بعدۂ ترتیب تعدادی کی چوٹ جابجا خالی دی ہی - جو شرائط ماترابرت چھندون کے آغاز مین درج ہین وہ انمین بھی سمجھو - ایک چرن کی ماترائین جان کر لگھ وگرو بتا دینے کا قاعدہ یہان بھی وہی ہی جو ذکر ہو چکا -

نئی بات اس مقام پر یہ ہی کہ سنسکرت مین برن سویا کی آخر حد تک ہر پرستار کے واسطے ایک ایک لقب مقرر ہی لہذا ۲۶ القاب ہو گئے ہین وہ ہم بھی برن کی ہر تعداد کے ساتھ لکھتے جاتے ہین مثلاً ۴ برن کے پرستار سے ۱۶ چھند نکل سکتے ہین اون سولھون بھید کا نام زبانِ سنسکرت مین پرتشٹا - ہی یونہین چھبیسون کو سمجھ لو -

(ایک برن کا چھند - اس پرستار کو اوکتا کہتے ہین)

(۱) **شری** - بکسر اول ویاے معروف - ۴ چرن فی چرن ایک گرو شری + دھی + دو + مو + ترجمہ - دولت اور عقل مجھکو دو -

(دو برن = اسکا نام اتیوکتا ہی)

(۲) **کام** - بکاف تازی - فی چرن دو گرو - سکھدیو کب سو ہی + ناری + پی کی + پیاری + وہی عورت خوب ہی جو خاوند کی پیاری ہو - اس چھند کا استری بھی نام ہی -

(۳) **مہی** - بفتح میم وہاے ہوز یایاے معروف - فی چرن ایک لگھ ایک گرو - ولہ وہی + ہنسی + ہیسے + لبسی + وہی خندہ مجھکو ابتک یاد ہی -

(تین برن مدھیا نام)

(۴) **ششی** - بدو شین معجمہ اول مفتوح دوم باتحتانی معروف - فی چرن ایک ی - اُتم کب کھراری + بہاری + کرپالا + دیالا + کھرا کچھس کے

دشمن جلسہ جمانے والے مہربان رحیم = فعولن - متقارب -

(۵) رمن - بفتح رائے مہملہ و میم مفتوح با نون - فی چرن ایک س - ولہ ؎ گرجا + گرجا + بھیجیے + بھیجیے + پہاڑ اوٹھانے والے کو یاد کیجیے

(۴ برن = پَرِ تشٹا)

(۶) مُدرا - بضم میم و فتح دال مہملہ و رائے مہملہ بالف کشیدہ - فی چرن - ی + گر ولہ ؎ انگاری + سشی دھاری + کرپا کیجے + سکھی دیجے + کام دیو کے دشمن چاند ماتھے پر لگائے ہوے مہربانی کرکے چین دیجیے = مفاعیلن - مہرج -

(۷) دھارا - دال مہملہ با ہاے مخلوط بالف و رائے مہملہ بالف کشیدہ - فی چرن - ر + گر - ولہ ؎ رام نامہ + اَشٹ جاما + مور پیارے + چت لارے + رام کا نام میرے پیارے آٹھ پہر دل مین رکھ = فاعلاتن - رمل -

(۸) ہیر - ہاے ہوز با تحتانی معروف آخر رائے مہملہ - فی چرن - ت + گر - ولہ ؎ رام بھجو + کر دھیر تجو + چنتا ہرو + پاپی درو + رام کو رٹو غصے سے ہٹو فکر دنیوی سے خیال موڑو گناہ کو چھوڑو = مستفعلن - رجز -

(۹) رس - رائے مہملہ مفتوح با سین بے نقطہ - فی چرن - بھ + گر - رام شاہ آبادی ؎ رام بھجو + کام تجو + مان کہی + سار یہی + رام کو یاد کر شہوت سے درگزر میری بات ٹھیک ٹھیک جان = مفتعلن - رجز مطوی -

(۵ برن - سو پَرِ تشٹا)

(۱۰) ہنسی - بفتح ہاے ہوز مع نون و سین مہملہ با تحتانی معروف - فی چرن - بھ + ۲ گر - سکھدیو ؎ چھوڑ سہارے + آہِ کہارے + توڑ دھگ ری یون + بھاج نہ جی سون + للہ مجھے چھوڑ دے آخر ہی کیا بات تیرے پاس رہونگی بھاگ نہ جاونگی = فاع فعولن - متقارب اثرم - اسکا نام پنکت اور ہنس بھی ہے -

(۱۱) **کیر**-کاف تازی باتحتانی معروف آخر راے مہملہ-فی چرن-ی +لگھ +گر-اتم ے جپورام کو +تجو کام کو +دھرو دھیر کو +ہرو پیر کو +رام کو یاد کرو شہوت کو چھوڑو نیک چلن بنو دکھ درد کو دور کرو = فعولن فعل-متقارب مربع محذوف-

(۱۲) **ماریت**-ہاے ہوز بالف کشیدہ وراے مہملہ بایاے معروف مع تاے فوقانی-فی-ت +۲گر-سکھدیو ے تو پی کنھائی +مین یاہ لائی +جو یون کھجی ہی +تو پھیرای ہی +ای شریکرشن مین تیرے پاس اس عورت کو لائی ہون اگر یون ہین چھیڑیگا تو بھلا پھر آئیگی = فعلن فعولن-متقارب مربع اثلم-ماری بھی یہی ہی-

(۱۳) **مایا**-میم بالف وتحتانی بالف کشیدہ-س +لگھ +گر-اتم ے تج کر دودھ کو دھر یو دھ کو +جپ رے ما +بھل ہی سما +غصہ ترک کر عقل پر دھیان دھر رام کو رٹ خوب وقت ہی = متفاعلن-کامل-

(۶ برن-گایتری)

(۱۴) **پدُل** لیکھا-بکسر بایے موحدہ ودال مہملہ مشدد مضموم مع لام ولام ثانی بایاے مجہول وکاف تازی مخلوط بہا بالف-۲م-سکھدیو ے تیرے پاچھے کو ہی +واکی شوبھا جو ہی +واہی جیوا دھیا دی +یہان لو کیون ہو آوی +تیرے پیچھے کون عورت ہی او سکا حسن مین نے دیکھا او سی کو دل چاہتا ہی کہ کسی طرح وہ یہان آئے = فعلن فعلن فعلن-غریب مسدس مخبون مسکن-شیش راج بھی اسکا نام ہی-

(۱۵) **تلک**-بکسر تاے فوقانیہ وفتح لام باکاف تازی-۲س-از چھن سار ے ہر کو جو بھجین +کھل سنگ تجین +سب کارج سرین +بھو سندھ ترین +جو خدا کو یاد کرین اور جاہلون کی صحبت چھوڑین اونکے سب کام درست ہون اور دنیا کے سمندر سے اونکا بیڑا پار ہو = فعلن ۲ بار-غریب مربع مخبون-اسکا نام ڈل بھی ہی-

(۱۶) **بھوما** - بکسر بائے موحدہ وسیم با واو مجہول و ہائے ہوز بالف کشیدہ - ۲ر - سکھدیو
ے پیارجی مین دھرے + لاگ میرے گرے + جو کہے سو کرون + پاے تیرے پرون +
پیار کی امنگ مین میرے گلے لگجا جو تو کہیگی مین کرونگا تیرے قدمون پر سر دھرونگا =
فاعلن فاعلن - غریب مربع سالم - اسکو بجّو ما بھی کہتے ہین -

(۱۷) **مالتی** - میم با الف و فتح لام و تاے فوقانیہ با تحتانی معروف - دو - ج - ولہ
ے اِتی مکھ پھیر + اہا نک ہیر + پرون تجھ پان + نہ رُوسن ٹھان + ادھر اپنا
مُنہ پھیر کر للٹ ذرا دیکھ لے مین تیرے پاؤن پڑتا ہون مجھ سے روٹھ نہین -

(۱۸) **سنکھیا ناری** - بفتح سین مہملہ و نون غنہ و کاف عربی با ہا و یاے تحتانی
مخلوط مکسور بالف کشیدہ - دو - ی - ولہ ے کتے رین جاگے + نہا رو نہ سوہین +
جھپے نین دیکھو + اُو نیندے اَجو ہین + رات کہان بسر کی ہے جو آنکھین چُراتی ہو
خمار آلودہ نظرون سے دیکھتی ہو جو ابتک نیند سے بھری ہین = فعولن فعولن -
متقارب مربع سالم - سُوم راج بھی اسکا نام ہے -

(۷ برن - اُشنِک)

(۱۹) **سمان** - بفتح سین بے نقطہ و میم بالف کشیدہ و نون مہملہ - فی چرن - ر + ج +
گر - اتم کب ے رام نام گا درے + اشٹ جام دھیا درے + بول بول سانچ رے +
سانچ کو نہ آنچ رے + رام کا نام رٹ آٹھ پہر اسی فکر مین رہ اور سچ بولا کر شل مشہور ہے
کہ سانچ کو آنچ نہین = فاعلاتن فاعلن - رمل مربع مکفوف محذوف - یا ہزج مربع
اشتر مقبوض - فاعلن مفاعلن -

(۲۰) **مدلیکھا** - بفتح میم و تح دال مہملہ و لام با یاے مجہول و کاف عربی مخلوط بہا بالف کشیدہ -
فی چرن - م + س + گر - سکھدیو ے تیرو ہون ہت چاہون + توسون پریت بناہون + میری
سون پی پیارد + کبھے نیک نہ نیارد + مین تیری بھلائی چاہتی ہون تجھسے دوستی نباہتی ہون

تجھے میری قسم اے پیارے پیا ذرا بھی مجھ سے جدائی اختیار نہ کرنا = فعلن فاع فعولن - متقارب مسدس اثرم مجنب مقبوض -

(۲۱ برن - انشپ)

(۲۱) بدن مالا - بکسر بائے موحدہ و دال مشدد مضموم مع نون و میم بالف و لام بالکف کشیدہ - و + م + ۲ گر - بھکاری داس ؎ دوجے کو پیو باسو بھاری + نیرے ناہین ترنگنی ہماری + ای ری کیون جیوگی بالا + چومان تاچین بدن مالا + (ایک تو جدائی نے ستایا ہی) دوسرے اندر کے غصے سے پانی برس رہا ہی گردھاری پاس نہین ہین جو پہاڑ کو چھتری بناکر بچالین اسی سکھی مین کیونکر جیونگی چارون طرف بجلیون کا حلقہ گھوم رہا ہی = فعلن فعلن فعلن فعلن - صوت الناقوس غریب - اسکو بچھو مالا بھی کہتے ہین - صاحب چھندارنو نے اسکو ۱۶ ماترا کے برت مین شامل کیا ہی -

(۲۲) پرمانکا - بائے پارسی مفتوح و کسر رائے مہملہ و نون مکسور و کاف تازی مع الالف ج + ر + لگھ + گر - سکھدیو ؎ چھٹے امول بارہین + ٹٹے انوپ ہارہین + اِتے نہ نیک چاہ ہی + کیو نہال کا ہ ہی + عمدہ بال کھلے ہوے ہین بے مثل ہار ٹوٹے ہوے ہین اِدھر تو ذرا بھی توجہ نہین کرتی ہو بتاؤ تو سہی کسکو نہال کرائی ہو = مفاعلن مفاعلن - ہزج مربع مقبوض -

(۲۳) ملکا - بفتح میم و لام مشدد مکسور و کاف تازی بالف کشیدہ - ر + ج + گر + لگھ - سکھدیو کب ؎ نیک ہوت ماس مند + جو لکھے لجات چند + یون لگے اپارجوت + ملکا ملین ہوت + جب وہ ذرا تبسم کرتی ہی تو چاند اُسے دیکھ کر شرمندہ ہوتا ہی اور اوسکے بدن کا رنگ دیکھکر چمیلی شرماتی ہی -

(۲۴) سوم - سین بے نقطہ با واو مجہول آخر میم - ر + ت + ۲ گر - اُتم ؎ کرشن مادھو گوکلیشا + چکر دھاری جادبیشا + رادھکا دھیشا کندا + گاوے لے رے تندنندا +

تو یاد کرے کرشن اور مادھو اور گوکل کے مالک اور چکر رکھنے والے اور جادوؤن کے مالک اور رادھا کے خاوند اور نند کے فرزند کو = فاعلاتن فاعلاتن - رمل مربع سالم

(۹ برن - برہتی)

(۲۵) نگس سروپنی - بفتح نون و کاف پارسی مفتوح باسین بے نقطہ و سین مہملہ مضموم و راے مہملہ باو او معروف و باے عجمی و نون باتحتانی معروف - فی چرن بقول صاحب چھند نہو دودھ - ج + ر + ج - رام شاہ آبادی ؎ الی تجی نہ سوت لاج + بگاڑتی بنو سکاج + لکھی جو سونہ بیٹی تیر + تو دھاوتی ہی ہوے ادھیر + ای سکھی شرم سوت بنکر میرے پیچھے پڑی ہی بنا بنایا کام میرا بگاڑتی ہی جب پیا کے پاس مجھکو دیکھتی ہی تو بیتابانہ دوڑ پڑتی ہی مین اپنے دل کے پیاسے کہ نہین سکتے پاتی - صاحب چھند سارنے شاید اسکو آٹھ برن مین شامل کیا ہی وہ یون کہتے ہین ؎ بسال کنج نین کو + سو بھگت مو دین کو + الخ - اسکا نام پمانی بفتح باے پارسی بھی ہی -

(۲۶) اپچھرا - بضم ہمزہ و فتح باے پارسی و کسر جیم عجمی و تاے فوقانی مشدد مفتوح و راے مہملہ بالف کشیدہ م + ت + ی - فی چرن - اتم ؎ پاپی دشٹا تین بہتارے + کنسا چانور اوک مارے + کالی کیسی بتس پرھارے + گاوین چارون وید پکارے + تونے بہت گناہگارون اور بدون کو نجات دی ہی اور کنس اور چانور وغیرہ کو قتل کیا کالی ناگ اور کیسی اور بکاسر اور بتساسر کے بچکین چارون وید ہین آپ کے اوصاف مشہور ہین - فعلن فعلن فاع فعولن - متقارب مثمن اثرم محبوق -

(۱۰ برن - پنکٹ)

(۲۷) امرت گت - بفتح ہمزہ و کسر میم و سکون راے مہملہ با تاے فوقانی و کاف پارسی مفتوح و تاے فوقانی مکسور - فی چرن - ن + ج + ن + گر - سکھدیو ؎ برہن لگے کچھ درگ ہین + لجت لگے سب مرگ ہین + اب ارنیک سنچ ہی + چتوت ہوت سنچ ہی +

(شباب آچلا ہی) کچھ کچھ آنکھین بڑھ چلی ہین جنکو دیکھکر ہرن شرمندہ ہین گات اوبھرتی آتی ہی جسکو دیکھکر وہ محبوبہ خود جھیپتی ہی۔

(۲۸) **سینتا**۔ بفتح سین مہملہ مع نون وضم تحتانی وتاے فوقانی بالف کشیدہ۔ س + ۲ ج + گر۔ سکھدیو ے جن جان کا نھہ کھون کہو + نِش دیوس ہی گھر ہی رہو + کہیو سو مین اب مان ہون + کب ہون نہ رُوسن ٹھان ہون + ای سرکیرشن کہین جانے کو نکہورات دن گھر ہی مین رہو جو کچھ تم کہوگے مین مانونگی اب کبھی تم سے نہ روٹھونگی = متفاعلن متفاعلن۔ بحر کامل مربع سالم۔

(۱۱ برن ۔۔ ترشٹُپ)

(۲۹) **نیل سُروپ**۔ نون بایاے معروف مع لام وضم سین مہملہ وراے مہملہ باواو معروف آخر باے پارسی۔ فی چرن۔ ۳ بھ + ۲ گر سکھدیو ے مانہ شیام سرورُہ راجین + کھنجن مین جنھین لکھ لاجین + یون جو بھیے درگ تو پھل کا ہی + جو پی کو نکھ چند نچا ہی + آنکھین گو سیاہ کمل ہین جنکو دیکھکر مولا اور مچھلی شرمندہ ہون اگر ایسی آنکھین ہوین اور چاند سا مُنہ خاوند کا نہ دیکھا تو کس کام کی = فاع فعول فعول فعولن۔ متقارب ازم مقبوض اسکو دُودھک اور سی ہن اور بندھ بھی کہتے ہین۔

(۳۰) **سوپرن پریات**۔ سین مہملہ مضموم باواو معدولہ وفتح باے پارسی وراے مہملہ ساکن بانون وباے عجمی مفتوح مع راے مہملہ وتحتانی بالف کشیدہ آخر تاے فوقانی۔ ۳ ت + ۲ گر۔ اُتم ے جی جہ رماکنت مادھو مکندا + کیسی بکاسُس کالی نکندا + گوپیش کیشو برجینا گبندا + میری بتھامیٹ آنند کندا + ای لکھشمی کے خاوند ای مادھو ای نجات دہندہ کیسی بکاسُر متباسُر اور کالی ناگ کے نچکین گوپیون کے وارث ای کیشو برج کے مالک ای گوبند۔ ای مسرت کی جڑ میری مصیبت کاٹو۔ فعلن فعولن فعولن فعولن۔ متقارب مثمن اثلم الصدر والابتدا۔

(۳۱) **اِندر بجرا** - بکسر ہمزہ و نون غنہ و دال مہملہ ساکن و رائے مہملہ موقوف و فتح باے موحدہ و جیم تازی مشدد و مفتوح و رائے مہملہ بالف کشیدہ - ۲ ت + ج + ۲ گر - سکھدیو ؎ کو ریجھ کے روکن کو نہ دوری ٭ آبھا کچھو آن آج اوری ٭ جارون کھون جامن جام جاگے ٭ نینا منور وچن رنگ پاگے ٭ کون ایسا ہی جو گرد ہو کر تمکو روکنے نہ دوڑے کیونکہ آج تمھارے رخسار کا رنگ اور ہی ہی تم چار پہر رات کہین جاگے ہو اسی سبب سے آنکھین سُرخ ہین -

(۳۲) **اپیندر بجرا** - بضم ہمزہ و باے پارسی بایاے مجہولہ و نون غنہ و دال مہملہ موقوف باقی معلوم - ج + ت + ج + ۲ گر - سکھدیو ؎ کری نہ جو تو مرگ ناہ ٹیکو ٭ ترنت ہی مان بٹی شششی کو ٭ سروپ تیرے درگ کو جو چاہی ٭ سروج مین گاتِ اتو کہاہی ٭ اگر تو منک کا ٹیکا نہ لگائے تو فوراً چاند کا گھمنڈ نکلجاے اگر کمل تیری آنکھونکا دعوی کرے تو اسکی یہ مجال کہان - اندر بجرا اور اپیندر بجرا کو مرکب کرکے چودہ قسمون کے چھند مع اسماء اور بنائے گئے ہین وہ اُپ جاتی کہلاتے ہین (مارمہرہ) دیکھو -

(۱۲ برن = جگتی)

(۳۳) **تروٹک** - بضم تاے فوقانی و رائے مہملہ با واو مجہول و تاے ہندی مفتوح باکاف عربی - فی چرن ۴ س - سکھدیو ؎ لرکاپن کی دُت جان لگی ٭ تن مان تَرُنا پن آن لگی ٭ او گھر سے اُرنیک لجان لگی ٭ کچھ کام کتھا بہ تان لگی ٭ لڑکپن کی عادتین چھوٹ چلی ہین نوجوانی آنے لگی ہی ذرا چھاتی کھلجاتی ہی تو وہ شرماتی ہی اب عاشقانہ حکایت سنتی ہی تو پسند آتی ہی = فعلن فعلن فعلن - متدارک مثمن مخبون - اسکو توٹک بھی کہتے ہین اور عوام ٹھمری - لیکن ٹھمری مین انتر ازیادہ ہوتا ہی -

(۳۴) **مینا ولی** - بیم مفتوح با تحتانی ساکن و نون بالف کشیدہ و واو مفتوح و لام بایاے معروف - فی چرن ۴ ت ؎ ہستو بھلے جے کرین دھرم کے کام ٭ کرتو بھلے

جو سنین شری گن گرام ✻ نترو بھلے کرشن سو بھا لکھے شیام ✻ ہوا بھلی جو رے رام کے نام ✻
وہی ہاتھ خوب ہین جو صواب کے کام کرین وہی کان بہتر ہین جو خدا کے اوصاف سنین
وہی آنکھ عمدہ ہی جو کرشن کا سبزہ رنگ دیکھے وہی زبان اچھی ہی جو رام کا نام لیا کرے۔

(۳۵) **موتی دام** - بواو مجہول و تاے فوقانی بایاے معروف و دال مہملہ - ۴ ہج فی چرن - دا س ے تمال کے اوپر ہی بگ پانت ✻ کہ نیل شلا پرسنت جمات ✻ پنچھتر ن انک لیے گھنشیام ✻ کہ شیام ہے یہ موتی دام ✻ تمال (ایک درخت نہایت سبز) پر بگلون کی قطار ہی یا کہ نیل گری (ایک پہاڑ کا نام) پر عابدون کی جماعت ہی سیاہ بادل سے ستارے دکھائی دیتے ہین یا کہ سر یکرشن کے سینے پر موتیون کا مالا لٹکا ہی۔

(۳۶) **بھجنکپریات** - بضم باے موحدہ با ہاے مخلوط و فتح جیم تازی و نون غنہ و کاف پارسی مفتوح و باے عجمی مشدد مفتوح - وراے مہملہ مکسور و تحتانی بالف کشیدہ آخر تاے فوقانی - فی چرن - ۴ ی - سکھدیو ے ہین پنچ پادین ہین ہو نہارین ✻ سندی ہوے ڈھری پریت دوئو اوگھارین ✻ کچھو ہوے لجو ہین یہی نین ٹیرے ✻ لکھی تند کو نند آنند میرے ✻ جسو قت رادھکا اور کرشن موقع پاتے ہین تو ایک کو ایک دیکھنے لگتا ہی اور اپنی اپنی پوشیدہ محبت اظہار کرتا ہی اور کچھ کچھ شرمندہ ہو کر رادھا کی آنکھین بزبان حال کہتی ہین کہ سر یکرشن کے نظارے سے ہمین خوشی ہی = فعولن فعولن فعولن فعولن - متقارب مثمن سالم - اسکو بھبنگی اور بھجنگ پریات بالتشدید باے عجمی بھی کہتے ہین۔

(۳۷) **سرنگارنی** - بکسر سین مہملہ وراے مہملہ مکسور و نون غنہ و کاف پارسی بالف کشیدہ وراے مہملہ ساکن و نون بایاے معروف - فی چرن ۴ ر - سکھدیو ے کیون لجانے ہیے نیک ہیروا تی ✻ کون کے سنگ مین رین بیتی کتی ✻ یون سدا چین سے نین دوئو جگین ✻ پران پیارے مہا موہنی کے لگین ✻ دل مین جھیپتے کیون ہو ذرا ادھر تو دیکھو کسکے ساتھ کہان رات کٹی ہی خدا کرے یونہین چین سے دونون آنکھون مین نیند نہ آیا کرے ای جان من

یہ آنکھین مجھے بہت بھلی معلوم ہوتی ہین = فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن - بحر غریب مثمن سالم - اسکو سرنگنی اور سرگ بنی اور لکھشمی بھی کہتے ہین -

(۳۸) **مودک** - میم باواو مجہول وفتح دال مہملہ باکاف تازی - فی چرن ۴ بھ - سکھدیو ؎ ہوت کہا جو دھرو شرینی ہر + ہوت چھنون چھین چھین چھپاکر + آست اودی گر سرنگن دھیاوت + تو مکھ کی نہ توڈت پاوت + اگرچہ چاند کو مہادیو نے سر چڑھایا پھر بھی وہ دما دم گھٹتا ہی غروب وطلوع کے وقت پہاڑ کی چوٹیون پر سر بلند ہوتا ہی پھر بھی تیرے رخسار کی وضع کو نہین پاتا -

(۳۹) **کسم بچترا** - بضم کاف تازی وسین مہملہ مضموم بامیم وکسر باے موحدہ وجیم پارسی مکسور وتاے فوقانیہ مشدد مفتوح وراے مہملہ بالف کشیدہ - فی چرن (ن + ی) دوبار - داس ؎ چلن کھیو پی منہ ڈر بھاری + پرم سگندھا وہ سکماری + ال تنبہ ہوین ادھک بھاری + کسم بچترا دہ پھلواری + ای کرشن اوسنے اگرچہ مقام موعودہ پر آنے کو کہا ہی لیکن مجھکو ڈر اخوف ہی کہ اوس نازنین کے جسم مین خوشبو ہی اور وہان بھونرے بہت ہین کیونکہ رنگ برنگ کے پھول وہان ہین کہین اوسکو نہ ستائین -

(۴۰) **چاتک** - جیم پارسی بالف کشیدہ وتاے فوقانی مفتوح باکاف تازی - فی چرن (ج + ر) دوبار - اتم کب ؎ بجی جبی جو بانسری برجیش کی + بھئی کبدھ بدھ دھی گنیش کی + بہی اولٹ نندنی دنیش کی + ٹری سمادھ گوڑھ ہو مہیش کی + جب شریکرشن کی بانسری بجنے لگی تو گنیش کی عقل وشعور جاتے رہے اور جبنا اوس آواز سے اولٹی بہنے لگی مہادیو کا مراقبہ شکست ہو گیا = مفاعیلن - ہزج مسدس مقبوض -

(۱۳ برن = پرت جگتی)

(۴۱) **کندک** - بفتح اول وضم سوم - فی چرن - ۴ ی - لگھ - سکھدیو ؎ گھنے کنج کے پنج مین گنجرین بھنور + کتی کوکتی کو کلا ٹھور ہی ٹھور + ہیے مین نہ تیرے کہون نیک

ہوگیان + برتھا باوری یاسمی مین کرین مان + گئے گنجون مین بھونر سے منماتے ہین جاجا
کو کلا کوکتا ہی تجھے ذرا سمجھ نہین اسوقت تیرا بول بیکار ہی ایسی بہار مین کوئی چوکتا ہی اگر
آخر لگھ ہوتا تو فعولن فعولن فعولن فعولان - متقارب مسبغ کہہ سکتے -

(۱۴ برن = شرکرا)

(۴۲) **لبسنت تلک** - حرف پنجم مکسور - ت - بھ - ۲ ج - ۲ گر - سکھدیو آبھا لکھے
ادھر جان پرسون راتے + سو انساس لکھ جھونرت بھونرماتے + ہانسی سروپ لکھ موہت
ملین ملی + سوہی رچی من برنج سبرن بلی + اوسکے ہونٹھون کو گل سرخ اور سانسون کو
نفحۂ گل جان کر بھونرے مست گھومتے ہین اوسکی ہنسی سے چمیلی کھلاتی ہی عورت کیا ہی خالق
نے سونے کی ایک خوبصورت بلی بنائی ہی - اس پر ستار کے بہت چھند ہین (مارھرہ) دیکھو

(۱۵ برن = اتِ شرکرا)

(۴۳) **سازنگ** - بفتح رائے مہملہ و نون غنہ و کاف عجمی مکسور مع کاف تازی آخر -
فی چرن - ۵ م - ۸ برن پر بشرام - ۷ پر تمام - سکھدیو کو جانے دھون کاکے بھورے -
پیارے میرے آئے ہو + آؤ بیٹھو یہان لو کہون - کیہون کے مین پائے ہو + باکے آگے باکی
ایسی - میرے آگے میری سی + ٹونے لونے گاتے یاتے - کی راکھی ہی چیری سی + ای پیارے
نہین معلوم کسکے دھوکے تم یہان چلے آئے ہو کسی طرح یہان آکر بیٹھیے نہین معلوم کسطرح مین نے
آپ کو آج پایا ہی اوسکے آگے اوسکی سی کہتے ہو اور میرے آگے میری سی آپ کے بدن کا کرن
جادو ہی اسی سے تمنے مجھے اپنی لونڈی بنا رکھا ہی - متقارب ثمن مضاعف اثرم مقبوض محبت
مخذوف - یا غریب مجنون مسکن اخذ - فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فع -

(۴۴) **چامر** - اول جیم فارسی سوم میم مفتوح و رائے مہملہ آخر - فی چرن - ر ج - ر ج - ر
سکھدیو پھول پھول بھونر پنج کنج کنج گنجرین + کو کلا کلاپ کیل کو چتے چتی ہرین +
باگ مین نہار نیک آگمی بسنت کے + چھوڑ دے ایان مان لاگ کنٹھ کنت کے + مست

بھونروں کے جھنڈ ہر کنج مین گونجتے ہین کوکلون کے غول خوشی سے چہک کر لوگون کا دل لے لیتے ہین باغ مین بسنت کی ذرا آمد دیکھکر اتھرپن اور ٹھسّا چھوڑ کر خاوند کے گلے لگجا - فاعلات - فاعلات فاعلن - رمل مثمن مخذوف -

(۴۵) نشپالکا - بحر نون وشین معجمہ وبای عجمی بالف کشیدہ وکسر لام وکاف تازی بالف کشیدہ - بھ - ج - س - ن - ر - فی چرن - اتم داس کب ؎ نیتر ارنبد مکھ سندر سُت جانیے + بال سچیتار مکھتول کرمانیے + انگ دُت چمپ برچال گج نیکیے + بین پک مان در لال چل دیکھیے + م انکھ کمل کے مثل چہرہ چاند سا بال ریشم کے لچھے بدن چمپئی چال ہاتھی کی سی آواز پپیہے کے مانند - غرور چھوڑ کر اک پیاری انکو چلکر دیکھ -

(۴۶) من ہنس - بفتح میم وکسر نون وفتح ہای ہوز ونون ساکن وسین مہملہ آخر - فی چرن - س - ۲ ج - بھ - ر - سکھدیو ؎ کب ہون اچانک آسے کے اِت ہو چلے + تب تے اچیت پرے منون کِت ہو چھلے + آنچرا او گھار دکھاسے کے چھل سون ہیو + ترچھے چتی مسکاسے کے کچھ تین کیو + عاشق کبھی اِدھر ہو نکلا تھا جب سے بے ہوش پڑا ہی گویا کسی نے لبھایا ہو آنچل اُٹھا کر فریب سے تو نے اپنی گات دکھائی ترچھی نظر سے مسکرا کر اوس پر تو نے کچھ کیا ہی - متفاعلن متفاعلن متفاعلن - کامل مسدس سالم -

(۴۷) مالنی - نون بانتحانی معروف - ۲ ن - م - ۲ ی - ۸ پر بشرام - ۷ پر تمام - سکھدیو ؎ گتِ اَت گربیلی - بان سوہی رسیلی + بہسن سلجیلی - دیکھیے دیہ ڈھیلی + تن کسم سنگ ہین - کیون نہ سوہی نراگے + کِت نِش درگ لاگے - کون کے بھاگ جاگے + چال مستانہ وضع رسیلی جھیپ جھیپ کر ہنستے ہو ہاتھ پاؤن بے قابو آنکھین کسم کے مانند لال لال ان سے محبت کیون نہ ظاہر ہو رات کو کہان آنکھین لگی ہین کسکے نصیب جاگے ہین

(۱۶ برن = اشٹی)

(۴۸) چنچل - بفتح ہر دو جیم پارسی حرف دوم نون - فی چرن - ر - ج - ر - ج - ر -

لگھ- سکھدیو ؎ کنج کنج مین لکھی پرسون پانت بھانت بھانت * بھونر پنچ گنجرین انیک بھانت پانت پانت * باوری بچار دیکھ ہی کھیونہ تو ہ گیان * یا بسنت کے دنان کنت سون کرے جو مان * کنجون مین پھولون کی قطارین دیکھکر بھونرون کے جھنڈ عجیب طرح سے گونجتے ہین ای الھڑ ذرا خیال کر تجھکو کچھ عقل نہین اسی سبب سے تو موسم بہار مین خاوند سے دون کی لیتی ہی- اسمین اور چامر چھند مین ایک آخری لگھ کا فرق ہی-

(۴۹) پنچ چامر- بفتح بائے فارسی ونون نیم غنہ وجیم عجمی - ج - ر - ج - ر - ج - گر- سکھدیو ؎ جو دھائی ہی سو چیت مین رساس آس پاس ہی * پروس کی تیان سون کھون نہ ریت راس ہی * اٹان مین جٹھانیو منو پر چنڈ آگ ہی * بہار ہو گھونہ بانہ نانہ نند جاگہی * مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن - ہزج مثمن مقبوض - ترجمہ- اجی دائی جاگتی ہی اور ساس ہین کہین ہی ہمسایون سے بھی بگاڑ ہی کو ٹھے پر جٹھانی بڑی غصہ ور ہی ای صاحب ہین ہین ٹھہرو میرا ماتھہ نہ کھینچو ورنہ نند جاگ پڑیگی- اسکو ناراج اشٹی اور نارا آ بھی کہتے ہین اگر غور کرو تو یہ پنچل چھند کا ہی معکوس ہی -

(۱۷ برن = اتشٹا)

(۵۰) روپ مالا- رائے مہملہ باواو معروف وبا پارسی مفتوح وسیم بالف ولام بالف کشیدہ - ر - س - ۲ ج - بھ - گر- لگھ - ۱۰ پر شبرام - ۷ پر تمام - اتم کب ؎ رام کے گن گاؤ مور کھ - لوک پالک جان * دشٹ بھنجن سنت رنجن چت دیکر گان * داس کے سب کام پورن - موہ باد ھک مان * وید پاوت بھید ناہین - تاہ کو ارآن * دنیا کے مربی رام کو جان کر ای نادان اونکے اوصاف بیان کر جو بدون کے شکست دینے والے عابدون کے خوش کرنے والے ہین اونکو رٹ بندے کے کام پورا کرنے والے تعلقات کے قاطع وید بھی اونکا بھید نہین پاتے اونکو یاد کر-

(۱۸ برن = دِھرت)

(۵۱) چرچری بفتح ہر دو سیم پارسی و دو راے مہملہ و آخر تحتانی معروف - رس ۲ ج - بھ - ر - ۱۰ پر بشرام - ۸ پر تمام سکھدیو ؎ نیک جوبن کے گئے تن - مین نہ روپ اُدوت ہی ٭ جیون سر ورہ نال مین پھر - اور پھول نہ ہوت ہی ٭ جو سنو سمجھو نہ تو تم - سو کہا کہہ لیجیے ٭ دیکھیے سن مین بچار جو - چار ہو سوئی کیجیے ٭ جب ذرا جوبن ڈھلتا ہی تو پھر تن بدن مین حسن نہین رہتا جیسی کمل کی ساق مین توڑنے سے دوسرا پھول نہین لگتا تم میری بات سنکر دھیان نہین دیتے پھر تمسے کہکر کیا فائدہ اپنے دل مین سوچو جو بہتر ہو وہ کرو -

(۵۲) مینخری - بفتح میم و جیم تازی و سکون دوم و راے مہملہ و یاے معروف - م - بھ - م - س - م - ۹ پر بشرام - ۹ پر تمام سکھدیو ؎ کو جانے دھون کیسے بھان لگ آئے ہو پی کاکے کاجے ٭ راتے راتے ماتے سے درگ - دو وہ رات شو جا ساجے ٭ جاکے ہی مین لاگے ہو تم - جاگے ہو نش جاکے لیئے ٭ لے آون مین واہی کو من - کی ہو سون سب پوری کیئے ٭ نہین معلوم کیون اور کسکے واسطے آپ یہانتک آئے ہین دونون آنکھین سرخ اور مست بہت بھاتی ہین جسکے واسطے شب بیداری کرکے سینے سے لگے ہو کیسے تو مین اوسیکو لے آون دل کا حوصلہ نکال لیجیے - فعلن فعلن فعلن فاعِ فعولن فاعِ فعولن فعلن - متقارب مثمن مضاعف اثرم مقبوض محبّ -

(۱۹ برن = اتِ دِھرت)

(۵۳) کرنا - بفتح کاف تازی و راے مہملہ مضموم و نون بالف کشیدہ - فی چرن - ۶ بھ - گر - رام شاہ آبادی ؎ بین پیو دھر چار منوہر ناگر نرمل ہی ٭ چنچل نین سو کومل بین پرین سی کومل ہی ٭ رام کہین تو جوبن مت دھرے شیخ انچل ہی ٭ ایسی پریا کے نہ کنٹھ لگیو تہ جیون نش پھل ہی ٭ او بھری چھاتیون والی نفیس دلبر جانی اک

شفاف جسم رکھنے والی شوخ دیدہ کوکلا کی سی آواز رکھنے والی کمل کے مانند نازک شباب مین مست عمدہ پوشاک پہنے ہوے۔ ایسی پیاری کے گلے نہ لگے تو اوس شخص کی زندگی بے فائدہ ہی = فاعِ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فعَل۔ متقارب اثرم مقبوض محذوف لیکن ہفت رکنی خلاف استعمال۔

(۲۰ برن = کرپٹ)

(۴۵) **گیت** = کاف پارسی بیاے معروف آخر تاے فوقانی = فی چرن۔ س۔ ج۔ بھ۔ ر۔ س۔ لگھ۔ گر سکھدیو ○ جو کہو چوسو کہو نہ مونہ گھور ہو بل دور تین ✤ ڈھگ راور سے ہر ہون ڈرات ہے بلوک بسور تین ✤ کر ہون کہو تب کون اُوتر نند مانو آگ ہی ✤ رنگ راور سے تن کو کہون تنکو جو موتن لاگ ہی ✤ جو کہنا ہو وہ دور سے کہو میرے بدن کو ہاتھ نہ لگاؤ آپ کے پاس ڈرتی اور سسکتی ہوئی رہونگی جب نند خفا ہوگی تو اوسکو کیا جواب دونگی کیونکہ کچھ نکچھ آپ کے بدن کا رنگ میرے بدن مین لگجائیگا صاحب مجھ مہو دودھ نے ۱۲ پر بشرام اور آٹھ پر چرن تمام کیا ہی۔ اسکو گیتا اور ہرگیتکا بھی کہتے ہین = متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن۔ کامل مثمن سالم۔

(۴۵) **ونڈکا**۔ بفتح دال مہملہ مع نون وکسر دال ہندی وکاف تازی بالف کشیدہ (ر + ج) ۳ بار پھر ایک گر پھر ایک لگھ سکھدیو ○ مین کھیو کہ آج شیام شیام اونٹھ مین کہان لگی لکیر ✤ آرسی نہار کے انگو چھیے پچھار کی گلاب نیر ✤ موسمیپ آسے کے سموسکھین ہون کیو کچھوک کھیال ✤ نیک لون بسور سون کچھو رہی اتی چتی سکے نہ لال ✤ مین نے کہا کہ ای شریکرشن آج ہونٹھون مین سیاہی کیونکر لگی آئینہ دیکھکر اسکو گلاب سے دھوئیے اتنے مین میرے پاس سکھیون نے آکر کچھ چھیڑ چھاڑ کی اسلیے کرشن جی میری طرف نہ دیکھ سکے اور نہ جواب دیا۔ ۵ فاعلاتُ رمل مکفوف اگر آخر مین بھی بطریق عربی کف مانو۔ اسکو گوکا بھی کہتے ہین۔

(۲۱ برن = پرکرت)

(۵۶) مدرا - بفتح میم وکسر دال مہملہ وراے بے نقطہ بالف کشیدہ - بقول صاحب چھند مہودھی - فی چرن - ۷ بھ - رام شاہ آبادی ؎ اے جگی رت تے برہا نل چاہت ہی تن بارن + ستیل مند سگند سمیر لگی تہ کو ہی پرچارن + دھاے پری اُت آنکھ سو سارتھ جان بجھاون کارن + آنس بھیے گھرت مورا بھاگ نے کاہ کری اُپچارن + اِدھر جدائی کی آگ بھڑک کر بدن جلایا چاہتی ہی نسیم سحری اُسکو اور بھڑکانے لگی اودھر آنکھ بقاے جسم سے اپنا بچاؤ اور اوس سے دیدار معشوق کا فائدہ جانکر بچھانے کو دوڑی مگر میری بدقسمتی سے اشکون نے روغن کا کام کیا اے سکھی پھر تیری درد رسی اور تیمار بیکار ہی - سکھدیو جی اور بھکاری داس نے یہ وزن لکھا ہی نہین - اسکا نام چھیلا بھی ہی -

(۲۲ برن = اکرت)

اب یہان سے برن سوَیا کی حد مین چھند محسوب ہین

(۵۷) مندرا - بفتح میم دونون ساکن وکسر دال مہملہ وراے بے نقطہ با الف - فی چرن ۷ بھ پھر ایک گرو سکھدیو ؎ نیک سکات نہ کاہ کہے کچھ ایسے بھیے اَمنیت مہا + جانہ کو تو جانہی چور لون آوت ہو یہ آہ کہا + جاگہی باجہی آئے یہ نیور دیور دارن ہی رسہا + آیہ کالھ کچھو مس گھال ہو جاؤ ابی ہر چھورو ہا + لوگون کی بدنامی سے بھی تم نہین ڈرتے ایسے ڈھیٹ ہوے ہو اس ڈھب سے آتے ہو جیسے کوئی چور آئے آخر یہ بات کیا ہی دیکھو پازیب کے بجنے سے دیور جاگ پڑیگا اوسکا مزاج بُرا ہی کل پھر کسی بہانے سے آنا آج چلے جاؤ اُف اُوہ کا ہنا مجھے چھوڑو - بھکاری داس اور سکھدیو نے اسی کا نام مدرا بتا دیا ہی اور مندرا کا نام ہی اوڑا دیا ہی - فاعِ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فعل - متقارب اثرم مقبوض محذوف شازدہ رکنی - اسکا نام سندر اور مانسی بھی ہی -

(۲۳ برن = بکرِست)

(۵۸) **مَتّ گیند**- بفتح میم وتاے فوقانی مشدد وفتح کاف فارسی وتحتانی مفتوح مع نون ساکن ودال مہملہ موقوف- فی چرن- ۷ بھ- ۲ گرُ- ناصر ؎ کام کرنگ کرُودھ کبوتر گیان کے بان سون مارگرائے + نتیہ کالون لگائے بھلی بدھ ست کی سیکھ مین آن پہنائے + اچھیا جراے کرے کوراپن پریم کے پاوک آن پکائے + ایسے کباب بناے کے ناصر بایشنو ہوت کباب کے کھائے + (بایشنو وشن دیوتا کے ماننے والے انکے طریق مین علی العموم گوشت حرام ہی) ترجمہ- جوکوئی شہوت کے ہرن اور غصّے کے کبوتر کو عقل کے تیر سے سکار کرے اور محبّت الٰہی کا نمک لگاکر اچھی چال سے صداقت کی سیخ پر چڑھائے اور خواہش دنیوی کو جلاکر کوئلا بنائے پھر اخلاص دلی کے چولھے پر اسکو بھونے تو ایسے کباب بناکر کھانے سے اے ناصر بایشنو بنتا ہی- اسکو سبھا- بشنی- بجی- مالتی اور اندرب بھی کہتے ہین- فعولن آخر مین سالم باقی مثل سندر-

(۵۹) **چکور**- بفتح جیم پارسی وکاف تازی باواو مجہول آخر راے مہملہ- ۷ بھ- پھر گر- پھر گھ سکھدیو ؎ ناہک بھونہ تریچھ کی ڈارت ناہک ہی کو پنچاوت نین + ناہک منے نہ کھجاوت ہو اَت ہی سُتراہٹ کے کہ ہین + پاین پیار و پردیشئے نہ ریتک سیان ہیے مہ ہی نہ + جوبن دیوسن بے رہ ہین جو کہا کہون جانت ہو کچھ بین + ناحق ابرو پربل لاتی ہو اور ناحق آنکھین بدلتی ہو- اور ٹیڑھی باتون سے مجھے ناحق دق کرتی ہو وہ پیارا تمھارے پاؤن بھی پڑا جب بھی تمنے توجہ نہ کی تمکو ذرا بھی شعور نہین یہ جوبن کیا مدتون تک رہیگا اگر عقل ہی تو خود ہی سمجھ سکتی ہو- اسکا نام نسبد ھا بھی ہی-

(۲۴ برن = ست کرت)

(۶۰) **کریٹ**- بکسر کاف تازی وراے مہملہ مع یاے معروف آخر تاے ہندیہ- ۸ بھ- سید مبارک محدث بلگرامی ؎ کانھ کی بانکی چتون چبھی چت کاڑھ تون جمانکی رہی بال

گو اچھن + دیکھی ہو نوکھی سی چوکھی سی کورن او چھے پھرین او بھرے جت جا چھن +
مار یو گنیھر ہے مو مبارک ہی سہجے کجرارے مرگا چھن + کاجر دے ری نہ اری سہاگن
آنگری تیری کیٹکی کٹا چھن + جب تو کل جھروکے سے جھانک رہی تھی تو تیری بانکی چتون
کا نھاکے دل مین چبھ گئی تھی اور جب سے وہ عجیب نگاہِ شوخ اُنھون نے دیکھی ہو تو
وہ مست و دیوانہ وار پھر رہے ہین تیری سیاہ غزالی آنکھون نے بلاتصنع دل زخمی کیا ہو
ای سہاگن تو کاجل نہ لگا ور نہ تیری اونگلی کٹجائیگی کیونکہ آنکھ چھری کے مثل تیز ہی۔

(۶۱) **گنگو دک** ۔ بفتح کاف فارسی و نون ساکن و کاف عجمی با واو مجہول و فتح دال
مہملہ آخر کاف تازی ۔ ۸ ر ۔ واس ؎ بادہی آسے کے بیر مُوا ین مین بین کے گھاؤ
کیئو کرے گھاوری + آپنی تت ہون ایک ہی باکھیو کون کیئو کرے بات پھیلاوری +
واس ہون کا نھ واسی بنا مول کی چھانڑو نیھو سی نبس بنشاوری + گیان سکھا ن
تا سو جدی رکھشیے پچھیے جاہِ پرتکس ہین باوری + تم بے فائدہ میرے گھر آکر باتون سے
زخمی کرتی ہو جو میرا مطلب تھا وہ مین نے ایکبار کہدیا پھر اسکو طول کون دے مین تمکو
کی درم ناخریدہ لونڈی ہون مین نے اپنے کُل خاندان کو ترک کیا ہی ایسے شخص کو نصیحت
بیکار ہی جو کہ ٹھیک جنوتی معلوم ہو۔

(۶۲) **دو ملا** ۔ بضم دال با واو معدولہ و کسر میم و لام بالف کشیدہ ۔ ۸ س ۔ انگنی لال
چھاپ[۱] رسال بلگرامی با دفروش ؎ انکھیان مُکھ چاہتین دیکھیے کو چھین شرون
سو بین سنائے رہون + ادھرا ادھران رسال چھین ہیے چاہے ہیے مین لگائے رہون +
بھج چاہین گرسے کی ہیل بنون گر چاہین کچ پر چھائے رہون + سب انگ اتی توئے انگ
بنا ترسین کب لو ترسائے رہون + آنکھین چاہتی ہین کہ چہرہ تیرا دیکھین کان چاہتے ہین
تیری آواز سنین ہونٹھ ہونٹھون کو چاہتے ہین سینہ چاہتا ہی کہ تیرے سینے مین چمٹا رہون
بازو چاہتے ہین کہ گلے کی جیل بنجاؤن ہاتھ چاہتے ہین کہ چھاتی پر پڑے رہین ۔ الغرض

میرے کُل اعضا تیرے اعضا کے بغیر ترستے ہین مین انکو کب تک ترساتا رہون - بعض نسخہ مین تیرے چرن کے انپرس کی جگہہ (پرسائے) آیا ہی اور وہ متعدی ہی یعنی چھلانا لہذا خوب معنی نہین جمتے = ۸ فعلن متحرک الثانی - متدارک مخبون مثمن المضاعف - اسکو چندر کلا بھی کہتے ہین - صاحب چھند مہودھنے اسکا نام مادھوی بتایا ہی لیکن صاحب نسخہ چھند اڑنب دو ملاکے آخر ایک گرا اور بڑھا کر اُسکا مادھوی نام بتاتے ہین والثانی ہوالاصح -

(۶۳) **مہابھجنگپریات** - بفتح میم و ہاے ہوز بالف کشیدہ - باقی معلوم - ۸ ی -

داس کب ؎ تھین دیکھیے کی مہاچاہ باڑھی ملاپ کی بچاری ۔ سراہا ہی سمری جو + رہی بیٹھ نیارِی گھٹا دیکھ کاری بہاری بہاری رری جو + بھیی بال پوری سی دوری پھرے آج باڑھی دشا ایش کا دھون کرے جو + ہتھا مین گنسی سی بھنگی ڈسی سی چھری سی مری سی گھری سی بھرے جو + تمھارے دیکھنے کی اوسکو نہایت آرزو ہی ملاقات کی فکر مین رہتی ہی اور آپکی تعریف اور یاد کرتی ہی کالی گھٹا دیکھ کر تنہا بیٹھی ہوئی بہاری بہاری رٹتی ہی وہ عورت دیوانی سی آج پڑی پھرتی ہی اُسکا حال تباہ بہت طول ہوگیا ہی خدا خیر کرے مصیبت مین گھری ہوئی جیسے کالا ڈسیجاے زار و نا توان قریب الموت گھڑیان گن رہی ہی = فعولن ۸ بار متقارب مثمن المضاعف جیسے ذوق ؎ کتاب محبت مین الحضرت دل بتاؤ کہ تم لیتے کتنا سبق ہو + کہ جب آن کر تمکو دیکھا تو وہ ہی لیے دستِ افسوس کے دو ورق ہو + اسکو چندر کر پڑا بھی کہتے ہین -

(۲۵ - برن = آتِ کرت)

(۶۴) **املا** بفتح ہمزہ و میم مفتوح و لام بالف کشیدہ - ۸ س - پھر گر - بسنت بدایونی ؎ مگر دُھج کوٹ لجین چھپ سُون سر سیرُہ انبک دُوے رت نارے + کر سند ھہ بانہ بسنت منوگج مسچک چیکن گھونگر وارے + کٹ بھانت کسے سر چانپ لیے

پت پیٹ مہا چپلاوت کارے * من بھول نہ تاہ سدا یدھ تین رٹ سوت جاگت چت سنبھارے * کرورون کامدیو اوسکے حسن سے شرماتے ہین دو آنکھین لال کمل کے مثل ہین بانہین ہاتھی کی سونڈ کے مانند سڈول سیاہ بال چکنے گھونگھر والے۔ کمر کسے ہوے ترکش لگا ہوا تیر و کمان لیے ہوے۔ زرد دوپٹا کاندھے پر جیسے بجلی کی چمک۔ ایسے گھنشیام کو ہوشیاری سے ایدل کسی وقت نہ بھول = آٹھ فعلن متحرک الثانی اور ایک فع آخر مین۔ غریب مخبون اخذ مگر نون کن خلاف استعمال۔ اسکا نام سندری بھی ہے۔

(۲۶ برن = اتکرت)

(۶۵) سُکھد۔ بضم سین مہملہ و کاف تازی مخلوط بہا مفتوح مع دال مہملہ آخر۔ فی چرن۔ آٹھ س۔ پھر ۲ لگھ۔ واس ے مہا گن بنت کی داس بڑھی یکسے جب ریجھ کے دان جواہر * گن بنتہ تے پن دانہ جس پھیلت جات دکنت کے باہر * جم مالتی سون اتِ نیہ بنا ہے نے بھونر بھیور سکائی مین جاہر * ار بھونرہ کو ات آدر کینھ سو باس مین مالتی یون بھئی ماہر * جب سخی خوش ہو کر جواہر دیتا ہے تو اہل ہنر کی قدر بڑھتی ہے اور اہل ہنر سے سخی کی ناموری بیحد پھیلتی ہے جس طرح چنبیلی سے محبت کر کے بھونرا عشق مین مشہور ہوا اور بھونرے کی عزت کرنے سے خوشبو مین چنبیلی کا مذکور ہوا۔ یہان سویا تمام ہے اور چھبیسون سنسکرت کے پرستار کے القاب کا اختتام ہے۔

(۲۷ - برن)

یہان سے چھند دنڈک بھید مین شامل ہین

(۶۶) کسمستبک۔ کاف تازی و سین مہملہ دونون مضموم و فتح میم با سین مہملہ ساکن و تاے فوقانی مفتوح و فتح باے موحدہ و کاف تازی ساکن۔ فی چرن۔ ۲۹ - واس کسے [illegible]

ہر ساتھ اُرُوجو تین کے ہاتھن یاہِ پرباہ دھرے گلدست پھبی + ہر جُو کے ہرائے کو بہ
تیر تلاس کر دانمان کے داس ابی + چت پاے تے لیلی ملی ہین منوسمت تبکی کسمیش کی
سین سبکی + ای سکھی شری نندلال جب جنگل سے عورتون کے ساتھ رونق افروز ہوے
تو اونکے ساتھ اون اوبھری چھاتی والیون کے ہاتھ ہین اسطرح گلدستے پھبتے تھے
گویا مہادیو کے ہرانے کو (جو کہ کامدیو کے دشمن ہین) بہت تیر دھونڈ نکالے اور کامدیو
(یعنے شہوت) کی اجازت پاکر کامدیو کی فوج گویا جمع ہوئی ہی جنکے ہاتھون مین گلدستون
کے تیر ہین = ۹ فعلن متحرک الثانی - بحر غریب مخبون مگر نورکن خلاف استعمال -

(۲۸ - برن)

(۶۷) مَہی دَھر - بفتح میم وہاے ہوز بایاے معروف ودال مہملہ باہاے مخلوط مفتوح
آخر راے مہملہ - فی چرن - ۱۴ تومر - آٹھ آٹھ برن پر ۳ شبرام - ۴ برن پر تمام - (تومر =
لگھ + گر) یا یون سمجھو کہ (ج + ر) ۴ بار پھر (ج + گر) ایک مرتبہ = فی چرن -
لیکن اول آسان اور دوم مشکل وبدئین ہی - اُتم مہاکب ے گرے سروج ہار ہی -
کپول ہو سُڈھار ہی - سُبھو نرپانت بار ہی - برجیش ہی + لسی سکھور ماتھ ہی - چھری پرسون
ماتھ ہی - انا تھ کو سناتھ ہی - رمیش ہی + مینگر بکتر تچھ ہی - دھرے میور پچھ ہی - جٹی سرتن گچھ ہی
سرشیش ہی + انوپ روپ انگ ہی - لکھے جھری انگ ہی - سگوال بال سنگ ہی -
سبیش ہی + گلے مین کمل کے پھولون کا مالا گال سڈول بال بھونرون کی قطار برج کے
مالک ماتھے پر ٹیکا پھولون کی چھڑی ہاتھ مین متیمون کے وارث لچھمی کے خاوند جنکے منہ
کے آگے چاند ہیچ ہی مور کے پرون کا مکٹ سر پر جسمین جواہر جڑے ہوے دیوتاؤن کے
بادشاہ بدن کا حسن بمبیل جنکو کامدیو دیکھکر بے رونق ہوا اچھے گوالون کے لڑکے ساتھ واہ
کیسا بناؤ ہی -

(۲۹ - برن)

(۶۸) **لبسدھا دھر**- بفتح بائے موحدہ وسین مہملہ مضموم ودال مہملہ بائے مخلوط بالف کشیدہ ودال مہملہ بائے مخلوط مفتوح آخر رائے مہملہ- ۹س- ۲ لگھ- رام شاہ آبادی

اک کامن اوبھت کلپ لتا کے سمان ترانگ پہ باگ مین ہی من موہت +
کملاکرت نین کپول گلاب چمیلی سے دنت سوچمبک گات ہی ٹوہت + ادھر اکند
روکیج نارنگ سے نتک چونچ سی ناک کپوت سوکنٹھ ہی سوہت + رت راج سمان
چلومن موہن دیکھ دیرے آیکھ کو مگ جوہت + ایک عجیب عورت طوبیٰ قامت
باغ مین حوض پر دلبری کررہی ہی جسکی آنکھین کنول کے مانند گال گلاب کے پھول
دانت چمیلی کی کلی دکھائی دیتے ہین لال لال ہونٹھ کندر وچھاتیان نارنگی سی ناک
توتے کی چونچ گلا کبوتر کا سارونق پزیر- ای دلدار آپ بادبہاری کی طرح چلیے
وہ دیر سے آپ ہی راہ تک رہی ہی-

(۳۱ - برن)

(۶۹) **مَن ہرن**- بفتح میم وکسر نون وہائے مفتوح وفتح رائے مہملہ مع نون آخر-
پہلے تمیں اکشر لاؤ خواہ لگھ خواہ گرو پھر آخر مین گرملاؤ- ۱۶ پربشتراں - ۱۵ برن پر چرن تمام-
موہن سلطانپوری پیاری رت رنگ سپھ جنگ جیت بیٹھی پرات- آنک سمبھٹن
کو انام بجست ہی + آنگی دینھی نچن بھجن باجو بند دینھو- نوپرکن بیندی بھال کو لست ہی +
موہن سکب نین انجن ادھر بیری- جنگھن دکول کرن پھول بلست ہی + پاچھے پرے
یا تے تان بھونہن کٹا چھن یے- بار بار بندن سون بارن کست ہی + پیاری رات کی
مزہ دینے والی عاشق کے ساتھ حسن کی فوج لیکر لڑی اور صف جنگ کو جیت بیٹھی-
وقت صبح بدن کے سپہ سالارون (اعضا) کو اس فتح کا انعام بخشتی ہی یعنی محرم پستان
کو دی بازو بند باہنون کو پازیب پاون کو قشقہ پیشانی کو عنایت کیا سرمہ آنکھون کو
گلوری ہونٹھون کو لہنگا کولون کو کرن پھول کانون کو خلعت دیا پھر بھوین تان کر ترچھی

آخر مین - ۱۶ پر بشبرام - ۱۵ پر تمام - نہال کب ساکن نگوما ضلع کانپور ؎ مورن ٹیرا کرین گھوم گھن گھیرا کرین بھیگ ہوا بھیرا کرین بھوتہین اٹھی ہون ٭ دھرا دھمک بارگھن کی گھمک چار - چپلا چمک چونک اندر نہ پیٹھی ہون ٭ سکب نہال ساج سنوار ہو سنگار آج - سانجھ ہی سے بیر گاج سوتن سون اٹھی ہون ٭ پون اب ڈولا کرے کو ندھا روپ کھولا کرے - پیہا پیا پیا بولا کرے پیا کے پاس بیٹھی ہون پنگل کے مور کوکا کرین بادل جھوم جھوم کر گھرے رہین مینڈک شور مچاتے ہین تو مچائین مین بھوین خمار رکھے ہوے ہون رعد کی گرج بادلون کی گمک خوب ہی بجلی کی چمک سے چونک کر اب نہ بھاگونگی سولہون سنگار سجکر شام ہی سے دشمنی ٹھان کر سوتون سے کشیدہ رہونگی ہوا چلا کرے کو ندھا ہوا کرے پیہا پی پی چلایا کرے میری پاپوش سے ین تو اپنے پیا کے پاس بیٹھی ہوی مزے اڑا رہی ہون مجھے کسی کا ڈر کیا ہی -

(۳۲ - برن)

(۷۲) کُنڈلنی - بضم کاف تازی وسکون نون وفتح دال ہندی وکسر لام ونون بایے معروف - اکتیس حروف بلا قید پھر ایک لگھ - ۱۶ پر بشبرام - ۱۶ برن پر چرن تمام - کویا ضلع عظیم آبادی ؎ کُند کی کلی سی دنت پانت کو مدی دیسی - بیچ بیچ میسی ریکھا ای سی گرک جات ٭ بیری تیون رچی سی لکھی ترچھی سی - ایسی انکھیان وی پھری سی پھرک جات ٭ رس کی ندی سی تھاہ دیا ندھ کو نہ دیسی - چکت اری سی رہت ڈری سی سرک جات ٭ پھندن مین پھنسی سی بھرم بھیج مین کسی سی - تا کے سیسی کرے مین سدھا ئی سی ڈھرک جات ٭ دانتون کی تبیسی چمیلی کی کلی ایسے شفاف جیسے چاند درمیان درمیان مسی کی ریکھ گویا آب حیات بھرا ہوا ہی اسپر پان کا رنگ خدا کی صنعت ترچھی نظرون سے گھورتی ہی تو مچھلی کی طرح انکھین پھڑک جاتی ہین عورت کیا ہی ایک مزے کی ندی ہی جسکی تھاہ دیا ندھ کو نہ ملی چونک چونک کر ہٹ مین بھری ہوئی

نظر سے نفگی مین بار بار بالون کی شکین کرتی ہی کہ تمنے لڑائی مین کیون پچھا دیا اور ظاہر ہی کہ بال پیچھے پڑے رہتے ہین - اس جزا و سزا سے مراد صبح کا سنگار ہی - اسکو گھنا اکھری بھی کہتے ہین -

(۷۰) **سَلل** - بفتح سین مہملہ و لام مکسور مع لام - فی چرن ۲۸ حرف بلا قید لگھو و گر - پھر ایک ر - ۱۶ برن پر بشرام - ۱۵ پر تمام - سید نظام الدین احمد بلگرامی چھاپ مدھنایک عرف میران مدھنایک کلف ماہ کے وصف مین کہتے ہین ؎ کوئو کوئو کہے چندکے مرگنک انک دیکھیت - کوئو دیکھے چھایا چھپ بھوتل پر کاس کی + کوئو کوئو اندھکا پیوہی سو پیکھیت - کوئو کہے کالمان کلنک انیاس کی + مدھنایک کہے سار ہر لیو کرتار - تاہی کی سنواری بھامان کا نھ کے بلاس کی + تاہی دن تے پرے چھید چھپاتی چھپا کر کے - وار پار دیکھیت نیلتا اکاس کی + کوئی کہتا ہی چاند کے گود مین خرگوش دیکھتے ہین کوئی کہتا ہی زمین کے عکس کا سایہ اوسمین چھپا ہی کوئی کہتا ہی چاندنی چھٹکی رات کا اندھیارا چاند پیگیا ہی وہی کلف نبکر دکھائی دیتا ہی کوئی کہتا ہی کہ اندر کے کہنے سے اسنے دھوکا دیا تھا اوسی برائی کا داغ لگا ہی مدھنایک کہتا ہی کہ خدا نے چاند کا اصل الاصول نکال کر کرشن کی محفل کی عورتین بنائین پھر جسدن سے جہان جہان کا اصل الاصول نکالا وہان وہان چاند کے سینے مین سوراخ پڑگئے اون سوراخون کی راہ سے آسمان کا نیلا رنگ وار پار دکھائی دیتا ہی یہ کلف ماہ نہین ہی (اہلیا نام ایک حسین عورت شوہر دار پر اندر عاشق تھے چاند نے بنجا طر اندر مرغ بنکر آدھی رات سے بانگ دی تاکہ اہلیا کا خاوند صبح کے دھوکے جنگل کو چلا جاے اور اندر کا مقصد بر آئے خدا نے اس فریب دہی پر چاند کو کلنک لگایا) صاحب چھند مہود دھ آٹھ آٹھ برن پر ۳ جگہ بشرام اور ۷ برن پر سلل کا ہر چرن تمام بتاتے ہین -

(۷۱) **مَہمَک** - بفتح میم و ہاے مفتوح مع کاف - ۲۸ حرف بلا قید پھر ایک - م -

صحبت سے ڈری ہوئی عاشق کے پھندے مین پھنسی ہوئی آغوش مین کسی ہوئی جسکی سسکار بھرے آہ بجیات کی شیشی ڈھلکتی ہو۔ اسمین اکثرون نے ۱۰ برن پھر ۸ پھر ۸ پر بشرام کیا ہی اور ۶ برن پر چرن تمام کیا ہی۔

(۷۳) **برن جل ہرن** بفتح باے موحدہ وراے مہملہ آخر نون وجیم تازی مفتوح مع لام وفتح ہا وراے مہملہ بنون آخر۔ ۳۲ حرف بلا قید۔ ۱۶ پر ایک لگھو واجب اور وہان بشرام پھر تیئیس پر ایک لگھو واجب اور وہان چرن تمام۔ پھیرن کب ؎ اَلی انار اَربند کو برند بار۔ بہا پھل بدرم نہار رہے تول تُول ٭ گیندا او گلاب گل لالہ گلاباس اب۔ جامین جیو جاوک جبا کو جات بھول بھول ٭ پھیرن پھبت تیلسے پایں للائی نول۔ اینگر بھرے ڈول اُمڑت جھول جھول ٭ چاندنی سی چندر مکھی دیکھو اوٹھی برج چند۔ چاندنی بچھونا گل چاندنی سی پھول پھول ٭ عمدہ گلنار اور لال کمل کا جھنڈ اور کندر و اور مولسا اپنی برابری مین دیکھتے ہین گیندا اور گلاب اور گل لالہ اور گل عباس کا رنگ اور مہاور اور ہل ہلے کا پھول ان سب کی جان بکلتی ہی اوسکے تلوون مین ایسی سُرخی ہی جیسے ڈول مین جوش کھاتا ہوا شنجرف۔ ای برج چندیہ چاندنی سی مہرو چاندنی کے بچھونے پر گل چاندنی کے مثل پھول اوٹھی ہی۔ اسکو روپ گھنا اکشری بھی کہتے ہین۔

(۷۴) **مین کیت** ۔میم باتحتانی معروف ونون معلن وکاف تازی باتحتانی مجہول وتاے فوقانی آخر۔ (ج +ل) ۵ بار۔ بعدہ ایک لگھو پھر ایک گرُ۔ آٹھ آٹھ پر ۳ بشرام۔ آٹھ پر چرن تمام۔ رسال کب بلگرامی ؎ کھری جو شیام گات کی۔ نہ جانون کون جات کی۔ اَنیک نیک بھانت کی۔ سُبھاے بھینٹ ہوے گئی ٭ بہو بہوہین ساتھ کی۔ سبھاوتی ہی گات کی۔ انیک چور ہاتھ کی۔ متی کی موج کر گئی ٭ گہی نہ جات بھامنی۔ لجات جات کامنی۔ نہ ڈیٹھ ہوت سامنی۔ دیال ہوے چتی گئی ٭ رسال مین جو رکے۔ بسال بھونہ مور کے

چٹاک چت چور کے - پٹاک پٹ دی گئی + ایک سبزہ رنگ عورت خدا معلوم کس قوم کی عجیب وضع کی مجھے اتفاقاً مل گئی بہت عورتین اُسکے ساتھ تھین اوسکا بدن سانچے مین ڈھلا ہوا قسم قسم کی چوڑیان پہنے ہوے اپنے دل کی خوشی کر گئی دوڑ کے پکڑو تو پکڑی نجائے شرمائی جاتی ہی آنکھ سامنے نہین کرتی مہربان ہو کر کنکھیون سے دیکھ گئی - رسیلی آنکھین ملا کر یا ای رسال آنکھین ملا کر بڑی بڑی بھوین موڑ کر چٹ سے دل چُرا کر پٹ سے پٹ بند کر کے چلدی - اسمین رسال کا لفظ بطریق ایہام واقع ہی - پہلے چرن کا انپیراس بسبب واو معدولہ فتح کے ساتھ ہمقافیہ ہی جیسے فارسی مین اشمام ضمہ کا قافیہ فتحے کے ساتھ بہت آیا ہی ویسا ہی یہ بھی ہی = ۸ مفاعلن - بحر ہزج مقبوض مثمن المضاعف

(۳۵ — برن)

(۷۵) **پلّب** - بفتح باے پارسی و لام مشدد مفتوح آخر باے موحدہ مفتوح - فی چرن پنتیس ۳۵ اکشر خواہ لگھ خواہ گر - ۱۷ برن پر بشرام - ۸ پر چرن تمام - انتم داس کب بدایونی

جا کی اُور دیکھے نیک تیکھن چکھ کوین سون - تہ کی چھتیان مانہہ لاگت جم سلاکے ہین +
(باعلان ۱۲)
سپھری سی تھہرین مانہ چھیر ساگر بیچ - مرتنک جیاون کو پیوش سم بلاکے ہین + کھنجن او چکورن کی کہان گت سہتا کی - چپلائی سون چنچلاکے پرت جہان پھلاکے ہین + کہین کب انتم چنچل چلاکے ہین بلاکے - کرین کام سبلاکے کہاوین نین ابلاکے ہین + جسکی طرف وہ کٹیلی آنکھون سے دیکھے اوسکے سینے مین سلاخ کے مثل نظر چبھتی ہی اوسکے گورے مکھڑے پر آنکھ یون دکھائی دیتی ہی جیسے نہر لبن مین مچھلی تیر رہی ہو اوس عورت کے دیدے مُردون کے جلانے کو آب حیات کے مثل ہین مولا اور چکورون کی کیا طاقت کہ اوس سے آنکھ ملائین اوسکی شوخی دیکھکر بجلی بھی تڑپتی ہی وہ شوخ اور چالاک دیدے غضب کے ہین آنکھین تو عورتون کی کہلاتی ہین مگر کام بہادرون کے کرتی ہین اس نزاکت پر یہ تمہتی انھین کا کام ہی - سویا اور دنڈک کبت کہلاتے ہین -

تکملہ

مختلف برنون مین نو چھند اور آئے ہین یون (۱) نبھ- بفتح نون و موحدہ با ہاے مخلوط- اسمین فی چرن ۲ ن- ۷ ر- ہین جسکے ۲۷ برن ہوے اب ہر چھند مین ایک ایک رکن اپنے مقام پر علی الترتیب بڑھتا جائیگا مگر- ن- وہی رہینگے اسطرح (۲) ارن بفتح ہمزہ و سکون راے مہملہ بانون = ۲ ن- ۸ ر- ۳۰ برن (۳) ارنو- ہمزہ و راے مہملہ و نون و واو سب مفتوح = ۲ ن- ۹ ر- ۳۳ برن (۴) بیال- موحدہ مکسور باتحتانی مخلوط بالف کشیدہ آخر لام = ۲ ن- ۱۰ ر- ۳۶ برن (۵) جیوت- جیم تازی بایاے معروف و میم باواو معروف آخر تاے فوقانی = ۲ ن- ۱۱ ر- ۳۹ برن (۶) لیلاکر- لام باتحتانی معروف و لام ثانی بالف کشیدہ و کاف عربی باراے مہملہ = ۲ ن- ۱۲ ر- ۴۲ برن (۷) اُدام- بضم ہمزہ و دال مہملہ مشدد بالف کشیدہ آخر میم = ۲ ن- ۱۳ ر- ۴۵ برن (۸) شنکھ- شین معجمہ مفتوح و نون ساکن و کاف تازی باہاے مخلوط ۲ ن- ۱۴ ر- ۴۸ برن (۹) آگم- الف ممدودہ و کاف پارسی مفتوح آخر میم = ۲ ن- ۱۵ ر- ۵۱ برن-

بھکاری داس نے صرف شنکھ چھند کہکر آگم کے سوا سب کی مثالین اسی سے نکالین اور ہر چھند کے چرنون کے انپر اس اوسی شنکھ مان جائے جس چھند کے چار ون چرنون کو چاہو قطع کرلو معنی نین فتور نہ آئیگا ہم یہان وہی چھند نقل کرتے ہین جہان پہلا چھند ختم ہوا ہی وہان ایک کا ہندسہ دیا ہی- جہان دوسرا آخر ہوا ہی وہان ۲ کا- جہان تیسرا تمام ہوا وہان ۳ کا- جہان چوتھا تکمیل کو پونچا ہی وہان ۴ کا- جہان پانچوان کامل ہوا ہی وہان ۵ کا- جہان چھٹا پورا ہی وہان ۶ کا- جہان ساتوان انجام کو پونچا ہی وہان ۷ کا- جہان آٹھوین چھند کا خاتمہ بالخیر ہوا ہی وہان ۸ کا ہندسہ لکھا ہی اور چارون چرنون مین یہی ترتیب ہی- طالب کو چاہیے کہ ہر چھند کی تعریف اور نام خطوط

وعدانی کے انہ رونی ہندسون کے بعد کی عبارت سے (جو ہم صدر عبارت تکملہ مین لکھ چکے ہین) سمجھ لے۔ باقی رہا نوان چھند یعنی آگم وہ آگے ہم بیان کرینگے۔ مارمہرہ مین ہر ایک چھند کی مثال جدا جدا بھی لکھی ہی۔

(۴۸ - برن)

(۷۶) **شنکھ** - چہرہ معلوم - تعریف معلوم - داس کب ۵ چرن سرن ہون سدا تاہ کیھوکر پاسندھ گوپال گوبند وامودر ۱ ہشن جو ۲ مادھو ۳ شیام جو ۴ اوسیھو ۵ سنکھدا ۶ سرن ہی ۷ داس کو ۸ ۔ سنکی ہری ۹ ہین پال ہی آپنو جانکی سے ۱۰ شیوش بشمبھر ۱۱ جشن جو ۱۲ راگھو ۱۳ رام جو ۱۴ اوپر بھو ۱۵ دکھہا ۱۶ ہرن ہی ۱۷ تراس کو ۱۸ ۔ سبش بدت جاش سنسار کے بیچ مین سربدا ایش ہی دیو دیوتیش کو دھرم ہی ۱۹ پالبو ۲۰ جیا بو ۲۱ مار بو ۲۲ جو گو ۲۳ ہی چھون ۲۴ وید مین ۲۵ ۔ بچن کرے چت مین تاہ کو نت ہی وان ہی سدھ کرلوک لوکیش کو ۲۶ کرم ہی ۲۷ گھ بو ۲۸ لیا بو ۲۹ تار بو ۳۰ سو بھنو ۳۱ کیون لہون ۳۲ بھید مین ۳۳ ۔ جو آپ کی حفاظت مین آتا ہو اے دریاے رحمت اے گوپال اے گوبند اے دامودر اے ہشن جی اے مادھو اے شیام جی اے بذات خود قایم اے سکھ دینے والے اوسپر آپ مہربانی کرتے ہین لہذا داس آپکی پناہ مین آیا ہی۔ دل مین ترس کھاکر اپنا جانکر ہماری پرورش وہی کریگا جو جہان کا مالک اور رب اور ہشن جو اور راگھو اور رام جو اور پربھو اور دکھ دفع کرنے والا اور تکلیف کھونے والا ہی۔ جسکی شہرت جہان مین ہی وہ دیوتاؤن اور اونکے بادشاہ کا مالک ہی اوسپر فرض ہی پرورش کرنا زندہ کرنا مارڈالنا وہ چارون وید مین مذکور ہی۔ اوسکو دل مین ہمیشہ یاد کیجیے تمام عالم اور عالم کے مالکون کی کارروائی کرنے والا ہی اوسکا کام ہی مارنا اور ظاہر کرنا اور نجات دینا پھر مین وہ بیان کرکے اوسکا بھید کیونکر پاسکتا ہون۔

(۵۱ - برن)

(۷۷) **آگم** - چہرہ اور تعریف تکملہ مین مذکور ہی - کب اُتم داس بدایونی سے
برنت سکد وید چارون جسی تاہِ کیون بھوپیے کوٹ بادھا مٹین دوش سارے کٹین
رام کونام لے نام لے اورہین بھانت نامکت ہی + اگ جگھ بچ باس جاکو دھرو دھیان
تاکو سدا نیم سے پریم سے بھاو بیراگ سے گیان سے مان سے تیاگ کے کام کرو دھا دکو
سادھتا جگت ہی + شمن مکھ دلین گلین پاپ ناناکرالا مہا گھور کالا کلو، کال
کو جال کاٹین اوکھاڑین اہنکار کی بیل پاتی نہی اکت ہی + امرپت بھنین رمانا تھ
پاتھوج سے پادپوجو نہین تاپ سنتاپ کلیشا دو دابا بشا دھا اپادھی پرادو
نراجن سوکوٹ لوبھکت ہی + جسکے اوصاف چارون وید مین ہین اوسکو بھولنا کیسا
اوسکی یاد سے کرورون آفتین ٹلتی ہین سب گناہ معاف ہوتے ہین اسلیے رام رام
کیا کرو بنجات کی اور کوئی صورت نہین - جو کل مین سمایا ہوا ہی اوسکو ہمیشہ بطریق وظیفہ
مقررہ اور خلوص دلی اور اپنے سلسلے اور تجویز اور تخصیص سے تارک الدنیا ہوکر از روے
مکاشفہ و قدر دانی اور شہوت و غصہ وغیرہ سے پشم پوشی کرکے یاد کرو درویشان کامل
کی راہ یہی ہی - اس راہ سے مالک دوزخ کا حوصلہ پست کرتے ہین طرح طرح کے
گناہ دفع ہوتے ہین اور مصیبت عظیم کی تکلیف اور زمانہ موجودہ یعنی کلجگ کے پھندے
کاٹتے ہین غور کرکے درخت کو وہ لوگ بیخ وبن سے اوکھیڑتے ہین یہی بزرگون کا قول
ہی - اندر کہتے ہین کہ لچھمی کے مالک کے کمل سے پاؤن پوجو ابھی تکلیف اور مصیبت عظیم
اور دکھ وغیرہ جو نارجہیم کے مثل ہین اور رنج دلی وتہمت وغفلت وپیدائش سیکڑون
بار بھگتنی ہی - جو حکملہ کی عبارت بخوبی سمجھ لیگا وہ یہ نکتہ بھی پا جائیگا کہ ۳۲ برن کے
بعد سے یہان تک ایک ایک رکن بڑھتا گیا ہی چونکہ رکن ۳ برن کا ہوتا ہی لہذا
ہر ایک کے درمیان سے دو دو برن کے چھند نکل کر درمیانی نمبر گم ہوگئے اور کم نہین ہوئے

سم برت چھند اسقدر تھوڑے نہین زیادہ مطلوب ہون تو مارمہرہ پر ہاتھ صاف کرو۔

(اردھ سم برت)

(۷۸) بیگوتی - بائے موحدہ باتحتانی مجہول و فتح کاف پارسی و واو مفتوح و تاے فوقانی باتحتانی معروف پہلے اور تیسرے چرن مین ۳ س - ایک گر - پھر دوسرے اور چوتھے مین - ۳ - بھ - دو گر - واس ے منگوا دھرا رنگ کیون ہی + باڑھ گئی بکواد گھری دوے + سگروتن سیدسون ہی + توے ڈر آوت بیگوتی ہوے + یہ بطریق سوال و جواب کے واقع ہی - ترجمہ - (س) تیرے ہونٹھون کا رنگ کیون اوڑ گیا ہی (ج) - دو گھری تک ایک سکھی سے مین بکواس کرتی رہی - (س) - تیرا تمام بدن پسینے پسینے کیون ہو گیا - (ج) مین تیرے خوف سے ابھی دوڑی چلی آتی ہون

(۷۹) بھدرا بر اٹھ - بائے موحدہ مخلوط بہا مفتوح و دال مہملہ مشدد و ساکن آخر رائے مہملہ موقوف و کسر بائے موحدہ ثانی و رائے مہملہ بالف کشیدہ و تاے ہندی با ہاے مخلوطی موقوف - پہلے اور تیسرے چرن مین ۷ ج - پھری - پھر دوسرے اور چوتھے مین - ۳ بھ ۲ گر - اتم کب ے دیو لیشس مکند یادو ویشا + مادھو کیشو کرشن دوار کیشا + گوپیشر گبند گوکلیشا + شری دامودر موہنا برجیشا + دیوتاون کے مالک اور مکند اور یدو ونشیون کے سردار مادھو کیشو کرشن دوارکا کے مالک دنیا کے حاکم گایین پالنے والے گوکل کے وارث خداوند محبت سے بچپن مین بندھنے والے لوگون کے دل لبھانے والے برج کے ایش یعنے حاکم و سردار و مالک - اسکا پہلا اور تیسرا چرن بروزن - مفعول مفاعلن فعولن - بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف ہی - اس وزن پر فارسی وارد دین اکثر مثنویان ہین جیسے نلدمن فیاضی و گلزار نسیم و یا شنکر وغیرہ

(شسم برت)

(۸۰) سورکھ - بفتح سین مہملہ و سکون واو و رائے مہملہ مفتوح و بائے موحدہ مخلوط بہا

ساکن - پہلا چرن - س + ج + س + گھ - پھر دوسرا چرن ان + س + ج + گر - پھر تیسرا چرن - ر + ن + بھ + گر - پھر چوتھا چرن - س + ج + س + ج + گر - سکھدیو ؎ ات ہی جمھانت انگرات ۔ کہت سُترات بات ہو + جو کچھو ہیچ ہو کہیے + تب ہین نوا سے درگ سونہ کھات ہو + بہت ہی جماہیان اور انگڑائیان لیتے ہو اور بات کرتے ہوے زبان لڑکھڑاتی ہی - اور جیون ہین بھی کوئی بات پوچھیے تو اسیوقت جمھیپ کر قسمین کھانے لگتے ہو - یہ ہی کیا - اسمین دوسرے چرن کو چوتھے چرن کے ساتھ ہمقافیہ کیا ہی باقی دو کا انتپراس چھوڑ دیا ہی -

چلتے چلتے ایک بات اور سن لو کیدار بھٹ وغیرہ جمہور علما کا اتفاق اسی پر ہی کہ چھند سب دو قسام کے ہین اول ماترا کے شمار والے جنکو ماترا برت کہتے ہین دوم حروف کی تعداد والے یعنی برن برت - یہی دونون قسمین ہم فصول گزشتہ مین بیان بھی کر چکے - لیکن بھاسکر اچارج کا قول ہی کہ سب چھند تین اقسام کے ہین -

۱ گن برت ۲ ماترا برت ۳ برن برت - چنانچہ ہلایدھ جی اوسکی شرح مین بعبارت سنسکرت یون کہتے ہین - چھندسترِ بدھم - گنڑ - ماترا - برن - بھیدات اُدِمارِیا دِدوی تین بیتالیا دِ تو تین چولکا د + ترجمہ چھند تین طرح کے ہین اول گن بھید دوم ماترا بھید سوم برن بھید گن مین آریا وغیرہ اور ماترا مین بیتالی وغیرہ اور برن مین چولکا وغیرہ شامل ہین - پنگل کا بیان اس قدر بس ہی - اللہ بس باقی ہوس ؎

قاعدۂ نوزدہم فرہنگِ مصطلحاتِ علم عروض و پنگل ترتیب وار

اس قاعدے مین دو فصلین ہین - اول مین عروض کے وہ الفاظ ہین جنکے لغوی معنے مضامین کتاب کے ساتھ درج نہین ہوے اور نہ وہان اصطلاحی معنون کو لغوی معنون سے مطابقت دی - یا بطریق اجمال ذکر کیا اور یہان مفصل بیان ہونگے اور لغوی کو اصطلاحی معنون سے مطابق کیا جائیگا فصل دوم مین سنسکرت اور بھاشا الفاظ کے وہ معنے ہین جو شیدشتوم مہانرھ اور امرکوش وغیرہ مین ہین -

فصلِ اول لغاتِ متعلقِ عروض

(الف)

(ابتدا) بالکسر وسکون موحدہ و تاے فوقانی بکسر و دال مہملہ بالف کشیدہ - آغاز ہر چیز - اور مصرعِ دوم کے شروع کا رکن - بقول بعضی اول مصرع اول کا نام صدر رکھا تو شروع مصرع دوم کا نام ابتدا رکھدیا تاکہ اصطلاحاً فرق باقی رہے - ممکن تھا کہ صدر کو ابتدا اور ابتدا کو صدر رکھدیتے

(اجزا) بالفتح جُزء کی جمع ہے جسکے معنے کسی چیز کا ٹکڑا - اسباب و اوتاد و فواصل کو اسواسطے کہتے ہین کہ وہ ارکان کے ٹکڑے اور اجزا ہین -

(اذالہ) بالکسر و ذال معجمہ - دامن دراز کرنا اور پھیلانا - وتد مجموع آخر کے دوسرے متحرک کے بعد ایک ساکن بڑھا دینے کو دامن پھیلانے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا - اسکا مادہ ذیل ہے جسکے معنی دامن -

(اسباغ) بکسر اول و سین مہملہ و باے موحدہ بالف آخر غین معجمہ - تمام کرنا - باقی تسبیغ مین دیکھو -

(اصم) بفتح اول و صاد مہملہ مفتوح - بہرا شخص جسکی فارسی کر اور ناشنوا ہی - دائرہ منعکسہ کی ساتوین بحر کا نام اسواسطے ہی کہ اسکے آغاز پر وتد مفروق ہی اور وہ گران ہی - لہذا گرانی کو صمم سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا -

(اصول) بالضم اصل کی جمع ہے جسکی فارسی بیخ اور ہندی جڑ ہی - وہ رکن جسمین کچھ

تغیر نہوا ہو وہ دس ہین جنکو اصول افاعیل کہتے ہین سب بحرین انھین سے پیدا ہوتی ہین جسطرح بیخ سے سارا درخت قیام پذیر ہوتا ہی۔ کبھی یہ لفظ بحر سالم کی صفت بنتا ہی جس سے اوزان مستخرج ہون۔ یہان بھی وہی نسبت ہی جو بحر کے ساتھ بیان کی۔

(اضمار) بالکسر وضاد معجمہ آخر اے مہملہ۔ چوپائے کی کمر پتلی کرنا اور بھوکا رکھکر لاغر کر دینا تاکہ چالاک ہو جاے اصطلاحًا متفاعلن کے متحرک دوم کو ساکن کرنا چونکہ یہ متحرک متفاعلن کے متحرکات ثلاثہ کا وسطی حرف تھا بدین سبب کمر سے تشبیہ ہوئی اور اوسکے ساکن کرنے سے رکن مین سستی آگئی کیونکہ پہلے سبب ثقیل تھا اب خفیف ہوگیا لہذا یہ نام پایا۔

(اعشیٰ) بفتح اول وسکون عین مہملہ وفتح شین معجمہ بالف مقصورہ کشیدہ۔ یعنی شبکور۔ عرب کے ایک عظیم الشان چندھے شاعر کا لقب ہی جسنے متقارب مقصور ومحذوف مین اکثر اشعار کہے ہین۔

(افاعیل) افعال کی جمع کثرت ہی جو کہ ارکان کا نام ہی۔

(افعال) بالفتح فعل کی جمع ہی اور ارکان کا نام اس سبب سے کہ خلیل نے فا وعین ولام پر عروض کی بنیاد رکھی۔

(امثال) بالفتح مثل بالکسر وسکون ثانی کی جمع ہی (مثل دیکھو)

(انفکاک) بکسر اول وسوم آپس سے جدا ہونا اور کشادہ ہونا۔ کسی بحر کے اجزا کا دوسری بحر کے اجزا سے نکلنا گویا اوس سے کھل کر جدا ہونا ہی۔

(ایقاع) بیاے معروف مع قاف وعین مہملہ۔ واقع کرنا۔ اصطلاحًا وہ آواز جسمین حروف ہون یا نہون مگر حرکات وسکنات کے سبب سے ایک نسبت اور اُتار چڑھاؤ اور گھٹ بڑھ کا انتظام اوسمین ہو جیسے ہندی مین لَے اور دُھن۔ معلم ثانی ابو نصر فارابی کہتا ہی اَلْاِیْقَاعُ هُوَ الْمُطْلَقُ عَلَى النَّغَمِ فِي الْاَزْمِنَةِ مَحْدُوْدَةِ الْمَقَادِيْرِ وَالنِّسَبِ یعنی ایقاع اطلاق کیا جاتا ہی نغمون پر اون زمانون مین جنکی مقدارین اور نسبتین محدود ہین۔

بای موحدہ

(بتر) بالفتح وسکون فوقانی مع رائے مہملہ - دُم جانور کاٹ لینا - ابتر دم بریدہ کقولہ تعالے اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ خذف سے رکن کا جزو آخر گرتا ہی اور قطع سے بھی ساکن آخر اور انھین دونون سے بتر مرکب ہی گویا جزو آخر اور ساکن آخر کے سقوط کو دُم بریدہ ہونے سے مثل ٹھہراکر یہ نام رکھا -

(بحر) بالفتح وحاے حطی ساکن - سمندر - اور وزن مقررہ شعر کا نام اسواسطے ہی کہ جس طرح سمندر مین وسعت وتعمق ہوتا ہی اوسی طرح بحر شعر مین بھی غور کرنے سے اور اوزان نکلتے جاتے ہین یا جیسے سمندر دُر ومرجان اور صدف واقسام حیوان سے لبالب ہی یون ہین بحر شعر بھی اوزان گوناگون سے معمور ہی - بقول سیفی جب کوئی دریاے اعظم مین گرے تو حیران وسرگردان ہوجاے اسی طرح جو کوئی بحر شعر مین دخل دے تو متردد وتحیر ہو کہ اللہ اکبر اسمین کیسے کیسے تغیر ہین اور عجیب عجیب اوزان - سولف کہتا ہی کہ جب کوئی جہاز سمندر مین پڑتا ہی تو مسکوروانی ہوتی ہی یونہین جب سفینۂ کلام بحر شعر مین واقع ہوتا ہی - یعنی موزون ہو جاتا ہی تو نثر کے نسبت آوز زیادہ روانی آجاتی ہی شاید اس تشبیہ سے وزن شعر کو بحر کہا ہی -

(بری) بفتح اول ورائے مہملہ مکسور مع تحتانی مشدد - یعنی پاک وبیزار - چونکہ عمل معائبہ سے پاک رہتا ہی اسلیے رکن کا یہ نام رکھا -

(بسیط) بالفتح پھیلی اور بچھی ہوئی چیز اور جو شی کہ غیر مرکب ہو - بحر کا نام اس سبب سے رکھا کہ اوسمین ہر مستفعلن کے شروع پر اسباب خفیفہ گسترده ہین اور رکن کا نام اس باعث سے ہوا کہ وہان خماسی اور سباعی باہم مرکب نہین ہوتے -

(بنا) بکسر اول وتخفیف نون - مکان کی نیو - کذا فی اللطائف - استعمال بحور کو اس واسطے کہتے ہین کہ وہ اوزان مستعملہ کی بنیاد ہی -

(بیت) کا لفظ بیوتت بروزن قیلولت سے ہی - اسکی معنی رات کاٹنا - اعراب

صحرانشین کا گھر اکثر خیمہ پشمین ہوتا ہی پس بیت شعر یعنے بالون کے گھر سے تشبیہ دے کر یہ نام رکھا۔ ابو العلا معری کہتا ہی ؎ اَلْحُسْنُ یَظْهَرُ فِی الْبَیْتَیْنِ رَوْنَقُهٗ + بَیْتٌ مِنَ الشَّعْرِ بَیْتٌ مِنَ الشَّعَرِ + خوبی کا رواج دو بیتون مین یعنے دو گھرون مین ظاہر ہوتا ہی ایک بیت شعر مین ایک بیت شعر یعنے بالون کے گھر مین۔ شعر بالفتح بال اور شعر بالکسر بمعنی کلام موزون۔

تای فوقانی

(تام) بہ تشدید میم۔ تام و کامل۔ بیت کی قسم اس لیے ہی کہ اوسکے ارکان دائرے کے موافق کامل ہوتے ہین اور انمین کسی زحاف کے باعث نقصان نہین ہوتا اور تعداد ارکان مین نقص یا زیادتی نہین ہوتی۔

(تجمیق) بروزن تفعیل۔ حرف دوم جاے حطی و سوم بای موحدہ۔ جمع کرنا۔ بقول شارح خزرجیہ رکن سابق کے ساتھ وتد کا پہلا متحرک جمع ہوتا ہی اس لیے یہ نام ہی۔

(تخلیع) بالفتح۔ انتشار اور قطع کرنا۔ ہکذا فی القاموس۔ وتد کے ساکن اور سبب اول کے ساکن کو قطع کرتے ہین اوسطے یہ اسم رکھتے ہین۔

(تخنیق) دوم خاے معجمہ سوم نون۔ بروزن تجمیق۔ بقول صاحب حدائق المعجم گلا بھی صدر اعضا ہی اور یہ عمل بھی شروع وتد مین ہوتا ہی اسلیے یہ نام ہی۔ مولف کہتا ہی کہ متحرک اول وتد کو اوسکے ماقبل کے تعلق کی وجہ سے ساکن کرنے مین گلا گھوٹنے سے تشبیہ ہوئی کیونکہ گلا بھی سر اور دھڑ دونون سے تعلق رکھتا ہی لہذا یہ نام ہی۔ اس لفظ کے لغوی معنی گلا گھوٹنا

(تخئیل) بروزن تفعیل خیال کرنا اور کسیکو خیال مین ڈالنا۔ اصطلاحاً روح مین سخن اثر کرنا جیسے مرثیہ سننے سے انقباض یا مدح و ضحکات سے انبساط یا دشنام سے انتہاب خاطر پیدا ہو وامثالہم۔

(ترفیل) بروزن و معنی تعظیم اور دامن کھینچنا۔ پورا ایک سبب خفیف آخر رکن پر بڑھانے کو

تو گویا رکن عظیم ہو جاتا ہی اور آخر مین بڑھتا ہی پس تشبیہ دامن کھینچکر بڑھجاتا ہی

(تسبیغ) کتفعیل - تمام اور دراز کرنا - عروض وضرب مین ایک ساکن بڑھانے سے تمامی اور درازی آگئی بدین علت یہ نام دیا -

(تسکین) کتسبیغ - ساکن کرنا اور آرام دینا - وجہ مناسبت ظاہر ہی کہ متحرک ساکن ہو جاتا ہی اور جنبش سے آرام پاتا ہی -

(تشعیث) پراگندہ کرنا - جس کے بعد تسکین ہوئی تو گویا سبب اور وتد دونون اپنے متعلقات سے پراگندگی ہو گئی -

(تعریہ) بروزن تفعلت - عریان کرنا - تسبیغ و اذالہ و ترفیل سے بچنا بمنزلہ عریانی ہی -

(تفاعیل) تفعیل کی جمع - اسکی وجہ وہی ہی جو افعال و افاعیل مین بیان ہو چکی - یہی تفاعیل بگڑکر ہندوستان مین شاید اول نول بنگیا ہی یعنی تمنان بیوہ جیسا کہ پسر خلیل نے اپنے باپ کو دیوانہ سمجھکر کہا تھا کہ افاعیل تفاعیل بکتا ہی اور اسکا ذکر قاعدۂ اول مین آچکا ہی

(تفکیک) آپس سے جدا کرنا - اسکی باقی تعریف انفکاک مین دیکھو -

(تقطیع) قطع کرنا - اس سے الفاظ اور اکثر الفاظ کے حروف جدا جدا کیے جاتے ہین - بدین علت یہ نام رکھا گیا -

ثای مثلثہ

(ثرم) بفتحتین - سامنے کے دانت جڑسے اوکھڑ جانا - کذا فی المیزان الافکار والمنتخب والقاموس چونکہ فعولن کے اول و آخر کا اسقاط ہوا اس لیے گویا اوسکے دانت بالکل اوکھڑ گئے - صاحب شجرۃ العروض نے اسکے معنے دندان پیشین شکستن بتائے اور بالفتح لکھا مگر کتب لغات مین بفتحتین پایا جاتا ہی -

(ثلم) بفتحتین - رخنہ ہونا اور برتن اور لب شمشیر کا کنارہ شکستہ ہونا جسکو کرنا کہتے ہین اور بفتح رخنہ کرنا - صاحب نہایۃ الراغب کا قول ہی کہ یہ سن مثلوم سے ہی جسکے معنی دندان شکستہ

بہر صورت فای فعولن کے سقوط کو تلوار کے کر جانے یا دانت ٹوٹنے سے تشبیہ ہی

جیم تازی

(جبّ) بہ تشدید بای موحدہ قصی کرنا - آخر کے سببین خفیفین کے سقوط کو خصیتین کے دور کرنے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا -

(جحف) بفتح جیم تازی وسکون حای حطی - لے بھاگنا اور نقصان کرنا - آخر کا سبب بالکل اور سبب کے ماقبل کا پورا وتد لے بھاگنے سے رکن مین نقصان کامل ہوا اور اس نام کے قابل ہوا - اسمین بڑے بڑون نے دھوکے کھائے ہین اور اسی معنی پر بغلط اول حای حطی اور دوم جیم تازی تصور کیا یہ خلاف کتب لغات ہی - کما صرح فی عروض الغیاث والمنتخب - اور ایسا یعنی اول حای حطی اور دوم جیم تازی بفتحتین اور ہی معنی پر ہی صاحب صراح کہتا ہی حجف بالتحریک سپر کہ در وے چوب و نی نباشد واز پوست وچرم بود -

(جدع) بالفتح وسکون دال مہملہ - ناک اور کان اور ہاتھ کاٹ لینا - دو سبب متوالی کے گرانے کو ناک کان کاٹنے سے تشبیہ ہی -

(جدید) بروزن فعیل - نئی چیز - یہ بحر نو احداث ہی بدین وجہ یہ نام ہی یہ ذکر اسکے آخر مین آچکا ہی -

(جذع) بفتح اول وسکون ذال معجمہ - ستور کو چارانہ دینا اور دو اونٹون کو ایک رسی مین باندھنا - کسر اول درخت کی پیڑی جسکی فارسی تنہ ہی - بفتحتین وہ بیل اور گھوڑا جسکو تیسرا سال لگا ہو اور وہ اونٹ جس کو پانچوان سال شروع ہو - دو سببون کو ایک زحاف سے گرانے مین دو اونٹون کو ایک رسی مین باندھنے کے ساتھ تشبیہ ہوئی -

(جمم) بفتحتین بکری کے دونون سینگ نہونا اور لڑائی مین مرد کا بے نیزہ ہونا اور عمارت کا بی گنگرہ ہونا - رکن کے حرف پنجم واول کا گرانا گویا گوسفند کے دونون سینگون کا نہونا ہی -

حای حطی

(**حذذ**) بفتحتین و دو ذال معجمہ۔ جوہری صحاح مین کہتا ہی۔ وہ ناقہ جسکی دُم مین بال کمتر ہون۔ رکن کے آخر سے وتد اوڑا دینا اسکی دُم شتر کے مانند ہی۔

(**حذف**) بالفتح و ذال معجمہ۔ گرا دینا اور تھوڑے بال کاٹنا۔ اسنوی کہتا ہی کہ یہ لفظ فرس محذوف سے تراشا ہی یعنی وہ گھوڑا جسکی دُم ناقص ہو۔ سقوط سبب آخر رکن کو فرس ناقص الذنب سے یہان تشبیہ ہی۔

(**حمید**) بروزن فعیل ستودہ۔ اس بحر کے ہر رکن کے صدر مین دو سبب خفیف ہین اور درمیان مین رکن مجموعی اور اِدھر اُدھر ارکان مفروقی۔ پس انروے اجزا و ارکان ایک قسم کی ترتیب ہی اور یہ ترتیب ستایش بحر پر دال ہی اسلیئے حمید نام رکھا۔

(**حمیم**) بروزن حمید۔ آب گرم و خویش و یگانہ۔ از منتخب و غیاث۔ اگر اس بحر کے ارکان کو بشکل دائرہ لکھو تو ایک رکن کی تمامی اور دوسرے رکن کے آغاز پر سبب خفیف ہونے سے دو دو سبب یکجا علی الاتصال ملتے جائینگے اور یہ ایک قسم کی باہم یگانگی ہوگی۔

خای معجمہ

(**خبب**) بفتحتین گھوڑے کی ایک قسم کی ڈور ہی۔ صاحب قاموس کہتا ہی اَلْخَبَبُ مُحَرَّکَۃً ضَرْبٌ مِنَ الْعَدْوِ اَوْ کَالرَّمَلِ اَوْ یُقَالُ لِلْفَرَسِ اِذَا مَدَّ یَدَیْہِ جَمِیْعًا وَاِذَا سَرَعَ جَمِیْعًا اَوْ اَنْ یُرَاوِحَ بَیْنَ یَدَیْہِ وَالسُّرْعَۃُ یعنی خبب بالتحریک گھوڑے کی چال کی ایک قسم ہی یا یہ کہ پھرے گھوڑا اپنے دونون یا بائین کو یا سینے کے زور سے چلے اور بمعنی تیزی اور صاحب مجمع البحرین فرماتے ہین اَلْخَبَبُ ضَرْبٌ مِنَ الْعَدْوِ یُقَالُ خَبَبَ فِی الْاَمْرِ خَبًّا مِنْ بَابِ طَلَبَ۔ اَسْرَعَ فِیْہِ وَمِنْہُ بَعِیْرٌ یَخُبُّ اَیْ یُسْرِعُ فِی مَشْیِہٖ یعنی ایک قسم کی چال ہی گھوڑے کی۔ جیسے عرب کہتے ہین خبب کیا فلان شخص نے کام مین۔ باب طلب یطلب سے۔ یعنی جلدی کی اوسمین اور اسی قبیل سے یہ قول ہی کہ اونٹ خبب کرتا ہی یعنے سرعت کرتا ہی اپنی چال مین۔ بحر متدارک کا نام اسواسطے ہی کہ مقدم سبب ہین بعدہ اسمین وتد اس لیے رکن کے

تلفظ مین سرعت ہوتی ہی - یا یہ کہ دائرے مین وتد کے دہنے اور بائین اسباب ہین بدین باعث وتد دونون طرف گھوڑیکی نسل پھرتا ہی - بحر مہمل کا نام اسلیے ہی کہ اوسمین ہر مفعول کے وتد مفروق پر زور تلفظ ہوتا ہی تو گویا سینے کے زور سے وزن چلتا ہی -

(خبل) بالفتح و باے موحدہ افسادِ عقل یا عضو اگر خبول سے اسکو سمجھو تو خبول کے معنی ہاتھ پاون کاٹ ڈالنا - رکن کے ساکن چہارم و دوم کے گرانے کو فساد عقل و عضو سے تشبیہ دیکر یا ہاتھ پاون کاٹنے سے مشابہ کرکے یہ نام رکھا -

(خبن) بفتح اول - بیچ سے کوئی پڑا کاٹ کر نکال ڈالنا اور دونون سرے باہم جوڑ دینا تاکہ کوتاہ ہو جاے - سبب اول کا ساکن گرا کر اوسکے ماقبل کو اوسکے مابعد کے پاس لانے سے دونون کے جوڑنے سے مثال ہوئی اور رکن ذرا چھوٹا ہو گیا اور جامہ کو تاہ مذکور سے تشبیہ ہوئی -

(خرب) بفتح و فتحتین - دونون کان پھاڑنا اور خراب کرنا - شروع رکن و آخر رکن کے حروف گرانے کو دونون کان پھاڑنے سے یا بالکل خرابی رکن سے یہ تشبیہ ہوئی -

(خرم) بفتح اول و سکون راے مہملہ دونون نقطون کے درمیان کی دیوار کو بین بلاق پہنتے ہین کاٹ ڈالنا اور بقول جوہری ایک طرف کا نتھنا کاٹنا - شروع رکن کا حرف گرانا گویا نتھنا کاٹنا ہی لہذا یہ نام رکھا -

(خزل) بالفتح و سکون زاے معجمہ - بریدہ ہونا اور پشت ٹوٹنا - رکن کی دوسری حرکت بریدہ ہوئی اور چوتھا ساکن ٹوٹ گیا بدین تشبیہ یہ نام ہوا -

(خزم) بفتح اول و سکون زاے معجمہ - حلقہ سوراخ دیوار کر بینی شتر مین ڈالنا اور اوسمین نکیل باندھنا اور یہ لفظ خزامہ کسر اول سے ماخوذ ہی جسکے معنی حلقہ نکیل - رکن کے آغاز مین دو حرف یا چار حرف بڑھا دینے کو حلقہ سوراخ اور اوس حلقے مین نکیل ڈالنے سے تشبیہ دی -

(خسروانی) بقول صاحب برہان بروزن فرزگانی منسوب بخسرو ایک راگ کا نام ہی جسکو بار بد نے تصنیف کیا تھا اور وہ ایک نثر مسجع خسرو کی دعا مشتمل بقول تھی اور یہ لحن

تیس مشہور راگون سے علیحدہ ہی۔ مولف کہتا ہی کہ اگر یہہ لفظ خسرو سے منسوب ہی تو بکسر اول چاہی بہ نصورت بروزن مژدگانی غلط ہے کیونکہ خسرو کسریٰ کا مبدل ہی۔ صاحب مروج الذہب کے نزدیک ایک سرود کا نام ہی منسوب بخسروان جسکو راہ خسروان بھی کہتے ہین۔

(خفیف) بروزن فعیل بمعنی سبک۔ خلیل ابن احمد کہتا ہی کہ اس بحر کے ارکان کل سباعیات سے سبک واقع ہوے اس لئے یہہ نام ہوا کیونکہ وتد مجموعی اور مفروقی ارکان کے گرداکر دسباب خفیفہ ہین بدین لحاظ تلفظ مین سبک ہی۔ شمس بن قیس کا قول ہی کہ بڑے بڑے نام اس بحر مین سما جاتے ہین بدین سبب اسکا نام خفیف رکھا۔ جسطرح ؎ ان عبد الرحمن قال جمیلا + بروزن فاعلاتن مس تفع لن فعلاتن۔ وبن عبد الحمید بات بتیلا + بروزن فاعلاتن مفاعلن فعلاتن۔ بتحقیق کہ عبد الرحمن نے قول نیک کہا اور ابن عبد الحمید نے حالت عجز و انقطاع مین رات کاٹی۔

(خلع) بفتح اول کپڑے اتار لینا۔ سقوط ساکن سبب اول و اسقاط ساکن وتد مجموع آخر کو کپڑے اتار لینے سے یہان تشبیہ ہی۔

دال مہملہ

(دائرہ) پہرنیوالی چیز اور خط گرد۔ کذا فی الغیاث۔ مولف کے خیال مین اسکو خط محیط کہتے ہین اور دائرہ وہ جگہہ جو خط محیط اور مرکز کے درمیان مین ہوا در مرکز سے اوس خط تک جتنے خط نکالے جائین وہ باہم برابر ہون۔ ہکذا فی تحریر اقلیدس۔ اصطلاح عروض مین وہ جگہ جس مین بحور کے ارکان یا اجزا لکھے جائین تاکہ اجزا کا مقابلہ رہے۔ یہہ مقابلہ تدویر مین ہو سکتا ہی لہذا دائرہ نام ہی۔ اکثر متقدمین اور اقل متاخرین اجزاے ارکان کے متحرکات و سواکن آپس سے جدا کر کے متحرک کی جگہہ ایک دائرہ خرد بشکل ہاے ہوز اور ساکن کے مقابل ایک خط عمودی خرد بشکل الف ہر دائرہ عروضی مین لکھتے ہین اور انہین علامات سے فک بحور کر لیتے ہین۔ مثلاً دائرہ مجتلبہ کو جس کے ارکان مفاعی لن اور مس تف علن اور

فاعلاتن ہین بشکل ذیل بناتے ہین -

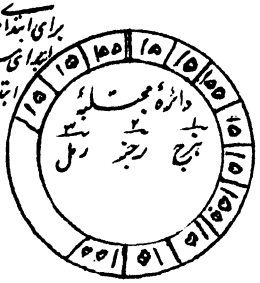

ی ہوز اکثر اظہار حرکت کے واسطے آتی ہی جیسے ثانی سے ثانیہ یا ثالث سے ثالثہ وغیرہ بحالت وقف لہذا متحرک کے مقام پر ہاے ہوز مانی ہی - الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہی بدین سبب ساکن کے مقابل الف کی شکل جانی ہی - ہم نے بیان دوائر مین تصریحًا ان علامات پر دار و مدار رکھا اور وضع کیے ہین -

(خسف) بالفتح کہنہ و ناپید ہونا - چونکہ رکن سے کئی حروف اور حرکت گرا دیتے ہین لہذا اس سقوط کو ناپید ہونی سے تشبیہ ہی -

راے مہملہ

(ربع) بالفتح اول و سکون موحدہ - زرہ کا چوپرت بننا اور چار چار مین ایک ایک بار اونٹ کو پانی دینا - اول ساکن سبب اول رکن سے گرانا - دوم وتد کا متحرک اول ساقط کرنا - سوم وتد کے متحرک دوم کو ساکن کرنا - چہارم سبب آخر حذف کرنا - یہہ سب چار عمل ہوے بدین شمار اس نام سے موسوم کیا -

(رجز) اول و دوم مفتوح - اس کے چند معنی ہین - اول ایک مرض ہی جس سے اونٹ کے پاؤن مین لرزہ پیدا ہو جاتا ہے بقول خلیل بحر کا نام اس سبب سے رکھا کہ اسمین اول دو سبب ہین پھر ایک وتد اور یہہ الزام پہلے سکون پیدا کرتا ہے پھر حرکت یون ہین اونٹ کا پاؤن بھی مرض مذکورہ سے تہم تہم کر کانپتا ہی - دوم ہودج سے خرد تر ایک شی ہے جو اونٹ پر کسکر سوار ہوتے

ہین چونکہ عرب مین اس کے ابیات بہت کوتاہ یعنے مشطور تک اکثر مستعمل ہین بدین شبہہ اسکو رجز کہا
سوم علامہ نقشبند خزرجیہ مین کہتے ہین کہ یہ اونٹ کے پچھلے دو ہڈیون اور ٹہنون مین ایک مرض ہی اس بحر
کے اواخر اکثر زحاف قطع کرتے ہین اور مشطور و منہوک لاتے ہین لہذا اس نام سے موسوم کیا۔ چہارم
ابن قتیس کہتا ہی کہ لڑائیون مین اپنے خاندانی اوصاف اور بہادری وغیرہ کے اشعار بمقابلہ حریف
اسی بحر مین پڑہتے ہین اور اوسوقت آواز کو اضطراب و جنبش ہوتی ہی اور اس کے معنی بھی جنبش ہین
اس لیے یہہ نام ہی۔ پنجم بقول اسنوی و ابن قطاع یہہ لفظ رجز البعیر سے ماخوذ ہی یعنے اوٹھتے وقت
اونٹ ضعف سے کانپ گیا۔ پس گویا یہہ بحر بھی کوتاہی شطر کے سبب سے لرزان ہی۔ ششم سہیلی
کہتا ہے کہ اس لفظ کو رجزت الحمل سے لیا ہی یعنے رجازہ سے مین نے اونٹ کا بوجھ برابر کر دیا
جب اونٹ کا ہودج ایک طرف زیادہ کہسکتا ہے تو دوسری جانب کنبلی مین پتہر لٹکا کر بوجھ برابر کر دیتے
ہین اوس کنبل کو رجازہ بالکسر کہتے ہین چونکہ اس بحر مین ایکطرف دو سببون سے بوجھ لٹک پڑا تھا
لہذا اوس مین وتد لٹکا کر برابر کیا بدین سبب یہہ نام دیا۔

(رفع) بالفتح اوٹھانا اور ستور کا رفتار مین تیزی کرنا ہانکتے اور چلتے وقت۔ رکن کے دو سبب
خفیفہ سے ایک کے اوٹھا لینے مین تیزی ہو جاتی ہے اس لیے یہہ نام رکھا۔

(رکض الخیل) بالفتح بذریعہ مہمیز ایڑ لگا کر گہوڑے کو ہانکنا ایک پاؤن سے یا دونون پاؤن
سے اس بحر کی روانی بتکلف ہوتی ہی اسواسطے یہہ نام رکھدیا۔

(رکن) بضم اول مکان کے پچھوت کی دیوار جس پر مکان کی بنیاد ہوتی ہی۔ اسیطرح
اصول افاعیل سے بیت کی بنیاد ہوتی ہی۔

(رمل) بفتح اول و میم مفتوح۔ دوڑنا اور پوی جانا۔ پس روانی کے سبب سے بحر کا یہہ نام کیا
خلیل کہتا ہی کہ یہہ لفظ رمل بفتح اول و سکون دوم سے بنا ہی جسکے معنی چٹائی بُننا اس بحر کے
ہر رکن مین ایک وتد درمیان دو سبب کے ہی اور کل ارکان کے رو سے دو سبب درمیان دو وتد کے گویا
چٹائی کیطرح بنے ہوے ہین۔ بقول بعض رمل ایک قسم کا راگ ہی اور وہ اس وزن مین واقع ہوتا ہی

بعض کہتے ہین کہ اس لفظ کو رملان سے ماخوذ کیا ہے جسکے معنی اونٹ کا دوڑنا اس بحر مین ہر رکن کے آخر کا سبب خفیف ہر رکن کے اول کے سبب خفیف سے ملا ہوا ہی بدین تعلق اسکے ترنم مین سرعت اور شتابی ہوتی ہی اور اس شتابی کو اونٹ کے دوڑ سے تشبیہ دی ہی۔

زای معجمہ

(زحاف) بالکسر گر جانا۔ کذا فی المنتخب۔ اسنوی نہایت الراغب مین فرماتے ہین کہ یہہ لفظ بکسر اول واحد ہی۔ سیفی کہا ہے کہ زحف بفتح اول کی جمع ہی۔ ابن قیس حدایق المعجم مین کہتا ہی کہ لفظ زحف اسی سے نکلا ہی۔ زحف اپنی اصل سے دور ہو جانا جیسے عرب مین سہم زاحف اس تیر کو کہتے ہین جو نشانے سے علیحدہ گرے اسکے باعث فرع اپنی اصل سے دور اور علیحدہ ہو جاتی ہی اس لئے یہہ نام ہی۔ بعض کہتے ہین کہ یہہ لفظ زحف البعیر سے ماخوذ ہے یعنے اونٹ نے تھک کر سستی سے زمین مین رگڑ کر اپنا پاؤن کھینچا یہان وجہ مناسبت ضعف و سستی ہی کہ بہ نسبت اپنی اصل کے رکن مزاحف مین آجاتی ہی جسکو عوام سکتہ کہتے ہین۔ صاحب قاموس کہتا ہی کہ زحف دراصل بمعنی قرب ہی اور دو حرفون کے درمیان سے ایک حرف کا گر جانا کہ وہ دونون قریب ہو جائین جیسے فاعلاتن مین نون آنے سے الف گر کر فا و عین قریب ہو کر مفعولن ہو جاے۔ بقول قاضی سیفی عروضیون کی عادت ہی کہ ایک تغییر کو بھی زحاف کہتے ہین زحف نہین کہتے ہین اور زحاف کی جمع زحافات لاتے ہین مولف کہتا ہی کہ اس جمع یعنے زحافات کو بجاے واحد یعنے زحف کے مستعمل کرنا ویسا ہی ہے جیسے حور کو حوری کے مقام پر لاتے ہین اور زحافات منتہی الجموع کو بجاے زحاف یعنی جمع کے لانا ویسا ہی جیسے حوران کو بجاے حور کے۔ فارسیون نے ایسی دست درازیان بہت کی ہین خاقانی آفتاب کے وصف مین کہتا ہی ؎ ای رنگ آمیز این گہرہا + ای از تو گداز شرمسورہا + صور خود جمع ہی۔ یا جیسے صائب ؎ ہر چند صائب میروم سامان نومیدی کنم + زلفش بدستم میدہد سررشتۂ امالہا + آمال خود امل کی جمع ہے۔

(زال) بفتحتین ناقص سیرین ہونا اور ران کا بے گوشت ہونا اور درہم کا وزن مین کم ہونا

جیسے عرب کہتے ہین زلت الدراھم یعنے درہم ناقص ہوگئی۔ زحاف کا نام اسواسطے رکھا کہ رکن کے اواخر مین تین بار علی التوالی نقصان آتا ہے اسی نقص کو نقص سیرین سے تشبیہ ہی اور وزن مین بھی کمی آجاتی ہے یعنے مفاعیلن سے فاع رہجاتا ہی بدین کمی نقصان درہم سے مثال اور بحر مستحدث کا نام بدین علت رکھا کہ اوسکے رکن مین فاصلہ صغری درمیان اور سبب خفیف اور مراد وہی ہین گویا کمر بہاری ہے اور دونو رانین پتلی ہین۔

سین مہملہ

(سالم) بکسر سوم۔ چھٹکارا پانے والا۔ رکن اور بحر کا نام اس لئے ہی کہ زیادت و نقصان اور زحاف و فروع سے انکو چھٹکارا ہے۔

(سبب) بفتحتین۔ بمعنی رسن یعنے رسی۔ خیمے مین رسی ضرور ہی اس لئے بیت کے جزو کا یہہ نام رکھا۔ اور ایک حرف مع ساکن سبب ہی اور دو حرف متوالی متحرک گران بدین سبب اول کو خفیف اور دوم کو ثقیل سے موصوف کیا۔

(سریع) بروزن کریم۔ دوڑنے والا اور جلدی کرنے والا۔ اس لفظ کو سرع بکسر سین و فتح راء سے بنایا ہی جسکے معنی شتافتن۔ ہکذا فی الصراح۔ اسباب خفیفہ اوتاد سے مقدم آنے کے سبب وزن اور ترنم مین سرعت آجاتی ہے اس لئے بحر کا یہ نام رکھا۔ خلیل کہتا ہی کہ اسباب کا اتصال اوتاد سے ہوا اور اس اتصال سے ارکان سرعت کے ساتھ زبان پر جاری ہوے بدینوجہ یہ نام رکھا۔

(سعد الشارحین) سب شرح کرنے والون مین نیک اور عمدہ۔ مؤلف نے مفتی سعد اللہ مرادآبادی صاحب میزان الافکار شارح معیار سے مراد رکھی ہے۔

(سلخ) بفتح اول کھال کھینچنا۔ مسلوخ کہال کھینچی ہوی بکری۔ فاع لاتن مفروقی سے چار حرف اور تین حرکتین اور دو سکون کھینچ لئے تو گویا بالکل اوسکی کہال کھینچی۔

(سلیم) سادہ اور درست اور بمعنی سالم۔ رکن و تد مجموعی اول و ارکان مفروقی اواخر پاس پاس آنے سے ایک قسم کی ترتیب ہوی اور اس ترتیب سے وزن مین درستی آگئی اور بے ترتیبی سے چھٹکارا ہوا اس لئے بحر مستحدث کا نام گوارا ہوا

شین معجمہ

(شتر) بفتح اول و تاے فوقانی مفتوح و راے مہملہ ساکن۔ تلے اوپر کے پلکون کا پھر جانا اور پہٹ جانا اور نیچے کے ہونٹ کا پہٹجانا۔ میم مفاعیلن کے سقوط کو اوپر کے پلک کے پھرنے اور پہٹنے سے اور اسقاط یاے مفاعیلن کو پلک زیرین کے انقلاب و انشقاق سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔

(شجرہ) بسہ فتحہ۔ بمعنی درخت۔ چونکہ رباعی کے بارہ بارہ اوزان مین علیحدہ علیحدہ مفعول کو ایک کی بیخ اور مفعولن کو دوسرے کی جڑ قایم کرکے باقی فروع کو شاخون کے مثل لکھکر درختون کے شکل پر لکھتے ہین اسواسطے شجرہ کہا۔

(شعر) بالکسر باب نصر یضر اور کرم یکرم سے ہے کما صرح فی القاموس اس کے لغوی معنی دریافت کرنا اور جاننا اور پاجانا۔ اصطلاح شعراے عرب مین وہ کلام جسمین وزن حقیقی اور قافیہ ہو۔ منطقیون کے نزدیک وہ کلام جس مین تخییل ضرور ہو پھر خواہ وزن مجازی ہی رکھتا ہو ایقاع کی طرح۔ چونکہ اسکا صاحب ایسے نوع کلام کو پاجاتا ہے جس پر دوسرا قادر نہین لہذا یہ نام ہوا۔

(شقیق) بالفتح۔ وہر دو قاف و یاے معروف۔ برادر اور ہر خرز کے دو نیمہ مین سے ایک حصہ۔ کذا فی المنتخب۔ بحر متدارک کو بحر تقارب کے ساتھ دائرہ مین رہنے سے برادر کے ساتھ تشبیہ دی یا فعولن کے نیمہ دوم سے پیدا ہونیکے باعث یہ نام دیا۔

(شکل) بالفتح۔ یہہ لفظ شکال بالکسر سے ماخوذ ہے اس کے معنی وہ رسی جسکا ایک سرا چارپاے کے دست مین اور ایک سرا اوس کے پائون مین باندہین تاکہ بھاگ نہ سکے اسکو ہندی مین سندھان بالفتح کہتے ہین۔ فاعلاتن کے الف اول و نون کے سقوط کو دست و پا مین سندھان بندھجانے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا اور بقولے شکلہ بضم اول سے یہ لفظ نکلا ہے جس کے معنی سرخی و سیاہی سے مخلوط رنگ۔ چونکہ اسباب کے دو ساکنون کے

سقوط کا اختلاف ایک رکن مین ہوا لیکن علیحدہ علیحدہ مقام پر۔ اس لئے دو مختلف رنگون کے اختلاط سے تشبیہ دی۔

صاد مہملہ

(صحیح) تندرست اور عیب سے پاک۔ عروض و ضرب کا نام اس لئے ہے کہ باوجود جواز کے علت نقصان سے دونون سالم اور پاک رہتے ہین۔

(صدر) سینہ و بالای ہر چیز و پیشگاہ خانہ۔ بیت کا رکن اول بمنزلہ پیشگاہ خانہ ہے اس لئے یہ نام ہے۔ مولف کہتا ہے کہ اگر تمام بیت کو جسم فرض کرو تو رکن صدر بجاے سینہ ٹھہرگا۔ کیونکہ اوپر ہوتا ہے بدین وجہ صدر کہا۔ اور ایک رکن محکوم کا نام اس سبب سے ہے کہ فاعلاتن مین تین جزو ہین جزو صدر اسمین فا ہے اوسمین بحکم معاقبہ اسقاط کا عمل ہوتا ہے۔

(صیرم) بفتح اول و یاے معروف۔ کاٹی ہوی چیز اور وہ لکڑی کہ بکری کے بچے کے منھ مین لگائی جاے تاکہ دودھ پینے نہ پائے۔ بحر مضارع سے اس بحر کو قطع کیا لہذا یہ نام دیا اور دوسرا فاع لاتن مفروقی اسکو التباس مضارع سے بچاتا ہے تو گویا چوب دہان بزغالہ کے مانند ہے کہ دودھ نہ پینے دے۔

(صغیر) بمعنی خرد و کوچک۔ اس بحر مین ہر وتد کو کوچک ترین اجزا یعنے اسباب خفیفہ گھیرے ہوے ہین اور ارکان مفروقی دونون طرف سے رکن مجموعی کو دباے اور تنگ کیے ہوے ہین۔

(صلم) بفتح اول و سکون دوم۔ جڑ سے کان اوکھیڑ لینا اور ناک کاٹ لینا و تد مفروق آخر رکن آخر کو بالکل نکال لینا گویا جڑ سے ناک

ناک کان علیحدہ کرنا ہے۔

ضاد معجمہ

(ضرب) بالفتح۔ بقول اسنوی بمعنی قنات خیمہ ہے۔ چونکہ قنات قبۂ خیمہ سے نیچے ہوتی ہے اور یہ رکن بھی بیت کے آخر ہوتا ہے بدین تمثیل یہ نام ہے۔ لیکن نصیر المحققین اس سے منکر ہو کر فرماتے ہین کہ اس کے معنی مثل ہین۔ پس یہ رکن عروض کے مثل ہے اسوجہ سے ضرب کہلایا۔

طاے مطبقہ

(طرفین) طرف کا تثنیہ بمعنی دو کنارہ و دو طرف۔ فاعلاتن مین دونون طرف معاقبہ اپنا عمل کرتا ہے بدینوجہ یہہ نام ہے۔

(طمس) بالفتح ناپدید کرنا اور کسی چیز کا نشان مٹا دینا۔ وتد مجموع کے دونون متحرک گرانے سے گویا اوسکو ناپدید کر دیا اور اوسکا نشان مٹا دیا۔

(طویل) بالفتح دیاے معروف۔ بمعنی دراز۔ چونکہ عربی مین یہہ بڑے دائرہ کی بحر ہے بدین وجہ یہ نام ہے یعنے اس دائرے کا ایک ایک سالم مصرع چوبیس حروف کا ہوتا ہے۔ بعض عروضی کہتے ہین کہ اپنے دائرہ مین یہہ سب بحرون سے طویل ہے۔ اس معنی سے کہ کبھی مجرد اور مشطور اور منہوک نہین آتی۔

(طے) بفتح اول و تشدید تحتانی۔ نامہ یا جامہ کو لپیٹنا۔ اور کسی چیز کو پوشیدہ کرنا جیسے کہا جاتا ہے۔ طوی الحدیث یعنے بات کو چھپایا۔ چوتھے ساکن سبب کو گرانا گویا اوسکو لپیٹنا اور چھپانا ہے اسوجہ سے یہ نام رکھا۔

عین مہملہ

(عتیق) بالفتح و یای معروف - بمعنی کہنہ و آزاد و برگزیدہ - بحر متدارک کا نام اس لیے ہی کہ یہ پرانی بحر ہی مگر ترک کی ہوئی اور آزاد - یعنے خلیل نے اسکو استخراج کیا مگر دائرے سے آزاد کر دیا اور صرف ایک بحر متقارب کا دائرہ بنا کر اوسکا نام منفردہ ایجاد کر دیا - محقق کے کلام سے ثابت ہوتا ہی کہ خلیل ابن احمد نے اسکو پایا مگر شعر عربی اسمین نبائے **قولہ** خلیل آن را غریب و رکض و متسق نام نہادہ است و اند کے شعر تازی بران بحر بعد از خلیل یافتہ اند -

(عجز) بفتح و کسر اول و ضم جیم - بمعنی سرین - ضرب کو اس لیے کہتے ہین کہ اگر رکن اول کو صدر یعنی سینہ ٹھہرایا ہی تو رکن زیرین کو سرین کہنا مناسب ہی -

(عرج) بفتحتین - لنگڑا ہونا اور لنگڑاپن جو اصل خلقت مین ہو اور غروب کے وقت آفتاب کا مغرب کو جھکنا - و تد مجموع کے متحرک دوم کے سقوط کو لنگ ہونے سے تشبیہ دے کر یہ نام رکھا - مولف کہتا ہی کہ جب مستفعلن سے لام نکالو تو اوسکا عین نون کی طرف جھکیگا جو کہ آخر مین ہی یہ گویا آفتاب کا غروب کے وقت مغرب کو جھکنا ٹھہرا بدین تمثیل یہ نام ہوا -

(عروض) بفتح اول و واو معروف - اسکے گیارہ معنے ہین - اول یہ بروزن رسول ہی بمعنی معروض ہی یعنے شعر اوسپر پھیلا ہوا اور صلہ اسکا محذوف ہی یعنے معروض علیہ جیسے مشترک فیہ سے مشترک - صاحب فتح الجلیل کو یہ تامل ہی کہ معروض علیہ درحقیقت اوزان ہین نہ عروض اوسکا جواب سعد الشارحین نے یہ دیا ہی کہ اشعار کو اوزان پر عرض کرنا بعینہ اوسکے فن پر عرض کرنا ہی - دوم عروض بمعنی ناحیہ یعنے طرف ہی اور یہ علم بھی اکثر علوم کی نواحی مین سے ہی - سوم وہ ناقہ صعبہ جو فکالانہ گیا ہو یون ہین یہ فن بھی امر صعب ہی - چہارم وہ راہ جو درہاے جبال مین ہو پس یہ علم بھی طریقہ مسلوک عرب ہی اور پہاڑ کے

دردن سے لوگ شہرون اور گاؤن کو پونچ جاتے ہین یون ہین عروض کی راہ سے بحور و اوزان ملجاتے ہین - نیجم وہ بلینڈی جسپر دو پھیرا قائم کیا جاے عرب اوسپر کنبل تان کر خیمہ بنا لیتے ہین جس طرح ہندوستان مین کنجر یا بنجارے بیت گھر کو کہتے ہین گھر کے لیے بلینڈی ضرور ہی - ششم اسنوی نہایۃ الراغب مین اور علامہ صفدی غیث منسجم مین کہتے ہین کہ عروض چوب دو دامن خیمہ ہی پس یہ مصراع اول و مصراع دوم کے درمیان کا رکن ہی اسلیے از روے تشبیہ یہ نام ہوا لیکن نصیر المحققین فرماتے ہین کہ مین نے کتب لغات مین یہ تفسیر نہین پائی اور یہ سمجھتا ہون کہ عروض ضرب کا معارض و مقابل ہی بدین صفت رکن کا یہ نام رکھا مولف کہتا ہی کہ اسمین در اصل معنی چہارم و پنجم و ہفتم کا تعلق ہی - ہفتم وہ مقام جو سیر کرنے والون کو راہ مین ملجاے یون ہین یہ علم بھی اپنے طالبون کے معارض و مقابل ہوتا ہی - ہشتم عروض مکے کا ایک نام ہی خلیل ابن احمد بصری نے یہ علم مکے مین ایجاد کیا اس لیے تبرکاً وہی نام رکھدیا - نہم برستا ہوا بادل اور یہ علم بھی ابر بارندہ کے مثل نفع رسان ہی - مولف کہتا ہی کہ جس طرح بادل سے سمندر کو تعلق ہی اوسیطرح اس علم سے بھی بحر شعر کو ربط ہی بدین رعایت معنوی یہ نام ہی - دہم اسکے حروف اصلی (عرض) ہین اور عرض کے معنے کشف و ظہور اور اس علم سے بھی وزن سقیم و سلیم منکشف ہوتے ہین - یازدہم عروض نام ہونے کا یہ سبب ہی کہ اصول و ارکان کا اسمین معارضہ کیا جاتا ہی -

(عریض) کفیل - پہن یعنے چوڑا اور بزغالہ مادہ یکسالہ کہ نر سے جفت ہونے کو چلا ہے - مقلوب بحر طویل کا نام اسواسطے ہی کہ رکن سباعی رکن خماسی پر مقدم ہونے سے بحر کا سینہ چوڑا ہو گیا اور جسم زیرین کوتاہ -

(عصب) بفتح اول و سکون صاد مہملہ تعصیب سے ماخوذ کیا ہی جسکے معنے فاقہ دیکر کمر پتلی کر دینا اور لپیٹنا اور حرکت سے باز رکھنا اور باندھ دینا - مفاعلتن کے لام کی حرکت نکالنے سے گویا رکن فاقے سے باریک میان ہو گیا یا چلنے سے باز رہا اور بستہ ہو گیا -

(عضب) بفتح اول وسکون ضاد معجمہ - بکری کا سینگ توڑ ڈالنا اور بفتحتین بکری کا خود شکستہ شاخ ہونا - کذا فی المنتخب - بقول نصیر المحققین اندرونی سینگ بکری کا جسکو سرون کہتے ہین ٹوٹجانا - میم مفاعلتن کے اسقاط کو کہ حرف اول ہی شاخ بز کی شکستگی سے تشبیہ دی -

(عقص) بفتح اول وسکون قاف مع صاد مہملہ - گھونگروالے بال ہونا - عن منتخب - اور اعقص وہ بز جسکے سینگ برہم یا کانون پر لپٹے ہون - کذا فی المیزان - سنا علتن کے لام کے سکون اور نون کے سقوط کو سینگ کے لپٹنے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا - یا بال مین گھونگر پڑنے سے مثال دی - کیونکہ دونون چیزین پس سر ہین اور رکن مین بھی پس رکن عمل ہی -

(عقل) بالفتح - اونٹ کا زانو عقال سے باندھنا - عقال بالکسر وہ رسی جس سے زانو وساق شتر کو باہم باندھین تاکہ بھاگ نہ سکے - مفاعلتن کا لام ساکن کرکے گرادینے کو عقال سے باندھنے کے ساتھ تشبیہ دی ہی - کیونکہ لام درمیانی بجاے زانو وساق ہی -

(علت) بکسر اول ولام مشدد مفتوح - بمعنی بیماری - وتد وفاصلہ کے تغیر کو بیماری سے مشابہت دیکر یہ نام رکھا -

(عمیق) بفتح اول ویای معروف - ژرف یعنے گہری چیز - مقلوب مدید کا نام اسوا سطے رکھا کہ اول رکن خماسی اور آخر رکن سباعی آنے سے وزن کا پیٹ تنگ اور آخر وسیع وعمیق ہوگیا -

غین معجمہ

(غایت) کسی چیز کی انتہا - چونکہ بنا کا عدم اختلاف ضرب مین واقع ہوتا ہی اور ضرب انتہاے بیت ہی اسلیے یہ نام ہی -

(غریب) بمعنی نادر یہ غرابت سے ماخوذ ہی جسکے معنے ندرت وقلت - بحر متدارک

نادر و قلیل مستعمل العرب ہی بدین سبب یہ نام بھی رکھا۔

فا

(فاصلہ) یعنی ستون خیمہ اور بقول بعض وہ چوب جو کہ دو دامن خیمہ مین فصل اور جدائی کرتی ہی۔ شارح خزرجیہ کا قول ہی کہ کل متحرکات کو ساکن سے جدا کرتا ہی اس لیے فاصلہ نام ہوا۔ پھر حروف کی کمی کی وجہ سے ایک کی صفت صغریٰ اور حروف کی زیادتی کے باعث سے دوسرے کی تعریف کبریٰ ٹھہری۔ صغریٰ خرد و کبریٰ بزرگ۔ جب فاصلہ کبریٰ کے عوض صرف فاصلہ بضاد معجمہ کہا جاتا ہی تو یہ مراد ہوتی ہی کہ صاد مہملہ والے فاصلہ صغریٰ سے اسکو حروف مین فصل اور زیادتی ہی جس طرح رسّی سے میخ زیادہ مضبوط ہی اور میخ سے ستون۔ اوسیطرح سبب سے بسبب حروف کے وتد زیادہ ہی اور وتد سے فاصلہ۔ سعد الشارحین کہتے ہین کہ وجہ تخصیص لفظ دو حرفی کی اسم سبب کے ساتھ اور سہ حرفی کی اسم وتد کے ساتھ اور سہ حرفی سے زیادہ کی فاصلہ کے ساتھ وہ ہی کہ رسّی کبھی ٹوٹ جاتی ہی اور کبھی جُڑ جاتی ہی یہی حال سبب کا ہی کہ کبھی ثابت رہجاتا ہی اور کبھی بسبب زحاف کے اوسکے حرف دوم مین تغیر آجاتا ہی۔ اسکے برخلاف وتد ہی کہ اوسکے لیے علت خاص مقرر ہی جیسا کہ قاعدہ ہشتم مین مذکور ہوا اور ظاہر ہی کہ میخ کٹکر پھر نہین جُڑتی۔ رہا فاصلہ وہ انھین دونون مین شامل ہی۔

(فروع) فرع کی جمع ہی جسکے معنے درخت کی شاخ کقولہ تعالیٰ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ جب ارکان سالمہ اور بحور سالمہ کو اصل کہا تو ارکان مزاحف و اوزان مزاحفہ کو فروع کہنا مناسب ہوا کہ وہ جڑین ہین اور یہ اونکی ڈالیان۔

(فصل) جدا کرنا اور جدا ہونا اور قطع کرنا۔ چونکہ اسمین بنا کے موافق عدم اختلاف عروض مین واقع ہوتا ہی اور عروض مصرعتین کا فاصل ہی۔ اسلیے یہ نام رکھا۔ یا غایت کے حکم سے اسکو جدا کیا لہذا یہ نام دیا۔

(فک) بفتح اول وتشدید دوم۔ گتھی ہوئی دو چیزون کو آپس سے جدا کرتا۔ باقی انفکاک مین دیکھو۔

قاف قرشت

(قبض) بالفتح نیچے سے پکڑنا اور گرفتگی یہ بسط کی نقیض ہی اور تیز ہاتکنا۔ رکن سے ساکن پنجم لے لیتے ہین اس لیے یہ نام ہی۔ مولف کہتا ہی کہ ساکن پنجم کے نکال ڈالنے سے رکن بقیہ مین روانی آجاتی ہی اس روانی کو تیز ہانکنے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔

(قریب) بالفتح بمعنی نزدیک۔ یہ بحر بحر مضارع سے قریب قریب ہی یعنے اسکے اوسکے ارکان ایک ہی ہین فرق فقط تقدیم تاخیر کا ہی یا بقول بعض زمانہ قریب سے مستخرج ہوئی لہذا یہ نام ہی۔

(قصر) بالفتح وصاد مہملہ۔ کوتاہ کرنا اور کوتاہی۔ جیسے قَصْرُ الْعَصَے چھڑی کو کوتاہ کرنا اسنوی کہتا ہی کہ قصر بمعنی روکنا۔ ہکذا فی المنتخب۔ آخر سبب آخر کے ساکن نکالنے اور اوسکے ماقبل کو ساکن کرنے سے رکن مین کوتاہی آگئی اور حرکت سے رہ گیا بدین وجہ یہ نام رکھا۔

(قصم) بالفتح وصاد مہملہ۔ ایسا توڑنا کہ جدا ہو جائے۔ اَقصم نیہ دندان شکستہ۔ فی الصراح۔ وبفتحتین دانت ٹوٹجانا۔ ہکذا فی عروض الغیاث۔ نصیر المحققین فرماتے ہین کہ اقصم اوس بکری کو کہتے ہین جسکے سینگ کا اوپری پرت جو کہ سخت ہوتا ہی ٹوٹ گیا ہو اور وہ شخص جسکا اگلا دانت آدھا ٹوٹ جاے۔ مولف کہتا ہی کہ اگر محقق کی تحقیق کو صراح سے ملاؤ تو یہ لفظ بالفتح صحیح ہی۔ مفاعلتن کا پہلا حرف یعنے میم کے نکالنے کو سینگ کا پرت ٹوٹنے سے یا آدمی کا اگلا دانت ٹوٹنے سے تشبیہ دیکر اس اسم سے مسمّی کیا۔

(قصیدہ) بالفتح دیاے معروف۔ وہ مغز کہ گندہ اور گاڑھا ہو۔ شعر کا وہ حصہ جو پندرہ بیت سے کم نہو۔ شعر زیادہ ہونے کے سبب مغز گندہ سے تشبیہ ہے۔

(قطع) بالفتح کاٹنا اور گلا گھوٹنا اور بریدہ اندام ہونا۔ ساکن دو متحرک کے سقوط کو اور متحرک ماقبل کی تسکین کو بدن کاٹنے اور گلا گھوٹنے سے تشبیہ دی۔ سیفی نے خوب کہا کہ

یہ زحاف وتد کے ساکن کو کاٹ لیتا ہی اور وتد مجموع ہی لہذا وتد کے واسطے یہ زحاف مناسب ہی

(قطف) بالفتح وطاے بے نقطہ ساکن۔ میوہ چننا اور چھیلنا اور کاٹنا اور ستور کا آہستہ چلنا۔ مفاعلتن سے جب نون رہ گیا تو گویا میوہ بالکل چن لیا اور لام کی حرکت گرائی تو گویا ستور کی حرکت جاتی رہی اور آہستہ چلنے لگا۔ بدین وجہ اسکو قطف کہا۔

(قلیب) بالفتح ویاے معروف۔ وہ پرانا کنوان جسکی جگت نہو۔ بحر کا نام اس لیے رکھا کہ اول و دوم ارکان کے آغاز پر وتد مفروق آنے سے وزن بے سر کا ہو گیا جیسے بے جگت کا کنوان۔ یہ بحر بحر ہزیم کی مقلوب ہی یعنے مفاعیلن اودھر کا اودھر ہو گیا ہی کیا خوب ہوتا کہ قلیب بمعنی مقلوب آجاتا مگر راقم نے صراح و قاموس مین ایسا نہین پایا لہذا معنے وجہ اول صحیح ہین

کاف عربی

(کامل) جو چیز کہ تمام اور پوری ہو۔ دائرہ موتلفہ کی دوسری بحر سبعی کہتا ہی اس بحر مین حرکتین بہت تھین اس لیے یہ نام ہوا یعنے اسکے ایک فارسی مصرع مین بیس متحرک ہین اگرچہ بحر وافر مین بھی ایسا ہی ہی مگر وافر کے سب متحرک مستعمل نہین۔ بعض کہتے ہین کہ اس بحر کی ضربین عربی مین نو طرح آتی ہین اس لیے اسکو کامل کہا۔ بقول بعض جسطرح اس بحر کو دائرے مین وضع کیا ہی اسی روش پر یہ کامل مستعمل بھی ہی بدین وجہ کامل سے موسوم کیا۔

(کبیر) بمعنی بزرگ۔ بحر کا نام اس لیے ہی کہ اوائل دو ارکان مین دو مفعولات علی التواتر آواز کو اشباع کرتے ہین اور اوس سے وزن بڑا معلوم ہوتا ہی۔

(کسف) بفتح اول و سین مہملہ ساکن۔ علامہ زمخشری قسطاس مین اور فیروزآبادی قاموس مین اور سکاکی مفتاح مین کہتے ہین کہ اسکے معنی کاٹنا ہی اور اسنوی نہایۃ الراغب مین کہتا ہی کہ اسکے معنے نوز کا دور ہونا لذافی میزان الافکار صاحب منتخب کہتا ہی کہ اونٹ کے زانو کاٹنا اور کپڑے کو پھاڑنا اور ستارے کا چھپنا۔ وتد مفروق آخر کا دوسرا متحرک بالکل کاٹ لیتے ہین اس لیے یہ نام ہی یا تای مفعولات کے سقوط کو اونٹ کے زانو کاٹنے سے تشبیہ دی ہی۔

(کشف) بفتح اول وسکون شین معجمہ - پردہ وحجاب دور کرنا - یقال کَشَفتُ الشیٔ یعنے مین نے اوس چیز کا پردہ دور کر دیا اور برہنہ کیا - صاحب منتخب کہتا ہی کہ کشادہ اور برہنہ کرنا اور دوم اسپ کا پیچیدہ ہونا - تای مفعولات کے سقوط سے گویا رکن بے پردہ ہوگیا - بین تشبیہ یہ نام ہوا یا تای مفعولات دراز اور آخرین تھی اور پہلے سقوط کو گھوڑے کی دم لپٹنے سے تشبیہ دی

(کفت) بفتح اول وسکون فا مع تای فوقانی مضبوط پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لینا اور روکنا اور ہانکنا اور تیز چلنا وفی الحدیث اِکفِتُوا صِبیانَکُم بِاللَّیلِ یعنے روکو اپنے لڑکون کو رات کے وقت - ہکذا فی الصراح - وبضم اول بمعنی چیز دراز وحاشیہ پیراہن - من منتخب - بحر مستحدث کا نام اس لیے ہی کہ اسکے تین تین متحرک کو ایک ایک ساکن نے اپنے طرف کھینچ لیا ہی - یا ایک ایک رکن مین دو دو بار فاصلہ صغری آنے سے ارکان اوسکے دراز ہین -

(کف) بفتح وتشدید فا کسیکو ڈھانپ لینا اور حاشیہ ودامن جامہ کو سینا تاکہ کوتاہ ہوجاے جیسے کہتے ہین کَفَّ الثَّوبَ یعنے حاشیہ جامہ کو سی لیا اور بصارت کا دور ہونا - اسنوی کہتا ہی کہ رکن مکفوف کو جامہ مکفوف سے تشبیہ ہی کیونکہ دامن سی لینے سے جامہ کوتاہ ہوجاتا ہی - یا حرف ہفتم ساکن سبب کے گرانے کو بصارت دور ہوجانے سے تشبیہ ہی -

(کم) بالفتح - کسی چیز کی مقدار واندازہ جسمین ابعاد ثلثہ یعنے طول وعرض وعمق شامل ہو اور اپنی ذات مین قابل قسمت ہو اور اوسکی مقدار کی دریافت وزن یا عدد یا پیمایش سے تعلق رکھے جیسے کل اشیاے ذو الجسم -

(کیف) بالفتح - چگونگی اور کسی شی کی کیفیت اور ایسا ایک وصف ہی کہ اوسکی شدت وضعف تعقل سے تعلق رکھے اور اپنی ذات مین قسمت پزیر نہو جیسے حرارت وبرودت اور مزے اور بو اور رنگ اور اثر اشیا اور علم وجہل انسان وغیرہ -

لام

(لین) بیاے معروف بمعنی نرمی - اصطلاحًا وہ واو اور یاے تحتانی جنکے ماقبل فتحہ ہو جیسے

فور وطور اور عیب وغیب وغیرہ - چونکہ دونون قسم کے حروف ماقبل مفتوح ہونے سے نرم بولے جاتے ہین اس لیے انکا نام لین رکھا -

میم

(متدارک) بضم اول و فتح تای فوقانی و دال مہملہ مع الف کشیدہ و رای مہملہ مکسور - دریابندہ و پیوندشوندہ - یہ تدارک سے ہی جسکے معنی پاجانا و ملجانا - بحر غریب کو اس لیے کہتے ہین کہ اوسکے اسباب اوتاد کو پاگئے ہین اور اوس سے پیوند ہوگئے - بعضے کہتے ہین کہ ابوالحسن نے اس بحر مین شعر پائے اور اسکو اون بحرون سے ملا دیا جو کہ خلیل نے مستخرج کی تھین - یا دائرہ منفردہ مین ملا دیا اور یہ نام بتا دیا -

(متدانی) بروزن متدارک - نزدیک ہونے والی شی - یہ دُنُوّ اور دُنیٰ سے ماخوذ ہی اول بمعنی نزدیک آمدن اور دوم نزدیکی - چونکہ اسکو بحر متقارب سے دائرے مین نزدیکی ہی اسواسطے یہ نام بھی متدارک کا رکھا گیا -

(متسق) بضم اول و تای فوقانی مشدد مفتوح و سین مہملہ مکسور - فراہم آنے والی اور تمام ہونے والی چیز - یہ اتساق سے ہی کقولہ تعالیٰ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ یعنی قسم ہی چاند کی جب کہ پورا ہوا - ظاہر ہی کہ بحر متدارک کے بعد بحر متقارب کے دائرے مین فراہم آئی ہی اور دائرہ تمام ہوگیا ہی یعنے پھر کوئی بحر اسکے ساتھہ جمع نہوئی -

(متشاکل) بروزن متدارک - بھدگیر مانند اور مشابہ ہونے والی شی - یہ تشاکل سے ماخوذ ہی جسکے معنے ایک دوسرے کے مثل ہونا - یہ بحر بحر قریب کے مانند ہی یعنے متشاکل مین فاع لاتن آخر واقع ہی اور قریب مین اول باقی کل ارکان دونون کے یکسان ہین اس لیے یہ نام ہی -

(متفقہ) بضم اول و تای فوقانی مشدد مفتوح و فای مکسور و قاف مفتوح با ہاے زدہ - اتفاق کرنے والی چیز - دائرے کا نام اس لیے ہی کہ اسمین دونون بحرون کے ارکان خماسی ہونے مین و ترکیب و تدوسبب مین بسبب اعداد متفق ہین -

(متقارب) بروزن متدارک۔ باہم دیگر نزدیک ہونیوالی چیز۔ اس بحر مین ہر رکن خماسی ہی۔ لہذا سب ارکان چھوٹے اور کوتاہ ہین بدین علت نزدیک نزدیک واقع ہین۔ اس لیے یہ نام ہی یا دو دو وتد کے درمیان ایک ایک سبب خفیف کا فاصلہ ہی بدین وجہ اوتاد مین قربت ہی یا دو دو سبب خفیف کے درمیان صرف ایک ایک وتد مجموع ہی بدین جہت اسباب مین تقارب ہی یا اوتاد کی نزدیکی اسباب کے ساتھ اور اسباب کا قرب اوتاد کے ساتھ ہی بدین وجوہ یہ نام ہوا۔

(متقاطر) بروزن متدارک۔ تقاطر سے ماخوذ ہی جسکے معنے گروہ گروہ آنا اور پے در پے قطرے ٹپکنا۔ عرب مین بولتے ہین تَقَاطَرَ الْقَوْمُ یعنے گروہ گروہ آئے۔ متقارب کے ساتھ اس بحر کو گروہ ہونے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔ یا ایک متقارب کے ساتھ اس بحر متدارک کا دوبارہ ملنا گویا پے در پے قطرے ٹپکنا ہی۔

(متمم) بضم اول و تای فوقانی مفتوح و میم اول مشدد مکسور۔ تمام کرنے والا۔ وزن کا نام بدین وجہ رکھا کہ اوسکے عروض و ضرب بلکہ تمام ارکان سالم ہوتے ہین۔ اس سلامتی کو تتمیم سے تشبیہ دی۔

(مثلث) بضم اول و فتح ثای مثلثہ و لام مشدد مفتوح۔ وہ چیز جسمین تین عدد شامل ہون وزن کا نام اس لیے ہی کہ اوسمین تین رکن ہوتے ہین۔ نظم کا نام اسواسطے کہ اسمین تین مصرعے ہوتے ہین۔

(مثل) بالکسر مانند۔ چونکہ اصول افاعیل باشتراک فعل باہم مانند ہین لہذا یہ نام ہی۔

(مثمن) بروزن مثلث۔ ثمانیہ سے ماخوذ ہی جسکے معنے آٹھ۔ بیت مین آٹھ رکن ہونے سے یہ نام ہوا۔

(مثنی) بروزن مثلث آخر الف مقصورہ۔ اثنان سے بنا ہی جسکے معنے دو۔ تمام بیت مین دو رکن ہونے سے وزن کا یہ نام رکھا۔

(مجتث) بضم اول وجیم تازی ساکن وتاے فوقانی مفتوح مع ثاے سہ نقطہ- جڑسے اوکھیڑی ہوئی چیز- بحر کا نام اس سبب سے ہی کہ گویا اسکو بحر خفیف سے اوکھیڑا ہی کیونکہ خفیف مین مس تفعلن درمیان دو فاعلاتن کے ہی اور اسمین مقدم پس درمیان سے اوکھیڑ کر شروع پر رکھدیا ہی- محقق کہتے ہین کہ میرے نزدیک عربی مین اسکو سوا مجزو کے مستعمل نہین کرتے اور مجزو کیا ہی گویا جڑسے اوکھیڑا ہوا وزن ہی اس تسلسل سے اسکا نام مجتث رکھا-

(مجتلبہ) بروزن متفقہ- اجتلاب سے ماخوذ ہی جسکے معنے کھینچنا اور ایک جگہہ سے دوسری جگہہ لیجانا- دائرے کا نام اسواسطے ہی کہ اسکو دائرہ مختلفہ سے کھینچکر لے گئے ہین یعنے مفاعیلن اسکا بحر طویل ہے اور مستفعلن بحر بسیط سے اور فاعلاتن بحر مدید سے لے اوڑے ہین- بقول بعض جلب بفتح اول وسکون دوم وہم فتح دوم کثرت کے معنے پر ہی اور اس دائرے کی بحرون کے فروع بکثرت مستعمل ہین اسلیے مجتلبہ کہا-

(مجزو) بفتح اول وسکون جیم عربی وزاے معجمہ مضموم وواو معروف- جزو کی ہوئی شی- وزن سے ایک حصہ یعنے ایک جزو آخر نکال ڈالتے ہین اس لیے وزن کو مجزو کہتے ہین-

(محدث) دوم حاے حطی بروزن مجتث- نئی پیدا کی ہوئی چیز- اخفش نے متدارک کو نیا پیدا کیا اسلیے یہ نام ہی-

(محضرم) بضم اول وحاے حطی مفتوح وضاد معجمہ ساکن وراے مہملہ مفتوح- حضرمہ سے ہی جسکے معنے خلط کرنا- فیروزآبادی نے اسکے سب حروف مہملہ بھی کہے ہین یہ اور مخضرم بخای معجمہ وضاد معجمہ دونون ایک ہین-

(محقق طوسی) ترکیب اضافی- علامہ قمقام خواجہ نصیرالدین محمد حسن طوسی علیہ الرحمہ کا لقب ہی بروز شنبہ یازدہم جمادی الاولے سنہ پانصد ونود وہفت ہجری مقام جہرود متعلقہ قم مین مضافات طوس مین پیدا ہوے اور ہفتاد وپنج سالگی مین انتقال فرمایا ؎ نصیر ملت ودین پادشاہ کشور فضل ٭ یگانہ کہ چو او مادر زمانہ نزاد ٭ بسال ششصد وہفتاد ودو بندی الحجہ ٭

بروزہجدہم اندر گزشت در بغداد ۔ یہ پانچ واسطون سے حکیم بوعلی سینا کے شاگرد ہین اثنا عشری مذہب اور اکثر علوم کے عالم تھے بہت کتابین منقول ومعقول مین تصنیف فرمائین اونمین سے اونکی ایک کتاب علم عروض مین بھی معیار الاشعار نام مشہور ومعروف ہی۔

(مخترع) اول مضموم وخاے معجمہ ساکن وراے مہملہ مفتوح بعد تای فوقانی آخر عین مہملہ۔ نئی باہر نکالی ہوئی چیز۔ یہ اختراع سے ہی۔ متدارک کا نام اس لیے ہی کہ خلیل کے بعد اخفش نے فعولن کے اجزا سے اسکو نیا باہر نکالا۔

(مختلفہ) دوم خاے معجمہ بروزن متفقہ۔ اختلاف رکھنے والی شی۔ دائرے کا نام اس سبب سے ہی کہ اوسکے ارکان خماسی وسباعی ہونے مین باہم مختلف ہین۔ بعضے کہتے ہین کہ اوسکے بحرون کے ارکان سباعی باہم مختلف یعنے مفاعیلن مستفعلن فاعلاتن ہین۔ مولف کی راے مین بسبب اشتراک خماسیات اسکے سباعی ارکان کل دوائر سے مختلف ہین لہذا یہ نام ہی۔

(مخضرم) بروزن محضرم وبجاے محضرم۔ اخفش کہتا ہی اسمین حرف دوم خاے معجمہ وسوم ضاد معجمہ ہی اور یہ ماخوذ ہی آب خضرم سے جو کہ کثیر ووسیع ہی پس شاعر مخضرم وہ ہین جو کہ جاہلیت واسلام کے زمانے کو بکثرت پا چکے ہین۔ بعض کہتے ہین کہ بمعنی گوش بریدہ ہی یعنے وہ شاعر کہ زمانۂ جاہلیت سے زمانۂ اسلام کی طرف قطع ہوکر آگئے۔ اصمعی کہتا ہی کہ وہ شخص جسکی وفات جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد ہوئی ہو اور حضرت کو کلان سالی مین دیکھا ہو اور اسلام نہ لایا ہو لیکن ابن رشیق طبقات مین لکھتا ہی کہ اصمعی نے غلط کہا کیونکہ لبید وجعدی دونون مخضرمین شاعر ہین اور صفات مذکورہ نہین رکھتے تھے۔ بعضون کے نزدیک وہ شخص جسکی نصف عمر زمانۂ جاہلیت مین اور نصف اسلام مین کٹی ہو۔ کَمَا صَرَّحَ سَعْدُ الشَّارِحِیْنَ یہ اور محضرم بجاے حطی وضاد معجمہ دونون لفظ ایک ہین۔

(مدنی البطیع) بفتحتین وکسر نون مع تحتانی مشدد بامضمہ وطاے حطی مشدد مفتوح باباے موحدہ ساکن۔ یہ لفظ مرکب مدینہ سے منسوب ہی۔ ایسی ذات جسکی صفات مین یہ بات ہو کہ بستی کے بغیر

اوسکا گزارہ ہوسکے اس لیے انسان کو کہتے ہین کیونکہ ایک آدمی کی حاجت اس عالم مین دوسرے سے متعلق ہی ایسے اجتماع کثیرہ کو مدینہ کہتے ہین - ہکذا فی الاخلاق -

(**مدید**) بروزن فعیل کھینچی ہوئی چیز اور بمعنی دراز - بحر کا نام اس لیے ہی کہ اسکو طویل سے کھینچا ہی - بقول بعض دو دو سبب اوسکے ارکان سباعی کے اطراف مین کھنچے ہوے ہین - بعض کہتے ہین کہ اوسکے ارکان سباعی کے گرد ارکان خماسی کھنچے ہوے ہین یا بالعکس اسلیئے اسکو مدید کہا -

(**مذیل**) بضم اول وذال معجمہ ویاے معروف - دراز کرنے والی شئی - یہ اذالہ سے ہی اور اذالہ ذیل سے جسکے معنے دامن اور دامن زمین تک لٹکانا اور جو چیز کہ زمین پر کھنچتی ہوئی چلے - بحر مستحدث کا نام اس لیے ہی کہ اوسمین وہ ارکان سباعی آغاز پر ہین جنکے درمیان وتد مفروق ہی اور اسباب خفیفہ اطراف مین پس گویا وہ سبب وتد مفروق سے علیحدہ ہوکر لٹک پڑے ہین -

(**مراقبہ**) بروزن مفاعلت - ایک دوسرے کو نگاہ رکھنا اور یہ رقیب سے ماخوذ ہی اور رقیب منازل قمر سے ایسی منزل کا نام ہی کہ جب وہ طلوع کرے مشرق کی طرف تو اوسکی منزل مقابل مغرب کی جانب غروب کرے اور منازل قمر سب اٹھائیس ہین - چونکہ فاعلاتن فاعلاتن کے تن فاء درمیانی کے نون اور الف مین سے کسی ایک کا سقوط اور ایک کا ثبوت واجب ہوتا ہی اس لیے اس سقوط وثبوت معا کو ایک منزل کے طلوع اور ایک منزل کے غروب سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا یون ہین مفاعیلن کے یا و نون کی تشبیہ بھی سمجھ لو -

(**مربع**) بروزن مثلث - وہ چیز جسمین چار اعداد شامل ہون یہ ربع سے ہی - بیت مربع مین آخر تک چار ہی رکن ہوتے ہین اسلیے یہ نام ہی -

(**مردفہ**) بضم اول وفتح راے مہملہ مع دال مہملہ مشدد مفتوح وفاے مفتوح باہاے زدہ - درپے آیا ہوا اور وہ شخص جو کسی کے پیچھے سوار ہو یہ ردف بالکسر سے ہی - قافیہ مردفہ مین حروف علت بے فاصلہ روی کے پیشتر واقع ہوتے ہین - لہذا سوار مذکور سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا -

اور ردف ایک کوکب کا نام جو نسر طائر کے قریب واقع ہی پس حروف علت کو اوسی کوکب سے مشابہ کرکے مردفہ کہا جیسے کاروبار کا الف و نور ظہور کے واو اور اسیر ظہیر کے تحتانی حروف ردف ہین اور یہ سب قافیے مردفہ ہین۔

(مرکّن) بضم اول و فتح راے مہملہ مع کاف تازی مشدد و مفتوح آخر نون ساکن یعنی پستان بزرگ اور وہ ناقہ جسکے تھن بڑے بڑے ہون۔ کذا فی الصراح۔ بحر مہمل مستحدث کا نام اس لیے ہی کہ اسکا ہر مصرع خلاف قاعدہ ایک رکن زیادہ رکھتا ہی گویا اوسکا تھن بڑھگیا ہی۔

(مزاحف) بضم اول و زای معجمہ و حاے حطی مفتوح۔ گری ہوئی چیز اور اپنی اصل سے دور ہوئی شی۔ یہ زحاف سے ہی جسکا ذکر ہو چکا۔

(مستزاد) بضم اول و سکون سین مہملہ و تاے فوقانی و زاے معجمہ مفتوح۔ جو چیز کہ زیادہ کی گئی ہو۔ چونکہ آخر بیت یا آخر مصراع ایک جزو بڑھاتے ہین یا یعنی بڑھجاتے ہین بدین جہت اوس جزو کا نام ہی۔

(مسجع) بروزن مربع سخن با قافیہ۔ سجع بالفتح سے ماخوذ ہی جسکے معنے کبوتر یا قمری کی آواز اور اونکا بولنا۔ تحقیق یہ ہی کہ اگر قافیے نثر مین درمیان فقرہ و آخر فقرہ ہون تو وہ نثر مرصع ہی اور اگر صرف فقرے کے آخر مین ہون تو وہ کلام مسجع ہی اور اگر نظم مین درمیان شعر بھی ہون تو وہ کلام مسمط ہی اور اگر صرف آخر مین ہون تو اوس کلام موزون کو مقفی کہتے ہین۔

(مسدس) بروزن مربع۔ وہ شی جس مین چیزین چھ شامل ہون۔ یہ سدس سے بنا ہی جسکے معنے چھ۔ بیت مین چھ رکن اور نظم مین چھ مصرعے ہونے سے یہ نام دونون کا ہوا۔

(مسمّط) بروزن مربع۔ تاگے مین گوندھے ہوے موتی۔ سمط بالکسر سے ہی یہ وہ تاگا جسمین موتی یا پوتھ پروئی ہو۔ وہ بیت جسمین تین یا چار جگہ ایک قسم کا قافیہ ہو اور وہ نظم جسمین تین مصرعے سے لیکر دس مصرعے تک ہون۔ تین مصرعے والی نظم مثلث ہی۔ چار والی مربع۔ پانچ والی مخمس۔ چھ والی مسدس۔ سات والی مسبع۔ آٹھ والی مثمن۔ نو والی متسع۔ دس والی معشر

الغرض یہ آٹھون مسمط کی قسمین ہین۔

(مشاکل) بضم اول وشین معجمہ مع الالف کشیدہ وکسر کاف تازی مع لام ساکن۔ مانند اور ہمشکل ہونے والا۔ یہ مشاکلت سے ہی جسکے معنے ہمشکل ہونا۔ باقی تشاکل مین دیکھو۔

(مشتبہہ) بضم اول وسکون شین معجمہ وتای فوقانی مفتوح ویای موحدہ مکسور وہاے مظہرہ مفتوح باہای زدہ۔ دائرے کا نام ا سواسطے ہی کہ اسکے ارکان مفروقی یعنے مس تفعلن وفاع لاتن ارکان مجموعی مستفعلن وفاعلاتن سے ملفظ مین مشتبہ ہین۔

(مشطور) کمفعول۔ نصف گرایا ہوا۔ شطر بالفتح سے ہی جسکے معنے پارہ نصف اور ایک چیز کو دو نیمہ کرنا۔ عرب کہتے ہین اُحْلُبْ حَلْبًا لَكَ شَطْرُهُ دوہ لے دودھ کہ تیرے واسطے نفع کا حصہ ہی۔ وجہ ظاہر ہی کہ جب ایک بیت کو نصف کرکے ایک حصے کو پوری بیت سمجھتے ہین تو اُسپر یہ تعریف صادق آتی ہی۔

(مصرع) بکسر اول وسکون صاد مہملہ وراے مفتوح باعین بے نقطہ۔ صرع بفتح اول وکسر اول سے ماخوذ ہی۔ جسکے معنے زمین پر گرادینا اور درخانہ کو دوطاق کرنا۔ کذا فی المنتخب مصرع ومصراع ومصرعہ اوسکے صیغہ آلہ یعنی کواڑون کا ایک پٹ۔ بیت یعنے گھر کے واسطے پٹ ضرور ہی اور بیت شعر کے لیے مصرع واجب اور جس طرح ایک پٹ سے دروازے کی محافظت نہین ہوسکتی اسیطرح ایک مصرعے سے بیت ادھوری رہتی ہی۔ مُصَرَّع بضم اول وفتح دوم وتشدید وفتح سوم تصریع سے ہی جسکے معنے پیچ دینا اور بیت کے مصراع اول مین بھی قافیہ لانا۔ ہکذا فی الصراح۔ چونکہ مصرع مشدد مین توافق وزن وتوافق قافیہ وتغیر رکن عروض کی شرط ہی لہذا مصرع اول مین خود بخود قافیہ ہوجائیگا اور مصرع مشدد کہلائیگا گویا دروازے کے دو پٹ پورے ہوجائینگے۔

(مضارع) بضاد معجمہ [illegible] مشاکل۔ چیز مشابہ۔ مضارعت سے بنایا ہی جسکے معنے مشابہت یہ بحر شروع مین ازدی رکن بحر ہزج سے مشابہ ہی اور دونون مسدس الاصل ہین اور بنا ہین

مجزو لہذا یہ نام ہی۔ خلیل نے نہایۃ مین کہا ہی کہ بحر مقتضب سے مشابہ ہی کہ دونون مین وتد مفروق ہی اور بحر خفیف سے مشابہ ہی کہ دونون مین وتد مفروق اور وتد مجموع ہی۔ سیفی کہتا ہی کہ بحر منسرح سے وتد مفروق ہونے مین مشابہ ہی ان وجہون سے یہ نام ہوا۔ مؤلف عرض کرتا ہی کہ دائرۂ مشتبہ کی کل بحرین وتد مفروق اور وتد مجموع پر مشتمل ہین پھر سب مین مشابہت باہمی ہوگی مضارع کی خصوصیت بیکار ہی ہان یہ کہہ سکتے ہو کہ بحر مشاکل سے اپنے دونون ارکان مین مشابہ ہی لیکن مشاکل عرب مین غیر مستعمل ہی بدینوجہ وجہ اول معقول ہی۔

(مضاعف) بروزن مزاحف۔ دوچند اور زیادہ کی ہوئی چیز۔ یہ ضعف بالکسر سے ہی۔ وزن کو دوچندان یا زیادہ کرتے ہین اس لیے یہ نام ہی۔

(مطرد) بضم اول وطاے حطی مشدد مفتوح وکسر رای مہملہ مع دال ابجد مستقیم اور ایک وتیرہ پر رہنے والا اور ایک دوسرے کے پیچھے ہونے والا۔ یہ اطراد بالکسر ومشدد سے ہی شاذ کی ضد اس لیے ہی کہ عام طور پر مستقیم رہتا ہی۔

(مطلع) بفتح اول وسکون طاے مطبقہ ولام مفتوح مع عین مہملہ۔ آفتاب اور ہر چیز کے نکلنے کی جگہ یہ طلوع بالضم سے ہی۔ ایک نظم مقررہ کا پہلا شعر اسواسطے ہی کہ وہان سے اوس نظم نے گویا طلوع کیا۔ رکن اول مصراع دوم کو اس لیے کہتے ہین کہ دوسرا مصرع اوس مقام سے شروع ہوا ممکن تھا کہ مصراع اول مین یہ نام رکھتے لیکن اصطلاحاً فرق رکھا جیسا کہ ابتدا مین۔

(معاقبہ) بروزن مراقبہ۔ ایک دوسرے کے پیچھے آنا۔ یہ عقب بفتح سے ہی جسکے معنی پس چیز کے آمدن۔ ہکذا فی المنتخب والصراح۔ دو اسباب خفیفہ کے دونون ساکنون کے ثبوت وسقوط معاً کا نام اس لیے ہی کہ ایک دوسرے کے پیچھے ہین

(معقد) بروزن مثلث۔ مضبوط بندھا ہوا۔ مصراع اول مصراع دوم سے اسمین معنیً ولفظاً

وابستہ ہی اسواسطے یہ نام ہی۔

(مفاعیل) مفعول کی جمع کثرت ہی باقی افعال مین دیکھو۔

(مقتضب) بضم اول وسکون قاف وفتح تای فوقانی وضاد معجمہ۔ کاٹا ہوا اور تراشا ہوا۔ یہ اقتضاب سے ہی جسکے معنی بریدن۔ اس بحر کو بحر منسرح سے تراشا ہی اس لیے یہ نام ہی کیونکہ دونون کے ارکان ایک ہین فقط تقدیم وتاخیر کا فرق ہی۔ بقول بعض اقتضاب سخن بمعنی ارتجال سخن ہی یعنے بدیہہ کہنا اس کا وزن بھی بدیہہ ہوتا ہی یعنی نہایت روان۔ محمد ابن قیس کہتا ہی کہ اسکو بحر منسرح کے رکن سوم یعنے مفعولات سے قطع کیا ہی لہذا یہ نام دیا ہی۔ بعضے کہتے ہین کہ منسرح کا پہلا رکن قطع کرو تو مقتضب بحر وپیدا ہوگا پس مجرد اور مقتضب کے ایک معنے ہین یعنے جزو کردہ شدہ وقطع کردہ شدہ لہذا یہ نام رکھا۔

(مکانفہ) بروزن مفاعلۃ۔ پورا لینا اور ایک دوسرے کی یاری کرنا۔ کنف بالفتح سے ہی جسکے معنی کسی چیز کو لے لینا اور نگاہ رکھنا۔ ہکذا فی الصراح۔ دو سبب کے ساکنون کو معاً گرادینا یا معاً بحال رکھنا یا ایک کا سقوط اور ایک کی بحالی۔ یہ تین حکم ہوئے پس تینون احکام معاقبہ اور مراقبہ کا مجموعہ ہین اور اوسی حکم مجموعہ کا نام مکانفہ رکھا گویا دونون کو پورا لینا ہی اور یہ مکانفہ اونکے احکام کی محافظت ونگہبانی کر رہا ہی لہذا اس نام سے موسوم کیا۔

(ملمع) بروزن مربع۔ روشن اور درخشان کیا ہوا اور سونا چاندی چڑھانے سے چمکایا ہوا ایک زبان کی پوری نظم مین دوسری زبان کا ایک مصرع یا ایک بیت یا زیادہ ملادینا گویا اوس نظم کو چمکانا اور ملمع کرنا ہی۔

(منتزعہ) بضم اول ونون ساکن وتای فوقانی مفتوح وزای معجمہ مکسور وعین مہملہ مفتوح یا ای زدہ۔ باہر کھینچی ہوئی چیز۔ یہ انتزاع سے ہی جسکے معنی باہر کھینچنا اور اوکھڑ جانا اور اکھیڑنا اسکا مادہ نزع ہی۔ چونکہ دائرہ سالمہ سے دائرہ مزاحفہ کو باہر کھینچتے ہین اس لیے یہ نام ہی۔

منتظم بضم اول وسکون نون وتاے فوقانی مع ظاے منقوطہ مفتوح پرویا ہوا اور جو چیز کہ درست ہوگئی ہو۔ متدارک کا نام اسلئے ہے کہ اخفش نے اسکو دائرہ متقارب مین پرو دیا اور اس سے دائرہ درست ہوگیا۔

(منتقص) بروزن منتظم کم کی ہوئی شے۔ انتقاض سے ہے جسکے معنی کم کرنا اور کم ہونا ہکذا فی الصراح۔ عروض وضرب مین نقصان ہونے سے یہ نام رکھا۔

(منسرح) بضم اول وسکون نون وسین مہملہ مفتوح وکسر راے مہملہ مع حاے حطی برہنہ وتیز رو۔ یہ النسراح سے ہے جسکے معنی آسانی دروانی اور مفارقت اور جانے سے باہر آنا اس بحر کے دو مستفعلن کو مفعولات درمیانی آپس سے جدا کرتا ہے لہذا یہ نام ہی بقول بعض اسکی ہر رکن کی آغاز پر دو دو سبب خفیف ہین اور اس سے اوسمین آسانی اور روانی ہی بعضے کہتے ہین کہ اسکا ایک ایک مصرع انتہا ایک ایک رکن کا ہوتا ہے گویا اصل سے بالکل برہنہ ہوگیا اور جامہ اصلی سے نکل آیا۔

(منعکسہ) بروزن منتزعہ۔ بازگونہ ہونیوالی چیز۔ انعکاس بالکسر سے ہی جسکے معنی بازگونہ اور ایک جسم صاف مین دوسری صورت کا نمودار ہونا۔ دائرہ مستحدث کا نام اسواسطے رکھا کہ دائرہ مشتبہ کے برعکس ہی یعنی مشتبہ کی ہر بحر مین دو دو وتد مجموع ہین اور ایک ایک وتد مفروق اور منعکسہ کی ہر بحر مین ایک ایک وتد مجموع اور دو دو وتد مفروق۔ یا تلفظ کی رو سے دائرہ مشتبہ کے ارکان اسمین دکھائی دیتی ہین اسوجہ سے یہ نام رکھا۔

(منفردہ) بروزن منتزعہ۔ جو چیز کہ تنہا ہو۔ انفراد بالکسر سے ہی جسکے معنی تنہا ہوجانا خلیل نے بیشتر صرف بحر متقارب کا یہ دائرہ بنایا تھا اسواسطے یہ نام بتایا تھا۔

(منہوک) کمفعول للاغری سے گلایا ہوا۔ انہاک بالکسر سے ہی جسکے معنی ضعیف ولاغر کردینا اور عقوبت کرنا جیسے بولتے ہین نھکتہ الحمی یعنی لاغر کیا اور سلوتے نے بعض کہتی ہین نھک الضرع سے ہے یعنی چھاتی مین جسقدر دودھ تھا لیچ لیا۔

وزن کا نام اسواسطے ہی کہ وافی مسدس ہین سے اسمین دو ہی رکن رہجاتے ہین اس نقصان ارکان کو لاغری سے یا چار رکن نکلجانے کو بالکل دودہ کنیچ یعنی کی تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔

(موازین) بروزن مفاعیل میزان کی جمع ہی جسکے معنی ترازو۔ چونکہ ارکان سے شعر کے اجزا تولے جاتے ہین لہذا یہ نام ہے۔

(مواسع) بضم اول وکسر سین مہملہ مع العین مہملہ۔ وسعت اور فراخی رکھنیوالی چیز۔ یہ جسکی معنی کشادگی۔ اس بحر کے صدر مین سبب کے بعد فاصلہ صغری موجود ہی مین نے سبب رکن مین وسعت آگئی ہی اور بحر کشادہ حسین ہوگئی ہی۔ اسواسطے یہہ نام رکھدیا۔

(مؤتلفہ) بروزن متنزعہ۔ الفت رکھنے والی شے۔ ایتلاف سے ہی جسکی معنی باہم موافق ہونا اس دائرہ کے سب ارکان یکسان ہین یعنی ہر ایک مین وتد مجموع اور فاصلہ صغری ہی لہذا باہم موافقت ہی۔ بعض کہتے ہین اسکے رکن مکرر ہین اور اجزاے مکرر باہم موتلف ہوتے ہین اسلیے مؤتلفہ نام ہوا۔

(موحد) بضم اول وفتح واو وحاے حطی مشدد ومکسور آخر دال مہملہ۔ وحدت سے ہی جسکے معنی ایک ہونیوالی شے۔ وجہ مناسبت ظاہر ہی کہ شعر موحد بحر مین ایک ہی رکن ہوتا ہی۔

(موفور) مفعول بمعنی تمام چونکہ خرم سے بچے ہوی رکن مین کوی حرف ناقص نہین بلکہ اوسکے سب اجزا وفور یعنی تمامی کے ساتھہ موجود ہین لہذا یہ نام ہے۔

(مہلہل) بضم اول وہر دو لام ساکن وہاے اول مفتوح ودوم مکسور یعنی تیز اور شتاب دقیق۔ یہہ امرالقیس شاعر بن ربیعہ کوفی کا لقب اسواسطے ہی کہ اوسنے ایک شعر مین جو بحر کامل مضمر ہین سے (لہلہت) کا لفظ کہا یون ؎ لمّا تو غل فی الکراع ھجینھم ھلہلت اثار سالکا وضبلا ؎ جسوقت کہ چوپاون کے غول کے قطع مین اونمین سے بدقوم نے مبالغہ کیا قریب تھا کہ مین جن کا عوض لون یا مالک ہی سے بدل جنسل مکسر صاد مہملہ قبیلہ تغلب مین سے ایک شخص کا نام ہے بعض کہتے ہین کہ مہلہل امرالقیس کے

ماسون کا نام ہے۔ ہکذا فی القاموس۔

نون

(نخر) بالفتح اونٹ کو کشتہ کرنا اور سینے کو چیرنا اور زخمی کرنا۔ ہکذا فی الصراح۔ سیفی کہتا ہے کہ مفعولات سے صرف مف باقی رہگیا تو گویا رکن کو بالکل کشتہ کیا بدین مشابہت یہہ نام دیا۔ مولف کے قیاس مین مف عولات سے پہلے الات کو گرایا پھر عو کو۔ لہذا رکن کے سینے مین دو زخم لگے اور اونٹ کو بھی اسیطرح نحر کرتے ہین اسلئے یہ نام ہے۔ نصیر المحققین) تحقیق کرنیوالون کے مددگار۔ راقم الحروف نے محقق طوسی کا لکب بھی نام لیا ہے۔

(نقرہ) بفتح اول و سوم۔ نقر بالفتح سے ہے اور نقر کے معنی مرغ کا دانہ چننا اور بار بار انگلی مارنا از صراح و منتخب۔ سعد الشارحین کہتے ہین کہ نقر بالفتح دراصل مرغ کا دانا چننا اور اوس سے مراد ناخن یا مضراب مارنا تار وغیرہ پر تاکہ آواز نکلے اور اوسکی جمع نقرات ہے

(نقص) بالفتح کم کرنا اور کم ہونا اور کمی۔ ایک حرکت اور ایک حرف کے سقوط سے گویا رکن مین نقصان آیا اس لئے یہہ نام بتایا۔

واو

(وافر) بکسر فا۔ بمعنی بسیار۔ وفور بضمتین سے ہے جسکے معنی تمام ہونا اور زیادہ ہونا دائرہ موتلفہ کی پہلی بحر کا نام اسواسطے رکھا کہ حرکات اسمین بہت ہین بقول بعض شعار عرب اس بحر مین بہت ہین لہذا یہ نام ہے۔ بحر متدارک مہمل کا نام اسلئے ہے کہ اوسمین اسباب خفیفہ وافر ہین۔

(وافی) بروزن کافی۔ تمام و بسیار۔ بیت کا نام اسواسطے ہے کہ اوسکا ایک مصرع کے تمام ارکان ارکان دائرہ کے ہمعدد ہوتے ہین۔ یا اس لئے کہ وافی عام ہے اور نام خاص اور عام بہت ہوتا ہے۔ علامہ زمخشری قسطاس مین کہتے ہین۔

کل مصراع ان استوفی دائرۃ فھو التام وذا لم یأت
الانتقاص علی جمیع جزئہ الاخیر فھو الوافی۔ یعنی جو مصراع
کہ مشتمل ہو جمیع اجزاے دائرہ پر باعتبار عدد اور سلامت ارکان کے
وہ تام ہے اور اگر مجزو نہو تو وافی ہے۔

(وتد) بالفتح وتاے فوقانی مفتوح آخر دال مہملہ بمعنی میخ ہے میخ رسی کے ساتھ
خیمہ مین درکار ہوتی ہے اس لئے سبب کے ساتھ جزو بیت کا یہ نام رکھا۔ پھر وتد مین
جبکے متحرک پاس پاس جمع ہی اوسکو مجموع اور جبکی متحرک مین علیحدگی اور فرق تھا اوسکو مفرق کہا

(وزن) بالفتح وزاے معجمہ سنجیدگی اور تولنا شعر کے متحرکات وسواکن
کے نظام کو ارکان سے ملانا اور تابع کرنا گویا اوسکا تولنا ہے۔

(وقص) بالفتح وقاف وصاد مہملہ۔ گردن توڑنا۔ فاصلہ صغری کے متحرک دوم کو
ساکن کرکے گرانا گویا اوسکی گردن توڑنی ہی۔ بقیاس مولف متفاعلن مین سیم کی نحی حرف
تا ہی اور سر کے نیچے گردن ہوتی ہی بدین جہت سقوط تا کو گردن شکنی سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا
(ہاے ہوز)

(ہتم) بالفتح وتاے فوقانی۔ دانت جڑ سے توڑ ڈالنا۔ بعین خفیفین متوالی کے آخر مین
ایک پورا سبب اور ایک حرف اور ایک حرکت کو گرانا گویا رکن کا دانت جڑ سے
توڑنا ہی بدین قیاس یہہ نام ہی۔ یا مفاعلین سے یلین مع حرکت عین ماقبل نکال ڈالنا جڑ سے
دانت توڑنیکے ساتھ تشبیہ ہی بدین رو کہ عین کی جڑ مین یہان یا تحتانی لگی تھی۔

(ہزج) بالفتح اول وزاے معجمہ مفتوح مع جیم تازی ساکن۔ گمان کا کرکٹ کنا تیر چلتے وقت
اور آواز رعد اور آواز خوش اور سرود وترانہ کی ایک قسم ہے۔ کذا فی الصراح والمنتخب۔
بقول محمد بن قیس ہزج کے معنی آواز کا ہلانا اور ہیر ہیر ناجسکو عربی مین ترعید و ہندی مین
گٹکری بالکسر کہتے ہین اور غنای عرب ترعید دار اکثر اسی بحر مین ہوتی ہین لہذا یہ نام ہر

سیفی کہتا ہے کہ اس بحر مین اول وتد مجموع ہے اوسکے بعد دو سبب خفیف اور یہ التزام مد صوت اور آواز بلانے اور پہیرنے کیواسطے ممد و معاون ہی بدین ترتیب یہ نام ہی بعضے کہتے ہین کہ ہزج دراصل کلام متقارب کو کہتے ہین اور اوسکے ارکان کے آخر مین ہونیکے سبب متقارب ای ہین اس تقریب سے یہ نام رکھا۔

فیروزآبادی قاموس مین کہتا ہے کہ الہزج محرکۃ من الاغانی وفیہ ترنم وصوت مطرب وصوت فیہ بحح وکل کلام متدارک متقارب

یعنے ہزج بالتحریک نغمون کے اقسام سے ایک قسم ہے اور اوسمین ترنم ہو اور آواز خوش آوردہ آواز جو میٹھی جائے اور جو کلام کہ پی در پی اور قریب قریب ہو۔ تمہ معناہ۔

نصیر المحققین علیہ الرحمہ ارشاد کرتے ہین کہ ہزج آواز یا ترنم کو کہتے ہین پس اس بحر کو حسن و خوبی کیوجہ سے بدین نام نامور کیا۔ واللہ اعلم بحقیقۃ المعانی والصلوٰۃ علی محمد وآلہ الطاہرین

فصل دوم لغات متعلق پنگل

(آکرت) الف ممدودہ وکسر کاف عربی وراء مہملہ ساکن وتای فوقانی موقوف بمعنی صورت پیکر کری سے بنا ہے۔

(الف)

(آپاتالکا) الف ممدودہ وپای پارسی بالف (آگم) کسیکا آنا تنتر شاستر یعنے علم وعوت کشیدہ اور تای فوقانی بالف کشیدہ وکسر لام (آنند) خوشی

وکاف تازی بالف تحت الثری کی شی۔ (اپچترا) متبلون۔ ایک ستارہ کا نام جسکے (آریا) دوم رای مہملہ۔ مالک۔ بزرگ۔ قریب جد کرا ہے۔

(اَتیو کتا) بفتح ہمزہ وتای فوقانی مشدد مکسور (اَدام) آزاد بڑا زبردست - بڑی رسی -
وتحتانی مخلوط مع واو معدولہ وسکون کاف تازی (ارو ہ) برابر کا حصہ یعنے نصف -
وتای فوقانی بالف کشیدہ - اسکی اصل اتیو (ارن) سمندر -
کتہا بہاے مخلوط ہے - اَت بمعنی بزرگ اور (ارنو) سمندر
او کتہہ بمعنی جان سے مرکب ہے یعنی جان بزرگ (اُشٹی) یہہ اشٹ سے منسوب ہے - اشٹا دیکھو -
ومبالغہ - (اُشنک) بضم ہمزہ وسکون شین معجمہ و
(اَت شکرا) اَت معلوم شکرا بمعنی شکر کسر نون آخر کاف تازی - اگ اور پ اور
ایک ملک کا نام - کنکری - نہایت شیرین - جلد کام کرنیوالا -
(ات وہرت) ات بفتح ہمزہ وکسر تاے (اکشر) اسکا مادہ کشر ہے احرف نفی -
فوقانی - وہرت بکسر واو مہملہ مع تا مخلوط کشر جو چیز فنا ہو جاے کل کے معنی دائمی قائم
ورای مہملہ ساکن وتای فوقانی موقوف بڑا حروف ہجی -
متحمل اور صابر - (اگن) بفتح ہمزہ وسکون کاف پارسی و نون
(اُت کرت) بضم ہمزہ وتای فوقانی ساکن بمعنی آتش -
وکسر کاف عربی ورای مہملہ مکسور وتاے فوقانی (اُل لالا) بہت سرخ یہہ بہاشا ہے -
مشدد - کاٹ ڈالنا - عمدہ باتیں کرنا - (امرت وہن) آب حیات کی مثل آواز
(اَت کرت) بفتح ہمزہ وکسر تاے فوقانی وکسر صداے شیریں -
کاف تازی ورای مہملہ ساکن وتای فوقانی (امرت گت) آ حرف نفی - مرت موت
موقوف بڑی تدبیر - گت چال آب حیات کی مثل چال یعنی رفتار خوش
(اَنشٹا) بفتح ہمزہ وتاے فوقانی مشدد مکسور (املا) - بے میل چیز یعنے صاف -
وشین معجمہ ساکن وتای ہندی بالف کشیدہ (اَنسار) بے سر والا - سر کے پیچھے چلنے والا
اشٹ بضم اول ایک مغنی کا نام - بڑی کتھلی ان بفتح اول وضم نون کیلے پیچھے دوڑنا -

(انسپراس) ایک قسم کے برتنون کی ترتیب کرنا جسکے سہارے رس وغیرہ چلین۔ (بُدل لیکھا) تحریر برق۔ بُدل کی اصل کا نام بھاشا مین بجای قافیہ مستعمل ہے (انتر) بفتح اول وسکون نون وفتح تاے فوقانی مع رای مہملہ بمعنی فرق۔ (اَن پھلا) بعد کوی چیز دینے والی (انشٹپٹ) اسکی اصل انشٹھہ ہے سنسکرتی مہملہ وجیم نازی سنسکرت مین اسکی اصل نام جو علم کی دیبی ہے۔ (اندر بجرا) بجر بمعنی الماس اندر کا ہتیار کہ وخلط وشمول۔ بھاشا بفتح موحدہ وسکون تاے وہ ہیرے کا ہے اور بقول بعض برق کا۔ مخلوط وشین معجمہ بالف کشیدہ بمعنی آواز گفتگو (اوپیند بجرا) شین کا ہیرا۔ اسکی اصل برج اصطلاحاً ہندوستان مین ایک مغربی آپ اندر بجرا ہی آپ اندر سی مراد یہان وشن ہے اجاطے کا نام جو چوراسی کوس کے گرد میرتھ (اودشٹ) خواہش کیا ہوا کسی شے کو اوسمین کئی بن شامل ہین جیسے برندابن اصل قرار دیکر اوس سے دوسری چیز نکال لینا اور متھرا اور گوکل وغیرہ۔ اوسی برج کی اصل الاصول۔ زبان کو برج بھاشا کہتے ہین۔

(اوکتا) بضم اول وواو ساکن ودال وکاف تازی (برن) قوم اور ذات اور حسن حروف (برتا) اسکی اصل ورد بفتح واو وسکون راے مہملہ وفتح بولی ہوئی بات۔ اور یہہ لفظ ورد سے بنا ہے جسکے معنی ہین

(اہت) بفتح اول وکسر ہاے ہوز دشمن و دخت کی ایک قسم ہے۔

(اہیر) اسکی اصل ابھیر ہے (برہتی) بکسر اول وسکون راے مہملہ وفتح گوالونکی قوم۔ ہاے ہوز وتاے فوقانی باتحتانی معروف

بزرگ خان عورت - بڑی -
(بتیال) ایک پہلوان کا نام جن
(بسرگ) دینا - چھوڑنا - پانی چھوڑنا - شیطان - دربان - اسکی اصل بیتا
برن کی قسم - لک ہے اور ویتالک -
(بسکدھارہر) زمین سنبھالنے والا - نیلدیو (بیگونی) بہت تیز چلنے والی -
(بسنت تلک) بہار کا ٹیکا - باے پارسی
(بشرام) محنت موقوف ہونا یعنی آرام (پاداکلک) پاؤن کا دکھہ دینے والا
(بشم) غیر برابر اور طاق - (پتاکا) علم کا پھریرا -
(بکرت) بکسر ہاے موحدہ و کاف تازی (پد) پاؤن رکھنے والا - چوتھا حصہ رکھنے والا
کمسور و رائے مہملہ ساکن آخر فوقانی - بکارے (پدوہری) پاؤن رکھنے والی -
بنا ہے اور بکار کمسور کے معنی انجام اور صورت (پدپاونی) کل کے مثل ایک بیل کل کا ہار
بدلنا - (پرم پد) درجہ اعلی اور وصل حقیقی -
(پرموہا) زیادہ محبت دار اور بے محبت اور بیخبر (پرتی) سہارا دینا - سبب - جاننا -
(پنجن) بمعنی کنا یہ اور صنعت کی قسم جسکو (پرستار) سینکو نکا جنگل پھیلاو
لکھشا بنجنا کہتے ہین اور لفظ کی خوبی کی (پریا) پیاری)
ایک قسم - (پرجلیا) روشنی کرنیوالی - جلانیوالی
(بنٹ) بانٹنا اور تقسیم کرنا - یہہ بہا شاہے -
(بہید) قسم و نوع و فرق (پرمانکا) شمار رکھنے والی شے -
(بہنجگیر بات) سانپ کا چلنا (پرشٹا) بفتح اول ورائے مہملہ ساکن و
(بہد برا تھ) راجا کا ہاتھی - اچھا راجا - کسرتای فوقانی و شین معجمہ ساکن و تاے
(بیال) سانپ ہر جانور موذی ہندی مالف کشیدہ - عزت ایک جگہہ قایم ہونا
حرامزادہ ہاتھی - (پرت چکتی) بکسر اول ورائے مہملہ ساکن آخر

تای فوقانی چگتی کا قائم ہونا باقی چگتی مین دیکھو۔

(پرکرت) بکسر اول ورائے مہملہ مفتوح وکسر کاف تازی ورائے مہملہ ساکن مع تائے فوقانی۔ عادت

(پرہرن کلکا) گلبازی

(پلٹ) ٹیڑھا چلنا اور کودنا اور آواز ٹرہنا۔

(پل بنگم) پھلانگ مارنیوالا جیسے بندر یا مینڈک

(پلب) اسکی اصل پلو پلام مشدد و واو مفتوح ہے بمعنی برگ درخت یہی بگڑکر پالو بنا ہے۔

(پنڈ) گولا جسم۔

(پنچ چام) پانچ چنور۔

(پنچت) سطر ہندیمین پانت مشہور ہے۔

(پنگل) اسکے چودہ معنی ہین ۱ سانپ کی ایک قسم ۲ بندر ۳ نو نعمتون مین سے کوئی نعمت ۴ ایک منی یعنے ولی کا نام ۵ زبرجد ستارہ ۶ ریخ تارا ۷ جو چیز کہ چراغ کی لو کا رنگ رکھے ۸ نبض کی ایک قسم ۹ قانون ملکی ۱۰ سرس کا درخت ۱۱ بیسوا کی قسم ۱۲ ایک درخت زہروار ۱۳ ایک ساز کا نام ۱۴ ایک سانپ کا نام جسکا باپ کشپ بفتح کاف تازی شین معجمہ مشدد مکسور و فتح بای فارسی ہے اور ان کا نام کدرو ہے بفتح کاف تازی و دال مہملہ مشدد مفتوح ورائے مہملہ باو او معروف۔

(پوہ ماوتی) پہول والی۔

تائے فوقانی

(تال) ہاتو تکا بجانا اہل موسیقی کی اصطلاح مین دو تین ماترا کا وقت۔ یہہ ترسے بنا ہے جسکی معنی پٹینا۔

(تاٹنگ) کان کا ایک زیور۔

(تربھنگی) تین جز رکھنے والی شے۔

(تروٹک) توڑنے والا۔ یہ تڑٹ سے ہے جسکے معنی توڑنا۔

(ترسٹپ) بکسر اول ورائے مہملہ مکسور و ضم تائے ہندی مع بائے فارسی۔ جو چیز تین جگہہ سے غیر برابر ہو۔

(تک) بضم اول وکاف تازی لفظونکی بانسبت

(تلک) وہ ٹیکا جو ماتھے سے ناک تک سیدھا کھینچین۔

(تومر) ایک ہتیار جسکو گرز کہتے ہین۔

جیم تازی

(جات) گروہ۔ جو چیز کہ پیدا ہو۔

(جت بنگ) شکست کا ناش ہونا اور مٹنا۔

(جگتی) بفتح اول وکاف پارسی مفتوح وتائے

نوقانی مع یاے معروف - زمین -
(جل ہرن) پانی کھینچنے والا -
(جل وہر مالا) گھنگور گھٹائین -
(جمک) اسکی اصل یک بفتح تحتانی ہے
مختلف معنون پر ایک لفظ کا بار بار آنا -
(جھولنا) جھولا -
(جیموت) بادل گھاس کی خوشبو اریخ پھاٹ -

حرف چیم فارسی

(چانک) ایک طائر مشہور جسکا نام پپیہا ہے -
(چامر) چنور
(چرن) پاون شاخ درخت -
(چرچری) راگ کی ایک قسم دل لگی
گھونگرو والے بال -
(چکر) بفتح اول وسکون کاف تازی آخر اے مہلہ
فوج کا قلعہ - کمہار کا چاک - ایک ہتھیار نقش -
(چکور) ایک طائر کا نام جسکا عشق چاند پر مشہور ہے
تلسی داس ؎ جہ جہ جہ گر راج کشوری ؎ جے
مہیش کہہ چند چکوری -
(چلمالا) چولی پہننے والی - یہہ بہاشا ہے
(چمٹنا) پھونرا -
(چنچل) ہوا تیز چنیز - بجلی - دولت - غیر ثابت
یہہ چنچ سے بنا ہے جسکے معنی چلنا -
(چندر کلا) چاند کا سولھوان حصہ - دکن کے
ورر بڑ ملک کا ایک باجا -
(چور) بفتحتین بمعنی چامر - بڑی گاو کی دم -
(چوپئی) چار پاؤن رکھنے والی چوپائی بہی
یہی ہے -
(چوپیا) چار پاون رکھنے والا - یہہ دونون بیرج
بہاشا ہین -
(چہند) خواہش دید -
(چہپی) چھپر پاون والا شٹ پدا سکی اصل ہے -

دال مہملہ ہندی

(دانڈ) آخر دال ہندی - دانڈا -
(دت) دوئی -
(دررڑہ پد) ثابت قدم -
(دررملا) بری چیزون سے ملا ہوا -
(دکہدائی) بضم اول وکاف مخلوط بہا سکن
ودال مہملہ بالف کشیدہ وہمزہ بالتحتانی معروف
دکہہ دینے والا -
(دگہدبران) اول مفتوح وکاف عجمی بالہاے
مخلوط ساکن ودال مہملہ موقوف جلانیوالا حرف
(دنڈ) اول مفتوح دوم نون ساکن آخر دال ہندی

دنڈا۔

(ونڈک) ایک جنگل کا نام

(ونڈکلا) لاٹھی کا حصہ یعنے دنڈا۔

(ونڈکا) سوم دال ہندی بکسور چہارم کا فارسی بمعنی دنڈکلا۔

(دوہا) دوجگہ سے قطع کیا ہوا بقول بعض آدوپدا ہے اصلاً۔

(دوملا) دو سے ملا ہوا۔

(دہن) بفتح اول دوہا ہوز مفتوح وفتح نون آگ

(دہاری) اوٹھانے والا۔

(دہتا) رکھنے والا اسکی اصل وہر تا ہی بہاشا۔

(دہارا) بہت پانی برسنا۔ گہڑیکا سورانج۔ گروہ

(دہرت) دال ہملہ باہے مخلوط بکسور رای ہملہ ساکن آخر تای فوقانی۔ ارام۔ کوئی چیز اوٹھا لینا بچپیدہ۔

(دیرگہہ) درخت کی بیل۔ دوماترا کا سر۔

(دیپک) چراغ۔

(دیپ مالا) چراغون کی قطار۔

(داڑل) سار کی گت۔ اس گت کو ڈاڑہ بھی کہتے ہین۔

رائے مہملہ

(رام) دل لینے والا۔

(راجیوگن) کمل کے درختون کا ذخیرہ اور جہنڈ۔

(رُچرا) شیرین اور صبیح اور خوبصورت عورت

(رس) شیرین ذائقہ دار۔ پانی رقیق چیز۔

(رمن) کھیلنے والا۔

(روڑا) بواو مجہول ودال ہندی بالف کشیدہ بڑا کنکر۔ روڑا ہی مشہور ہے۔

(رولا) پانی۔ آنولا کا درخت۔

(روپ مالا) خوبصورتی کا ہار۔

سین مہملہ

(سارنگ) ہیلیا۔ یعنی میر شکار۔

(سان ناسک) حرف سوم مضموم وششم بکسور ناک کے ساتھ تلفظ رکھنے والا۔

(سپری) سپر بمعنی ماہ تحتانی اسمین سمبندھ ہے یعنی نبتی۔ اسکا ترجمہ چاندنی۔

(سپرن پریات) اچھے پتو نکالنا۔ گڑ کی چال۔

(سُپرتشٹا) بضم اول وفتح بای پارسی وکسر نای فوقانی وشین معجمہ ساکن وتای ہندی بالف کشیدہ۔ تعریف کرنا اور عزت۔

(ست کرت) بفتح اول و تای فوقانی ساکن و کاف تازی مکسور آخر تای فوقانی یونیا اور خاطرداری۔

(سدا دھر) امرت رکھنے والا یہ چاند کا لقب ہے۔

(سرسی) ابدار۔ رس رکھنے والا۔

(سرگ دھرا) پیولونکا مار

(سکھدائی) ہر وزن دکھدائی۔ آرام دینے والا

(سکھد) بضم اول و کاف تازی مخلوط بہا مفتوح آخر دال مہملہ بمعنی سکھدائی۔

(سلل) پانی۔

(سمان) با علان نون۔ برابر یہ سم سے مرکب ہے۔

(سم) حصہ اور برابر۔

(سنگ) ملنے والا۔

(سنگھارہار) بکسر اول و نون نیم غنہ و کاف بالف کشیدہ۔ و کسر ہای موحدہ و بالف کشیدہ و بہول و کاف تازی مکسور و ہای فوقانی ساکن و رہ پلٹ پلنکر دیکھتا جاتا ہے

(سنکھیا) شمار و تعداد۔

(سنکھیا ناری) عورتونکا شمار

(سنگیت) سی مرکب یہ سینگیت ہی بنا ہے۔

(سوزن) بمہ سوزن۔

(سویا) ایک اور چوتھا حصہ۔

(سوم) چاند۔

شین معجمہ

(شبہہ گت) اچھی چال۔

(شری) دولت۔ حسن بزرگ۔ خداوند۔

(شرنگارنی) حسین۔ چھالیا ڈلی۔

(شرکرا) شکر بفتحتین اور ایک ملک کا نام۔

(شش) چاند۔

(شکہا) چوٹی۔

(شنکھہ) ناقوس۔ اسکو ہندی مین سین بھی بولتے ہین

کاف تازی۔

(کاما) کام دیو کی عورت جسکا نام رتی بفتح رائے مہملہ و کسر تای فوقانی ہے۔

(کاب) زہرہ نارہ۔ شاعری۔

(کرن) گوش۔

(کرتال) بفتح اول و رائے مہملہ مفتوح و تانے فوقانی بالف کشیدہ مع لام لکڑی کا باجا جو تال پرتالی کے عوض بجائین۔

(کرن) سورج کی کرن باقی اور شعاعین۔

(کرنا) نو رسون مین ایک رس ایک درخت کا نام طفل یتیم۔ مہربانی۔

(کریٹ) تاج شاہی۔
(کرپڑا) کھیل دل لگی۔
(کرت) بکسر اول و رای مہملہ مکسور آخر تاے فوقانی ستر ہ لاکھ اٹھائیس ہزار برس کا زمانہ ست جگ نتیجہ بنایا ہوا۔
(کرکھا) لڑائی مین ہتھیار لانیکی باتین کہنا اسکو زبان اردو کرکا بدون ہاے مخلوط کہتے ہین۔
(کسم بچترا) متلون۔ گل رنگا رنگ۔
(کل) تلفظ کی وقت کی پیایش کلا ہی ہے۔
(کلکا) غنچہ گل۔
(کملاوتی) بمعنی پدماوتی۔
(کنڈلکا) حلقہ۔ کندلیا ہی ہے۔
(کندک) گیند
(کوٹھا) خانہ۔ اسکی اصل کوشٹ ہے۔
(کبیر) بیاے معروف ایک ملک کا نام۔ گوشت توتا۔

کاف فارسی

(گاتیری) بفتح تحتانی و فوقانی مکسور مشدد و رای مہملہ با تحتانی معروف۔ وید کا ایک منتر
(گد) کہا ہوا کہنے کے لائق۔ فقرہ۔ نثر
(گمر) طاقت ور۔ بہت بڑا۔
(گرڑ) اول رای مہملہ دوم رای ہندی طاے دون کے بادشاہ کا نام جسکا باپ کشپ نام اور ماں کا نام بنتا بفتح باے موحدہ و کسر نون و فوقانی بالف شدید اسکی شکل طاؤس یا شتر مرغ کے مانند ہے سانپ اسکی خوراک عظیم الجثہ ایسا کہ وہن مین نہ سماوے بقول بعض یہی رخ ہے رخ کا قد و قامت اتنا بڑا ہے کہ ایک پنجہ مین کئی ہاتھی دبا لے سچ پوچھو تو قصہ خانوادہ نے اسکو طیار کیا ہے۔ وشن دیوتا کی سواری گرڑ پر ہوتی ہے۔ یہ اور بنگل برادر علاتی اور باہم دشمن ہین۔ انکی عداوت کا طول طویل قصہ مار مہر مین مذکور ہے۔
(گن) اسکی اصل گنٹر بفتح کاف پارسی و نون غنہ و رای ہندیہ ہے جسکی معنی گردہ و بشدا و
(گنگا دک) گنگا جل۔
(گوال) گایان پالنے والا۔ یہ کنہیا جی کا لقب ہے
(گوکا) بفتح اول و ضم ثالث و الف مضموم کاف تازی مشدد و کشیدہ الف۔ جالی اور جھروکا اسکی اصل گواکش ہے۔
(گیت) بیای معروف گانا۔

لام

(لگھم) تیز اور چھوٹا۔

(لکت) خوبصورت۔

(لیلاکر) کھیلنے والا

(لیلاوتی) کھیل اور تماشہ والی عورت۔

میم

(ماترا) چھوٹا کشر کے تلفظ میں جسقدر دیر لگے

(مایا) فریب۔ بازیگری کاذب مہربانی وہ بھی جو بدہ کی مان تھی۔

(مالتی) سوم فوقانی چمیلی۔

(مالنی) سوم نون باغبان کی عورت

(مت گیند) مت بمعنی مست اسی سے متوالا ہے گیند کی اصل گج اندر ہے یعنی ہاتھی کا راجا۔ اس سے مراد بڑا ہاتھی کل کے معنی مست ہاتھی۔

(مدبہار) شراب کا وزن۔ خمار۔

(مدن ہرا) شہوت دور کرنیوالی عورت۔

(مدرا) شراب۔

(مدلیکھا) مستی رکھنے والا۔

(مدہتیا) بفتح اول و دال مہملہ مخلوط بہا مشدد مکسور و تحتانی مخلوط بالف کشیدہ انگشت وسطی اور وہ عورت جسکو شہوت و شرم برابر کی ہو

(مرار) بضم اول و راء مہملہ بالف کشیدہ آخر راء مہملہ مُر کا دشمن مر ایک پیڑ کا نام جسکو کرشن نے مار ڈالا۔ آر بمعنی عدد۔ یہ کاہنا کا لقب ہے۔

(مرکٹی) مکڑی۔ بندریا۔

(مرہٹا) اسکی اصل مہاراشٹر ہے جسکی معنی بڑا فسادی۔

(مکنامن) دانہ مروارید۔

(ملکا) چمیلی۔

(مندر) بفتح سوم ایک پہاڑ کا نام اور بکسر سوم مکان و شہر۔

(من موہن) دل لینے والا۔

(منورمان) دل لبھانیوالی عورت۔

(منورمہ) دل لبھانیوالا۔

(من ہنس) وہ منشو جو دل میں جما جاوے ذکر خفی۔

(من جری) ملائم۔ موتی۔ ایک درخت کی بیل۔ تلسی۔

(مندرا) بکسر سوم۔ مکان کا حصہ۔

(من ہرن) دلبر۔

(موتی دام) موتیوں کا مالا۔

(مودک) ایک باجا۔ خوش کرنیوالا لڈو وہ شخص جسکے مان باپ مختلف قوم کے ہوں۔

(مول ہن) اصل جواہر۔

(مہی) زمین - یہہ مہہ سے ہے جسکی معنی کلان -
(مہا بھنگیر یات) بڑا بھنگیر یات - بلتے بھنگیر یات دیکھو -
(مہی دہر) پہاڑ - زمین اوہٹانیوالا شیش ناگ کا لقب
(مہک) خوشبو -
(میر) بیاے مجہول پہاڑ -
(مینا ولی) مینا ونکی قطار -
(من کیت) کامدیو -

(نون)

(ناری) عورت یہ نر سے منسوب ہے جسکی معنی مرد
(نراچکا) خدنگ - یہ تارا ج سے ہے اکا علامت تانیث -
(نرندر) اسکی اصل نرا نیدر ہے نر مرد انیدر بادشاہ - شاہ مردان -
(نشپالکا) نش رات - پالکا حفاظت کنندہ رات کا ٹہنی والی عورت -
(نشٹ) جو چیز دیکہہ نہ پڑی یعنی غایب
(نگس سروپی) سانپ کی شکل رکہنے والی -
(نیل روپ) کالا رنگ رکہنے والا

ہاے ہوز

(ہاری) دل لینے والی - یہہ ہر سے ہے جسکی معنی لینا
(ہاکلکا) افسوس کی کلی -
(ہاریت) ایک منی اور ایک درخت کا نام ہے
(ہت برت) برت کا قطع کرنا - باقی بت بکلہ
(ہرش) چہوٹا اور اکشوکی ایک قسم -
(ہرپد) وشنو دیونا کا پاؤں -
(ہرگیتکا) وشنو کا راگ -
(ہل) تحریر -
(ہلاس) خوشی - اصل اسکی الاس اور الا سکی اصل لس ہے جسکی معنی کہیلنا
(ہنسی) ہنس طائر کی مادہ
(ہیر) سانپ اور ہیر یعنی الماس -

خاتمہ

واذا بلغ الکتاب الی ہذا الباب فلنختمہ حذراً عن الاطناب حامدین للہ علی انعامہ الوافر الشامل وشاکرین لہ علی احسانہ المتقارب الکامل ومصلین علی نبینا مطلع قصیدۃ الوجود ومقطعہا فی عالم

شهود واهل بيته الطاهرين المنتظم بهم نظم الملة والدين

قطعة

الا يا ايها النظار هذا كتاب كله تبر مذاب

حوى في طيه علما شريفا بارفع شانه لا يستراب

له لفظ يفوق الدر نظما ومعنى لا يفارقه الصواب

فارجو كم دعاء الى الخير وعافية متى نفع الكتاب

لعل الله يغفر لي ذنوبي ويرحمني اذا قام الحساب

تمت